ارتھ شاستر

مصنف: کوتلیہ چانکیہ

ترجمہ: سلیم اختر

حواشی: خالد ارمان



نگارشات

24-مزنگ روڈ لاہور فون: 0092-42-7354205/7322892
E-mail:nigarshat@yahoo.com nigarshat@wol.net.pk

نام کتاب: ارتھ شاستر
مصنف: کوتلیہ چانکیہ
ترجمہ: سلیم اختر
ناشر: آصف جاوید
برائے نگارشات پبلشرز' 24- مزنگ روڈ' لاہور
فون: 0092-42-7354205/7322892
مطبع: المطبعة العربیہ' لاہور
سال اشاعت: 2004ء
قیمت: -/400 روپے

فہرست

دوسرا حصہ۔ حکومتی عہدیدار اور ان کی ذمہ داریاں

تیسرا حصہ۔ قوانین

چوتھا حصہ ناپسندیدہ اور مضر عناصر کی سرکوبی

پانچواں حصہ۔ آداب و قواعد دربار

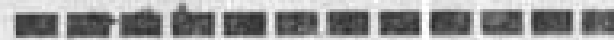
چھٹا حصہ۔ ریاست کے بنیادی لوازمات اور وسائل

ساتواں حصہ۔ ریاست کی خارجہ پالیسی کے اصول

آٹھواں حصہ۔ آفات و اسباب

نواں حصہ۔ فوجی طاقت کا استعمال اور پیش قدمی

دسواں حصہ۔ جنگی تنصیبات اور کاروائیاں



پیش لفظ

یہ تقریباً" دو ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں ابھی چار یا ساڑھے تین سو سال باقی تھے کہ ہندوستان کے عظیم تاریخی شہر ٹیکسلا میں ایک بدصورت برہمن بچہ پیدا ہوا جو بعد میں ٹیکسلا یونیورسٹی کا مایہ ناز استاد بنا۔ اسے تحصیل علوم و فنون کی گھٹی ملی تھی۔ وہ اپنی غربت اور بدصورتی سے دھیان ہٹا کر کتابوں اور استادوں کی طرف متوجہ ہوگیا۔ علم و حکمت اور اپنے وقت کے جملہ فنون پر دسترس حاصل کرکے وہ تاریخ کی عظیم شخصیت اور فن حکمرانی کا سب سے اعلیٰ معلم بن گیا۔ اس کی شخصیت کے بارے میں مکمل تفصیلات تاریخ نے محفوظ نہیں کیں لیکن اس کی تعلیمات سے سبھی آشنا ہیں۔ شاید ہی کوئی علمی شعبہ ایسا ہو جسے اس نے اپنی فکراور تحقیق سے مبرا رکھا ہو۔ ماضی کے طلسمی ہندوستان کا یہ فرزند کوٹلیہ چانکیہ ہے جو اپنی عالمی شہرت یافتہ کتاب "ارتھ شاستر" کے حوالہ سے کسی مزید تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

"ارتھ شاستر" نے برصغیر کے تمدن اور اسلوب سیاست پر گذشتہ دو ہزار سال کے دوران جو اثرات مرتب کئے ہیں۔ ان کے نقوش آئندہ کئی صدیوں تک بھی واضح رہیں گے۔ سکندر کی ہندوستان سے واپسی کے بعد نندا خاندان کے حکمرانوں کی چندر گپت موریہ کے ہاتھوں عبرتناک شکست کے پس منظر میں بھی کوٹلیہ ہی کی جنگی اور سیاسی حکمت عملی کار فرما نظر آتی ہے۔ یاد رہے کہ نندا خاندان کے حکمرانوں کو سکندر بھی واضح شکست دینے میں ناکام رہا تھا۔ اس ایک مثال ہی سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ اس کتاب کے مصنف کی سیاسی اور جنگی حکمت عملی کس قدر موثر اور قابل عمل تھی۔

کوٹلیہ نے اس آفاقی تصنیف میں قدیم ہندوستانی تمدن کے ہر پہلو کو اپنی تحریر کا موضوع بنایا ہے۔ علوم و فنون' زراعت' معیشت' ازدواجیات' سیاسیات' صنعت و حرفت' قوانین' رسوم و رواج' توہمات' ادویات' فوجی مہمات' سیاسی و غیر سیاسی معاہدات اور ریاست کے

استحکام سمیت ہر وہ موضوع کوٹلیہ کی فکر کے وسیع دامن میں سما گیا ہے' جو آپ سوچ سکتے ہیں۔

علم سیاست کے پنڈت کہیں کوتلیہ کو اس کی متنوع علمی دستگاہ کی وجہ سے ہندوستان کا ارسطو کہتے ہیں اور کہیں ایک نئے اور واضح تر سیاسی نظام کا خالق ہونے کے باعث اس کا موازنہ میکیاولی سے کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک تو کوتلیہ کا انداز فکر ارسطو کی نسبت زیادہ جزئیاتی اور مدلل ہے اور دوسرے میکیاولی کے برعکس وہ سیاست کی بنیاد سیاست کی بجائے تمدن اور معاشرت کو متعین کر کے ان دونوں ہستیوں سے منفرد اور نمایاں مقام حاصل کر چکا ہے۔

اکثر محقق اس امر پر متفق ہیں کہ ارتھ شاستر 311 سے 300 ق-م کے دوران تصنیف ہوئی۔ اس کتاب کا اصل سنسکرت متن 1904ء میں دریافت کیا گیا۔ 1905ء میں اسے پہلی مرتبہ کتابی شکل میں منظم کیا گیا۔ 1909ء اور پھر اسکے بعد حکومت ہند نے جناب شام شاستری کی مرتب کردہ "ارتھ شاستر" کو سنسکرت متن اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ بارہا شائع کیا۔ اس کے نتیجہ میں بیسویں صدی کی ہندو سیاست کو ایک بنیادی فکری سہارا میسر آیا۔ خصوصاً 1947ء کے بعد سے اب تک کے ہندو حکمرانوں کے اقدامات اور حکمت عملی کوٹلیہ ہی کی سیاسی فکر کا پرتو ہے۔ کافی عرصہ سے پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور "نگارشات" نے "ارتھ شاستر" کو شائع کر کے اس ضرورت کو بہت احسن انداز سے پورا کیا ہے۔ توقع ہے کہ ہمارے ارباب سیاست' وکلاء اور علم و ادب سے دلچسپی رکھنے والے دیگر قارئین اس تاریخی کتاب کا گرمجوشی سے استقبال کریں گے۔

خالد ارمان
مئی' 1999ء' لاہور

تعارف

کوتلیہ کون تھا' جس نے معاشیات اور حکومت کے موضوع پر ایک ایسے دور میں قطعی رسالہ لکھا جب دنیا کا زیادہ تر حصہ عقلی تاریکی میں گم تھا؟ اسکی ابتدائی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات میسر ہیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ کیرالہ سے تعلق رکھنے والا ایک غریب اور کمزور برہمن تھا' جو کسی نہ کسی طرح پاٹلی پتر میں بادشاہ نندا کے دربار تک پہنچ گیا۔ ایک اور قصے کے مطابق وہ شمالی ہندوستان کا برہمن تھا' اس نے ٹیکسلا میں جنم لیا اور تعلیم پائی اور فلسفیانہ بحث میں انعام جیتنے کیلئے پاٹلی پتر آیا۔ بدھ مت کے ایک حوالے کا کہنا ہے کہ کوتلیہ تینوں ویدوں اور منتروں پر عبور رکھتا تھا اور چالبازی کا ماہر تھا۔ لیکن وہ اپنی جسمانی بدصورتی' نفرت انگیز رنگت' ٹیڑھی ٹانگوں کی وجہ سے بھی مشہور تھا۔ بدھ مت اور جین مت کی کچھ کہانیوں میں کہا گیا کہ پیدائش کے وقت کوتلیہ کے منہ میں پورے دانت تھے جو مستقبل میں بادشاہ بننے کی علامت خیال کی جاتی تھی۔ والدین نے اس کے منہ سے دانت نکلوا دیئے کیونکہ وہ اسے بادشاہ نہیں بنانا چاہتے تھے۔ وہ بادشاہ کی بجائے بادشاہ گر بن گیا۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کوتلیہ نے چندر گپت کے ساتھ مل کر پاٹلی پتر کے بدکردار بادشاہ دھن نندا کو شکست دی تھی۔

اس کتاب کے تین علیحدہ علیحدہ حصے ہیں: انتظامیہ ضابطہ، قانون وانصاف اور خارجہ پالیسی۔ اس نے محکمہ جاسوسی کو بھی اہم قرار دیا۔ وہ نہ صرف ریاست کاری کے اصول بتاتا ہے بلکہ موقع اور وقت کی مناسبت سے ان میں تبدیلیاں اور ترمیم بھی کرتا ہے۔

کوتلیہ کی ارتھ شاستر کے حوالے سے دانشوروں میں دو انتہا پسند آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک کے مطابق کوتلیہ کی کہی ہوئی تمام باتیں آج بیکار ہیں۔ دوسری متعصبانہ رائے کا کہنا ہے کہ صرف ایک کوتلیہ ہی اس میدان میں جینیئس ہے اور باقی تمام مفکرین غیر اہم ہیں۔ کوتلیہ کا موازنہ کافی بعد کے کئی افراد کے ساتھ بھی عموماً کیا جاتا ہے سب سے مضحکہ خیز موازنہ

بسمارک کے ساتھ، زیادہ عام مقابلہ اور موازنہ "بادشاہ" کے مصنف مکیاویلی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بہت سے ہندستانی مفکر اس امر پر ناراض بھی ہوتے ہیں کہ کوتلیہ کو مکیاویلی کے مقابلہ پر رکھا جائے۔ ان کے خیال میں مکیاویلی بہت بعد کا ہے اسلیئے کوتلیہ کا مکیاویلی کی بجائے مکیاویلی کا کوتلیہ سے موازنہ کرنا چاہیے۔ بہر حال دونوں میں ریاستی چالبازی کے حوالے سے کئی باتیں مشترک ہیں۔ شاید ریاست چلانے کیلیئے حقیقت میں انہی دھوکے بازیوں، مکاریوں، مجرمانہ ذہنیت اور ظلم و تشدد کی ضرورت ہوتی ہے جن کو قبل مسیح میں کوتلیہ نے ارتھ شاستر اور پندرھویں صدی میں مکیاویلی نے کافی اہمیت دی۔ تاہم کوتلیہ کے وقت کے اخلاقی ضوابط اتنے ڈھیلے نہیں تھے جتنے کہ مکیاویلی کے دور میں۔ مکیاویلی دشمن کو پوری طرح اور کسی بھی طریقے سے نیست و نابود کر دینے کی ہدایت دیتا ہے، جبکہ اس کے برعکس کوتلیہ کے خیال میں راستباز اور نیک حکمران پر حملہ نہیں کرنا چاہیے۔ ایک کمزور مگر نیک بادشاہ کی بجائے طاقتور مگر شریر بادشاہ پر حملہ کرنا بہتر ہے۔ البتہ وہ حکمران کو اپنے سوا کسی بھی آدمی پر بھروسہ نہ کرنے کا سبق دیتا ہے۔

کوئی اس کتاب میں بتائے گئے جادو کے طریقوں سے یہ خیال قائم کر سکتا ہے کہ کوتلیہ جادو یا ٹونے ٹوٹکوں پر یقین رکھتا تھا۔ لیکن ایسا ہر گز نہیں ہے۔ اس نے زیادہ تر جادو کرتب کے طور پر بیان کیئے وہ کئی جگہوں پر زہروں اور بے وقوف بنانے والے کیمیکلز کا ذکر کرتا ہے۔ کوتلیہ کو تو علم نجوم پر بھی یقین نہیں تھا۔ ارتھ (دولت) کا رہنما ستارہ خود دولت ہی ہے، آسمان کے ستارے بھلا کیا کر سکتے ہیں۔

اگر یہ بات درست ہو کہ بیسویں صدی کے انسان اور ریاست میں دو ہزار سال پہلے کے انسان اور ریاست سے بہت کم تبدیلی آئی ہے تو ارتھ شاستر آج بھی قابل اطلاق ہے۔

یاسر جواد

لاہور۔ ستمبر 99ء

پہلا حصہ

ریاست کی تنظیم

باب:1

ترتیب ابواب و حصص

اوم :(1)

شکر (2) اور برہسپت (3) کو پرنام

1- علم سیاست کے موضوع پر یہ مجموعہ تحریر اسی موضوع پر ان تمام نوشتوں سے استفادہ کرکے مرتب کیا گیا ہے۔ جو قدیم اساتذہ نے حصول و حفاظت ارض کے متعلق تحریر کیے تھے۔

2- اس کے ابواب و اجزاء کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

3- فہرست علوم، صحبت بزرگاں، ضبط حواس وزیروں کا تقرر، مشیروں اور پجاریوں کا تقرر، خفیہ ذائع سے وزراء کے کردار کی آزمائش، مخبروں کا تقرر، مخبروں کیلئے قوانین، حزب مخالف و موافق پر نظر، دشمن کے مخالف و موافق گروہوں کو ساتھ ملانا، کونسل کے بارے میں، آداب سفارت، شاہزادوں کی نگرانی، زیر نگرانی، شاہزادے کا کردار، زیر نگرانی شاہزادے سے برتاؤ، بادشاہ کے فرائض، انتظامات حرم شاہی اور بادشاہ کی جان کا تحفظ۔

حصہ اول متعلق بہ موضوع تربیت ان سب پر مشتمل ہے۔

4- موضع بندی، غیر زرعی اراضی کی تقسیم، تعمیر قلعہ جات، قلعہ بند شہر کی تعمیر دارو غہ محلات کے فرائض، حصول مالیہ بذریعہ منتظم، صیغہ محاسبین کی حساب داری، مالیے میں خورد برد اور اس کی برآمد، سرکاری ملازمین کے کام کا معائنہ، دربیان فرامین سرکار، خزانے میں داخل کی جانے والی قیمتی اشیاء کی پرکھ، کان کنی اور صنعتوں کا اجراء، صرافہ میں سونے کا نگران، شاہی صراف، مال خانے کا نگران، منتظم تجارت، ناظم جنگلات، ناظر اسلحہ خانہ، اوزان و پیمانہ جات کے معیار کا تعین، زمانی و مکانی پیائش، محصل محصولات، پارچہ بافی کا

نگران، ناظم زراعت، ناظم آب پاشی، مذبح خانوں کا نگران، قحبہ خانوں کا نگران، ناظم جہاز رانی، نگہبان مویشیاں، نگران اسپاں، ہاتھیوں کا منتظم، رتھوں کا نگران، پیادہ فوج کا منتظم، سپاہ سالار، راہداریوں کا ناظم، چرا گاہوں کے نگران منتظم کے فرائض، خفیہ ملازمین کی سرگرمیاں اور حاکم شہر کا منصب۔

حصہ دوم - سربراہان شعبہ جات کی سرگرمیاں، مندرجہ بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

5- معاہدات کا تعین، تسوید مقدمات، ازدواجی تعلقات کے بارے میں، تقسیم وراثت، غیر منقولہ جائیداد کے متعلق، عدم تعمیل معاہدات، قرضوں کی عدم ادائیگی، امانتوں کے بارے میں، غلاموں و اجیروں کے متعلق قوانین، معاملات شراکت، خرید و فروخت میں بدمعاملگی، تحائف کی عدم سپردگی، غیر مملوکہ اثاثے کی فروخت، امور ملکیت، ڈاکہ زنی، عزت نفس مجروح کرنا، جسمانی تکلیف پہنچانا، جواء کھیلنا اور شرط لگانا اور متفرق جرائم۔

حصہ سوم درج بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

6- کاریگروں پر نظر رکھنا، تاجروں کی نگرانی، آفات قدرتی سے لوگوں کو بچانا، خفیہ کارندوں کے ذریعے جرائم پیشگاں کی سراغ رسانی، مجرموں کو رنگے ہاتھوں یا شبہ میں پکڑنا، مرگ ناگہاں کی تفتیش، اقرار جرم کے لیے ایذا دہی، شعبہ جات پر نگرانی قائم کرنا، اعضائے جسمانی کاٹنا، سزائے موت، نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی فعل اور انحراف قانون پر سزا۔

درج بالا اجزا سے حصہ چہارم، تادیب مجرماں، تشکیل پاتا ہے۔

7- خفیہ تعزیری کارروائیاں، خزانے کو بھرنا، حکومتی ملازمین کی تنخواہیں، منصب داروں کا کردار، درباری کے آداب و اخلاق، بادشاہت کا استحکام اور اقتدار کا استحکام۔

8- حاکمیت کے بنیادی عناصر، امن اور مہمات کے بارے میں

حصہ ششم، حلقہ ریاست بطور اساس، محولہ بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

9- ترتیب اصول شش گانہ، انحطاط، استحکام و ترقی میں ان اصولوں کا استعمال، پناہ طلب کرنا، ہم سفر، کم تر اور برتر بادشاہوں کے لیے حکمت عملی، کمزور بادشاہوں سے معاہدات امن، اعلان جنگ کے بعد غیر جانبداری، صلح نامہ کے بعد غیر جانبداری، اعلان جنگ کے بعد چڑھائی، صلح نامہ کے بعد چڑھائی، دوسرے بادشاہوں سے مل کر متحدہ حملہ، کمزور دشمن کے خلاف کارروائی کے لیے مصلحت، حرص، لالچ یا غداری کے اسباب،

طاقتوں کے اتحاد کا مسئلہ' دو حلیف بادشاہوں کی یلغار' مشروط و غیر مشروط معاہدہ' دوغلی حکمت عملی سے جنگ اور صلح' مغلوب دشمن کے ساتھ سلوک' امداد کے لائق اتحادی' زر' زمین یا اتحادی کو بچانے کے لیے معاہدے' عقب سے حملہ آور ہونے والے کے بارے میں حکمت عملی' کھوئی ہوئی قوتوں کی بحالی' طاقتور دشمن سے جنگ کے دوران قلعہ بند ہونا' ہتھیار ڈال دینے والے بادشاہ کا طرز عمل' مفتوح بادشاہ کا طرز عمل' معاہدہ امن' یرغمال کی رہائی' بیچ کے بادشاہ کے بارے میں طرز عمل' غیر جانبدار بادشاہ کے بارے میں طرز عمل اور ریاستی حلقہ کے معاملات۔

حصہ ہفتم۔ خارجہ حکمت عملی کے چھ اصول' مندرجہ بالا موضوعات سے تشکیل پاتا ہے۔

10- حاکمیت کے بنیادی اصولوں (سے انحراف) کی آوردہ آفاق' بادشاہ اور شاہزادوں کے مصائب کا بیان' آفات انسانی' صعوبتوں اور رکاوٹوں اور مالی مشکلات کے بیان میں' فوج سے متعلق مشکلات اور اتحادی کے حوالے سے مشکلات و مسائل۔

حصہ ہشتم۔ آفات کے بارے میں' درج بالا اجزاء پر مشتمل ہے۔

11- مقابل طاقت' میدان جنگ اور وقت کا تعین' مختلف دستوں کی بھرتی' جنگ کے لیے فوج کو مسلح کرنا' دشمن فوجی دستوں کے مقابل مناسب دستوں کا تعین' عقبی دفاع' اندرونی و بیرونی فتنوں کی روک تھام' اخراجات' منافع اور نقصان کا جائزہ' منصب داروں سے خطرات' باغیوں اور دشمنوں سے خطرات' فوائد و نقصانات اور بے یقینی کے حوالے سے خطرات' خطرات پر مختلف طریقوں سے قابو پانا۔

حصہ نہم۔ محولہ بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

12- چھاؤنی قائم کرنا' چھاؤنی سے کوچ' دوران جنگ یا آفات میں فوج کو بچانا' پرفریب جنگی چالیں' فوج کا حوصلہ بڑھانا' فوج کو دشمن سے لڑانا' جنگ کے لیے مناسب میدان' پیدل' سوار' فوج' رتھوں اور ہاتھیوں کے کام' میدان جنگ میں فوج کی ترتیب' مضبوط اور کمزور دستوں کی تقسیم' پیدل فوج' سوار فوج' رتھوں اور ہاتھیوں کی ترتیب' ڈنڈا' ناگ' دائروی اور پھیلواں ترتیب' دشمن کی صف بندی کے مقابل صف بندی۔

حصہ دہم "متعلق بہ جنگ" ان اجزاء سے ترتیب پاتا ہے۔

13- نفاق کے بیج بونا، خفیہ سزائیں دینا۔

حصہ یازدہم درج بالا ابواب پر مشتمل ہے۔

14- سفیر کا فریضہ، ڈپلومیسی کے ہتھیاروں سے لڑنا، سپاہ سالار کا قتل، ریاستی حلقوں کو ابھارنا، ہتھیاروں، آگ اور زہر کا خفیہ استعمال، رسد کا انقطاع اور چھاپے، جنگی چالوں سے دشمن پر قابو پانا، قوت و طاقت سے مغلوب کرنا، مکمل فتح۔

حصہ دوازدہم "کمزور بادشاہ کے متعلق" درج بالا اجزاء پر مشتمل ہے۔

15- مکارانہ چالیں چلنا، پرفریب طریقوں سے دشمن کو باہر نکالنا، جاسوسوں کا تعین، محاصرہ کرنا، قلعہ پر دھاوا بولنا، مفتوحہ علاقہ میں امن قائم کرنا۔

حصہ سیزدہم "قلعہ فتح کرنے کے ذرائع" درج بالا اجزا پر مشتمل ہے۔

16- خفیہ کارروائیوں سے دشمن فوج کو تباہ کرنا، عجیب و پرفریب طریقوں سے دھوکا دینا، اپنی فوج کو نقصان سے بچانے کی تدابیر۔

حصہ چہاردہم "خفیہ کاروائیوں کے متعلق" درج بالا موضوعات پر مشتمل ہے۔

17- اجزائے متن میں ترتیب و تقسیم۔

18- اس کتاب میں پندرہ حصے اور 150 ابواب ہیں -

یہ ارتھ شاستر، جو قابل فہم، اور بہ لحاظ معانی و الفاظ حشو و زوائد سے پاک ہے، کوٹلیہ نے تحریر کیا ہے۔

باب: 2

شمار و ترتیب علوم

فلسفہ کے مقام کا تعین

فلسفہ، تین وید، علم معاشیات اور سیاست مدن یہ سب مل کر علوم چہار گانہ کہلاتے ہیں۔

منو (4) کے پیروان کے مطابق علوم صرف تین ہیں۔ تین وید، معاشیات اور سیاست مدن۔ کیونکہ فلسفہ محض ویدوں کی ایک شاخ ہے۔

بر ہسپتی(5) کے پیروکار کہتے ہیں کہ علوم صرف دو ہیں۔ علم معاشیات اور سیاست مدن۔ اور تین وید اس شخص کے لیے جو دنیا داری کا تجربہ رکھتاہو، محض ایک خلاصے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اشن (6) کے پیروان کے مطابق علم صرف سیاست مدن ہے۔ کیونکہ یہ تمام علوم کا ماخذ ہے اور تمام علوم اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

کو تلیہ کہتا ہے کہ علوم بلاشبہ چار ہیں اور ان کی مدد سے روحانی خیر اور مادی فلاح و بہبود کے طریقے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

سانکھیا، ریاضی، یوگا اور لوکایت (7) فلسفے کی تشکیل کرتے ہیں۔

نیک و بد کی بابت ویدوں سے معلوم ہوتا ہے۔ مادی نفع و نقصان علم معاشیات کی رو سے، اچھی اور بری حکمت عملی سیاست مدن سے معلوم ہوتی ہے۔ اس تقسیم علوم کی روشنی میں فلسفہ نہایت مفید علم ہے۔ خوش حالی و بدحالی میں ذہن کو استوار رکھتا ہے اور پیش بینی کے ساتھ ساتھ گفتار و عمل کی بہترین صلاحیتیں بخشتا ہے۔

تمام علوم اور تمام قوانین و فرائض کے رو بہ عمل آنے کے لیے فلسفہ ہمیشہ سے مشعل ہدایت متصور ہوتا چلا آرہا ہے۔

باب:3

تین ویدوں کے مقام کا تعین

یہ تین وید درج ذیل ہیں

سام وید' رگ وید اور یجروید۔

یہ اتھروید اور اتہاس وید سے مل کر مقدس وید کہلاتے ہیں۔

علم الاصوات' ادائے رسوم کے احکامات' قواعد زبان' ویدک اصطلاحات کی فرہنگ' عروض اور علم نجوم امدادی علوم کہلاتے ہیں۔

چونکہ تین وید چاروں ورنوں (8) کے فرائض اور زندگی کے چار مراحل کے متعلق رہنمائی کرتے ہیں اس لیے ان کی افادیت مسلمہ ہے۔

برہمن کے فرائض درج ذیل ہیں۔

مطالعہ کرنا' تعلیم دینا' قربانیاں کروانا' دوسروں کی قربانیوں میں قائم مقامی کرنا' خیرات دینا اور لینا۔

کھتری کے فرائض درج ذیل ہیں۔

مطالعہ کرنا' قربانیاں کرنا' خیرات دینا' سپاہیانہ پیشہ اختیار کرنا اور جانوں کو بچانا۔

ویش کے فرائض درج ذیل ہیں۔

مطالعہ کرنا' قربانیاں کرنا' خیرات دینا' کھیتی باڑی' مویشی پالنا اور تجارت کرنا۔

شودر کے فرائض درج ذیل ہیں۔

دوبار زندگی پانے والوں (دوپ جاتیوں) کی خدمت' کھیتی باڑی' مویشی پالنا' تجارت' کاریگری اور درباری بھاٹوں کا کام۔

خانہ داروں کے فرائض درج ذیل ہیں۔

اپنے پیشے سے کمائی کرنا' اپنے ہم ذاتوں میں بیاہ کرنا' جو ایک مورث اعلیٰ کی اولاد نہ ہوں'

اپنی بیوی سے محبت کرنا' دیوتاؤں' پرکھوں' اور مہمانوں کو نذریں چڑھانا اور بچا ہوا خود کھانا۔

ویدوں کے طالب علموں کے فرائض درج ذیل ہیں۔

ویدوں کا مطالعہ کرنا' اگنی پوجا' اشنان' بھیک مانگ کر گزارہ کرنا' اپنے گرو کی سیوا کرنا' نیز اس کے بیٹے اور اپنے سے بڑے طالب علم کی خدمت کرنا۔

بن باسی جوگی کے فرائض درج ذیل ہیں۔

پرہیز گاری' ننگی زمین پر سونا' بٹی ہو جٹائیں رکھنا' ہرن کی کھال پہننا' آگ کی پوجا' اشنان کرنا' دیوتاؤں کی پوجا' پرکھوں اور مہمانوں کی خدمت اور جنگلی پھلوں' پھولوں پر گزارہ کرنا۔

تاریک الدنیا سنیاسی کے کام درج ذیل ہیں۔

حواس پر مکمل ضبط' متحرک زندگی سے مکمل کنارہ کشی' کسی قسم کی ملکیت کے بغیر رہنا' دنیا داری کو خیر باد کہنا' بھیک مانگ کر پیٹ پالنا' ایک جگہ پر نہ رہنا' ویرانوں میں رہنا اندرونی و بیرونی طہارت کا خیال رکھنا۔

بے ضرر ہونا' سچائی' صفائی' بغض اور دشمنی سے یکسر لاتعلق ہونا ظلم سے احتراز اور برداشت' عفو و درگزر کرنا ہر ایک پر واجب ہے۔

اپنے فرائض کی ادائیگی انسان کو جنت میں لے جاتی ہے۔

اور لاانتہا روحانی مسرت سے ہم کنار کرتی ہے۔

ان فرائض کو نظر انداز کرنے سے' ذاتوں اور فرائض کے خلط ملط ہو جانے سے دنیا تباہ ہو جائے گی۔

تاہم بادشاہ لوگوں کو اپنے اپنے فرائض سے روگردانی نہیں کرنے دے گا۔ جو کوئی اپنے فرائض ادا کرے گا وہ اس زندگی کے ساتھ ساتھ مرنے کے بعد بھی شاد کام رہے گا۔

وہ لوگ جو آریہ قوانین کو زندگی پر سختی سے لاگو کریں گے' ورنوں کی تقسیم کو قائم رکھیں گے اور ویدوں کے ہدایت کردہ احکامات پر عمل پیرا ہوں گے' پھلیں پھولیں گے اور ہرگز تباہ نہ ہوں گے۔

باب: 4

علم معیشت اور سیاست مدن کی اہمیت کا تعین

زراعت، مویشی پروری اور تجارت سے علم معیشت تشکیل پاتا ہے، یہ فائدہ مند علم ہے کیونکہ اس کی بدولت غلہ، مویشی، دولت، جنگل کی پیداوار اور مزدور میسر آتے ہیں، اس علم کے ذریعے سے بادشاہ اپنے خزانے میں سے خرچ کرکے اور فوج کے ذریعے سے اپنے یا اپنے دشمن کے ساتھیوں کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔

فلسفہ، تین وید اور علم معیشت کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ عصائے شاہی ہے۔ اس (عصائے شاہی) کے انتظام سے علم سیاست مدن ظہور پذیر ہوتا ہے۔

یہی وسائل کے حصول ان کی حفاظت اور نشو و نما کے ثمرات کو حق داروں میں تقسیم کرنے کا ذریعہ ہے۔ دنیاوی زندگی کی تنظیم کو قائم رکھنا اسی (علم) پر منحصر ہے۔

جو بادشاہ دنیاوی زندگی کی تنظیم کو قائم رکھنے کا خواہاں ہے وہ ہمیشہ عصائے شاہی کو اونچا رکھنا چاہے گا۔ کیونکہ (قدیم) اساتذہ کے بقول عصا کے سوا مخلوق کو تابع رکھنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

کوتلیہ کہتا ہے نہیں۔ جو بادشاہ ڈنڈے سے بہت زیادہ سختی کرے گا وہ وحشت کی علامت بن جائے گا اور جو نرمی برتے گا وہ بودا اور کمزور سمجھا جائے گا اور جو قرار واقعی سزا دے گا اس کی عزت کی جائے گی۔

کیونکہ جب "عصا" سے سوچ سمجھ کر مناسب طور پر کام لیا جائے تو لوگوں کو نیک چلنی اور مفید و مثبت کام سے لگے رہنے کی ترغیب ہوتی ہے جس سے دولت اور لطف و راحت حاصل ہو۔ اور اگر اس کا استعمال غلط ہو خواہ جذبات اور غصہ کی وجہ سے یا دانستہ حرص و ہوس کے باعث، تو اس سے جنگلوں میں رہنے والے جوگی اور سنیاسی تک برافروختہ ہو جاتے ہیں۔ عام گھروں میں رہنے والوں کا تو پوچھنا ہی کیا۔

البتہ اگر اس کو بالکل استعمال میں نہ لایا جائے تو انتشار پیدا ہوتا ہے۔ عادل حکمران کی غیرموجودگی میں بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگلنے لگتی ہیں۔ اس کی موجودگی' کمزوروں کی بقا کی ضامن ہے۔

یہ لوگ جو چار ورنوں اور چار درجوں پر منقسم ہیں عصائے شاہی کے نیچے اپنے اپنے راستے پر چلتے رہتے ہیں اور اپنے پیشوں سے وابستہ رہتے ہوئے اپنے مخصوص فرائض سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

باب: 5

صحبت بزرگاں

ہمیں معلوم ہوا کہ تین علوم کا انحصار سیاست مدن پر ہے۔ عصائے شاہی کا انحصار جب بجائے خود تنظیم پر ہو تو یہ زندگی کے تحفظ اور نشو و نما کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

تنظیم دو طرح کی ہوتی ہے' اکتسابی اور فطری' تربیت صرف قابل اور اہل لوگوں ہی کو ضابطے میں رہنا سکھاتی ہے۔ علوم کا مطالعہ صرف ان لوگوں کو ضابطہ و تنظیم عطا کرتا ہے جن میں طبعاً" طلب علم' توجہ' فہم' غور و فکر' تمیز و تفریق اور استدلال کی خصوصیات پائی جاتی ہوں۔

تحصیل علوم' ماہر اساتذہ کی نگرانی قبول کرنے ہی سے ممکن ہو سکتی ہے۔ سر منڈائی کی رسم کے بعد طالب علم (شہزادہ) سادہ حساب اور حروب ابجد سیکھے گا۔ جنیو پہننے کی رسم کے بعد وہ مستند اساتذہ سے تین وید اور فلسفہ پڑھے گا اور علم معاشیات سربراہان شعبہ سے جبکہ علم سیاست مدن نظری اور عملی ماہرین سیاست سے سیکھے گا۔

سولہ برس کی عمر تک جنسی افعال سے الگ رہے گا پھر وہ مونڈن کی رسم کے بعد شادی کرے گا۔

اپنی تربیت کو بہتر کرنے کے لیے مستقل' بزرگوں کی صحبت اختیار کرے گا۔ کیونکہ وہ کاملاً" نظم و ضبط کے حامل ہوتے ہیں۔

دن کے پہلے حصے میں وہ ہاتھیوں' گھوڑوں' رتھوں اور ہتھیاروں کا استعمال سیکھے گا۔ اور دوسرے حصے میں اتہاس (تاریخی واقعات) سننے میں مشغول ہو جائے گا پران' علم التواریخ حکایات' تمثیلی کہانیاں' دھرم شاستر اور ارتھ شاستر یہ سب اتہاس میں شامل ہیں۔

رات اور دن کے باقی حصوں میں اسے نئی چیزیں سیکھنی چاہئیں' آموختہ کو دہرانا چاہیے اور جو کچھ سمجھ میں نہ آیا ہو اسے بار بار سننا چاہیے۔ کیونکہ مسلسل مطالعہ سے علم حاصل

ہوتا ہے اور علم سے اس کا عملی اطلاق ممکن ہے اور عملی اطلاق سے خود پر قابو پانا ممکن ہے۔ اس کا نام حسن تحصیل علم ہے۔

جو بادشاہ ان علوم میں ماہر ہو گا وہ رعایا پر منظم اختیار و اقتدار حاصل کرے گا۔ مملکت کا لطف' بلاشرکت غیرے اٹھائے گا اور رعایا کی بہتری اور بھلائی کے لیے خود کو وقف کر سکے گا۔

باب:6

ضبط حواس

حواس پر قابو جس پر تنظیم و تحصیل علم کا انحصار ہے۔ چھ چیزوں کو چھوڑنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

ہوس، غصہ، لالچ، انا، تکبر اور احمقانہ بہادری۔

کان، جلد، نظر، ناک اور زبان کے ذریعے سماعت، لمس، رنگ، بو اور ذائقے کے احساس سے (حاصل ہونے والے لطف سے) بے نیاز ہو جانا، حواس پر قابو پانا کہلاتا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے یہ خصوصیت حاصل ہوتی ہے کیوں کہ تمام علوم کا مقصد یہی ہے کہ حواس پر قابو رکھا جائے۔

جو (بادشاہ) اس کے برخلاف عمل کرتا ہے اور حواس پر قابو نہیں پاتا جلد تباہ ہو جاتا ہے چاہے وہ چار دانگ عالم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر راجہ بھوج جو وانڈایک کے لقب سے مشہور ہے ایک برہمن دوشیزہ کے ساتھ ناپاک خواہش پوری کرتے ہوئے اپنی بادشاہت سے ہاتھ دھو بیٹھا اور کنبے ناطے سمیت غرق ہوا۔

اسی طرح کیرال، ودھاس کا راجہ تباہ ہوا۔ جنم جایا غضب ناک ہو کر برہمنوں پر تشدد کرتے ہوئے اسی طرح برباد ہوا۔ اسی طرح تالا جانگھا، بھرگس پر تشدد کرتے ہوئے تباہ ہوا۔ آئیل حرص کے باعث تباہ ہوا۔ اور سووراس کا اجندو بھی اور راون بھی تکبر کی وجہ سے غیر کی بیوی کو رہا نہ کرنے کی پاداش میں اور دریودھن جو اپنی سلطنت کا ایک حصہ الگ کرنے پر راضی نہ ہوا۔ دمبودھ بھاوا اورارجن جو مخلوق خدا کو غرور کے باعث انتہائی حقیر سمجھتے تھے اور "ہے ہے" کہ خاندان سے تھے۔ اسی طرح تباہ ہوئے۔

واتاپ جس نے ترنگ میں آکر اگستیا پر حملہ کر دیا اور ورشینوں کا دوے پاین کے خلاف "گٹھ جوڑ"۔

القصہ یہ کہ بہت سے اور بھی بادشاہ' حواس پر قابو نہ رکھنے کی وجہ سے انہی چھ دشمنوں کے ہاتھوں اپنی بادشاہت اور خاندان سمیت تباہ ہوئے۔ برخلاف اس کے انہی چھ دشمنوں کو زیر کرکے جام داگنی جو حواس پر مکمل قابو رکھتا تھا اور امبارش جو نبھاگا کا بیٹا تھا' عرصے تک زمین پر حکمران رہے۔

باب: 7

درویش صفت بادشاہ کی زندگی

محولا بالا چھ دشمنوں کو زیر کر کے وہ حواس پر قابو پائے گا۔ بزرگوں کی صحبت سے دانائی حاصل کرے گا۔ اپنے مخبروں کے ذریعے حالات پر نظر رکھے گا۔ ہمیشہ ہوشیار اور محتاط رہ کر تحفظ حاصل کرے گا۔ اپنے فرائض نبھاتے ہوئے رعایا کو اپنے اپنے مخصوص کاموں پر لگائے رکھے گا۔ علوم سے رہنمائی حاصل کر کے تنظیم قائم کرے گا۔ لوگوں کی بھلائی اور خوش حالی کے کام کر کے مقبولیت حاصل کرے گا۔ اپنے حواس کو قابو میں رکھ کر دوسروں کی بیویوں اور مال سے گریز کرے گا۔ کسی کا دل نہیں دکھائے گا۔ غنودگی (9) کو قریب نہیں پھٹکنے دے گا۔ جھوٹ تکبر اور اسراف سے بچے گا۔ ضرر رساں آدمی سے میل جول نہیں رکھے گا اور کوئی بھی غلط اور نقصان دہ کام نہیں کرے گا۔

وہ روحانی خیر اور مادی بہبود کو نقصان پہنچائے بغیر حسی لذات سے بہرہ اندوز ہو گا۔ اسے اپنے آپ کو کبھی مسرتوں سے کبھی محروم نہیں رکھنا چاہیے۔ وہ زندگی میں تین چیزوں سے برابر طور پر لطف اندوز ہو گا جن کا ایک دوسرے پر انحصار ہے یعنی روحانی خیر' مادی فلاح اور حسی لذات ان میں سے کسی ایک میں بھی حد اعتدال سے زیادہ مشغول ہونے سے دوسری دونوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

کوتلیہ کہتا ہے کہ صرف مادی بہبود ہی سب سے اہم ہے کیونکہ روحانی خیر اور حسی لذات کا انحصار مادی بہتری پر ہے وہ ایسے گرو اور وزیر مقرر کرے گا جو اسے خطرات میں پڑنے سے بچائیں اور جب وہ غلطی کر رہا ہو اسے **فوراً** آگاہ کریں اور مقررہ ساعتوں پر گھنٹے بجا کر اسے خبردار کرتے رہیں تاکہ وہ اپنے باقاعدہ فرائض سرانجام دے۔ حکمرانی' معاونین کی مدد سے کامیابی سے کی جاسکتی ہے ایک پہیہ کبھی نہیں چل سکتا۔ لہٰذا اسے وزیر مقرر کرنا ہوں گے اور ان کی بات سننا ہو گی۔

باب:8

وزراء کا تقرر

بھار دواج کے بقول "بادشاہ کو اپنے ہم جماعت لوگوں میں سے وزیر مقرر کرنے چاہئیں کیونکہ ان کی وفاداری اور قابلیت پر ذاتی واقفیت کے باعث اعتبار کیا جاسکتا ہے"
وشالاکش کہتا ہے نہیں "وہ اس کے ساتھ کے کھیلے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کی عزت نہیں کریں گے۔ مگر وہ ان لوگوں کو وزیر بنا سکتا ہے جو خفیہ معاملات میں اس کے ہم طبیعت ہوں لہٰذا ایک سے کردار اور ایک سی خامیوں کے مالک ہونے کی وجہ سے اور اس خوف کی وجہ سے کہ وہ ان کے رازوں سے واقف ہے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے"۔
پراشر (10) کہتا ہے "یہ خامی تو دونوں میں ہے کیوں کہ اس خوف سے کہ وہ بھی اس کے رازوں سے واقف ہیں راجہ ان کی بھلی بری سب باتیں ماننے پر مجبور ہوگا"۔
اس کو ایسے وزیر بنانے چاہئیں جو آفات میں اپنی زندگی خطرات میں ڈالتے ہوئے اس کی مدد کر چکے ہوں۔ اس طرح ان کی وفاداری شک سے بالا ہو گی۔
پشون کہتا ہے "نہیں۔ یہ تو وفاداری ہے نہ کہ عقل و فراست۔ وہ ان لوگوں کو اپنا وزیر مقرر کرے جو مالی معاملات میں مقررہ محصول یا اس سے زیادہ وصول کر کے دکھا چکے ہوں اور اس طرح اپنی صلاحیتیں ثابت کر چکے ہوں"۔
کون پنڈت کہتا ہے۔ "نہیں۔ وہ ان دوسری صلاحیتوں کے حامل نہیں ہوں گے جو ایک وزیر میں ہونا ضروری ہیں۔ اسے ان لوگوں کو وزیر بنانا چاہئے جن کے باپ دادا پہلے وزیر رہ چکے ہوں۔ اس طرح وہ ان کے اصلی کردار سے واقف ہو گا اگر وہ ان سے بدتمیزی بھی کرے گا تو پرانے تعلق کی وجہ سے وہ اس کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ حتیٰ کہ اس بات کا مشاہدہ جانوروں میں بھی کیا گیا ہے۔ مثلاً گائیں' اجنبی گائیوں سے الگ رہتی ہیں جبکہ اپنے جانے پہچانے گلے میں رہنا پسند کرتی ہیں"۔

دات ویادھ کہتا ہے۔ "نہیں' کیونکہ بادشاہ کے متعلق ہر چیز پر اختیار حاصل کر کے وہ بذات خود بادشاہ کا سا انداز اپنا لیتے ہیں۔ لہٰذا اسے نئے آدمی وزیر مقرر کرنا چاہئیں جو علم سیاست مدن کا اچھا ادراک رکھتے ہوں ایسے نئے لوگ ہی بادشاہ کو بادشاہ سمجھیں گے اور اس پر وار کرنے کی کوشش نہیں کریں گے"۔

بسو دنتی پترا کہتا ہے ۔"نہیں' جو وقوف علم تو رکھتا ہو لیکن عملی امور پر تجربے کا حامل نہ ہو وہ غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے اس کو ایسے لوگ وزیر مقرر کرنا چاہئیں جو نجابت' فراست' نیک نیتی' بہادری اور وفاداری کے اوصاف سے متصف ہوں۔ وزیروں کا تقرر صرف صلاحیتوں اور اوصاف کی بنیاد پر ہونا چاہیے"

کوتلیہ کہتا ہے کہ یہی بات درست اور جامع ہے کیونکہ آدمی کی قابلیت کا اندازہ اس کی استعداد کار سے اور صلاحیتوں کے تقابل سے ہوتا ہے۔

مقام و مرتبہ کے تعین اور وقت اور کام کی تقسیم کرتے ہوئے ایسے ہی لوگوں کو مشیر بلکہ وزیر بنانا چاہیے۔

باب: 9

مشیروں اور پجاریوں کا تقرر

مقامی' نجیب' باأثر' علوم و فنون میں تربیت یافتہ' نگاہ دار' عاقل' مستقل مزاج' ماہر' فصیح' حاضر جواب' سرگرم' متحمل' اچھے کردار کے مالک' وفادار' اصابت' صحت اور جذبہ کے حامل' ٹال مٹول کی عادت اور تلون مزاجی سے بری' قابل اعتماد اور ایسی خصوصیات سے پاک جو نفرت اور عداوت پیدا کریں۔ یہ ہیں خوبیاں اس شخص کی جسے منصب وزارت پر فائز کیا جائے۔

جن میں مندرجہ بالا خصوصیات میں سے نصف یا ایک چوتھائی پائی جائیں وہ اوسط یا اونیٰ درجے کے (وزراء) تصور ہوں گے۔

نجابت اور قومیت کی تصدیق اپنے لوگوں سے کرائی جائے گی۔ قابلیت علوم اور مہارت فنون کو اساتذہ پرکھیں گے۔

بادشاہ کو چاہئے کہ ان کی ذہانت اور مستقل مزاجی کی' ان کی کارکردگی سے جانچ کرے۔ ان کی فصاحت' بہادری اور حاضر دماغی کی پرکھ بحث مباحثہ کے دوران کرے۔ آفات کے دوران مصائب برداشت کرنے کی صلاحیت' طاقت اور توانائی کا جائزہ لے۔ دوسروں کے ساتھ میل جول کے دوران دوستانہ رویہ اور وفاداری کی خصوصیات پرکھے۔ ان کے ساتھ رہنے والوں سے ان کی صحت' مضبوطی اور جذبہ' نیز کاہلی اور تلون کے بارے میں معلوم کرے۔ اور اس بات کا مشاہدہ خود کرے کہ آیا وہ دوستانہ رویوں کے حامل ہیں یا نہیں۔

ایک بادشاہ تین طریقوں سے معلومات حاصل کر سکتا ہے' بلاواسطہ' بالواسطہ اور قیاس سے بھی کام لے سکتا ہے۔

جو کچھ بادشاہ دیکھتا ہے وہ ظاہری مشاہدہ ہے جو دوسرے اس کو بتائیں وہ خفیہ معلومات

ہوں گی اور جو کچھ ہوا اور جو نہ ہوا' اس کو دیکھ کر نتیجہ اخذ کرنا قیاس ہے۔

کیونکہ سب وقوعات ایک ساتھ نہیں ہوتے اور ایک مقام پر بھی نہیں ہوتے' اس لیے بادشاہ مختلف اوقات اور مقامات پر ضرورت کے مطابق وزیر مقرر کرے گا۔ یہ تھا وزیروں (کو مقرر کرنے) کا کام۔

اسے (بادشاہ کو) ایسا پروہت مقرر کرنا چاہیے جس کے خاندان اور کردار کی شہرت اچھی ہو جس نے وید اور انگ اچھی طرح پڑھ رکھے ہوں' قدرتی یا ناگہاں رونما ہونے والی علامات کو بھانپنے اور سمجھنے کی مہارت رکھتا ہوں۔ حکومت کے کاروبار کے متعلق خاطر خواہ علم رکھتا ہو۔ فرمانبردار ہو۔ کفارہ کی رسمیں ادا کرکے قدرتی یا انسانوں کی آوردہ آفات کی روک تھام کر سکتا ہو' جس کے طریقے اتھروید میں بتائے گئے ہیں۔ جس طرح شاگرد استاد کی' بیٹا باپ کی اور غلام آقا کی فرمانبرداری کرتا ہے وہ اسی طرح اس کی اطاعت کرے گا۔ وہ کھتری جنہیں پروہت (برہمن) تربیت دیں جو اچھے مشیروں کے مشورے قبول کریں اور شاستروں (11) کے احکام پر عمل پیرا ہوں ان کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور وہ بغیر اسلحہ بھی فتح یاب ہو سکتے ہیں۔

باب: 10

خفیہ ذرائع سے وزراء کے کردار کی آزمائش

بادشاہ وزیروں کو مختلف شعبوں میں مقرر کرنے کے بعد مشیروں، بڑے پروہت اور دیگر خفیہ ذرائع سے ان کی وفاداری اور الحاق کی آزمائش کرے گا۔ بادشاہ اپنے پروہت کو برطرف کر دے گا کیونکہ وہ ایک ایسے شخص کی قربانی کی قائم مقامی کرنے سے انکار کرے گا جس پر قربانی کرنا جائز نہ ہو یا وہ کسی ایسے ہی شخص کو پڑھانے سے انکار کرے گا۔

تب وہ پروہت اپنے مخبروں کے ذریعے جو اس کے شاگردوں کے بھیس میں ہوں گے ہر وزیر کو قسم دے کر اس طرح اکسائے گا کہ "بادشاہ نیک نہیں ہے کیوں نہ ہم کسی نیک آدمی کو تخت پر بٹھائیں جو اسی کے خاندان سے ہو یا قید میں پڑا ہو۔ یا پھر کسی قریبی بادشاہ کو لائیں جو پوری طرح اہل ہو یا کسی جنگلی قبیلے کے سردار کو یا کسی معمولی آدمی ہی کو کیوں نہ بلند رتبے پر پہنچائیں، ہم سب کی تو یہی رائے ہے، آپ کیا کہتے ہیں"؟

جو وزیر اس سازش میں شریک ہونے سے انکار کرے گا اور اس تجویز کو رد کر دے گا تو وہ نیک چلن اور وفادار سمجھا جائے گا۔ اسے کہتے ہیں مذہبی آزمائش۔

سپاہ سالار، جس کو برے آدمیوں کی ناجائز مدد کرنے پر برطرف کر دیا جائے گا، اپنے مخبروں کے ذریعے ہر وزیر کو اکسائے گا کہ بادشاہ کو قتل کر دیں تو بڑی دولت ہاتھ آئے گی اور ہر وزیر سے یہ پوچھے گا "ہم سب تو اس پر متفق ہیں تمہاری کیا رائے ہے"۔

اگر وہ انکار کر دیں تو نیک چلن سمجھے جائیں گے اسے مالی ترغیب کہتے ہیں۔

ایک جوگن جس نے وزراء کا اعتماد حاصل کر رکھا ہو اور محل میں جس کی عزت کی جاتی ہو فرداً فرداً ہر وزیر کو اکسائے گی کہ ملکہ تجھے بہت پسند کرتی ہے اور کسی طرح تجھے محل میں بلانا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی دولت ملنے کا بھی امکان ہے۔ اگر وہ اس تجویز کو رد کرتا ہے تو نیک چلن ہے، اسے کہتے ہیں امتحان ہوس۔

کسی جشن طرب کے موقع پر' ایک وزیر دوسرے تمام وزیروں کو مدعو کرے گا۔ (سازش کے خوف سے) بادشاہ ان سب کو قید کر دے گا۔ ایک تیز طرار چیلا جو کہ پہلے سے قید ہو گا' وزراء میں سے ہر ایک کو' جن کو منصب اور جائیداد سے محروم کر دیا گیا ہے یہ تجویز پیش کرے گا کہ بادشاہ بد عقلی کی راہ پر چل پڑا ہے کیوں نہ اس کو موت کے گھاٹ اتار کر کسی اور کو تخت پر بٹھائیں' اس پر سب متفق ہیں' تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر وہ تجویز کو ٹھکراتا ہے تو وہ وفادار ہے۔ یہ ہے خوف کے ذریعے ترغیب۔

وہ لوگ جن کو پرہیزگاری کے حوالے سے آزمایا گیا اور وفادار ثابت ہوئے ان کو عدالتوں میں متعین کیا جائے گا۔ اور مجرموں کو دبانے کا فریضہ ان کے سپرد کیا جائے گا۔

جن کی آزمائش مالی مفاد کے ذریعے سے ہوئی ان کو مالی محصل اور محلدار مقرر کیا جائے گا۔ وہ جو امتحان ہوس میں کامیاب ہوئے' محل کے اندر اور باہر کی تفریح گاہوں کے نگران مقرر ہوں گے۔ جو خوف کے امتحان میں وفادار ثابت ہوئے وہ راجہ کے قرب میں مقرر ہوں گے۔ جو تمام امتحانوں میں دیانتدار ثابت ہوئے مشیر بنائے جائیں گے اور جو تمام امتحانوں میں بدخواہ ثابت ہوئے وہ کان کنی' جنگلات اور کارخانوں وغیرہ کے شعبہ جات میں مقرر ہوں گے۔

قدیم اساتذہ کے مطابق آزمائش کے نتائج کی روشنی میں بادشاہ ان لوگوں کو عہدے تفویض کرے گا جو ان تین امتحانوں (مذہبی' مالی' آشنائی) اور خوف (کے امتحان) میں کامیاب ثابت ہوں گے۔

کوتلیہ کہتا ہے کہ اس سلسلے میں بادشاہ ہرگز ملکہ کو ملوث نہ کرے گا اور نہ خود اپنی ذات کو۔ ورنہ یہ صاف پانی میں زہر گھولنے کے مترادف ہو گا۔

بعض اوقات اخلاقی روگ پر کوئی علاج کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ باوجود روحانی طور پر مضبوط ہونے کے اگر مذکورہ چار آزمائشوں سے ایک دفعہ دھچکا لگ جائے تو پھر اپنی اصلی حالت پر واپس آنا ممکن نہیں ہوتا۔

اسی لیے بادشاہ چار قسمی آزمائشوں کے لیے دوسرے ذرائع استعمال کرے اور اپنے خفیہ کارندوں کے ذریعے ان کی وفاداری اور بدخواہی کا پتہ چلائے۔

باب: 11

خفیہ کارندوں کا تقرر

مجلس وزراء کی مدد سے جو خفیہ طریقوں سے آزمائے جا چکے ہوں' بادشاہ اب اپنے خفیہ کارندوں کا تقرر کرے گا' جو بناوٹی چیلوں' جوگیوں' عام خانہ داروں' بیوپاریوں' ریاضت کرنے والے سادھوؤں' طالب علموں' زہر دینے والوں اور بھک منگیوں کے روپ میں کام کریں گے۔

بناوٹی چیلا اسے بنایا جائے گا جو دوسروں کے دل کا راز جاننے کی صلاحیت کا حامل ہو گا۔ نقد انعام اور منصب کی لالچ دے کر وزیر اس سے کہے گا "تیرا بادشاہ کے اور میرے ساتھ عہد ہے کہ تو ہر قسم کی برائی جس کسی آدمی میں دیکھے گا اس کی اطلاع فوراً" ہمیں دے گا"۔

جوگی سے مراد ہے تربیت یافتہ جوگی' جو ذہین اور دیانتدار ہو یہ مخبر بہت سی رقم اور بہت سے چیلوں کی معیت میں کھیتی باڑی' مویشی پروری یا تجارت کرے گا' جس کے لیے اسے وسائل مہیا کیے جائیں گے اس سے جو نفع حاصل ہو گا اسے وہ اپنے چیلوں پر خرچ کرے گا اور ان میں سے جن کو کمانے کا شوق ہو گا وہ مخبری پر لگائے جائیں گے اور ہر ایک کو یہ ہدایت ہو گی کہ انہوں نے بادشاہ کے مال میں ہر قسم کی خیانت و خورد برد کا پتہ لگانا ہے' اور جب وہ اپنی اجرت لینے آئیں تو خبر ساتھ لائیں۔ سب جوگی اس نوعیت کے کام پر متعین ہوں گے اور اپنے اپنے چیلوں کو اس طرح کی باتوں کے کھوج کے لیے روانہ کریں گے۔

وہ کسان جو بیروزگار ہو گیا ہو لیکن سچا اور ذہین ہو وہ گھردار مخبر کہلائے گا' اسے زمین دی جائے گی جس پر وہ کاشت کاری کرے گا اور مذکورہ بالا طریقے کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ تاجر کارندہ جس کا کاروبار ختم ہو گیا ہو اور وہ دیانتدار اور دور اندیش ہو اسے بھی اسی مقصد مذکورہ بالا کے لیے تجارت کی خاطر زمین دی جائے گی۔ سرمنڈا یا زلف دراز

سادھو جو مستقل روزگار کا خواہش مند ہو وہ تیسوی (12) جاسوس ہو گا۔ اس کے ساتھ بھی بہت سے چیلے ہوں گے اور وہ سب بستی کے ارد گرد ڈیرہ ڈال کر رہیں گے۔ وہ سادھو ظاہرا" مہینے میں ایک یا دو بار کچھ سبزی یا تھوڑا سا گھاس پھوس کھائے گا لیکن خفیہ طور پر اپنے پاس ہر قسم کی خوراک کا ذخیرہ رکھے گا۔ تاجر کارندے اس کے چیلے بن کر اس کی خدمت کریں گے اور ظاہر کریں گے کہ وہ بڑی کرامات والا ہے اس کے دوسرے رفیق ہر طرف چرچا کریں گے کہ سادھو میں بڑی مافوق الفطرت قوتیں ہیں۔ جو لوگ اس کے پاس آنے والے زمانے کا حال معلوم کرنے کے لیے آئیں گے ان کے ہاتھ دیکھ کر وہ ان کے حالات بتائے گا۔ مثلا" یہ کہ فلاں کام میں کچھ فائدے کا امکان ہے یا آگ لگنے کا خطرہ ہے یا ڈاکوؤں کا ڈر ہے' باغیوں کے قتل' نیک لوگوں کے انعام پانے کا ذکر' دوسرے ملکوں کے متعلق پیش گوئی مثلا" فلاں بات آج ہو گی فلاں کل اور یہ کہ بادشاہ کیا کرنے والا ہے۔ اس کے خدمت گار چیلے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے جائیں گے وہ ملاقاتی جو بہادری' ذہانت اور خوش کلامی کی صفات کے حامل ہوں گے ان کے لیے بادشاہ کی بخشش کی پیش گوئی کرے گا اور وزیر ان کے لیے معاش اور روزگار کا انتظام کر دے گا۔

اور وہ ان لوگوں کو انعام و اکرام سے خوش کر دے گا جن لوگوں کو معقول وجہ کی بنیاد پر شکایت ہو گی اور جو لوگ بلاوجہ ناراض اور آمادہ بہ شر رہیں گے ان کو خفیہ طور پر سزا دی جائے گی۔

بادشاہ کی طرف سے دولت اور عزت سے نوازے گئے جاسوسوں کے یہ پانچ طبقے بادشاہ کے ملازموں کے کردار کو پرکھیں گے۔

باب: 12

مخبروں کا تقرر (جاری)

وہ لاوارث جن کی پرورش بذمہ سرکار ہو، انہیں تشریح علامات، دست شناسی، جادو، ہاتھ کی صفائی، شعبدے دکھانے، شگون کا نیک یا بد بتانے اور لوگوں میں گھل مل جانے کے فنون سکھائے جائیں گے۔ یہ (طالب علم) جاسوس کہلائیں گے۔

ایسے بہادر لوگ جن کو اپنی جان کی پروا نہ ہو اور دولت کی خاطر ہاتھیوں اور دوسرے خونخوار درندوں سے لڑ جانے پر آمادہ ہو جائیں انہیں جانباز مخبر کہا جائے گا۔

جو لوگ اپنے رشتہ داروں اور خاندان سے الفت نہ رکھتے ہوں اور بدباطن اور سنگ دل بن چکے ہوں، زہر دینے والے جاسوس ہوں گے۔

کوئی برہمن ذات کی عورت جو بیوہ ہو، غریب ہو، بہادر ہو اور کوئی ذریعہ معاش چاہتی ہو وہ سنیاسن جاسوس مقرر ہو گی۔ اسے شاہی محل میں رہنے کی عزت ملے گی اور وہ بادشاہ کے وزیروں کے گھروں میں بھی آزادانہ آیا جایا کرے گی۔ سرمنڈی اور شودر عورتیں بھی اسی زمرہ میں شامل ہیں۔

چلتے پھرتے جاسوس ان لوگوں کو مقرر کیا جائے گا جو کسی بھی علاقہ، لباس، پیشہ، زبان اور ذات کا بھیس کامیابی سے بدل سکتے ہوں۔ انہیں بادشاہ ان کی وفاداری اور قابلیت و اہلیت کے مطابق وزیروں، پجاریوں، فوج کے کمانڈروں، ولی عہد، حاجب، محدار، منصف، منتظم، مال افسر، حاکم شہر، منتظم کارخانہ جات، وزراء کی کونسل، سربراہان شعبہ جات، داروغہ قلعہ، سرحدی قلعہ کا داروغہ اور جنگلات کے محافظ وغیرہ کی جاسوسی پر مقرر کرے گا۔

جانباز جو چھتری، جوتے اور پنکھ وغیرہ اٹھانے کے کام پر مامور ہوں، یا شاہی تخت، رتھ اور دوسری سواریوں کی دیکھ بھال پر مقرر ہوں وہ ان عہدیداروں کے لوگوں کے ساتھ میل جول اور رویہ پر نظر رکھیں گے اور خفیہ کارندے ان معلومات کو جاسوسی کے مرکزی ادارے

تک پہنچائیں گے۔

زہر دینے والے' باورچی' بیرے' حمامی' فراش' حجام' ستے' کبڑے (بنے ہوئے)' بونے' اندھے' بہرے' اداکار' رقاص' گویے' موسیقار' پیشہ ور قصہ خواں' مسخرے نیز عورتیں یہ سب ان عہدیداروں کی جاسوسی کریں گے اور بھکارنیں ان معلومات کو مخبری کے ادارے تک پہنچائیں گی۔

مخبری کے ادارے کے معاون افسران علامتی حروف ابجد کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کو (تصدیق کیلئے) روانہ کریں گے۔ ادارہ اور آوارہ جاسوس ایک دوسرے سے واقف نہ ہوں گے۔

اگر جوگنوں اور سنیاسنوں کو دروازے پر روک دیا جائے تو گھر کے ملازموں کے والدین کی شکل میں' دستکار عورتوں' گانے والیوں یا راسیوں کے روپ میں سازوں کو لے جانے کے بہانے' خفیہ تحریر کے ذریعے' گانوں یا اشارات کی مدد سے خبروں کو مطلوبہ جگہ تک پہنچایا جائے گا۔ مخبر لمبی بیماری یا پاگل پن کے بہانے' یا آگ لگانے یا کسی کو زہر دینے کے الزام میں برطرف کیے جانے کی صورت میں باہر جاسکتے ہیں۔

اگر خبر کی تین ذرائع سے تصدیق ہو جائے تو اسے صحیح سمجھا جائے گا۔ اگر ان ذرائع سے حاصل شدہ معلومات میں فرق پایا جائے تو متعلقہ جاسوسوں کو خفیہ سزا دی جائے گی یا برطرف کر دیا جائے گا۔

حصہ چہارم' تادیب مجرماں' میں مذکور جاسوس بیرونی دشمنوں کے ملازمین کی صورت میں ان کے ساتھ رہیں گے اور ان سے تنخواہ پائیں گے جبکہ خفیہ معلومات فراہم کرنے پر (بادشاہ سے بھی) معاوضہ حاصل کریں گے۔ اس طرح یہ لوگ دونوں کے تنخواہ دار ہوں گے۔

بادشاہ "دو طرفہ تنخواہ داروں" کو ان کے بیوی بچوں کو یرغمال بناکر' خدمت پر مامور کرے گا۔ بادشاہ کو دشمن کی طرف سے مقرر کردہ ایسے ہی لوگوں کا علم ہونا چاہیے اور اس کو اپنے مقرر کردہ جاسوسوں کی وفاداری کی تصدیق اسی طرح کے لوگوں سے کرانی چاہیے۔ اسی طرح جاسوس دوسرے بادشاہوں پر بھی مقرر کیے جائیں جو دشمن' حلیف یا غیر جانبدار ہوں اور ان بادشاہوں کے اٹھارہ اعلیٰ افسروں پر بھی۔

کبڑے' بونے' زنخے' ہنرمند عورتیں' گونگے بہرے اور ملیچھ ذاتوں کے مختلف لوگ

ان کے گھروں میں مخبری کریں گے۔ تاجر جاسوس قلعوں کے اندر' سنیاسی' بیراگی قلعوں کے ارد گرد' کسان مضافات میں' گڈریے سرحدوں پر' جنگلوں میں رہنے والے' جنگلی قبیلوں کے سردار اور بن باسی جنگلوں میں دشمن کی سرگرمیوں کا پتہ لگائیں گے۔

اور یہ سب لوگ خبریں بڑی مستعدی سے پہنچائیں گے۔ یہ جاسوس دشمن کے جاسوسوں کا کھوج بھی لگائیں گے۔ ان کے ہم رتبہ یا مختلف رتبوں کے جاسوس' چلتے پھرتے جاسوس یا جاسوسی کے ادارے اور ایسے خفیہ کارندے جن میں خفیہ کارندوں کی کوئی علامت نہ پائی جاتی ہو ان سب کا کھوج لگایا جائے گا۔

دشمن کے جاسوسی نظام کا پتہ لگانے کے لیے بادشاہ سرحدی مقامات پر ایسے افسر مقرر کرے گا جو لالچ میں آنے والے نہ ہوں لیکن بظاہر لالچی ہوں' تاکہ دشمن کے جاسوسوں کو تاڑنے کا موقع مل سکے۔

باب: 13

اپنے علاقے میں موافق و مخالف لوگوں کی نگرانی

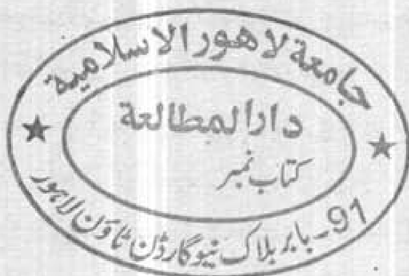
اعلیٰ عہدے داروں پر جاسوس مقرر کرنے کے بعد شہریوں اور دیہاتیوں کی نگرانی کا انتظام کیا جائے گا۔ خفیہ کارندے' مقدس جگہوں' مقامات اجتماع اور مختلف اداروں میں ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے۔ مثلاً" ان میں سے ایک کہے گا "اس بادشاہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بڑے اچھے اوصاف کا مالک ہے حالانکہ اس میں کوئی خوبی دیکھنے میں نہیں آئی' برعکس اس کے وہ شہریوں اور دیہاتیوں پر جرمانوں اور ٹیکس کی صورت میں ظلم کر رہا ہے"۔

دوسرا اس کی بات کو رد کرتے ہوئے بولے گا "پیش ازیں افرا تفری کا دور تھا بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل جاتی تھی۔ لوگوں نے وواسوت کے بیٹے منو کو اپنا بادشاہ بنایا اور انہوں نے اپنے غلے کا چھٹا اور مال کا دسواں حصہ شاہی خراج کے طور پر دینا منظور کیا۔ اس کے عوض بادشاہ اپنی رعایا کے تحفظ اور بہتری کے ذمہ دار ہیں۔ جو لوگ ٹیکس اور جرمانے ادا نہیں کرتے وہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو بادشاہ رعایا کے تحفظ اور فلاح و بہبود کی ذمہ داری پوری نہیں کرتے وہ بھی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس کے خود جواب دہ ہیں۔ حتیٰ کہ جنگلوں کے باسی مختلف جگہوں سے جمع کئے ہوئے غلے کا چھٹا حصہ یہ کہتے ہوئے نذر کرتے ہیں "یہ بادشاہ کا حصہ ہے کیونکہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے"۔ بادشاہ کی ذات میں اندر (13) (بخشش کرنے والا) اور یم (14) (سزا دینے والا) دونوں کے مناصب یکجا ہو گئے ہیں۔ ان کی مہربانی اور غصے کا مظہر بادشاہ ہے۔ اس لیے جو کوئی بادشاہ کی تکریم و تعظیم نہ کرے اسے سزا ملنی چاہیے۔ بادشاہ سے دشمنی نہیں رکھی جا سکتی"۔

بادشاہ کے بارے میں ایسی باتیں مخالفین کا منہ بند کرنے کے لیے کہی جائیں گی۔ سر منڈے اور لمبے بالوں والے مخبر یہ معلوم کریں گے کہ ان لوگوں کی خاطر جمع ہے یا ان میں

بے چینی پائی جاتی ہے۔ جو لوگ بادشاہ کے عطا کیے ہوئے غلے اور مال مویشیوں پر گزر اوقات کر رہے ہیں' جو ایسی ہی اشیاء بادشاہ کو بھلے یا برے وقتوں میں پیش کرتے ہیں۔ بادشاہ کے عزیز جو کسی بات پر خفا ہوں اور بغاوت کرنے والے اضلاع کو قابو میں رکھتے ہوں اور وہ جو کسی بیرونی بادشاہ یا وحشی قبیلے کے حملے کو روکتے ہوں یہ سب لوگ جتنے مطمئن ہوں اتنے ہی عزت و تکریم کے حق دار ہوں گے اور وہ جن میں بے چینی پائی جاتی ہو ان کو خاطر جمعی کے لیے انعامات و اکرامات سے نوازا جائے گا۔ یا پھر ان میں تفریق پیدا کی جائے گی تاکہ وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کا تعلق بیرونی مخالفوں' قبیلوں یا کسی معتوب قرابت دار شہزادے سے قطع ہو جائے۔ یہ تدبیر موثر ثابت نہ ہو تو انہیں جرمانے اور ٹیکس اکٹھا کرنے پر مقرر کر دیا جائے تاکہ لوگ ان سے بدظن ہو جائیں۔ جو دلوں میں دشمنی رکھتے ہوں انہیں خاموشی سے ٹھکانے لگا دیا جائے یا پورے ملک کے لوگوں کو ان کے خلاف کر دیا جائے۔ یا ان کے اہل و عیال کو یرغمال بنا کر خود انہیں کانوں وغیرہ میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ مخالفوں کو پناہ نہ دے سکیں۔

دل جلے' جتلائے ہوس' خوف زدہ اور بادشاہ سے متنفر لوگ ہی دشمن کے مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ نجومیوں اور خوابوں کی تعبیر بتانے والوں کے بھیس میں جاسوس ان لوگوں کے آپس کے روابط اور دشمن سے ساز باز کا پتہ چلائیں گے۔ جن لوگوں کی خاطر جمع ہو' انہیں انعامات سے نوازا جائے گا اور جو متنفر ہوں انہیں انعام وغیرہ دے کر راضی کیا جائے گا۔ ورنہ ان میں نفاق پیدا کرکے یا انہیں سزا دے کر قابو کیا جائے گا اس طرح بادشاہ اپنے علاقے میں مخالف' موافق' قوی اور کمزور لوگوں کو زیر نگرانی رکھے گا تاکہ وہ دشمن سے ساز باز نہ کر سکیں۔



باب: 14

دشمن کے علاقہ میں اس کے مخالف و موافق گروہوں کو ساتھ ملانا

اپنی مملکت میں مختلف گروہوں کو قابو میں رکھنے پر وضاحت سے بات ہو چکی ہے' اب دوسری مملکتوں میں اسی طرح کے کارناموں کا بیان ہو گا۔

وہ لوگ جن کے ساتھ بڑی بڑی بخششوں کے وعدے کیے گئے ہوں اور ان کو پورا نہ کیا گیا ہو' وہ جن کے کمالات یا کارہائے نمایاں کے باوجود دوسروں کو ترجیح دی گئی ہو' وہ جو درباریوں سے شاکی ہوں' وہ جن کو بلوا کر بے عزت کیا جائے' وہ جنہیں شہر سے نکال کے بے خانماں کر دیا جائے' وہ جو بہت سا سرمایہ لگانے کے باوجود حسب منشاء منافع نہ حاصل کر سکے ہوں' وہ جن کو اپنے اختیارات کے استعمال سے منع کر دیا جائے' وہ جن کو وراثت میں سے حصہ نہ ملے' وہ جن کو عہدے سے برطرف کر دیا جائے' وہ جن کی خواتین کی عصمت دری کی جائے وہ جو زندان میں ڈال دیئے جائیں' وہ جو خفیہ تعزیر کا شکار ہوں' وہ جن کو دھمکی دی گئی ہو وہ جن کی قرقی ہو گئی ہو اور وہ جن کے اعزاء و اقارب کو ملک بدر کیا گیا ہو' ایسے سب لوگ برافروختہ گروہ میں شامل ہیں۔ وہ جو اپنے ہی کرتوتوں کے باعث مصیبت میں پڑا ہو' وہ جس نے بادشاہ کو ناراض کیا ہو' وہ جس کے بداعمال سب پر ظاہر ہو گئے ہوں' وہ جو اپنے جیسے مجرم کو سزا پاتا دیکھ کر چوکنا ہو گیا ہو' وہ جس کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہو' وہ جس کے سرکشی کے جذبہ کو سختی سے دبا دیا گیا ہو' وہ جس نے سرکاری محکموں میں بڑی خورد برد کی ہو' یا وہ جو اپنے دولت مند رشتہ دار کی دولت پر بطور وارث نظر رکھتا ہو' وہ جسے بادشاہ پسند نہ کرتا ہو اور وہ جو خود بادشاہ سے نفرت کرتا ہو یہ سب لوگ خوف زدہ گروہ میں شمار ہوں گے۔

وہ جو غریب ہو گیا ہو' جس کا بہت سا سرمایہ ڈوب گیا ہو' جو خسیس و بخیل ہو' جو فطرتاً" شریر ہو' وہ جو کسی خطرناک کاروبار میں پڑ گیا ہو۔ یہ سب افراد "گروہ حریصاں" میں آتے ہیں۔

وہ جس کا دل مطمئن نہ ہو' وہ جو توقیر و تکریم کا خواہاں ہو' وہ جو اپنے ہم رتبہ کے اعزاز کو برداشت نہ کر سکے' وہ جسے گھٹیا سمجھا جائے' وہ جو بہت جوش والا اور لاابالی ہو' وہ جو بے خوف اور عجلت پسند ہو اور وہ جو اپنے مال و متاع پر قانع نہ ہو ایسے سب لوگ مغرور و متکبر گروہ میں شامل ہیں۔

ان میں سے وہ جو کسی گروہ میں شامل ہو اسے گنجے اور لمبے بالوں والے خفیہ کارندے برافروختہ کر کے آمادہ بہ سازش کریں گے مثلاً" برافروختہ گروہ کے افراد کو یہ کہہ کر توڑا جاسکتا ہے کہ "جس طرح مست فیل جس پر نشے میں دھت مہاوت بیٹھا ہو' ہر شے کو روندتا چلا جاتا ہے اسی طرح یہ بادشاہ جو بے علم ہے بے سوچ سمجھے شہریوں اور دیہاتیوں پر ظلم ڈھا رہا ہے۔ اس کا تدارک اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس کو کسی اور ہاتھی کے مقابل کر دیا جائے لہٰذا صبر سے کام لو"۔

اسی طرح چوکنے لوگوں کو یوں مائل کیا جاسکتا ہے کہ "جس طرح چھپا ہوا سانپ ہر اس شے کو ڈس لیتا ہے اور اس میں اپنا زہر چھوڑتا ہے جس سے وہ خوف زدہ ہو اسی طرح یہ بادشاہ جو تم سے خوف زدہ ہے اپنے غصے کا زہر تم پر چھوڑے گا اسی لیے تم کہیں اور چلے جاؤ تو بہتر ہے"۔ یوں ہی حریص لوگوں کو یہ کہہ کر اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے کہ "جس طرح کتے پالنے والوں کی گائے کتوں کے لیے دودھ دیتی ہے نہ کہ برہمن کو' اسی طرح یہ بادشاہ بھی ان لوگوں کو نوازتا ہے جو جرات مندی' عاقبت اندیشی' حسن تقریر اور دلیری کی صفات سے عاری ہوں۔ نہ کہ انہیں جو اعلیٰ کردار کے حامل ہوں لہٰذا تم کسی اور بادشاہ سے رابطہ پیدا کرو جو مردم شناس ہو"۔

اسی طرح مغرور و متکبر افراد کو یہ کہہ کر اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے کہ "جیسے چنڈالوں کے کنویں سے صرف چنڈال ہی پانی پی سکتے ہیں دوسرے نہیں اسی طرح یہ کمینہ بادشاہ کمینوں ہی کو نوازتا ہے آریاؤں کو نہیں لہٰذا تمہیں چاہئے کہ کسی ایسے بادشاہ سے تعلق پیدا کرو جسے جوہر قابل کی پہچان ہو"۔

جب یہ سب لوگ خفیہ کارندوں کی باتوں میں آجائیں تو ان سے حلف لینے کے بعد ان کی استعداد کار کے مطابق ان کو ملازمت دی جائے گی اور ان پر جاسوس مقرر کیے جائیں گے۔

دشمن بادشاہ کے حلیفوں کو بھی اسی طرح انعامات کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے اور سخت مخالفوں کو آپس میں نفاق ڈال کر یا ڈرا دھمکا کر اور ان کے بادشاہ کی خامیاں بتا کر اپنا حامی بنایا جا سکتا ہے۔

باب: 15

کونسل کے بارے میں

خارجی و داخلی عناصر کو اس طرح اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد بادشاہ انتظامی امور کے بارے میں سوچے گا۔

کونسل میں تمام امور مشورہ سے طے پاتے ہیں۔ کونسل کی کارروائیوں کے بارے میں کہیں بات نہیں کرنی چاہیے۔ حتیٰ کہ ان کی بھنک پرندے بھی نہ پاسکیں کیونکہ سنا گیا ہے کہ کبھی طوطوں اور میناؤں نے راز افشاں کر دیا یا کتوں اور دوسرے گھٹیا جانوروں نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ اسی لیے بادشاہ مکمل رازداری کا یقین حاصل کیے بغیر کونسل میں گفتگو شروع نہ کرے۔ جو کوئی خفیہ مشوروں کو ظاہر کرے اس کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ راز کھلنے کا اندازہ سفیروں' وزیروں اور سرداروں کے چہروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ نیت کا فرق انداز کے فرق سے پرکھا جاسکتا ہے۔ جس کا اظہار چہرے سے ہوتا ہے۔

کونسل کے فیصلوں کو اس وقت تک خفیہ رکھا جائے گا جب تک ان پر عمل درآمد شروع نہیں ہوتا علاوہ ازیں مشوروں میں شامل لوگوں کی نگرانی بھی جاری رکھی جائے گی۔ لاپروائی' نشے کی حالت' سوتے میں بڑبڑانا' عشق اور آشنائی علاوہ ازیں کونسلروں کی دوسری بری حرکات عام طور پر راز کے کھلنے کا باعث بن جاتی ہیں۔ بغض رکھنے والا یا متنفر آدمی ہی راز افشا کرتا ہے۔ اسی لیے مشوروں کو خفیہ رکھنے کے لیے بہت محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ رازوں کے کھل جانے سے بادشاہ اور اس کے رفیقوں کو نہیں بلکہ دوسروں کو مفاد پہنچتا ہے۔

اسی لیے "بھر دواج" کہتا ہے "بادشاہ کو چاہیئے کہ ایسے خفیہ امور پر وہ خود ہی غور کرلیا کرے کیونکہ وزیروں کے اپنے وزیر اسی طرح مشیروں کے مشیر ہوتے ہیں۔ یوں راز سلسلہ در سلسلہ بہت دور تک پہنچ جاتا ہے۔"

"ضروری ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے ذریعے کام ہونا ہے۔ کسی دوسرے کو بادشاہ کے ارادوں کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ وہ بھی اس وقت جب کام شروع ہو رہا ہو یا ختم ہو جائے"۔

وشالاکش کے بقول "کوئی رائے جو کسی ایک آدمی کی سوچ کی پیداوار ہو کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بادشاہ کے ارادے کے کچھ مخفی اور کچھ ظاہر اسباب و علل ہو سکتے ہیں۔ دونوں پر غور و خوض کرنا چاہئے۔ مخفی باتوں پر سوچ بچار کرنا' ظاہری اسباب سے ٹھیک نتیجے پر پہنچنا اور جس مسئلہ پر مختلف آراء کی گنجائش ہو اس کے متعلق شبہات دور کرنا اور جزو دیکھ کر کل کے متعلق حکم لگانا۔ یہ سب کام وزراء ہی مل کر انجام دے سکتے ہیں۔ اس لیے بادشاہ ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر سوچ بچار کرے گا جن کا ذہن کھلا اور نظر وسیع ہو۔

وہ کسی کو گھٹیا سمجھ کر نظر انداز نہیں کرے گا سب لوگوں سے رائے لے گا۔ عقل مند آدمی ایک بچے کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو بھی اہمیت دیتا ہے"۔

پراشر کہتا ہے"یوں دوسروں کی آراء تو معلوم ہو گئیں مگر راز' راز تو نہیں رہا' وہ (بادشاہ) اپنے وزراء سے مشورہ کسی ایسے کام کے بارے میں لے جو اس امر سے مشابہ ہو جو اس کے دل میں ہے۔ اس کا انداز یہ ہو گا "یہ کام کچھ اس طرح ہے اگر ایسا ہوا تو کیا ہو گا اور اس طرح ہو تو کیا کرنا چاہئے" پھر وہ ان آراء کی روشنی میں فیصلہ کرے گا اس طرح مشورہ بھی مل جائے گا اور راز داری بھی قائم رہے گی"۔

پشنا کو اس سے اتفاق نہیں وہ کہتے ہیں "نہیں! اگر وزراء سے کسی فرضی منصوبے کے متعلق مشورہ کیا جائے تو وہ نیم دلی سے رائے دیں گے اور ان میں پوری دلچسپی پیدا نہ ہو گی۔ اس طریقے میں یہ بہت بڑی خامی ہے۔ پس وہ ایسے لوگوں سے مشورہ کرے جو سلیم العقل ہوں اور مسئلہ درپیش کے بارے میں تیقن اور قطعیت سے بات کر سکیں۔ اس طریقے سے مشورہ لینے سے ٹھیک رائے بھی مل جائے گی اور رازداری بھی قائم رہے گی"۔

جی نہیں کوٹلیہ کا نقطہ نگاہ اس سے مختلف ہے کیوں کہ یوں تو مشاورت کا عمل غیر مختتم ہو جائے گا۔

بادشاہ صرف تین یا چار وزراء سے رائے مانگے۔ الجھے ہوئے امور میں کسی ایک سے مشاورت شاید نتیجہ خیز ثابت نہ ہو۔

صرف ایک وزیر بے خوف ہو کر جوش و خروش کے ساتھ بات کرتا ہے دو سے بات کی جائے تو ممکن ہے کہ وہ یک رائے ہو کر بادشاہ کو مجبور کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپس میں اختلاف کر کے معاملے کو مخدوش بنا دیں۔ لیکن تین یا چار وزراء سے مشورہ کرنے کی صورت میں ایسا نہیں ہو گا اور حسب منشاء نتیجہ نکلے گا۔ اس سے زیادہ وزیر ہوں تو کسی فیصلے پر مشکل ہی پہنچ پائیں گے۔ تاہم وقت، موقع اور کام کی نوعیت کے مطابق ایک یا دو وزیروں سے مشورہ کیا جا سکتا ہے یا بادشاہ خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ کونسل کے اہم، قابل غور مسائل پانچ ہیں۔ منصوبے پر عمل کرنے کے ذرائع، اچھے سے اچھے افراد اور بہت سے مال کو قابو میں لانا، کام کے وقت اور جگہ کا تعین، خطروں سے بچاؤ کی تدابیر، اور کام کو تکمیل تک پہنچانے کے طریقے۔

بادشاہ اپنے وزراء سے مشورہ لے چاہے "فردا" فردا" یا سب سے ایک ساتھ۔ ان کی قابلیت کا اندازہ ان کے دلائل سے لگائے۔ اگر کوئی فوری مسئلہ درپیش ہو تو پھر وقت ضائع نہ کرے اور ان لوگوں کے ساتھ جن کو نقصان پہنچانا مقصود ہو بات چیت کو طوالت نہ بخشے۔

منو کے ہم خیالوں کے بقول وزراء کی کونسل میں بارہ آدمی شامل ہونے چاہئیں۔ برہسپت کے حامیوں کا کہنا ہے کہ سولہ ہونے چاہئیں۔ اشبانس کے ہم خیال بیس کی تعداد کو مناسب سمجھتے ہیں لیکن کوٹلیہ کہتا ہے کہ ارکان کی تعداد اتنی ہو جتنا کہ مملکت کی ضروریات تقاضہ کرتی ہوں۔ یہ وزراء اپنے بادشاہ اور اس کے حریف سے متعلق تمام امور پر غورو غوض کریں گے۔ جو کام شروع نہ ہوا ہو اس کا آغاز کریں گے اور جو زیر تکمیل ہو اس کو مکمل کریں گے اور جو مکمل ہو چکا ہو اس میں مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

وزیر اپنے ماتحتوں کے کام کی نگرانی کرے گا جو کہ اس کے نزدیک ہوں گے اور جو دور ہوں ان کو بذریعہ پیغامات، احکامات ارسال کرے گا اور مشورہ مانگے گا۔ اندر کی مجلس وزراء ایک ہزار گیانیوں پر مشتمل ہے وہ سب اس کی آنکھیں ہیں اس لیے اسے "ہزار آنکھوں والا" کہا جاتا ہے جب کہ اس کے چہرے پر صرف دو آنکھیں ہیں۔ ہنگامی صورت میں بادشاہ اپنے وزراء کو بلا کر ان کو صورت حال سے آگاہ کرے گا۔ وہ اکثریت کی رائے پر عمل پیرا ہو گا۔ اس دوران اس کے دشمن کو اس کے خفیہ معاملات کی خبر نہیں ہونا چاہیے

جبکہ اسے دشمن کی کمزوری سے آگاہ ہونا چاہیے۔ وہ اپنے آپ کو کچھوے کے مانند خول میں سمیٹ لے گا۔ جس طرح ویدوں سے ناواقف شخص کے لیے، بزرگوں کو نذر کیا جانے والا کھانا، (سرادھا) (15) کھانا جائز نہیں اس طرح وہ بادشاہ جو علم سے بے بہرہ ہو کونسل کی مشاورت کو سننے کا مجاز نہیں۔

باب: 16

آداب سفارت

جو شخص بطور مشیر کامیاب رہا ہو وہ منصب سفارت کے قابل ہے اور جو وزیر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ نائب سفیر مقرر کیا جائے گا۔ اس سے ایک چوتھائی کم قابلیت رکھنے والا کسی خاص مہم پر نمائندہ بن کر جاسکتا ہے۔ جس شخص کی اہلیت آدھی ہو وہ شاہی پیغام رساں بن سکتا ہے۔ سفیر اپنے لیے سواریوں' سفر کے سامان' ملازمین اور خوراک کا مناسب انتظام کرنے کے بعد سفارت کے لیے عازم سفر ہو گا اور راستے میں مسلسل یہ سوچتا رہے گا کہ "دشمن سے جب یہ بات کہی جائے گی تو وہ اس پر یہ کہے گا جواباً" اسے یہ کہا جائے گا تو وہ قائل ہو جائے گا"۔

سفیر دشمن کے منصب داروں سے تعلقات پیدا کرے گا۔ مثلاً" بنجر علاقوں' سرحدوں' شہروں اور اضلاع کے حکام وغیرہ۔ وہ دشمن کی چھاؤنیوں' فوجوں اور مورچوں کا موازنہ اپنے بادشاہ کی انہیں چیزوں سے کرے گا۔ وہ قلعوں اور ریاست کے رقبے اور وسعت کے بارے میں معلوم کرے گا نیز خزانوں اور دوسرے مقامات کے متعلق بھی تحقیق کرے گا۔ پتہ چلائے گا کہ حملہ کہاں موثر ہو سکتا ہے اور کہاں نہیں۔

اجازت حاصل کرکے وہ سلطنت میں داخل ہو گا اور اپنی آمد کا وہی مقصد بیان کرے گا جس کی اسے ہدایت ہو گی چاہے اس میں جان جانے کا خطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ بات چیت میں شگفتگی' چہرہ و چشم کی چمک' پرتپاک خوش آمدید' دوستوں کی خیریت پوچھنا' خوبیاں بیان کرنا' تخت کے قریب جگہ دینا' عزت سے پیش آنا' شناساؤں کو یاد کرنا اور گفتگو کو خوب صورتی سے ختم کرنا ان سب باتوں سے نیت کا اخلاص ظاہر ہوتا ہے اگر اس کے الٹ ہو تو خفگی اور ناراضگی کا۔ ناراض اور خفا بادشاہ سے یوں خطاب کیا جائے۔

"سفیر بادشاہوں کی زبان اور ان کے ترجمان ہوتے ہیں آپ کے سفیر نیز اوروں کے۔ اس

لیے انہی ہتھیاروں کی زد میں ہونے کے باوجود بھی وہی کچھ کہنا پڑتا ہے' جس کی انہیں ہدایت کی گئی ہوتی ہے۔ وہ چاہے غیر سہی مگر موت کے حق دار نہیں ہوتے۔ برہمن سفیروں کو مارنا تو ویسے بھی جائز نہیں ہے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ میری اپنی تقریر نہیں ہے بلکہ یہ میں فرض کے طور پر ادا کر رہا ہوں"۔

سفیر اپنی عزت ہونے پر مسرت کا اظہار کرے گا اور وہاں اس وقت تک قیام کرے گا جب تک کہ جانے کی اجازت نہ ملے۔ وہ دشمن کے جاہ و حشم سے رعب میں نہیں آئے گا۔ عورت اور شراب سے بالکل احتراز کرے گا کیونکہ سفیروں کے عزائم نیند کی حالت میں یا نشے میں معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وہ درویشوں اور تاجروں کے روپ میں مخبروں اور ان کے چیلوں کے ذریعے یا اطباء اور مذہب سے برگشتہ اشخاص کا روپ بھرے ہوئے جاسوسوں کے ذریعے یا دونوں طرف کے تنخواہ داروں کے ذریعے معلوم کرے گا کہ اس کے مالک کے حمایتوں نیز مخالفوں کے درمیان کیا سازشیں پروان چڑھ رہی ہیں اور یہ تحقیق کرے گا کہ عوام اس دشمن بادشاہ کی کتنی وفادار ہے اور ان کی کمزوریاں کون کون سی ہیں۔

اگر بلاواسطہ اس قسم کی بات چیت کے مواقع میسر نہ ہوں تو وہ گداگروں' مے خواروں' دیوانوں یا نیند میں بڑبڑانے والوں کی طرف کان لگاکر تیرتھوں (16) وغیرہ میں ظاہر ہونے والی علامات کے ذریعے یا تصویروں اور خفیہ تحریروں سے معانی و مطالب اخذ کر کے حقائق تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح جو معلومات حاصل ہوں ان کو دوسرے طریقوں سے پرکھا جائے۔ اس کے اپنے بادشاہ کے متعلق جو اندازے اور تخمینے لگائے جائیں وہ ان پر کوئی رائے نہیں دے گا بس یہ کہے گا "تمہیں تو سب کچھ معلوم ہے" نہ وہ ان انتظامات کا کوئی ذکر کرے گا جو اس کے بادشاہ نے اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے کیے ہوں گے۔ اگر وہ اپنی سفارت کے مقاصد کے حصول میں ناکام ہونے کے باوجود ٹھہرایا جائے تو وہ اس پر اس طرح سوچے گا!

"یا تو مجھے اس لیے ٹھہرایا گیا ہے کہ اس نے اس خطرے کو سونگھ لیا ہے جو میرے بادشاہ کو درپیش ہے یا پھر یہ خود کسی خطرے سے پہلو بچانا چاہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے کسی عقبی دشمن کو' جس کی سرحد ہمارے بادشاہ کی سرحد سے متصل ہے یا دور ہے

اور ان کے درمیان کوئی اور علاقہ بھی پڑتا ہے۔ ہمارے بادشاہ کے خلاف بھڑکا رہا ہو۔ یا یہ ہمارے بادشاہ کی سلطنت میں بغاوت پھیلانے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ یا کسی جنگلی قبیلے کے سردار کو اکسا رہا ہے یا یہ اپنے کسی حلیف یا کسی بڑے بادشاہ سے جس کی سلطنت ہمارے راجہ کی راجدھانی سے متصل ہے، مدد لینا چاہتا ہے یا اپنی ہی مملکت میں رونما ہونے والی بغاوت کو ختم کرنے یا کسی باہر سے ہونے والے حملے یا قبائلی یلغار کا دفاع کرنا چاہتا ہے یا یہ ہمارے بادشاہ کے منصوبے کے خاص متعینہ وقت کو گزارنا چاہتا ہے۔ یا یہ قلعہ بندیوں کی اصلاح کی خاطر سامان جمع کر رہا ہے یا دفاع کے پیش نظر طاقت ور فوج جمع کرنے کی فکر میں ہے یا اپنی فوج کی تربیت کرنے کے لیے کچھ مہلت حاصل کرنا چاہتا ہے یا بیرونی حلیف پیدا کرنے کی مساعی میں مصروف ہے تاکہ ان خطرات سے جو اس کی اپنی لاپروائی کے پیدا کردہ ہیں، چھٹکارا پاسکے۔

پھر وہ موقع کی مناسبت سے قیام پذیر رہے یا فرار ہو جائے یا مطالبہ کرے کہ اس کے سفارتی مشن کے بارے میں جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ یا دشمن کو دھمکی دینے کے بعد جان کو بچانے یا قید سے بچنے کے بہانے، بغیر پوچھے روانہ ہو جائے ورنہ امکان ہے کہ اسے سزا دی جائے۔

سفارتی پیغام پہنچانا، معاہدوں پر عمل درآمد، الٹی میٹم دینا، راہ و رسم پیدا کرنا، ساز باز کرنا، تفریق پیدا کرنا، دشمن کے عزیزوں کو اغوا کرنا، خفیہ کارندوں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنا، امن کے معاہدوں کی خلاف ورزی، دشمن کے ایلچیوں اور عہدہ داروں کو اپنے ساتھ ملانا یہ سب ایلچی کے فرائض ہیں۔

بادشاہ ان امور کے لیے اپنے مخصوص ایلچی متعین کرے گا اور خود دشمن کے ایلچیوں کے کاموں سے بچنے کی خاطر ان کے حریف ایلچی جاسوس اور ظاہر یا خفیہ محافظ مقرر کرے گا۔

باب: 17

شاہزادوں کی نگرانی

خود کو اپنی بیگمات اور فرزندوں سے محفوظ کر لینے کے بعد ہی بادشاہ اپنی سلطنت کی حفاظت کرنے کے قابل ہو سکے گا۔ جن کو قریب کے یا دور کے دشمنوں سے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ہم بیگمات کے تحفظ کے متعلق حرم شاہی کے انتظامات کے زیر عنوان بیان کریں گے۔

بادشاہ بیٹوں کے پیدا ہوتے ہی ان پر خاص نظر رکھے گا۔ کیونکہ بھردواج کے بقول "شاہزادے کیکڑوں کے مانند اپنے پیدا کرنے والوں کو کھا جاتے ہیں' جب ان میں الفت اور فرمانبرداری کی کمی پائی جائے تو بہتر ہے کہ خاموشی سے انہیں سزا دے دی جائے۔

وشالاکش کی رائے یہ ہے کہ "کھتری کے فرزند کو مارنا ظلم ہے ان کو کسی مخصوص جگہ نگرانی میں رکھنا بہتر ہے"۔

پراشر کا کہنا ہے "یہ تو مار آستین پالنے کے مترادف ہے کیونکہ شاہزادہ یہ خیال کرے گا کہ باپ نے اسے خوف زدہ ہو کر نظر بند کر رکھا ہے' وہ خود باپ کی جگہ لینے کی کوشش کرے گا اس لیے بہتر ہے کہ شاہزادے کو سرحدی نگرانوں کی محافظت میں کسی قلعے کے اندر رکھا جائے"۔

پشنہ کہتے ہیں "یہ تو ایسے ہے جیسے لڑاکا مینڈھے کا خطرہ کیونکہ اپنے دور پھینکے جانے کا مقصد جان کر وہ سرحدی نگرانوں کے ساتھ ساز باز کر سکتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ اسے کسی دوسرے بادشاہ کے علاقے میں کسی قلعہ میں بند کیا جائے"۔

کون پدنت کے بقول "جیسے گائے کا دودھ بچھڑے کو ساتھ رکھ کر دوہتے ہیں' اس طرح بیرونی بادشاہ' شاہزادے کی مدد سے اس کے باپ کو نچوڑ لے گا اس لیے بہتر یہ ہے کہ شاہزادہ اپنی ننھیال میں رہے"۔

واسا ویادھی کے خیال میں "یہ تو جھنڈے کی طرح ہے" شاہزادے کے ننھیالی اس جھنڈے کو لہرا لہرا کر ادتی کو شک کی طرح تقاضے پہ تقاضا کرتے چلے جائیں گے اس لیے بہتر ہے کہ شاہزادے کو تعیشات میں مستغرق رہنے دیا جائے کیونکہ عیش پسند فرزند اپنے خطائیں نظرانداز کرنے والے باپ سے بیزار نہیں ہوا کرتے"۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ "یہ تو جیتے جی قبر میں دفنانے کے مترادف ہوا کیونکہ کوئی بھی شاہی خاندان، جس کے شاہزادے یا شاہزادیاں عیش و عشرت کے عادی ہوں بیرونی حملے کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے اور دیمک لگی لکڑی کے مانند ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا جب ملکہ بلوغت کی عمر کو پہنچے تو پجاری اندر اور برہسپتی کو خاص نذر پیش کریں۔

جب وہ حاملہ ہو تو بادشاہ زمانہ حمل اور ولادت کی خود نگرانی کرے۔ پیدائش کے بعد پجاری تزکیہ کے متعلق مخصوص رسمیں ادا کریں۔ جب شاہزادہ بڑا ہو تو قابل استاد اس کی تربیت کریں"۔

آمبھیہ کہتے ہیں کہ اس کے ہم درسوں میں سے کوئی خفیہ کارندہ بادشاہ زادے کو شکار، جوا، شراب اور عورتوں کی طرف راغب کرے اور اسے اپنے باپ کے خلاف بدظن کرے اور تاج و تخت پر قبضہ کرلینے کی تجویز دے جبکہ دوسرا جاسوس اسے ایسا کرنے سے باز رہنے کی تلقین کرے۔

کوٹلیہ کی رائے میں کسی معصوم کو گندی باتوں کی طرف راغب کرنے اور اسے بھٹکانے سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں۔ جس طرح ایک صاف شفاف چیز کسی دوسری شے سے چھو کر داغدار ہو سکتی ہے اسی طرح ایک شہزادہ جس کا ذہن کورا اور کچا ہو جو کچھ سنے گا یقین کرلے گا۔

اسی لیے اسے صرف اچھے کاموں کی طرف راغب کیا جائے۔ صحیح اقدار سے آگاہ کیا جائے۔ بری اور بے مقصد باتوں کی ترغیب دینا غلط ہے۔ اس کے ہم درس مخبر اس کے ساتھ پرجوش اور خلوص کے ساتھ پیش آئیں اور کہیں کہ ہم تیرے وفادار ہیں۔ اگر وہ تقاضائے شباب سے عورتوں کی طرف ملتفت ہو تو طوائفیں آریہ عورتوں کے روپ میں اسے متنفر کریں، اگر شراب پینے کی خواہش کرے تو اسے بدمزہ دوائیں ملا کر پیش کی جائے تاکہ وہ بددل ہو، اگر قمار بازی کا شوق چرائے تو خفیہ کارکن دھوکے باز بن کر اسے اس کام

سے متنفر کریں اگر شکار کا شوق رکھے تو مخبر اسے راہزنوں کے روپ میں خوف زدہ کریں اور اگر اپنے بادشاہ باپ کی مخالفت کرے تو دوست بنکر اسے اس طرح کے ارادوں سے روکا جائے اور کہا جائے "بادشاہت صرف بادشاہت کی خواہش کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اگر تو تخت کے حصول میں ناکام رہا تو جان سے ہاتھ دھوئے گا اور اگر کامیاب ہوا تو جہنم تیرا ٹھکانا ہو گا اور عوام تیرے باپ کی وفات پر سوگ منائے گی اور تجھ تن تنہا کو ختم کر دے گی۔ اگر اکلوتا ہو جسے لذائذ دنیوی سے دور رکھا گیا ہو یا اسے لاڈ پیار بہت ملا ہو تو بادشاہ اسے قید میں رکھے گا۔ اگر اولادیں زیادہ ہوں تو وہ اس میں سے بعض کو سرحدی علاقوں یا کسی ایسی جگہ رکھے گا جہاں وہ مسائل پیدا نہ کر سکیں۔

اگر شہزادہ خوب خصال ہو تو اسے فوج کا سالار بنا دیا جائے یا ولی عہد مقرر کیا جائے۔

بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ نہایت عقل مند، کند ذہن اور بد سرشت۔

جو اچھی اقدار کے مطابق عمل کرے وہ عقل مند شمار ہو گا اور جو عمل نہ کرے وہ کند ذہن کہلائے گا اور جو خود کو مصیبت میں ڈالے اور اچھائی اور خیر کے اصولوں سے متنفر ہو بد سرشت ہو گا۔ اگر بادشاہ کی اکلوتی اولاد ہو اور وہ موخر الذکر اوصاف کا مالک ہو تو اس کے ہاں ایک اور اولاد کی کوشش کی جائے یا پھر اس کی بیٹیوں کے ہاں بیٹے پیدا ہونے چاہئیں۔

اگر وہ معمر ہو اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہا ہو تو اپنے کسی ننھیالی رشتہ دار یا ہمسایہ حکمرانوں میں سے کسی نیک خصلت حکمران سے اپنی بیوی کو حاملہ کرائے۔

لیکن کسی بد قماش شاہزادے کو ہرگز تخت کا وارث نہ بنائے۔ بادشاہ باپ جو کہ لوگوں کا واحد سہارا ہوتا ہے اپنے بیٹے کی اچھائی کا خواہاں ہو گا۔ عام طور پر جب حالات سازگار ہوں بڑے بیٹے کی وراثت کو قبول کیا جاتا ہے۔ تخت بعض صورتوں میں کسی قبیلے کی وراثت ہوتا ہے اور شاہی خاندان کی حکومت مضبوط ہوتی ہے اور لاقانونیت کی خرابیوں سے پاک ہونے کے باعث رہتی دنیا تک قائم رہتی ہے۔

باب: 18

زیر نگرانی شاہزادے کا کردار

ایک شائستہ شاہزادہ خواہ مشکلات کا شکار ہو یا کسی مشکل کام پر لگایا گیا ہو اپنے باپ کا وفادار رہے بجز اس کے کہ اس کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا رعایا کے مشتعل ہو جانے کا امکان ہو اگر اسے کسی اچھے اور قابل عزت کام پر مقرر کیا جائے تو وہ اپنے کام کی نگرانی کرنے والے کو خوش کرنے کی کوشش کرے۔ کام کو توقع سے زیادہ خوش سلیقگی سے مکمل کرے اور اس کا حاصل بادشاہ کی نذر کرے' بلکہ اس سے بھی کچھ زائد جو اس نے اپنی محنت اور قابلیت سے حاصل کیا ہو۔ اگر بادشاہ اس سے پھر بھی خوش نہ ہو اور کسی دوسرے بیٹے یا بیوی کی طرف ضرورت سے زیادہ ملتفت ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ بادشاہ سے بن باس کی خواہش کا اظہار کرے۔

اگر اسے گرفتار یا قتل ہونے کا خوف ہو تو کسی قریبی سلطنت کے بادشاہ کی امان حاصل کرے جو نیک طینت' رحم دل اور بات کا سچا ہو' مکار نہ ہو بلکہ معزز مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے والا ہو وہاں رہ کر اپنے رفیق بنائے اور دولت جمع کرے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رشتہ داریاں قائم کرے۔ نہ صرف وحشی قبیلوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کرے بلکہ اپنے ملک کے مختلف گروہوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے یا اپنے طور پر سونے جواہر کی کان کنی کرے یا سونے چاندی کے زیورات تیار کرے یا کوئی اور کام اختیار کرے۔

وہ خفیہ ذرائع سے مندروں کی دولت چوری کرائے لیکن برہمنوں کی دولت پر ہاتھ صاف نہ کرے۔ قافلوں اور سمندری جہازوں کو ان کے منتظمین کو نشہ آور اشیاء کھلا کر لوٹ لے۔ وہ ایسے طریقے اختیار کرے جس سے دشمن کے دیہاتیوں پر قبضہ کیا جاسکے۔ یا وہ اپنی ماں کے ملازمین کی مدد سے اپنے باپ کے خلاف کارروائی کرے۔

وہ نقش گر، ترکھان، درباری بھاٹ، طبیب، مسخرے یا گھٹیا ذات والے کا بھیس بدل کر اپنے ساتھیوں سمیت موقع پاتے ہی زہر لیے اور مسلح ہو کر اچانک راجہ کو آلے اور اسے یوں کہے "میں ولی عہد ہوں یہ صحیح نہیں ہے کہ تم اکیلے اس ملک پر قابض رہو، جب کہ ہم اس میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ جو لوگ میری خدمت کے خواہاں ہیں میں ان کو دگنا وظیفہ عطا کروں گا"۔

ناپسندیدہ شاہزادے سے ان طریقوں سے تصفیہ ممکن ہے!

مخبر یا اس کی والدہ (سگی یا منہ بولی) صلح صفائی کرا کے اسے دربار میں واپس بلا لے۔ یا خفیہ کارندے اسلحہ اور زہر کے ذریعے زیر عتاب ناپسندیدہ شاہزادے کو قتل کرا دیں۔ اگر وہ قطعی طور پر مردود نہ ٹھہرایا گیا ہو تو اسے عورتوں کے ذریعے یا کوئی نشی چیز پلا کر یا شکار کے دوران گرفتار کرا کے دربار میں بلا لیا جائے۔

اس طرح بادشاہ اس سے یہ کہہ کر صفائی کر لے کہ وہ اس کے بعد تخت کا وارث ہو گا۔ اس کے بعد اسے کسی مخصوص جگہ پر نظر بند کر دیا جائے۔ اگر بادشاہ کے اور بھی بیٹے ہوں تو خود سر شاہزادے کو ملک بدر کر دیا جائے۔

باب: 19

بادشاہ کے فرائض

اگر بادشاہ فعال ہو تو اسکی رعایا بھی سرگرم ہو گی۔ اگر وہ لاپروا ہو تو رعایا بھی لاپروا ہو گی اور اس کے کاموں کو مزید بگاڑے گی مزید یہ کہ لاپروا بادشاہ کو دشمن آسانی سے مغلوب کر سکتا ہے۔ لہٰذا بادشاہ کو چاہئے کہ وہ ہر وقت ہوشیار اور متحرک رہے۔

وہ دن اور رات کو آٹھ آٹھ برابر حصوں میں "نلکیوں" کے ذریعے یا سائے کی مدد سے تقسیم کرے گا۔ تین "پرش" ایک پرش' چار انگل اور سائے کا غائب ہونا (دوپہر کے وقت کو ظاہر کرتا ہے)۔ یہ ہیں دن کے پہلے نصف حصہ کے چار پہر' دوپہر کے بعد الٹی ترتیب سے اسی طرح چار پہر بنیں گے۔

دن کی اس تقسیم کے مطابق بادشاہ پہلے پہر میں محافظ مقرر کرکے آمد اور خرچ کا حساب ملاحظہ کرے گا دوسرے حصے میں شہری اور دیہاتی لوگوں کے امور کی جانب متوجہ ہو گا۔ تیسرے میں وہ غسل کرنے' کھانا کھانے کے علاوہ مطالعہ بھی کرے گا۔ چوتھے حصے میں وہ سونے کے سکوں کی صورت میں مالیہ وصول کرے گا اور منتظمین کی تعیناتی کا کام بھی سرانجام دے گا۔پانچویں میں مجلس وزراء سے ملے گا اور جاسوسوں کی مہیا کی ہوئی معلومات حاصل کرے گا۔ چھٹے حصے میں تفریح طبع یا سوچ بچار میں وقت گزارے گا' ساتویں حصے میں ہاتھیوں' اسپوں' گاڑیوں اور پیادہ فوج کے انتظام کی جانب متوجہ ہو گا۔ آٹھویں حصہ میں وہ اپنے فوج کے سالار کے ہمراہ فوجی مہموں اور منصوبوں کے بارے میں صلاح مشورہ کرے گا۔

مغرب کے وقت وہ شام کی عبادت میں مشغول ہو گا' رات کے پہلے پہر خفیہ خبریں لانے والوں سے ملے گا۔دوسرے میں غسل کے بعد کھانا کھائے گا اور پڑھے گا۔تیسرے حصے میں سازوں کی آواز کے ساتھ سونے کے لیے جائے گا اور چوتھے پانچویں حصہ میں

آرام کرے گا چھٹے حصہ میں وہ سازوں کی آواز کے ساتھ بیدار ہو گا اور علم (سیاسیات) کا مطالعہ کرے گا۔ رات کے ساتویں حصے میں وہ مشیروں کے ساتھ مشورہ کرے گا اور خفیہ کارندوں کو اپنے کام پر روانہ کرے گا۔

آٹھویں حصے میں وہ پروہت کی دعا حاصل کرے گا اور اپنے طبیب' باورچی اور منجم سے ملے گا اور گائے' اس کے بچھڑے اور بیل کے گرد پھرنے کے بعد دربار میں داخل ہو گا۔

وہ اپنے فرائض و استعداد کے مطابق تقسیم اوقات میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ دربار میں داخل ہونے کے بعد وہ سائلوں کو دروازے پر کھڑا نہیں رکھے گا کیونکہ اگر بادشاہ اپنے آپ کو رعایا کی دسترس سے دور رکھے اور اپنا کام درمیان والے لوگوں پر چھوڑ دے تو اکثر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ عوام بدظن ہو جاتی ہے اور دشمن کو اسے نقصان پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔ لہٰذا وہ بہ نفس نفیس دھرمیوں' ادھرمیوں (17) کے معاملات' برہمنوں' مویشیوں' مقدس جگہوں' کم عمروں' معمروں' مجبوروں' مریضوں اور عورتوں کے مسائل و معاملات خود حل کرے گا۔ یا تو مندرجہ بالا ترتیب کے مطابق یا پھر ان کی وقتی اہمیت اور ضرورت کی رو سے' فوری اہمیت کے معاملات وہ فوراً" سنے گا اور انہیں لٹکائے نہیں رکھے گا۔ کیونکہ ملتوی کرنے سے وہ اور مشکل اور پیچیدہ ہو جائیں گے۔

ایوان میں جہاں مقدس آتش فروزاں ہو گی وہ طبیبوں اور درویشوں کے معاملات کی طرف متوجہ ہو گا۔ اس دوران اس کا بڑا پروہٹ اس کے ساتھ رہے گا اوربادشاہ گزارشات سننے سے پہلے درخواست گزاروں کو سلام کرے گا۔

تین وید پڑھے ہوئے افراد کی معیت میں نہ کہ اکیلے' کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عرض گزار برا مان جائیں - وہ ریاضت کرنے والے سادھوؤں اور جادو منتر اور یوگا کے ماہرین کے مسائل کی طرف توجہ دے گا۔

بادشاہ اس بات کا مذہباً" پابند ہے کہ عمل جلد کرے' اپنے فرائض منصبی کو اچھے طریقے سے ادا کرے۔ خاص طور پر قربانی اور خیرات کے معاملات میں سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔

اس کی خوشی اس کی رعایا کی خوشی میں ہے اور اس کی بہتری اس کی رعایا کی فلاح

میں۔ اچھی بات وہ نہیں جو اسے اچھی لگے بلکہ وہ جو اس کی رعایا کو پسند آئے۔

چنانچہ بادشاہ ہمیشہ متحرک اور مصروف رہے گا اپنے فرائض کو پورا کرنے کے لیے لاپروائی اختیار نہیں کرے گا۔ کیونکہ دولت کی بنیاد عمل پر ہے اور اس کی کمی کا نتیجہ بگاڑ ہے۔ عمل کے بغیر حاصل شدہ دولت بھی ضائع ہو گی اور جو حاصل ہونے والی ہو گی وہ بھی نہیں ملے گی۔ عمل کے ذریعے وہ اپنے عزائم پورے کرے گا اور دولت بھی میسر آئے گی۔

باب: 20

انتظامات حرم شاہی

بادشاہ کسی مناسب مقام پر اپنا محل تعمیر کرے جس کے کئی حصے ایک کے اندر ایک واقع ہوں' ارد گرد فصیل اور خندق اور داخل ہونے کے لیے ایک دروازہ۔

وہ اپنی رہائش کی خاطر محل اپنے خزانے کی عمارت کے نمونے پر تعمیر کرائے گا۔ بھول بھلیوں میں خفیہ راستے ہوں جو کہ دیواروں کے اندر سے جاتے ہوں۔ یا وہ زیر زمین عمارت میں رہائش پذیر ہوں' دروازے کے چوکھٹوں پر دیویوں کی تصویریں اور قربان گاہوں کے نقشے کھدے ہوئے اور باہر آنے کے لیے کئی زیر زمین راستے ہوں۔ یا وہ اوپر والی منزل میں قیام پذیر ہو جس کی خفیہ سیڑھی دیوار کے اندر سے چڑھتی ہو اور باہر آنے کے لیے ایک کھوکھلے ستون میں سے اترتی ہو۔ اور پوری عمارت اس انداز سے تعمیر ہو کہ عند الضرورت ایک جنتر سے زمین بوس ہو سکے۔ یا یہ جنتر صرف ان حالات میں بنائے جائیں جن میں خطرات درپیش ہوں۔ ان کا مقصد تحفظ حاصل کرنا ہے۔

ایسے حرم کو جس کے دائیں اور بائیں جانب تین بار انسانی ہاتھوں سے مقدس آگ جلائی گئی ہو کوئی دوسری آگ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ایسی راکھ جو آسمانی بجلی سے پیدا ہوئی ہو' مٹی میں ملاکر جو حرم تعمیر کیا جائے اسے آگ نہیں جلا سکتی۔ جس عمارت میں جیونتی' سیوتی مشک پھول' ونداک' اگے ہوں اور بیجات اور اشوتھ کی ٹہنیوں سے محفوظ کی گئی ہو اس میں زہریلے سانپ داخل نہیں ہو سکتے۔

بلیاں' مور' نیولا اور چیتل جس جگہ کھلے پھریں وہاں سانپ ختم ہو جاتے ہیں۔ طوطے مینا' مالا باری چڑیا زہر کو سونگھیں تو شور مچاتے ہیں۔ اگر بگلا زہر کے قریب ہو تو بے ہوش ہو جاتا ہے۔ تیتر حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ جوان کوئل مر جاتی ہے۔ چکور کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ ان کی مدد سے آگ اور زہر سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ حرم کے

پچھلے حصے میں خواتین کے رہنے کے لیے کمرے بنے ہوں گے جہاں ضرورت کی سب دوائیں جو بیماری یا زچگی میں استعمال ہوتی ہیں موجود رہیں گی۔ ضروری اور مفید جڑی بوٹیاں اگائی جائیں گی اور ایک تالاب بھی ہو گا۔ اس حصے کی بیرونی جانب شہزادوں اور شاہزادیوں کی رہائش گاہیں ہوں گی' غسل کرنے کی جگہ' وزراء کی مشورہ گاہ' ولی عہد کا دربار اور منتظمین کے دفاتر ہوں گے۔ دونوں حصوں کے درمیان مسلح محافظوں کا دستہ مقرر ہو گا۔ حرم سرا کے اندر بادشاہ تب ملکہ سے مل سکے گا جب کوئی بوڑھی ملازمہ اس کے پاک صاف ہونے کی تصدیق کر دے۔ بغیر تصدیق وہ کسی عورت سے نہیں ملے گا۔ کیونکہ راجہ بھدر سین کو اس کے اپنے بھائی ویر سین نے ملکہ کے محل میں چھپ کر قتل کیا تھا۔ بادشاہ کاروش کے فرزند نے اسے اپنی والدہ کے محل میں چھپ کر مار دیا تھا۔ کاشی کو اس کی اپنی بیوی نے چاولوں میں زہر ملا کر مار دیا تھا اور ویر نتیہ کی بیوی نے زہر میں بجھائی ہوئی پازیب سے اسے مار دیا۔ سوویر کو اس کی بیوی نے زہر میں ڈبوئے ہوئے نگینے کی مدد سے' زہریلے آئینے کی مدد سے جالوتھ کو اس کی رانی نے اور وڈور تھ کو اس کی ملکہ نے ایک ہتھیار سے قتل کر دیا تھا جو کہ اس نے اپنی زلفوں میں چھپا رکھا تھا۔ بادشاہ کو اس طرح کے خطرات سے محتاط رہنا چاہئے۔ اسے چاہئے کہ وہ اپنی عورتوں کو سر منڈے اور گندھے ہوئے بالوں والے سادھوؤں' مسخروں اور رنڈیوں سے نہ ملنے دے۔ اونچے طبقات کی عورتیں بھی بلا روک ٹوک نہ مل سکیں۔ صرف دائیاں بوقت ضرورت بلوائی جائیں گی۔

اونچے درجے کی طوائفیں نہا دھو کر' نئے کپڑے بدل کر اور خوب صورت زیورات سے خود کو سجا سنوار کر بادشاہ کے پاس جائیں۔

اسی آدمی اور پچاس عورتیں جو کہ بزرگ اور بوڑھے ہوں اور خواجہ سرا رانیوں پر نظر رکھیں اور ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے بادشاہ بھرپور لطف اندوز ہو' جس طرح وہ خفیہ کارروائیوں کے ذریعے دوسروں پر نظر رکھتا ہے اس طرح اسے چاہئے کہ وہ دوسروں کی نگرانی اور دوسرے بیرونی خطرات سے خود کو محفوظ رکھے۔

باب: 21

بادشاہ کا تحفظ

صبح کے وقت بادشاہ جب بستر سے اٹھے گا تو تیر کمان سے مسلح عورتوں کا ایک دستہ اسے اپنی حفاظت میں لے لے گا۔ سونے کے کمرے سے نکل کر جب بادشاہ محل کے دوسرے حصہ میں داخل ہو تو اس کے توشہ بردار اور دوسرے خادم اس کو خوش آمدید کہیں گے۔ تیسرے حصہ میں کوژپشت اور بالشتیے استقبال کریں گے۔ چوتھے میں وزیر اعظم، قریبی اعزاء، اور شاہی دربان جو کانٹے دار چوب اٹھائے ہوں۔

بادشاہ اپنے ذاتی خدام میں ایسے افراد بھرتی کرے گا جو اس کے خاندانی جاں نثار ہوں، نزدیکی عزیز ہوں، مکمل تربیت یافتہ ہوں، وفادار ہوں اور نمایاں خدمات سرانجام دے چکے ہوں۔ اجنبی، غیر ملکی یا وہ جنھوں نے کوئی نمایاں خدمت انجام نہ دی ہو اور انعام نہ پایا ہو اور وہ جو سازشوں میں شامل رہے ہوں بادشاہ کے محافظ دستے میں یا فوج میں شاہی حرم کے ملازمین میں شامل نہیں کیے جائیں گے۔

کسی محفوظ جگہ پر محافظوں کی نگرانی میں بادشاہ کا بڑا باورچی مزے دار کھانے اپنی نگرانی میں پکوائے گا۔ بادشاہ خود کھانے سے پہلے تھوڑا سا کھانا آگ میں ڈالے اور پرندوں کو کھلائے گا۔ اگر آگ میں سے پٹاخے نکلیں، شعلہ اور دھویں کا رنگ نیلا ہو جائے یا پرندے کھاکر مرنے لگیں تو جان لیا جائے کہ کھانے میں زہر شامل ہے۔ اگر کھانے سے اٹھنے والے بخارات مور کی گردن کے رنگ کے ہوں اور ٹھنڈے محسوس ہوں، جب سبزیوں کا رنگ تبدیل محسوس ہو اور کچھ سخت محسوس ہوں جیسے اچانک خشک ہو گئی ہوں اور دیکھنے چھونے اور چکھنے میں معمول سے مختلف محسوس ہوں جب ظروف کچھ زیادہ یا کچھ کم چمکدار محسوس ہوں اور ان کے کناروں پر جھاگ نظر آئے جب کسی مائع غذا کی سطح پر دھاریاں سی نظر آئیں جب دودھ میں کچھ نیلاہٹ سی محسوس ہو، جب شراب میں یا پانی میں سرخ سی

دھاریاں نظر آئیں جب دہی میں گہرے کالے داغ نظر آئیں جب شوربے والا کھانا کھا کر خشکی محسوس ہو جیسے کہ زیادہ پک گیا ہو' جب خشک غذا سکڑی ہوئی اور عجیب رنگ کی لگے' جب سخت چیز نرم اور نرم چیز سخت محسوس ہو' جب کھانے کے قریب پتنگے وغیرہ مرے ہوئے ہوں' جب پردوں اور قالین پر داغ پڑے ہوئے ہوں' جب دھات کے مزین برتن دھندلے سے دکھائی دیں جیسے جل گئے ہوں اور ان کی چمک کم ہو گئی ہو اور سطح درشت محسوس ہو تو سمجھ لو کہ زہر کا اثر ہے۔

جس شخص کو زہر دیا گیا ہو اس پر جو علامات ظاہر ہوں گی وہ درج ذیل ہیں:

لعاب دہن خشک ہو جائے گا' زبان کی حرکت سست پڑ جائے گی' پسینہ آئے گا' جمائیاں آئیں گی' لرزہ طاری ہو جائے گا' قدم ڈگمگائیں گے' خاموشی طاری ہو جائیگی' کام میں جی نہ لگے گا اور کہیں چین سے نہ بیٹھا جائیگا' لازم ہے کہ شاہی معالج اور زہر کو پرکھنے اور اس کا تریاق تجویز کرنے والے ہر وقت بادشاہ کے ساتھ رہیں۔ معالج دواخانہ سے وہ دوا نکالے گا جس کو اچھی طرح پرکھ لیا گیا ہو اور دوا بنانے والوں کے ساتھ مل کر اسے خود آزمائے گا اس کے بعد بادشاہ کو پیش کرے گا اسی طرح مشروبات اور منشیات کے معاملے میں ہو گا۔

توشہ خانہ کے خدام نہا دھو کر نئے کپڑے پہن کر بادشاہ کو لباس اور نہانے کا سامان دیں گے' جسے حرم کے محافظ سربمہر حوالے کریں گے۔ تیل' مالش' بستر' کپڑے دھونے' پھولوں کے ہار بنانے کی خدمات لونڈیاں سرانجام دیں گی اور بادشاہ کو پانی' عطر' لباس' اور پھول کے ہار پیش کریں گی۔ وہ خود اور دوسرے ملازمین ان سب اشیاء کو پہلے اپنی آنکھوں اور سینے سے لگائیں گے۔

کسی بیرونی آدمی کی طرف سے دی گئی اشیاء پر بھی یہی عمل ہو گا۔

گانے بجانے والے بادشاہ کے حضور صرف وہی کھیل پیش کریں گے جن میں اسلحہ' آتش اور زہر کا استعمال نہ ہو' موسیقی کے آلات اور گھوڑوں' رتھوں اور ہاتھیوں کا سامان حرم میں ہی رکھا جائے گا بادشاہ اس وقت سوار ہو گا جب اس کے قابل اعتماد ملازم سوار ہولیں۔ کشتی میں بھی اس وقت سوار ہو گا جب اس کا قابل اعتماد ملاح سوار ہولے۔ اسے ایسی کشتی پر سوار نہیں ہونا چاہئے جو کسی دوسری کشتی سے بندھی ہوئی ہو یا اسے کبھی طوفان کا سامنا ہوا ہو۔ کشتی پر سوار ہوتے وقت کناروں پر دستے محافظت پر متعین ہونے

چاہئیں۔ وہ ایسے دریاؤں میں سفر کرے جن میں سے مچھیروں کو ہٹا دیا گیا ہو اور ایسے جنگلوں اور میدانوں میں جائے جن کو سانپ پکڑنے والے سپیروں سے صاف کر دیا گیا ہو۔ متحرک نشانے پر تیر چلانے کی مہارت حاصل کرنے کے لیے بادشاہ ایسے جنگل میں جائے جہاں سے شکاریوں نے ڈاکوؤں' وحشی جانوروں اور دشمنوں کا صفایا کر دیا ہو وہ جب سادھوؤں سے بات چیت کرے تو محافظوں کی معیت میں اور بیرونی سفیر سے ملے تو وزراء کی موجودگی میں۔ وہ فوجی وردی میں گھوڑے' رتھ یا ہاتھی پر سوار ہو کر فوج کا مکمل معائنہ کرے۔ بادشاہ کے باہر جانے اور واپس آنے پر چوب بردار' شاہی رستے پر کھڑے ہونے چاہئیں اور کوئی مسلح آدمی' درویش یا لولا لنگڑا آس پاس نہ پھٹکے وہ لوگوں کے ہجوم میں قدم نہ رکھے' جب میلے ٹھیلے اور تہوار وغیرہ میں شرکت کرے تو اس کی محافظت دس دس سپاہیوں پر مشتمل دستوں کے کمانڈر کر رہے ہوں۔

حرم کے اندر کے سب لوگ اپنے مقام پر رہیں گے کوئی کسی کی جگہ نہیں لے سکتا اور ان کا باہر کے کسی فرد سے کوئی تعلق نہ ہو۔ حرم کے اندر کی کوئی شے باہر اور باہر کی اندر نہ آئے جب تک کہ اس کی پوری جانچ پرکھ نہ کر لی جائے۔

دوسرا حصہ

حکومتی عہدیدار اور ان کی ذمہ داریاں

باب:1

انتظام دیہات

بادشاہ کو چاہئے کہ بیرونی علاقوں کے لوگوں یا اپنے علاقے کے لوگوں کو منتقل کر کے مضافات میں نئی بستیاں بسائے جو چاہے نئے مقامات پر ہوں یا پرانی آبادیوں کے آثار پر۔

نئے گاؤں جن میں کم از کم 100 گھر اور زیادہ سے زیادہ 500 شودر ذات کے کاشت کاروں کے گھر ہوں اور ان کی حدیں ایک کوس یا دو کوس تک ہوں اس طرح آباد کیے جائیں کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ ان کی حد بندی دریا' پہاڑ' جنگل' بیری کے درخت' غار' چھونکر' برگد وغیرہ کے درخت اگا کر کی جا سکتی ہے۔

آٹھ سو گاؤں کے درمیان ایک ستھانیہ' (18) چار سو گاؤں کے بیچ ایک رون مکھ' دو سو گاؤں کے درمیان ایک کاروٹک اور ہر دس گاؤں کے درمیان ایک سنگرہن بنایا جائے۔

ملک کی حدود پر قلعے تعمیر کیے جائیں جن میں محافظ متعین ہوں اور اندر والے علاقوں میں جال بچھانے والے شکاری' بلبندے' چنڈال اور دوسرے جنگلی قبیلے حفاظت کریں گے۔

بھینٹ چڑھوانے والے برہمنوں' پروہتوں اور وید پڑھنے والے عالموں کے گزارے کے لیے زمینیں دی جائیں گی جن سے کوئی محصول نہیں لیا جائے گا۔

سرکاری کارندوں' محاسبوں' گوپوں' ستھانکوں' (19) حکیموں' گھوڑوں کو سدھانے والوں اور پیغام پہنچانے والوں کو بھی زمینیں دی جائیں گی جن کو وہ بیچ نہیں سکیں گے اور نہ ہی رہن رکھ سکیں گے۔

لگان ادا کرنے والوں کو کاشت کاری کے قابل زمین صرف تاحیات استعمال کے لیے دی جائے گی۔

ناقابل کاشت زمین سے ان لوگوں کو بے دخل نہیں کیا جائے گا جو اس کو قابل کاشت بنا رہے ہوں۔ جو لوگ زمین کو کسی استعمال میں نہ لائیں ان سے واپس لیکر کسی اور کو دی

جاسکتی ہے یا اس پر گاؤں کے مزدوروں سے کھیتی باڑی کرائی جائے یا تاجروں کو دے دی جائے' تاکہ زیادہ لگان موصول ہو۔ اگر کسان آسانی سے لگان دیتے رہیں تو انہیں بیج' مویشی اور مالی امداد دی جائے۔

بادشاہ کسانوں کو اتنی امداد دے جس سے ریاست کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے نہ کہ محض نقصان ہو' جس بادشاہ کا خزانہ خالی ہو وہ شہریوں اور دیہاتیوں دونوں کے لیے باعث مصیبت ہوتا ہے۔

نئی زمینوں کو آباد کرنے کے لیے یا ہنگامی صورت میں لگان معاف کر دیا جائے اور بادشاہ ان لوگوں سے جنہیں چھوٹ دی گئی تھی شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔

راجہ کانیں بھی کھدوائے' صنعتیں لگوائے' عمارتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگل سے کام لے۔ مویشیوں کو پالنے اور کاروبار کے فروغ کے لیے سہولتیں دے۔ رسل و رسائل کے لیے سڑکیں بنوائے' پانی کے ذریعے سفر کے لیے گھاٹ بنوائے اور منڈیاں قائم کرے۔ تالاب تعمیر کرے جن میں چشموں اور دوسرے ذریعوں سے پانی اکٹھا ہو' وہ لوگ جو اپنے طور پر تالاب وغیرہ بنائیں ان کو زمین اور سامان تعمیر فراہم کرے۔

جو کوئی امداد باہمی سے کیے جانے والے کاموں سے علیحدہ رہے اس کو بھی چاہیے کہ وہ ملازم اور مویشی مدد کے لیے بھیجے۔ وہ اخراجات میں شریک ہو گا لیکن نفع میں اس کا حصہ نہیں ہو گا۔

بادشاہ جھیل اور تالاب وغیرہ میں مچھلیاں پکڑنے' کشتیاں چلانے اور سبزیوں وغیرہ کی پیداوار میں اپنا حصہ حاصل کرے گا۔

بادشاہ یتیموں' کمزوروں' معذوروں اور مفلسوں کے وظائف مقرر کرے گا وہ لاوارث غریب عورتوں کا بھی وظیفہ مقرر کرے جب وہ حاملہ ہوں اور ان کے بچوں کی بھی کفالت کرے - گاؤں کے بڑے لوگ یتیم بچوں کے جوان ہونے تک ان کی جائیداد کو سنبھالیں گے۔

اگر کوئی شخص ماں اور اس شخص کے علاوہ جس نے مذہب تبدیل کر لیا ہو باوجود استطاعت کے اپنی اولاد' ماں باپ' بیوی' نابالغ بھائیوں' بہنوں یا بیوہ بہنوں کی پرورش سے انکار کرتا ہے تو اس پر بارہ پن (20) جرمانہ عائد ہو گا۔ اگر کوئی شخص اپنے بیوی بچوں کی

کفالت کا انتظام کیے بغیر گھر چھوڑ کر بن باس اختیار کرتا ہے تو بادشاہ کو اسے سخت سزا دینا چاہئے - اس شخص کو بھی کڑی سزا ملنا چاہئے جو کسی عورت کو سنیاس لینے کی طرف مائل کرے۔ جو شخص جنسی طور پر ناکارہ ہو جائے وہ سنیاسی بن سکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنی جائیداد بیٹوں میں تقسیم کر دے بصورت دیگر اسے سزا دی جائے۔

بن باسیوں بجوگیوں کے علاوہ کوئی بدیسی جوگی اور مقامی کاروباری جمعیتوں کے علاوہ کوئی جماعت سلطنت کی کسی بستی میں داخل نہیں ہونی چاہئے۔ گاؤں میں ناٹک گھر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ناچنے گانے والے' سازندے' مسخرے' بھاٹ کمائی کرنے یا مفت غلہ حاصل کرنے کے لیے گاؤں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہ گاؤں والوں کے کام میں خلل انداز نہ ہوں کیونکہ گاؤں والے سادہ لوح ہوتے ہیں وہ اپنے کام کاج میں لگے رہتے ہیں جن پر ان کی معیشت کا دارومدار ہوتا ہے۔

بادشاہ ایسے علاقے پر قبضہ کرنے سے احتراز کرے جہاں دشمن یا قبائلی حملہ کرتے رہتے ہوں یا قحط پڑتا ہو یا متعدی امراض پھوٹ پڑے ہوں۔ بادشاہ کو چاہئے کہ وہ سیر اور شکار پر فضول خرچی نہ کرے۔ وہ کسانوں کو ناجائز جرمانوں' محصولات اور بیگار سے بچائے اور جانوروں کو چوروں' ڈاکوؤں خونخوار درندوں' زہریلے جانوروں اور مہلک امراض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

شاہراہوں کو سرکاری کارندوں' سرحدوں کے محافظوں کی ضرر رسانی اور ڈاکوؤں سے بچائے' نیز جانوروں کے گلوں سے بھی سڑکوں کو بچایا جائے۔

بادشاہ ان جنگلوں کی حفاظت کرے گا جن سے عمارتی لکڑی اور ہاتھی حاصل ہوتے ہیں نیز قدیم عمارتوں اور کانوں کی دیکھ بھال کرے اور ان میں اضافہ کرے گا۔

باب: 2

غیر زرعی اراضی کی تقسیم

بادشاہ ناقابل کاشت زمین پر چراگاہیں بنانے کا انتظام کرے۔ برہمنوں کو سوم (21) کی کاشت کیلئے کچھ قطعات دیئے جائیں۔ جہاں وہ عبادت و ریاضت اور تپیا بھی کر سکیں۔ یہاں بے جان اشیاء اور جانداروں کو تحفظ حاصل ہو' ان جنگلوں کو ان برہمنوں کی گوت سے منسوب کیا جائے جو وہاں پر آباد ہوں۔

اتنا ہی جنگلی رقبہ بادشاہ خود اپنے سیر و شکار کے لیے بھی مخصوص کر دے' جس میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ ہو اور چاروں طرف کھائی۔ اس میں مزے دار پھلوں کے درخت ہوں' بیلیں اور پھولوں کے پودے ہوں۔ بغیر کانٹوں کے اشجار ہوں' ایک بڑی جھیل ہو اور ایسے جانور ہوں جو غیر ضرر رساں ہوں۔ شیر' شکاری جانور' ہتھنیاں' اور ان کے بچے اور جنگلی بیل وغیرہ ان سب کے دانت یا ناخن وغیرہ نکلوا دے گئے ہوں۔

مملکت کے کنارے پر یا کسی اور موزوں جگہ پر ایک شکار گاہ سب کے لیے مہیا کی جائے۔ جس میں درندے ہوں۔ جنگل سے دوسری اشیاء حاصل کرنے کے لیے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور بھی کچھ جنگلات ہونے چاہئیں اور ان اشیاء کو کار آمد بنانے کے لیے کارخانے بھی۔ ملک کی سرحدوں پر ہاتھیوں کے جنگل دوسرے درندوں سے الگ ہونے چاہئیں۔ ان جنگلوں کا منتظم اپنے محافظوں کے دستے کے ساتھ جنگلات کی حفاظت کرے گا اندر جانے اور باہر آنے کے راستے کی نگرانی کرے گا۔ خاص طور پر ان علاقوں میں پہاڑ' دلدلیں' ندیاں اور جھیلیں واقع ہوں۔

جو شخص ہاتھی کا شکار کرے اسے سزائے موت دی جائے جو کوئی قدرتی موت مرنے والے ہاتھی کے دو دانت لائے اسے ساڑھے چار پن سکہ دیا جائے۔

ہاتھیوں کے جنگل کے محافظ' سرحدوں کے محافظ' جنگل میں رہنے والے' ہاتھیوں کو

پکڑنے والے اور ان کو پالنے والے پانچ سات ہتھنیوں کو ساتھ لیے ہاتھیوں کے گلے کی تلاش میں نکلیں ان کی لید اور پیشاب کا سراغ لیتے ہوئے' بھلانواں کی شاخوں سے چھپے ہوئے راستوں پر چلیں' ان جگہوں پر نظر رکھیں جہاں ہاتھی سوئے ہوں یا ٹھہرے ہوں۔ نشانات سے یہ بھی اندازہ لگائیں' ہاتھی ایک تھا یا زیادہ تھے۔ اگر ہاتھی اکیلا تھا تو شریر' مست بچہ یا بھگوڑا ہاتھی تھا۔

ہاتھی پکڑنے والوں کو چاہئے کہ ماہرین کی ہدایات کی روشنی میں لائحہ عمل تیار کریں اور اس طرح کے ہاتھیوں کو پکڑیں جن میں شریف اور اچھے مزاج کی علامات پائی جائیں۔ جنگ میں بادشاہ کی فتح کا انحصار ہاتھیوں پر ہوتا ہے جو کہ دیوپیکر ہونے کی وجہ سے دشمن کی فوجوں کو کچل دیتے ہیں اور اس کی قلعہ بندیوں کو روندنے کے علاوہ بڑے مشکل کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔

کالنگ' انگ' کروش اور پورب کے علاقوں کے ہاتھی اعلیٰ نسل کے ہوتے ہیں۔ دکھن اور پچھم کے ہاتھی درمیانے درجے کے جبکہ پنجاب کے ہاتھی ادنیٰ درجے کے ہوتے ہیں۔ لیکن ان سب کی طاقت اور صلاحیت کو تربیت سے بہتر کیا جاسکتا ہے۔

باب: 3

تعمیر قلعہ جات

ملک کے چاروں جانب سرحدوں پر قلعے تعمیر جائیں اور ان کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب کیا جائے۔ قلعہ بندی پانی سے بھی کی جاسکتی ہے جیسے کوئی جزیرہ جس کے ارد گرد پانی ہو' یا میدانی جیسے کہ کوئی بلند ٹیلہ یا کوہستانی جیسے کوئی چٹان یا غار۔ یا صحرائی' جیسے کہ کوئی بے آب اور ویران علاقہ جس میں صرف جھاڑیاں ہوں یا جنگلی جو دلدلی ہو اور خار دار جھاڑیوں سے بھرا پڑا ہو۔ مندرجہ بالا میں سے آبی اور پہاڑی قلعے بڑی آبادیوں کے تحفظ کے لیے زیادہ موزوں یا مناسب ہیں۔ ریگستان اور جنگل کے قلعے ویرانوں کو پناہ گاہیں ہیں۔ مشکل وقت میں جب جائے پناہ کوئی نہ ہو تو بادشاہ اپنی ریاست کے درمیان میں کسی مناسب مقام پر قلعہ تعمیر کرے جیسا کہ ایسی جگہ جہاں پر دریا آپس میں مل رہے ہوں' کوئی وسیع و عریض جھیل' گول مستطیل یا مربع قلعہ جس کے چہار جانب نہر ہو اور ان میں خشکی اور آبی دونوں راستوں سے داخل ہوا جاسکے۔ اس قلعے کے گرد تین خندقیں کھودی جائیں جن کے درمیان ایک ایک ڈانڈ (6 فٹ) کا فاصلہ ہو' چوڑائی بترتیب 12،14 اور 10 ڈانڈ اور گہرائی اس سے نصف یا پونی' تہہ مربع ہو اور منہ کے ایک تہائی برابر چوڑی' دیواریں پتھر یا اینٹوں سے تعمیر کی جائیں اور ان میں پانی ہر وقت بھرا رہے جو کسی نہر یا کسی اور ذریعہ سے لایا جائے۔ ان میں مگرمچھ چھوڑے جائیں اور کنول کے پودے اگائے جائیں۔ اندر والی خندق سے 4 ڈانڈ اندر کی جانب' چھ ڈانڈ اونچی اور اس سے دوگنا چوڑی ایک دیوار مٹی کا ڈھیر لگا کر بنائی جائے جس کا زیریں حصہ مربع شکل کا اور درمیان ابھرا ہوا ہو' مٹی کو ہاتھیوں اور بیلوں کی مدد سے خوب دبوا کر ٹھوس بنا دیا جائے اور اس پر خار دار زہریلی جھاڑیاں اگائی جائیں۔ دیوار میں جو خالی جگہ بچ رہے اسے تازہ مٹی ڈلوا کر بھر دیا جائے۔

فصیل پر 12 سے 24 ہاتھ تک کی دوری پر جفت یا طاق تعداد میں پختہ دھس تعمیر کیے

جائیں جن کی بلندی ان کے عرض سے دوگنا ہو۔ رتھوں کا راستہ، کھجور کے تنوں یا پتھر کی سلوں سے بنایا جائے جن پر بندر کی کھوپڑی کے طرح کے نشیب و فراز ہوں۔ لکڑی کا استعمال قطعاً" نہ کیا جائے کیونکہ اس سے آگ کے لگنے کا امکان ہوتا ہے۔

فصیل کے قریب کچھ اٹاریاں چوکور شکل کی بنائی جائیں جن کے ساتھ سیڑھیاں ہوں، اٹاریوں کے بیچ 30 ڈانڈ (22) کا فاصلہ ہو اور ایک چوڑی سڑک جس پر دو منزلہ عمارتیں جن کا طول ان کے عرض کا ڈھائی گنا ہو۔ اٹاری اور سڑک کے بیچ ایک چوکی بنائی جائے جس میں سوراخ دار لکڑی نصب ہو اور اس میں تین تیرانداز بیک وقت بیٹھ سکیں۔ ایک گزرگاہ دیوتاؤں کے لیے مخصوص کی جائے جو 2 ہاتھ لمبی ہو، پہلوؤں میں اس سے چار گنا اور فصیل کے ساتھ 8 ہاتھ تک چلے۔ ایک یا دو ڈانڈ کے راستے بھی ہونا چاہئیں۔

فصیل کے محفوظ کونے میں جہاں سے حملہ کا امکان نہ ہو فرار کے لیے ایک چور دروازہ رکھنا چاہیے۔

فصیل میں آنے جانے کا راستہ جھاڑیوں، ٹیلوں، کھائیوں، سانپ کی دم اور کتے کے جبڑے وغیرہ کی طرح کی ڈھالی ہوئی مزاحمتوں اور لکڑی کے لٹھوں وغیرہ سے بند کر دیا جائے۔ فصیل کو ہر دو جانب سے ایک ایک ڈانڈ ابھار کر ایک گیٹ بنایا جائے جس کی چوڑائی سڑک کی چوڑائی کا نصف ہو، پانچ ڈانڈ سے آٹھ ڈانڈ تک درجہ وار اضافہ کر کے یا طول سے ایک بٹا چھے یا ایک بٹا آٹھ کی نسبت سے ایک چبوترا تعمیر کیا جائے۔ 15 ہاتھ سے شروع کر کے سطح کو مرحلہ وار ایک ہاتھ سے 18 ہاتھ تک بلند کیا جائے۔ کھمبا اس طرح قائم ہو کہ چھ حصے بلندی، اس سے دگنی زمین کے اندر اور ایک چوتھائی درمیان۔ فرش کے پانچ حصوں پر چھتا ہوا ہال ہو اور ایک کنواں اور ایک کنارے پر کمرہ، فرش کے دو بٹا دس حصہ پر ایک دوسرے کے مقابل دو چبوترے ہوں ایک منزل جو اپنے عرض سے دوگنا بلند ہو اور ایک سب سے اوپر والی منزل جس کا عرض فرش سے آدھا یا تین تہائی ہو، پہلوؤں میں اینٹوں کی دیواریں، الٹے ہاتھ ایک ایک چکردار سیڑھی جو بائیں سے دائیں مڑے، سیدھے ہاتھ ایک چھپی ہوئی سیڑھی جو دیوار کے اندر ہو، عمارت پر زیب و زینت کے لیے محرابیں جو دو ہاتھ بلند ہوں، دوپٹ والا دروازہ جو تین چوتھائی جگہ گھیرے، 24 انگل (23) طویل لوہے کی کنڈی، ایک اگلا دروازہ پانچ ہاتھ چوڑا۔ دروازے کو ہاتھیوں سے محفوظ رکھنے کے

لیے 4 شہتیر اور فصیل پر باہر کی طرف گمٹیاں جو بلندی میں آدمی کے منہ کے برابر آئیں اور وقت پر کھسکائی جا سکیں۔ جہاں پانی کی کمی ہو وہاں کچی گمٹیاں بھی بنی بنائی جا سکتی ہیں۔ دروازے پر ایک اور گمٹی بنائی جائے جو مگرمچھ کی شکل کی ہو۔ چار دیواری کے اندر ایک باؤلی ہو جس میں کنول اگے ہوں ۔ایک اور مستطیل شکل کی عمارت ہو۔ ایک کے اندر ایک چار گوشے ہو جسے کماری پورم کہا جاتا ہے۔ اس کے باہر کا رقبہ اندر کے رقبے سے ڈیڑھ گنا ہو گا۔ نیز ایک دائرہ نما عمارت جس میں غلام گردش ہو۔ اگر ممکن ہو تو جنگی اسلحہ کے لیے نہریں بھی تعمیر کی جائیں جس کی لمبائی ان کی چوڑائی سے تین گنا ہو۔

ان نہروں میں پتھر' بھالے' خنجر' ڈنڈے' خنجر اور دوسرے ہتھیار جو ایک دم سو آدمیوں کو مار سکیں نیز برچھے' بلم' اونٹ کی گردن سے مشابہ ہتھیار' آتش گیر مادہ اور تمام ضرورت کی چیزیں جو فراہم کی جا سکیں جمع کر دی جائیں۔

باب: 4

قلعہ بند شہر کی تعمیر

قلعے کا رقبہ بڑی گزرگاہوں کے ذریعے منقسم ہو گا۔ جن میں سے تین مشرق سے مغرب کی طرف اور تین شمال سے جنوب کی جانب بنائی جائیں گی۔ قلعے کے بارہ گیٹ ہوں گے جن میں چور راستے ہوں گے۔ رتھوں کی گزرگاہ' شاہی راستہ' اور قلعے سے باہر آبادیوں اور چراگاہوں کی طرف جانے والی سڑکیں چار چار ڈانڈ چوڑی ہوں گی' چھاؤنیوں' قبرستان اور شمشان گھاٹ نیز بستی کی جانب جانے والا راستہ 8 ڈانڈ چوڑا ہو گا' رتھوں کی گزرگاہ پانچ "ارتنی" ساڑھے سات فٹ چوڑی ہو گی۔ ڈنگر ڈھور کی آمد و رفت کا راستہ چار "ارتنی" اور چھوٹے جانوروں نیز آدمیوں کے لیے راستہ 2 "ارتنی" ہو گا۔

شاہی عمارتیں پکی زمین پر اساری جائیں گی۔ چاروں ذاتوں کے مکانات کے بیچ' قلعے کے درمیان سے شمال کی سمت بادشاہ کا محل ہو گا۔ جس کا منہ شمال یا پھر مشرق کی طرف ہو گا۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر بیان ہوا ہے اس کا رقبہ قلعے کے رقبے کے 9ویں حصہ کے برابر ہو گا۔شاہی پروہت' پجاری' قربان گاہ' حوض اور وزراء کے مکانات محل کے شمال مشرق کی سمت ہوں گے۔

شاہی مطبخ' ہاتھیوں کا استھان (24) اور گودام جنوب مشرق کی جانب' مشرق کی طرف عطر' پھول' روغن فروخت کرنے والے نیز کاریگر اور کھتری ذات کے لوگ رہائش پذیر ہوں گے۔ خزانہ' محاسبی اور مختلف کارخانے جنوب مشرق کی جانب ہوں گے۔ جنگل سے حاصل ہونے والی اشیاء کے گودام اور اسلحہ خانہ جنوب مغرب کی سمت ہوں گے۔ جنوب میں شہر کے عمال' تجارت و صنعت کے نگراں اور فوج کے عہدیدار قیام پذیر ہوں گے اور وہیں پکے چاول' شراب' گوشت بیچنے والے' طوائفیں اور ویش ذات کے لوگ آباد کیے جائیں گے۔

جنوب مغرب کی طرف گدھوں اور اونٹوں کے اصطبل ہوں گے۔ شمال مغرب کی طرف رتھ خانے' مغرب کی طرف اون اور سوت بٹنے والے' چٹائیاں بننے والے ہتھیار تیار کرنے والے ہنر مند اور شودر ذات کے لوگوں کے گھر ہوں گے' شمال مغرب کی طرف دکانیں' اور مطب' شمال مشرق کی طرف خزانہ اور گایوں اور گھوڑوں کے تھان' شمال میں بادشاہ کے خاص دیوتا کا مندر ہو گا نیز لوہار' جوہری اور برہمن آباد ہوں گے۔ مختلف سمتوں میں ہنر مندوں اور تاجروں کی رہائش گاہیں ہوں گی۔ آبادی کے مرکز میں دیوتاؤں کے دیول ہوں گے۔ مثلاً اپراجت' اپراتہت' جے ینت' وجے ینت' شو' ویشراون' آشوین' اور شری مدیرا اگراہم۔ مختلف گوشوں میں ان زمین کے نگران دیوتاؤں کے دیول ہوں گے۔ اسی طرح دیوتاؤں کے نام پر دروازوں کے نام رکھے جائیں گے۔ مثلاً برہما' آئندرا' یم' سینا پتیہ۔ کھائی سے 100 کمان کی دوری پر اندرونی پشتے سے اس طرف مندر' ثمردار اشجار کے باغ اور سیر گاہیں بنائیں جائیں گی۔ ہر حصے میں اس کے خاص محافظ دیویوں اور دیوتاؤں کے مندر تعمیر ہوں گے۔ قبرستان' یا شمشان شمال یا مشرق کی سمت رکھے جائیں گے' لیکن اونچی ذاتوں کے شمشان جنوب میں ہوں گے۔ اس اصول کی خلاف ورزی موجب سزا ہو گی۔ بے مذہبے اور چنڈال قبرستانوں کے دوسری طرف آباد ہوں گے۔

ہنر پیشہ خاندان اپنے اپنے پیشہ کے لحاظ سے دوسری مناسب جگہوں پر بھی آباد کیے جائیں گے۔' گلستان' ثمردار اشجار کے باغات' سبزیوں کے کھیت اور چاول کے کھلیانوں میں مزدوری کرنے والوں کے اہل و عیال کو غلہ اور دوسری متعلقہ اشیاء حاصل کرنے کی اجازت ہو گی۔

ہر دس گھروں کے لیے ایک کنواں ہو گا۔

روغن' غلہ' شکر' نمک' دوائیں' خشک اور تازہ سبزیاں' خشک گوشت' ایندھن' دھاتیں' چرم' کوئلہ' زہر' بانس' بنے ہوئے کپڑے' مضبوط عمارتی لکڑی' اسلحہ اور پتھر اتنی مقدار میں جمع کر لیے جائیں گے کہ سال ہا سال تک کام آسکیں۔ ان میں پرانی چیزوں کی جگہ نئی چیزیں رکھی جاتی رہیں گی۔

ہاتھیوں' سواریوں' رتھوں اور پیدلوں پر کئی کئی افسر متعین ہوں گے۔ کیوں کہ جب کئی افسر ایک ساتھ متعین ہوں تو ایک دوسرے سے خوف زدہ رہتے ہیں اور بغاوت کی

ترغیب یا دشمن کی سازش میں بہت مشکل سے شریک ہو سکتے ہیں۔ یہی قانون سرحدوں کے نگرانوں اور مورچوں کی مرمت کرنے والوں پر بھی صحیح ثابت ہوا ہے۔

بدیسیوں کو جن کا وجود شہر یا ملک کے لیے نقصان دہ ہو قلعے کے اندر قطعاً" آباد نہ کیا جائے۔ انہیں یا تو مختلف علاقوں میں منتشر کر دیا جائے یا ان پر ٹیکس نافذ کر دیے جائیں۔

باب: 5

داروغہ کے فرائض

وہ افسر جو ہر وقت بادشاہ کی خدمت میں موجود رہے گا' خزانہ' کارخانہ جات' غلے کے گودام' جنگلوں کی پیداوار اور اسلحہ خانہ کی تعمیر کا نگران ہو گا وہ ایک مربع شکل کا تہہ خانہ بنوائے گا جو اس قدر گہرا نہ ہو کہ پانی نکل آئے۔ اور اس میں ایک قفس نما لکڑی کا مکان تعمیر کرائے گا جو تین منزلہ ہو گا۔ جس کی سب سے بالائی منزل زمین کی سطح پر برابر ہو گی۔ فرش کو پتھروں سے پختہ کیا جائے گا' اس کا ایک دروازہ ہو گا جس کے ساتھ ایک زینہ لگا ہو گا جس کو بوقت ضرورت ہٹایا جا سکے گا۔ خیر و برکت کے لیے اس میں حفاظت کرنے والے دیوتا کا بت نصب کیا جائے گا۔

اس تہہ خانے پر دونوں جانب سے مسدود پختہ اینٹوں سے تعمیر شدہ خزانہ ہو گا جس کی چھت حاشیہ والی ہو گی اس میں سے مال خانے کی طرف جانے والا راستہ ہو گا۔ بادشاہ سرحد پر ایک بہترین محل تعمیر کرائے گا' جس میں بہت بڑا خزانہ رکھا جا سکے۔ اس کی تعمیر میں سزا یافتہ لوگوں سے کام لے سکتا ہے۔ تجارت گاہ ایک بڑے مستطیل صحن کے چار جانب چار ضلعوں پر مشتمل ہو گی۔ اس میں بہت سے کمرے ہوں گے اور دو طرفہ ستونوں کی قطار ہو گی۔

گودام میں بڑے بڑے کمرے ہوں گے اس میں جنگلات سے حاصل ہونیوالی اشیاء کا گودام بھی ہو گا جسے دیواریں بنا کر الگ کر دیا جائے گا۔ گودام تہہ خانے اور اسلحہ خانے سے متصل ہو گا۔

عدالت اور وزراء کے دفتر ایک الگ حصے میں ہوں گے ایک قید خانہ بھی بنایا جائے گا جس میں عورتوں کے لیے الگ اور مردوں کے لیے الگ حصے ہوں گے اور ان کی اچھی طرح محافظت ہو گی۔

ان عمارتوں میں کشادہ کمرے، غسل خانے اور کنوئیں ہوں گے۔ آگ، زہر، بلیوں اور نیولوں سے حفاظت کا انتظام ہو گا۔ نیز حفاظت کرنے والے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرنے کی سہولت بھی ہو گی۔

گودام کے سامنے بارش کے پانی کی پیائش کرنے کے لیے 24 انگل چوڑا ایک لگن رکھا جائے گا۔ داروغہ محلات ان ماہروں کی مدد سے جو ضروری آلات سے لیس ہوں جدید و قدیم جواہر اور خام مال کو پرکھے گا۔

اگر جواہر مصنوعی ثابت ہوں تو دھوکہ دینے والے اور ان کے ساتھی سخت سزا کے حق دار ہوں گے۔

دوسری قیمتی اشیاء میں دھوکہ کیا جائے تو اوسط درجے کی سزا دینی چاہئے اور معمولی سامان کی صورت میں مال تبدیل کرنے کی ذمہ داری ہو گی اور جرمانہ دینا ہو گا جو مال کی قیمت کے برابر ہو گا۔ وہ صرف ایسے سونے کے سکے حاصل کرے گا جن کے کھرے ہونے کی تصدیق صراف نے کی ہو جعلی سکوں کو ضائع کر دیا جائے گا اور ان کو لانے والے کو سخت سزا دی جائے گی۔' غلہ جو وصول کیا جائے وہ تازہ خالص اور پورا تلا ہوا ہو بصورت دیگر اس کی قیمت سے دوگنا زیادہ جرمانہ عائد کیا جائے۔ یہی اصول دیگر تجارتی اشیاء اور ہتھیاروں کی وصولی پر لاگو ہو گا۔

تمام شعبہ جات میں جو کوئی افسر یا ماتحت یا چھوٹا خورد برد کرے جو ایک اشرفی سے 4 اشرفی تک ہو یا کوئی قیمتی چیز چرائے تو وہ بالترتیب اوسط یا سخت سزا کا حقدار ہو گا۔

اگر خزانچی رقم کا ضیاع کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور اس کے مددگاروں کو اس سے آدھی سزا ملے۔ اگر نقصان غلطی سے ہو جائے تو لعنت ملامت کی جائے۔

اگر چوکیدار چوروں کو چوری کرنے کا موقع دیں تو انہیں انتہائی اذیت ناک موت کی سزا دی جائے۔

داروغہ محلات بااعتبار لوگوں کی مدد سے محصولات کی وصولی کا انتظام کرے گا اور اسے مختلف شعبوں سے آمدنی کی اتنی گہری واقفیت ہو گی کہ ایک صدی پہلے کے محصولات تک بتا سکے گا اور دریافت کرنے پر بغیر سوچے بتا سکے گا کہ خرچہ نکال کر کتنی رقم خزانے میں باقی ہے۔

باب:6

مالیے کی وصولی

محصولات وصول کرنے والا اعلیٰ عہدیدار دیہاتیوں' کانوں' عمارتوں' باغات' جنگلات' مویشیوں' شاہراہوں اور آمد ورفت کی مدوں سے حاصل ہونے والے محصولات کا ذمہ وار ہو گا۔

قلعہ جات کے ذیل میں یہ حدیں آتی ہیں' چنگی' راہداری' جرمانے' اوزان اور پیمانے' شہری دفاتر' چھاپے خانے' شراب' مذابح' ریشہ جات' روغن' شکر' صرافہ' مال گودام' طوائفیں' جواء خانے' رہائشی رقبہ' ہنرمندوں اور کاریگروں کی منظم کاروباری انجمنیں' مندروں کے منتظم' اور باہر سے آنے والوں سے حاصل کیے جانے والے ٹیکس' دیہاتوں کے ضمن میں حکومتی زمینوں کی آمدنی' لگان' مذہبی ٹیکس' نقد ادا کیے جانے والے ٹیکس' تاجر' دریاؤں کے نگران' ملاح' چراگاہیں' رسے' سونا' چاندی' ہیرے' موتی' سیپ' لوہا' نمک اور دوسری معدنیات' جو کانوں کی ذیل میں آتی ہیں۔ گلستان' باغات' سبزیاں' آب پاشی سے کاشت کیے جانے والے کھیت اور دوسری کھیتیاں جن میں بیج کی جگہ جڑیں بوئی جاتی ہیں جیسے گنا وغیرہ یہ سب "سیتو" کی مد میں آتی ہیں۔

شکار گاہیں' کار آمد لکڑی کے جنگل' ہاتھیوں کے جنگل' جنگلات کے تحت آتے ہیں۔

شاہراہوں کی مد میں گائیں' بھینسیں' بکریاں' بھیڑیں' گدھے' اونٹ' گھوڑے' خچر' زمینی اور ملکی راستے وغیرہ شامل ہیں۔ مذکورہ بالا سب محصولات کی حدیں ہیں۔

درج ذیل بھی محاصل کی مختلف اقسام ہیں۔

مول' بھاگ' بیاج' پریگھا' معین ٹیکس' روپکا' معین جرمانے۔

اخراجات کی حدیں یہ ہیں' دیو پوجا' پرکھوں کی پوجا' گائے جانے والے بھجن' انعام واکرام' حرم' باورچی خانہ' پیغام رسانی' گودام' اسلحہ خانہ خام اشیاء کے کارخانے' بیگار' پیدل

فوج، سوار فوج، رتھیں، ہاتھی، گایوں کے گلے، چڑیا گھر، جن میں درندے، ہرن، پرندے، اور سانپ رکھے جاتے ہیں، ایندھن اور چارے کے ذخیرے۔

وقت کی تقسیم درج ذیل ہے۔

بادشاہ کے تخت نشینی کا سال، مہینہ، چاند کے چڑھنے اترنے کا زمانہ، نوروز، موسموں کے دور، برسات، جاڑا، گرمی اور ایک زائد لوند کا مہینہ(25)۔

محصل اعلیٰ اس کام پر جو اس کے پاس ہو، پورا ہو چکا ہو یا نامکمل ہو، نیز آمد، خرچ اور بقایا کے حسابات پر مکمل توجہ دے گا۔

انتظامی امور، خارجی امور، ضروریات زندگی کی فراہمی، تمام کھاتوں کی جانچ پڑتال، یہ ہیں وہ کام جو کہ زیر عمل کہلائیں گے۔

جو کچھ خزانے میں داخل کرا دیا گیا جو کچھ بادشاہ نے طلب کیا، جو کچھ مملکت میں صرف ہو چکا، رجسٹر پر چڑھایا یا نہیں چڑھایا گیا یا پچھلے سال سے چلا آرہا ہے جس کے متعلق بادشاہ نے حکم دیا کہ چڑھایا جائے یا نہ چڑھایا جائے، یہ سب باتیں مکمل شدہ کاموں کے ضمن میں آتی ہیں۔

مفید کاموں کے لیے لائحہ عمل بنانا، جو ابھی وصول کرنے ہوں ان جرمانوں کا حساب، بقیہ لگان کے متعلق مطالبہ، حسابات کی جانچ پڑتال، یہ ہیں وہ کام جو تکمیل طلب کہلائیں گے خواہ تھوڑا فائدہ رکھتے ہوں یا بالکل نہ رکھتے ہوں۔

وصولیاں رواں مدت کی ہو سکتی ہیں۔ بقایا کی بھی اور اتفاقی بھی۔ جو ہر روز وصول ہوتا ہے وہ رواں مدت کی ذیل میں آتا ہے۔ جو کچھ گزشتہ سال سے منتقل کیا گیا ہو یا ابھی دوسروں کے پاس ہو اور جو کچھ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں کیا گیا ہو وہ پچھلا بقایا کہلاتا ہے۔

جو ضائع ہو گیا دوسروں نے بھول چوک میں ڈال دیا، جرمانے جو سرکاری عمال نے عائد کیے، جزئی محصول، تاوان، بادشاہ کو پیش کیے جانے والے نذرانے، وبا میں لاوارث مرنے والوں کی جائیداد، اتفاق سے ملنے والے خزانے یہ سب اتفاقی مدیں ہیں۔ سرمایہ کاری، کسی ناکام منصوبے کا بچا کھچا سامان، کسی منصوبے کے اندازہ کردہ اخراجات میں سے بچت - یہ سب بچت کی شکلیں ہیں۔ مختلف پیمانوں یا اوزان کی بنا پر مال کی قیمت میں اضافہ "ویاجی

" کہلاتا ہے۔ مختلف خریداروں کے درمیان بولی کے بڑھنے سے بھی فائدے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

خرچ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ روزانہ کا خرچ' اور فائدہ پہنچانے والے اخراجات' جو کچھ روز خرچ ہوتا ہے۔ وہ روزانہ کا خرچ ہے۔ جو ایک پندرھواڑے یا مہینے یا سال میں کمایا جائے وہ نفع ہے۔ چنانچہ ایک عقل مند صدر محصل کی کوشش یہ ہوگی کہ آمدنی بڑھے اور اخراجات کم ہوں۔

باب: 7

صیغہ محاسین کی حساب داری

صدر محاسب حساب کتاب کا دفتریوں تعمیر کرائے گا کہ اس کا منہ شمال کی سمت یا مشرق کی سمت ہو۔ اس میں الگ الگ نشستیں ہوں گی اور حساب کی کتابیں ترتیب سے رکھی ہوں گی۔ مختلف شعبوں میں کام کی نوعیت کے مطابق کارروائیاں اور ان کے نتائج مرتب کیے جائیں گے، یعنی مختلف کارخانہ جات میں کیا کام ہوا اور اس کے نتائج، منافع یا خسارہ کی مقدار، متوقع خرچ، موخر آمدنی، حاصل شدہ لگان کون سے محکمہ کے ذمہ تھا، کتنی اجرت دی گئی، بیگار میں بھرتی کیے جانے والے آدمیوں کی تعداد کیا تھی، اسی طرح ہیرے، موتی، دیگر قیمتی یا عام اشیاء مبادلے کی شرح، وزن کے پیمانے جو استعمال کیے گئے، چیزوں کی تعداد وزن یا حجم، ملکوں، بستیوں، خاندانوں، تجارتی اداروں، ان کی تاریخ، رسمیں، پیشے کی نوعیت، بادشاہ کے امرا کو ملنے والے تحفے، ان کی جاگیروں کی تفصیل، ان کو دی جانے والی تنخواہیں اور غلہ، بادشاہ کی بیگمات اور شاہزادوں کو حاصل ہونے والے جواہر و اراضی، نحوست کے رد کے لیے مخصوص کی جانے والی رقم، حلیف یا حریف بادشاہوں کو ادا کیا جانے والا یا وصول کیا جانے والا خراج، ان کو دیا جانے والا یا ان کی جانب سے ملنے والا الٹی میٹم۔ یہ سب احوال مختلف رجسٹروں میں مندرج ہوں گے، ان رجسٹروں سے محاسب کو معلوم ہو گا کہ کونسا کام ہو رہا ہے یا مکمل یا ادھورا ہے۔ کیا حاصل ہوا اور کیا صرف ہوا یا کتنا بچا ہوا ہے۔ مختلف شعبوں میں کیا کیا کام ہونے والے ہیں۔

اعلیٰ، درمیانے درجے کے اور ادنیٰ قسم کے امور کے لیے مناسب اہلیت کے منتظم متعین ہوں گے۔ اگر بادشاہ نے نفع بخش کام کے لیے رقم صرف کرنے میں کنجوسی کا مظاہرہ کیا تو گھاٹے میں رہے گا۔

اگر کوئی شخص جس کے ذمہ کوئی کام ہو اور وہ اس سے پہلو تہی کرے یا فرار ہو جائے

تو اس کے ضمانتی یا اس کے بیٹے' بیٹیاں' اہل کار جو بھی اس کام سے فائدہ حاصل کر رہے تھے۔ ان نقصان کو پورا کریں گے۔

ایک سرکاری سال کے 354 دن اور رات ہوتے ہیں' اس قسم کے کاموں کے لیے ادائیگی اساڑھ کے آخر پر کی جائے گی۔ ماہ کبیسہ کا حساب علیحدہ ہو گا۔

کوئی حکومتی ملازم اگر جاسوسوں سے ملنے والی اطلاعات کو اہمیت نہ دے یا اپنے کام میں غفلت' کاہلی یا نا اہلی کا ثبوت دے تو اس کے سبب سرکاری محصولات کے نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ مثلاً" جب وہ کمزوری کی وجہ سے فرائض پورے نہ کر سکے یا غفلت کے باعث اہم باتوں کو نہ بھانپ سکے یا کم حوصلگی کا مظاہرہ کرے' ہنگامہ یا شر یا برے انجام کے خوف سے دب جائے یا خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسرے خود غرض لوگوں کا پاس کرے یا غصہ کے عالم میں انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دے یا عالموں یا خوشامد کرنیوالوں کے سامنے اپنا وقار ہاتھ سے جانے دے یا پھر بدنیتی کے باعث حاصل جمع یا اوزان و مقدار کے حساب کتاب میں غلطی کرے۔

منو کے خیال کے مطابق ایسے لوگوں پر خسارے کی مالیت کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے اور محولہ بالا وجوہات کے پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو مناسب عدد سے ضرب دے دیا جائے۔

برہسپتی کے ہم رائے لوگوں کے بقول یہ جرمانہ نقصان کی مالیت سے دس گنا ہونا چاہیے۔

اشانس سے متفق لوگوں کا خیال ہے کہ نقصان سے بیس گنا زیادہ ہونا چاہیے۔ لیکن کوٹلیہ کہتا ہے کہ یہ جرمانہ' جرم کے تناسب سے عائد کیا جانا چاہیے۔ حساب اساڑھ کے آخر میں پیش ہو گا۔ جب محاسب سربمہر حسابات کی کتابیں اور جنس اور نقدی لیکر آئیں تو انہیں الگ الگ رکھا جائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بات نہ کر سکیں۔ ان سے محصولات کا حاصل جمع' اخراجات اور خالص محصول کا حساب لینے کے بعد رقم لی جائے۔ جس محاسب نے محصولات میں مختلف طریقوں سے جس قدر اضافہ کیا ہو' اس کو اس سے آٹھ گنا زیادہ انعام دیا جائے۔ لیکن اگر صورت حال اس کے الٹ ہو یعنی محصولات میں کمی ہوئی ہو تو اس نقصان سے آٹھ گنا زیادہ رقم وصول کرلی جائے۔ جو محاسب ٹھیک وقت

پر حساب کتاب نہ دیں' یا محصولات کی رقم دینے کے ساتھ ساتھ حساب کتاب کے رجسٹر نہ دکھائیں تو ان پر واجب الوصول رقم سے دس گنا زیادہ جرمانہ عائد کیا جائے۔ اگر کوئی محاسب منشیوں سے جو حساب دینے کے لیے تیار ہوں فوراً" حساب نہ لے تو اس کو معمولی درجہ کی سزا دی جائے۔ اگر منشی حساب دینے کو تیار نہ ہوں تو ان کو دگنی سزا دی جائے۔

سب وزراء اپنے شعبوں کے ٹھیک ٹھیک حسابات پیش کریں گے۔ ان میں سے کوئی اگر جھوٹ بولے تو اس کو سخت سزا دی جائے۔ اگر کوئی محاسب روز مرہ کے حساب کا گوشوارہ مرتب نہ کرے تو اس کو ایک ماہ کی رعایت دی جائے۔ بعد ازاں اس پر 200 پن ماہانہ جرمانہ لگایا جائے۔

اگر کوئی ادھورا حساب تیار کرے تو اس کو پانچ راتوں میں مکمل کرنے کی مہلت دی جائے اس کے بعد جو گوشوارہ اس نے مرتب کیا ہو قواعد و ضوابط' سابقہ مثالوں کے ذریعے جمع تفریق کرکے اس کی پڑتال کی جائے اور اس ضمن میں مخبری سے بھی کام لیا جائے۔ حسابات کی پڑتال میں دن' رات' ماہ' سال اور سال کے مختلف حصوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ نو روز کے موقع پر ملنے والے محصولات کی تنقیح' مقام' وقت' حاصل کرنے کا طریقہ' مروج اور پرانے طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جائے گی۔ اور یہ دیکھا جائے گا کہ رقم کس نے ادا کی' کس نے وصول کی اور کس نے مقرر کی تھی۔ نو روز کے موقع پر اخراجات کی تنقیح کے دوران خاص طور پر انہی امور کا لحاظ رکھا جائے گا۔

اگر کوئی عہدیدار بادشاہ کے فرامین پر عمل پیرا نہیں ہوتا یا مزاحم ہوتا ہے یا مقررہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وصولی یا خرچ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کو معمولی درجے کی سزا دی جائے گی۔ جو منشی رجسٹروں پر خلاف قاعدہ اندراج کرتا ہے یا بغیر کچھ جانے اندراج کرے یا ایک کی جگہ دو یا تین اندراج کر دے اس پر 12 پن جرمانہ لگایا جائے گا۔ جو تحریر کردہ وصولی کی رقم کو کاٹ ڈالے اسے دوگنا سزا دی جائے اور جو خورد برد کرے اس پر آٹھ گنا جرمانہ' جو محصولات میں کمی کا باعث ثابت ہو وہ نقصان پورا کرنے کے علاوہ پانچ گنا جرمانہ ادا کرے۔ غلط بیانی کرنے پر جھوٹ کیلئے مقرر کردہ سزا دی جائے۔ اگر درج کرنے میں غلطی سرزد ہو جائے اور بعد میں خانہ پری کی جائے اور غلطی کو تسلیم کرلیا جائے تو اس صورت میں جرمانہ دوگنا ہو گا۔

بادشاہ کو چاہئے کہ معمولی فروگزاشتیں نظرانداز کر دے اور محاصل کم بھی ہوں تو شکر کرے اور ان محاسبین کو انعام سے نوازے جنہوں نے اپنی مساعی سے محاصل میں بھرپور اضافہ کیا ہو۔

باب: 8

خورد برد کی تحقیق

سب کام دولت سے چلتے ہیں اس لیے خزانے پر خصوصی توجہ کرنا چاہیے۔ مالی خوشحالی کے لیے درج ذیل چیزیں اہمیت کی حامل ہیں۔

عوام کی آسودہ حالی' نیک کاموں پر انعام' ضرورت سے زیادہ ملازموں سے چھٹکارا' اچھی فصل' اچھی تجارت' امن و امان' قدرتی آفات سے بچاؤ' کم سے کم معافی داریاں اور سونے کا حصول۔

درج ذیل چیزیں خزانے کے خالی ہونے کا باعث بنتی ہیں۔

رکاوٹیں' قرض دینا' تجارت' جعلی اعداد و شمار' فضول خرچی اور چیزوں کے بدلے چیزوں کا تبادلہ۔

کسی کام کے شروع کرنے یا مکمل کرنے میں یا اس کا نفع خزانے میں جمع کرانے میں تاخیر کرنا رکاوٹ کی ذیل میں آتا ہے۔

خزانے سے رقم کچھ مدت کے لیے سود پر دینا قرض ہے۔ خزانے سے رقم لیکر کاروبار کرنا تجارت ہے۔ ان دونوں کاموں کے حاصل کیے جانے والے منافع سے دوگنا زیادہ جرمانہ عائد کیا جائے۔

جو شخص وقت پر وصولیاں نہ کرے یا نا وقت مطالبہ کرے اس کی نیت میں کھوٹ ہے۔ اس پر متعلقہ رقم کے دس گنا کے برابر جرمانہ کیا جائے۔ اور جو طے شدہ رقم میں کمی کرکے سرکاری محصولات کے نقصان کا باعث بنے یا اخراجات میں زیادتی کرے اس پر چار گنا جرمانہ عائد ہونا چاہیے۔ جو شخص بادشاہ کی املاک کو اپنے یا اپنے اعزا و اقربا کے استعمال میں لائے وہ ناجائز اسراف کرتا ہے۔ جواہر کو غبن کرنے والے کو موت کی سزا دینا چاہیے۔ قیمتی چیزوں کو چرانے والے کو درمیانے درجہ کی سزا اور عام چیزوں کی صورت میں ان کی

برآمد اور ان کی قیمت کے برابر جرمانہ لگانا چاہیے۔ خزانے کی چیزوں کو دوسری ملتی جلتی اشیاء سے بدلنا "تبادلہ" ہے (بارٹر) یہ فعل بھی مذکورہ بالا اسراف کے ضمن میں آتا ہے۔

جو شخص وصول کی گئی طے شدہ رقم خزانے میں جمع نہ کرائے یا جتنا خرچ کرنے کو کہا گیا تھا اتنا خرچ نہ کرے یا موصولہ آمدنی کو ٹھیک طور پر ظاہر نہ کرے وہ خورد برد کا ارتکاب کرے گا اس پر بارہ گناہ جرمانہ عائد ہو گا۔

غبن کے مختلف طریقے درج ذیل ہیں۔

وصول شدہ رقم دیر سے درج کرنا' وصولی بعد میں کرنا درج پہلے کرلینا' وصولی نہ کرنا' جن کی وصولی مشکل ہو اسے وصول شدہ ظاہر کرلیا جائے اور وصول کرنے کے باوجود وصول طلب ظاہر کیا جائے اور جو وصول نہیں ہوا اسے وصول کیا ہوا دکھایا جائے۔ وصول کچھ اور ہوا اور درج کچھ اور کیا جائے' جو کچھ ایک ذریعہ سے وصول ہوا اسے دوسرے ذریعے سے حاصل کردہ بتایا جائے۔ جو چیز جزوی طور پر ملی ہو اسے مکمل وصول کردہ ظاہر کیا جائے۔ جو چیز دینا تھی نہ دی جائے اور جو نہ دینا تھی دے دی جائے۔ ادائی وقت پر نہ کرنا' بننے والے کم قیمت تحائف کو قیمتی بتانا اور بیش قیمت کو معمولی' تحفہ کسی اور سے ملے نام کسی اور کے درج ہو' جو خزانے میں جمع شدہ ہو نکال لیا جائے اور جو داخل خزانہ نہیں اسے درج کرلیا جائے' مجموعی رقموں کو متفرق اور متفرق کو مجموعی رقم کے طور پر دکھایا جائے' زیادہ قیمتی چیزوں کے بدلے میں کم قیمت اشیاء لے لی جائیں۔ کم قیمت اشیاء کے بدلے میں زیادہ قیمت والی اشیاء لے لی جائیں' چیزوں کی قیمتیں گھٹا یا بڑھا دینا' راتوں کا شمار گھٹا یا بڑھا دینا' سال کے مہینوں اور مہینوں کے دنوں میں تطابق نہ ہو' ذاتی نگرانی میں ہونے والے کاموں کی غلط رپورٹ' وصولی کے ذریعہ کے بارے غلط بیان' رعایتوں کے متعلق جھوٹ بولنا' کام جو سرانجام دیا گیا اس کے متعلق غلط بیانی' (چاندی سونے کے) معیاری اور خالص ہونے کی علامات اور ان کی پرکھ کے متعلق غلط بیانی' غلط اوزان اور پیمانہ جات کا استعمال' چیزوں کی گنتی میں گڑ بڑ' حجم کی پیمائش کے لیے اصل پیمانوں کی جگہ نقلی پیمانوں مثلاً "بھاجن" کا استعمال۔ اس صورت حال میں ذمہ دار اشخاص جیسے کہ خزانچی' طے کرنے والا' وصول کرنے والا' ادا کرنے والا' وزارت کے ملازمین وغیرہ سے علیحدہ علیحدہ پوچھ گچھ کی جائے اگر ان میں سے کوئی دروغ گوئی کرے تو اس کو جرم کے مطابق سزا دی جائے۔

اعلان کرایا جائے کہ جس کو فلاں شخص سے نقصان پہنچا ہو وہ بادشاہ کے دربار میں شکایت درج کرائے۔ جو لوگ ایسا کریں ان کے نقصان کو پورا کیا جائے۔

اگر کسی پر بہت سے الزامات ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کا بھی معقول جواب نہ دے سکے تو اس کو موقع فراہم کیا جائے کہ وہ ان میں سے ہر ایک الزام کی الگ الگ صفائی پیش کرے بصورت دیگر ہر الزام پر الگ الگ مقدمہ قائم کیا جائے۔

اگر کوئی حکومتی ملازم بڑی رقم کا کچھ حصہ خورد برد کرے تو پوری رقم کا جواب دہ ہو گا۔

جب کوئی جاسوس کسی خورد برد کے متعلق اطلاع پہنچائے اور ثابت کر دے تو اس رقم کے چھٹا حصہ کے مساوی انعام سے نوازا جائے۔ اگر وہ سرکاری ملازم ہو تو بارھویں حصہ کا حق دار ہو گا۔

اگر کوئی مخبری کرنے والا کسی بڑی خورد برد کو جزوی طور ثابت کرے تو اس کو اسی رقم کے تناسب سے مقررہ انعام دیا جائے۔

کوئی مخبر اپنے لگائے ہوئے الزام کو صحیح ثابت نہ کر سکے تو اس پر جرمانہ عائد ہوا اور جسمانی سزا بھی دی جانی چاہئے۔ اسے بغیر سزا خلاصی نہ ملنی چاہئے۔ اندریں صورت ہو سکتا ہے کہ مخبر چغلی کا الزام کسی دوسرے پر لگائے اور کسی اور طریقے سے اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرنے کی کوشش کرے، جو سراغ رساں ملزم کے ورغلانے سے اپنے بیان سے دست بردار ہو جائے اسے سزائے موت دی جائے۔

باب: 9

ریاستی اہلکاروں کے کردار کی جانچ

جو لوگ وزارت کے منصب کی قابلیت کے حامل ہوں ان کو استعداد کے مطابق مختلف محکموں کی نگرانی سونپی جائے گی۔ ان کی روزانہ نگرانی ہو گی کیونکہ لوگ عام طور پر مستقل مزاج نہیں ہوتے اور گھوڑوں کے مانند ان کے مزاج کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ وہ ہتھیار اور ذریعے جن سے وہ کام لیتے ہیں۔ وہ جگہ جہاں وہ کام کرتے ہیں' کام کی صحیح نوعیت' اس پر خرچ ہونے والی رقم اور اس سے برآمد ہونے والے نتائج' اس سب پر نظر رکھنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ حکم کے مطابق اپنا کام اس طرح کریں کہ آپس میں نہ تو لڑائی جھگڑا کریں اور نہ ہی ساز باز۔

جب ان میں گٹھ جوڑ ہوتا ہے تو یہ سرکاری مال کھا جاتے ہیں۔ جب آپس میں مخالفت ہو تو کام کا ستیاناس ہوتا ہے' وہ فوراً" خطرے سے مالک کو باخبر کیے بغیر معاملے کو جیسے تیسے سدھارنے کی کوشش کریں گے۔ لاپروائی کی صورت میں ان پر ان کی روزانہ تنخواہ کے حساب سے دگنا جرمانہ عائد ہو اور وہ نقصان بھی پورا کریں۔ جو کارندہ مقررہ محصول یا اس سے زیادہ وصول کرلے اسے انعام سے نوازا جائے اور ترقی دی جائے۔

اساتذہ کے بقول جو کارندہ صرف تو زیادہ کرے اور آمدنی کم پیدا کرے وہ ضرور خورد برد کر رہا ہے اور وہ کارکن جو آمد میں اضافہ کرے اور خرچ کم کرے اور وہ افسر جو جتنا خرچ کرے اتنا ہی لے آئے اس کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ نہیں کھا رہا۔ لیکن کوٹلیہ کا کہنا یہ ہے کہ خورد برد کا علم صرف اور صرف مخبری ہی سے ہو سکتا ہے۔

جو شخص آمدنی میں تخفیف کا سبب بنتا ہے وہ خزانے کو گھن لگاتا ہے۔ اگر تو وہ لاپروائی سے نقصان کرے تو اسے اس کو پورا کرنا ہو گا۔ جو آمدنی کو دگنا کرکے ظاہر کرتا ہے وہ ملک کا خون چوستا ہے اگر وہ زیادہ آمدنی لے آئے اور اس کا جرم معمولی ہو تو اسے متنبہ

دیا جائے اگر جرم بڑا ہو تو پھر سزا دینا چاہیے۔ جس نے سرکاری رقم فضول خرچ کر دی
س نے کارکنوں کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا۔ ایسے عہدیدار کو منصوبے کی نوعیت' صرف
نے والے وقت' اجرت اور سرمائے کے تناسب سے سزا دی جائے۔

ہر شعبہ کا سربراہ اس بات کا خیال رکھے کہ کتنا کام ہوا' اس سے حاصل کیا ہوا اور
رچ کیا ہوا۔ وہ اس بات کا بھی دھیان رکھے کہ کارندوں میں سے کون کھاؤ پیو ہے' کون
خیل۔ جو باپ دادا کی بنائی ہوئی جائیداد کو بیچ کھائے وہ کھاؤ پیو ہے' جو اپنی کمائی کو اللوں
تللوں میں اڑائے وہ فضول خرچ ہے' جو خود پر اور دوسروں کی جان پر جبر کرکے مال جمع
رے وہ بخیل ہے۔ اس طرح کے لوگوں میں سے جس کو کسی بڑے گروہ کا تحفظ حاصل ہو
سے کچھ نہ کہا جائے لیکن جس کو اس قسم کا تحفظ حاصل نہیں اسے معاف نہ کیا جائے۔

جو شخص اچھی خاصی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود دولت کے حصول میں لگا رہے'
اس دولت کو کہیں لگائے یا اس میں اضافہ کرے' یا دیہاتیوں یا شہریوں کو قرض دے بیرونی
ممالک میں سرمایہ منتقل کرے تو سراغ رسانوں کی مدد سے معلوم کرنا چاہیے کہ اس کو
مشورہ دینے والے' ملازم' رشتہ دار شریک کون ہیں اس کی آمد اور خرچ کیا ہے' دوسرے
ملکوں میں اس کے کارندوں سے حقیقت اگلوائی جائے جب راز معلوم ہو جائے تو اسے قتل
کرا دیا جائے اور ظاہریوں کیا جائے کہ اس کے کسی دشمن کا کام ہے۔ ہر شعبے کے نگران
اپنا اپنا کام محاسبوں' منشیوں' صرافوں' خزانے کے عہدیداروں اور افسروں کی مدد سے کریں
گے۔

فوجی عہدیداروں کے پاس کام کرنے والے قابل اعتماد لوگوں کے ذریعے محاسبوں اور
منشیوں کے کام کی مخبری کرائی جائے۔

جس طرح زبان کی نوک پر رکھے شہد یا زہر کو بغیر چکھے چھوڑ دینا ناممکن ہے اس طرح
سرکاری ملازم کے لیے ناممکن ہے کہ سرکاری مال کو تھوڑا سا نہ چکھے۔ جس طرح پانی میں
مچھلی کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ پانی پی رہی ہے یا نہیں۔ اس طرح سرکاری ملازم
کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مال کھا رہے ہیں یا نہیں۔

آسمان پر پرفشاں پرندے کی حرکت دیکھی جاسکتی ہے' سرکاری ملازم کی نیت کو نہیں
پرکھا جاسکتا' سرکاری ملازمین سے ان کی ناجائز جائیداد ضبط کرلی جائے گی۔ ان کو ایک جگہ

سے دوسری جگہ تبدیل کیا جاتا رہے گا تاکہ وہ سرکاری مال سے خورد برد نہ کر پائیں اور کھایا جانے والا مال اگل دیں۔ جو لوگ محصولات میں اضافہ کریں اور خیر خواہی کے جذبے سے بادشاہ کی خدمت کریں ان کو پکا کر دیا جائے۔

باب: 10

ریاستی فرامین کے جاری ہونے کا طریقہ

(قدیم اساتذہ) کہتے ہیں کہ لفظ "شاسن" صرف حکم شاہی کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ شاہی احکام بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ صلح اور جنگ دونوں کا انحصار شاہی حکم پر ہوتا ہے۔ جو اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو ہر قسم کے قواعد و ضوابط سے آگاہی رکھتا ہو' خوش خط ہو' انشاء پردازی میں مہارت رکھتا ہو' مطالعے میں تیز ہو' وہ شاہی احکام نویسی پر متعین ہو گا۔ وہ بادشاہ کے حکم کو بغور سن کر معاملہ کو سمجھ کر حکم کو تحریر کرے گا۔

کسی بادشاہ کے لیے لکھے گئے خط میں اس کے ملک و دولت' خاندان اور نام وغیرہ لکھے جائیں گے۔ معمولی آدمی کے لیے لکھے جانے والے خط میں ان کا اور ان کے ملک کا نام مناسب آداب کے ساتھ لیا جائے گا۔

ذات' خاندان' سماجی حیثیت' عمر' علم' عہدہ' دولت' سیرت' قریبی رشتوں' جگہ' اور وقت کے تحریر کرنے کے بعد حکم نویس مکتوب الیہ کی حیثیت کے مطابق مناسب لفظوں میں مسودہ تیار کرے گا۔ مضمون ، مطالب کی ترتیب مناسبت' تکمیل' شگفتگی' وقار اور توضیح احکام کی اہم خوبیاں ہیں۔

مضمون کے مختلف نکات کو ان کی اہمیت کے مطابق ترتیب سے تحریر کرنا حسن ترتیب کہلاتا ہے۔

تحریر کیے جانے والے مطالب ایک دوسرے سے مختلف نہ ہوں۔ ان میں تسلسل اور ربط ہو تو ایسی تحریر کو مربوط کہا جائے گا۔

تحریر حشو و زوائد سے پاک ہو مفاہیم و مطالب' دلائل و نظائر کے ساتھ بیان کیے گئے ہوں جہاں پر زور دینے کی ضرورت ہو زور دیا جائے تو اس خصوصیت کو تکمیل کہا جائے گا۔

حسن انشاء کے ساتھ بات خوش آئند طریقے سے کی جائے گی تو یہ شگفتگی ہے۔

عوامی بول چال کے الفاظ اور محاورات کے استعمال سے پرہیز تحریر کو وقار بخشتا ہے

مانوس الفاظ استعمال کرنے سے تحریر میں روانی اور وضاحت پیدا ہوتی ہے۔

حروف تہجی الف (اکار) سے شروع ہو کر کل 63 ہیں۔ حروف کے مجموعے سے لفظ بنتا ہے۔ الفاظ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اسم' فعل' سابقے اور حرف جو لفظ جوہر یا ذات کو ظاہر کرے اسم کہلاتا ہے۔ جو کسی عمل کو ظاہر کرے وہ فعل ہے اور "پر" وغیرہ سابقے ہیں "چ" وغیرہ حرف ہیں۔

الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے کوئی بات پورے طور پر بیان ہو جملہ کہلاتا ہے۔ تراکیب جن میں تین سے زائد اور ایک سے کم جوڑ نہ ہو اس طرح بنائی جائیں کہ آگے والے الفاظ سے معنا" ہم آہنگ ہوں۔

لفظ "اتی" فرمان کی تحریر کے خاتمے کو ظاہر کرنے کے لیے اور کبھی زبانی پیغام کی علامت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل 13 مقاصد ہیں جن کے لیے عموما" شاہی مراسلت ہوتی ہے۔

لعنت ملامت' تحسین' استفسار' بیان' درخواست' انکار' تنقیص' ممانعت' حکم' صلح' امداد' دھمکی اور ترغیب و تحریض۔

کسی کے خاندان' جسم یا فعل میں عیب نکالا جائے تو یہ لعنت ملامت کی ذیل میں آئے گا۔

کسی کے خاندان' ذات یا عمل کو سراہنا تحسین و توصیف کی ذیل میں آتا ہے۔

سوال کرنا "کیا" "کیوں" استفسار ہے۔

راہ سجھانا بیان ہے۔

التجا کرنا درخواست ہے۔

یہ کہنا کہ "میں نہیں دوں گا" انکار ہے۔

یہ کہنا کہ "یہ تمہیں زیب نہیں دیتا" تنقید ہے۔

یہ کہنا کہ "یہ مت کرو" ممانعت ہے۔

یہ کہنا کہ "ایسا کرو" حکم ہے۔

یہ کہنا کہ "تمہارے اور ہمارے درمیان فرق کیا ہے۔ جو تمہارا ہے وہ ہمارا ہے" مصالحت ہے۔

مشکل وقت میں مدد کا وعدہ کرنا اعانت ہے۔

کسی کام کے نتائج سے آگاہ کرنا دھمکی ہے۔

ترغیب و تحریص تین اقسام کی ہوتی ہے۔ وہ جو رقم کی خاطر کی جائے' وعدہ خلافی کی صورت میں کی جائے یا کسی مشکل وقت میں کی جائے۔

اطلاع دینا' حکم' انعام' معافی' رخصت' جواب اور عام اعلان بھی فرامین ہی کی اقسام ہیں۔

جب کبھی خاص طور پر سرکاری ملازمین کے متعلق بادشاہ کی طرف سے سزا یا انعام کا اعلان کیا جائے تو یہ حکم کہلائے گا۔

جب کسی کے نقصان کی تلافی کے لیے انعام دینا ہو تو انعام کا فرمان تحریر ہو گا۔

جب کسی مخصوص طبقے' شہر یا ملک کو کوئی رعایت دینی ہو تو معافی کا حکم جاری ہو گا۔

اجازت کا فرمان زبانی یا تحریری اجازہ کہلائے گا۔

آفات ارضی و سماوی یا انسانی پیدا کردہ مشکلات و مصائب کے لیے ہدایت نامہ جاری ہو سکتا ہے۔

جب بادشاہ کسی خط کو دیکھ کر اس کے جواب کے متعلق صلاح مشورہ کے بعد کوئی رائے قائم کر لے تو اس کے منشاء کے مطابق جواب تحریر کیا جاتا ہے۔

اگر بادشاہ اپنے نائب یا دوسرے حکام کو مسافروں کے تحفظ کی ہدایت کرے تو یہ عام اعلان ہو گا۔

بات چیت' رشوت دینا' تفریق پیدا کرنا' اور کھلا حملہ کرنا حکمت عملی کی مختلف شکلیں ہیں۔

بات چیت کی پانچ اقسام کی ہوتی ہے۔ مدح و ثناء' باہمی تعلق کا حوالہ دینا' دونوں فریقین کو ممکنہ حاصل ہونے والے فوائد بتانا' مستقبل کے لیے اچھی امیدیں دلانا' مشترک فوائد پر زور دینا۔

جب دشمن کے خاندان' ذات' مشغلے' کردار' علم و فضل' مال و دولت وغیرہ کی تعریف و تحسین کی جائے تو یہ مدح خوانی ہے۔

جب مشترک بزرگوں، قریبی رشتہ داروں، استادوں، پروہت، خاندانی قرابتوں اور دوستوں کا مذکور ہو تو یہ "تعلقات کا اظہار" ہو گا۔

جب دونوں فریقوں یعنی بادشاہ اور اس کے دشمن کو ایک دوسرے کا معاون ظاہر کیا جائے تو یہ مشترکہ مفادات کا بیان ہو گا۔

یہ کہنا کہ اگر یوں ہو تو اس سے یہ خوشگوار نتائج مرتب ہوں گے ترغیب دلانے کی ذیل میں آتا ہے۔

یہ بیان کرنا کہ میں اور تم غیر نہیں جو میرا ہے وہ تمہارا ہے مشترکہ منفعت کا اظہار ہے۔

رقم پیش کرنا کھلی رشوت ہے۔

خوف دلانا اور بھیانک نتائج سے ڈرانا تہدید ہے۔

مجادلہ مقاتلہ اور مصیبت میں ڈالنا حملہ آوری ہے۔

بھدی اور بدنما تحریر، غیر مربوط باتیں، خواہ مخواہ کی تکرار قواعد کی غلطیاں اور بے ترتیبی انشاء کے عیب ہیں۔

میلا، بدصورت ورق اور پھیکی تحریر بدنمائی پیدا کرتی ہے۔

پچھلی باتوں کا بعد کی باتوں سے مختلف ہونا تناقض ہے۔

ایک بات کو کئی بار دہرانا تکرار ہے۔

مذکر مونث، واحد جمع، زمانہ، ضمیر، معروف مجہول کے استعمال میں غلطی کرنا قواعد کی غلطیاں ہیں۔

عبادت میں بے موقع وقفہ دینا، نامعقول پیرے بنانا اور اس طرح کی دوسری خامیاں تحریر کا عیب شمار ہوتی ہیں۔

کوٹلیہ نے ہر قسم کی علمی کتابوں کے مطالعے (26) اور تحریر کے طریقوں کے مشاہدے کے بعد بادشاہوں کے لیے یہ اصول مرتب کیے ہیں۔

باب: 11

خزانچی کا منصب اور داخل خزانہ کیے جانیوالے جواہرات کی تحقیق

خزانچی، جواہر اور قیمتی چیزیں بااعتبار لوگوں کے سامنے خزانے میں داخل کرے گا۔
موتیوں کی یہ اقسام تامر پرنی، پانڈیہ کواٹک، پاشکا، کلا اور چورنا درج ذیل جگہوں سے آتی ہیں۔
مہندرا کے پہاڑ، دریائے کاردم، دریائے سروستی، جھیل ہراوا اور ہمالیہ پہاڑ کا گرد و نواح۔
سیپ اور شنکھ وغیرہ ذرائع ہیں جن سے موتی بر آمد ہوتے ہیں۔
درج ذیل موتی نحس شمار ہوتے ہیں۔
مسور کی شکل کا، تین جوڑ والا، کچھوے کا ہم شکل، نیم بیضوی، متعدد تہوں والا، خراش دار، کھردری سطح والا، داغ دار، جوگیوں کے بدھنے کے مانند، گہرے بھورے یا نیلے رنگ کا، اور وہ جس کو بری طرح چھیدا گیا ہو۔
درج ذیل بہترین شمار ہوتے ہیں۔
بڑا، گول، سڈول، چمک دار، سفید، وزنی، ملائم اور جو صفائی و مہارت سے چھیدا گیا ہو۔
مالاؤں کی کئی اقسام ہیں، مثلاً" شیر شک، اپ شیر شک، پرکانڈک، اوگھاٹک اور تارا پربندھ۔
"اندرج چھند" ایک ہزار آٹھ لڑیوں والے ہار کو کہتے ہیں۔ اس سے نصف لڑیوں والے کو وجے چھند کہتے ہیں۔ اردھ ہار 64 لڑیوں کا، رشمکلاپ 54 لڑیوں کا، گچھا 32 لڑیوں

کا' نگ شتر مالا 27 لڑیوں کا' اردھ گچھا 24 لڑیوں کا مانوکا 20 لڑیوں کا اور اس سے نصف کا اردھ مانوکا۔

اگر ان مالاؤں کے درمیان میں ایک نگ بھی ہو تو ان کے نام کے ساتھ مانوک لگتا ہے۔ جب مالا کی لڑیاں شیشگ کی شکل کی میں ہوں تو اسے شدھ ہار کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری شکلوں کے لیے نام ہیں۔ جس کے عین وسط میں ایک نگینہ ہو اسے اردھ مانوکا کہتے ہیں۔ اگر مالا میں تین چپٹی شکل کے نگ پروئے ہوئے ہوں تو اس کو تری پھلکا اور پانچ ہوں تو پنچ پھلکا کہتے ہیں۔ ایک لڑی کی مالا ایکاولی کہلاتی ہے اور اگر اس کے وسط میں نگینہ ہو تو یشٹی کہلائے گی اور اگر سونے کے دانے لگے ہوں تو رتنا ولی۔ ہر موتی کے ساتھ ایک سونے کا دانہ ہو تو "اپ ورتک" کہیں گے۔ دو موتی کی لڑیوں کے وسط میں سنہری لڑی ہو تو "سوپانک" اور اس میں نگینہ بھی ہو تو منی سوپانک۔ سکر' کمر' بازو' کلائی اور پنڈلیوں میں پہنی جانے والی لڑیوں کو بھی انہی پر قیاس کر لیں۔

کوٹ' کوٹا سے نکلتا ہے' مالیک' مولیا سے اور پار سمدارا سمندر پار سے آتا ہے۔

جس نگ کا رنگ سرخ کنول کی طرح ہو یا پارجات کے پھول کی مانند یا طلوع ہوتے آفتاب کا ہم رنگ ہو "سوگندھکا" کہلاتا ہے۔

ویدوریہ مانک نیلے کنول کے جیسا یا سرش کی طرح' یا پانی کے رنگ کا سا یا نئے بانس کی مانند یا طوطے کے پروں جیسا ہو گا۔ اس کی دیگر اقسام "پشیہ راگ' گومترکا" اور "گومتیکا" ہیں۔ نیلی دھاریوں والا' کلایا کے رنگ جیسا گہرا نیلا جامن کی طرح یا بادلوں کی طرح نیلوں' "اندر نیلم" کہلاتا ہے۔

نگینے چھ پہلوؤں والے بھی ہوتے ہیں' مربع بھی اور گول شکل کے بھی۔ ان میں آنکھوں کو چندھیا دینے والی دمک ہوتی ہے۔ صفائی' شفافی' چمک اور روشنی بھی۔

مدہم رنگ' دھندلاہٹ' دھبے' سوراخ بھری تراش وغیرہ نگینوں کے عیب ہیں۔

نگینوں کی گھٹیا قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

وملک' سس یک' انجن مولک' پتک' سلبھک' لوہتاک' امرتام سک' جیوتیر شک' آنچ چھتر سے آنے والا' کورپ' پوت کورپ' سگندھی' کیشریک شکتی چورنگ' شلاپروالک' پلک' شکرپلک۔

مندرجہ بالا کے علاوہ جو نگینے ہوں وہ معمولی معدنیات ہیں۔ ہیرے سبھا راشٹر' مدھم راشٹر' کاشمہ میں پائے جاتے ہیں اور انہیں جگہوں کے ناموں سے موسوم ہیں' کوہ وودوت کٹ کے گرد و نواح میں ملنے والا ہیرا شری کٹ نک کہلاتا ہے' منی من تک کے جوار میں پایا جانے والا منی منتک کے نام سے ہی موسوم ہے۔ ایک اور ہیرا اندر وانک نام کا بھی ہے۔ ہیرے کانوں یا ندی نالوں میں سے ملتے ہیں۔

ہیرے مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں مثلاً" بلی کی آنکھ جیسا' سرس کے پھول جیسا' گائے کے پیشاب جیسا یا اس کے پتوں جیسا یا بھنگڑی جیسا یا مالتی کے پھول جیسا' یا مذکورہ بالا پھولوں جیسا۔

بہترین ہیرا درج ذیل خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے۔

بڑا' بھاری' مضبوط اور سڈول ہو' برتنوں پر خراش ڈال سکے' روشنی کی شعاعوں کو منعکس کرے اور چمکدار ہو۔

وہ ہیرا جس میں زاویے نہ ہوں' ہموار نہ ہو' ایک طرف سے دبا ہوا ہو وہ منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

مونگے کی دو اقسام اپ کندک اور ویورنک ہیں جن کا رنگ یاقوت جیسا ہوتا ہے یہ بڑے سخت ہوتے ہیں اور ان میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی۔

ساتن صندل کی ایک قسم ہے جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور اس میں سوندھی سوندھی خوشبو ہوتی ہے۔

گوری شک گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور بو مچھلی کی سی ہوتی ہے۔ ہری صندل کا رنگ طوطے کے پروں جیسا اور بو املی یا آم کی سی۔ تارنسی اور گرا مرک بھی سرخ یا گہرے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی بو بکری کے پیشاب کی سی ہوتی ہے۔

دیوا سبھا کا رنگ سرخ اور بو کنول کے پھول سی ہوتی ہے۔ جاپا' جونگا اور تروپا بھی سرخ رنگ کے اور نرم ہوتے ہیں۔ مالا ہلکا سرخ' کچندن کھردرا' سیاہ یا گہرا سرخ' کالا پہاڑ سے آنے والا گہرا سرخ اور خوشنما ہوتا ہے اور کوشاگر پہاڑ سے آنیوالا سیاہ یا چتکبرا ہوتا ہے۔

شتودکا کی خوشبو کنول کی سی اور رنگ سیاہ' ناگا پہاڑ سے آنے والا کھردرا اور رنگ سیوال کی مانند' اور ساکلا بھورا ہوتا ہے۔

صندل کی خوبیاں یہ ہیں۔ ہلکا ہو' نرم ہو' گھی کی طرح چکنا ہو۔ خوشگوار مہک رکھتا ہو۔ جلد میں جذب ہونے والا ہو۔ رنگ یا خوشبو تبدیل نہ کرنیوالا گرمی میں نہ پگھلنے والا حرارت جذب کرنے والا اور جسم کو ٹھنڈک پہنچانے والا ہو۔

جونگاکااگرو سیاہ یا چتکبرا ہوتا ہے۔ ڈونگا کا سیاہ اور سمندر پار کا چتکبرا ہوتا ہے اور اس میں اشیر کی بو یا نوا مالیک کی مہک ہوتی ہے۔

"اگرو" وزنی' ملائم' چکنا اور دیر تک مہکنے والا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سلگتا ہے۔ گرمی جذب کرلیتا ہے جلد پر چپک جاتا ہے اور رگڑنے سے بھی نہیں چھوٹتا۔

تیل پرنک جو اشوک گرام سے آتا ہے۔ گوشت کے رنگ کا ہوتا ہے اور نیلے کنول کی مہک دیتا ہے۔ جونگا کا سرخی مائل زرد اور خوشبو میں نیلے کنول یا گائے کے پیشاب جیسا' سو ورن کریک سرخی مائل زرد اور ترنج کی مہک والا' یورن دو پیک خوشبو میں کنول کا سا یا مکھن کی طرح' بھدر شری اور پارلوہت یک جائفل کی رنگت کا' آنتروتیہ کارگس کے رنگ کا' ان دونوں کی خوشبو چنبیلی کی سی ہوتی ہے۔ کالیک جو سورن میں پایا جاتا ہے زرد اور ملائم ہوتا ہے۔

تیلیپارنک کو بھگونے' ابالنے یا جلانے سے اس کی مہک میں کوئی تبدیلی نہیں آتی یہ صندل اور اگر سے مشابہ ہوتی ہیں۔ سمور کی اقسام کانت ناوک' پوروے یک اور یوروتک قابل ذکر ہیں۔ کانت ناوک کا رنگ مور کی گردن جیسا اور پوروے یک نیلا زرد اور سفید ہوتا ہے۔

"بیسی" اور "مہابیسی" چمڑا دوادش گرم' سے آتا ہے۔ ہلکے رنگ کا روئیں دار اور داغدار بیسی کہلاتا ہے کھردرا اور سفید مہابیسی' یہ 12 انگل لمبے ہوتے ہیں۔

چمڑے کی کچھ دوسری قسمیں شیامکا' کالکا' کدلی' چندر وترا اور ساکلا ہیں جو اروہا سے آتی ہیں۔ شامکا بھورا جبکہ کالکا بھورا یا کبوتری رنگ کا ہوتا ہے۔ دونوں آٹھ آٹھ انگل کے ہوتے ہیں۔ کدلی سخت اور 2 فٹ لمبا ہوتا ہے کدلی میں چاند کی طرح چتیاں ہوں تو چندر وتر کدلی کہلائے گا۔ اس کی لمبائی تین چوتھائی ہوتی ہے۔ ساکل ملے جلے رنگوں کا ہوتا ہے اور اس پر برص کے داغوں کی طرح گول گول نشان پڑے ہوتے ہیں۔

سامور' چناسی اور سامولی اقسام کی کھالیں باہلو سے آتی ہیں سامور 36 انگل لمبا اور

سیاہ' چٹاسی سرخی مائل سیاہ اور سامولی تین رنگ کا ہوتا ہے ساتنا' تل تولہ اور ورت پچھا آبی جانوروں کے چرم ہیں۔ ساتنا سیاہ رنگ کا' تل تولہ گھاس کی مانند اور ورت پچھا بھورا ہوتا ہے۔ بہترین کھال ملائم' ہموار اور گھنی روئیں دار ہوتی ہیں۔

اون سے تیار ہونے والے کمبل سفید' سرخ یا کنول کے رنگ کے ہو سکتے ہیں۔ یہ اون کے بٹے ہوئے مختلف ٹکڑوں کو جوڑ کر بھی بنائے جاسکتے ہیں اور کئی رنگوں کے اونی دھاگوں کو بن کر بھی۔

اونی کمبل دس قسم کے ہوتے ہیں۔ کمبل' کوچ پک' کل متکا' سومتکا' ترگا سترن' ونک' تل چھک' واروان پرستوم اور سمنت بھدرک۔

چکنا' چمکیلا' باریک ریشے سے بنا ہوا اور نرم کمبل بہترین ہوتا ہے۔ بھنگسنی 8 ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ یہ بارش سے بچنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اپھارکا' بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ یہ دونوں نیپال سے آتے ہیں۔ سمپت کا' چترا کشرکا' لمبرا' کلوانکا' پراورکہ' ست نکا جنگلی جانوروں کے اون سے تیار ہوتے ہیں۔ وانگا میں تیار ہونے والا سفید اور ملائم ہوتا ہے یہ "رکولا" کہلاتا ہے پانڈیا میں تیار ہونے والا کالا اور نگینے کی طرح چکنا ہوتا ہے۔ سورن کنڈیا میں تیار ہونے والا سورج کی طرح سرخ اور نگینے کی طرح چمک دار ہوتا ہے۔ یہ پانی میں بھگوئے دھاگوں سے بنایا جاتا ہے۔ یہ اکہرا' دوہرا' تہرا اور چوہرا ہوتا ہے۔ کاشی' بنارس یا پانڈیہ میں تیار ہونے والی اقسام بھی اسی طرح کی ہیں۔ مگدھی' پانڈری اور سون کدیا کے پارچہ جات ریشے سے بنتے ہیں جو ناگ ورکش' لکوچا' وکولا اور واتہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ناگ ورکش پیلا' لکوچا گندمی' وکولا سفید' باقی مکھن کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان سب میں سے سورن کدیہ میں ہونے والا بہترین ہوتا ہے۔ یوں ہی کوسیہ' ریشم اور چین کی مصنوعات کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

سوتی پارچہ جات میں مدھورا' اپ رانتا' مغربی کالنگا' کاش وانگا' واشا اور میس دیشوں کے کپڑے بہترین ہوتے ہیں۔

وہ نگینے جن کا ذکر یہاں نہیں ہوا خزانہ دار ان کے حجم' قیمت' قسم' شکل' فائدے' استعمال اور وہ ملاوٹ جو آسانی سے معلوم نہیں کی جاسکتی نیز منحوس اثرات زائل کرنے کے طریقے ان سب امور کی تصدیق کرے۔

باب: 12

نظام صنعت اور کان کنی

کانوں کا ناظم جو تانبے اور دیگر دھاتوں کا علم جانتا ہو۔ دھاتوں کو صاف کرنے' پارے کی تکثیف اور نگینوں کی اقسام سے واقف ہو' دوسرے ماہروں اور کارکنوں کی معیت میں ضروری آلات سے لیس تجربہ گاہوں کے ذریعے یہ معلوم کرے کہ کسی کان سے پہلے بھی کچھ حاصل کیا جاچکا ہے یا نہیں۔ اس بات کا پتہ اس جگہ دھاتوں کی کیٹ' کٹھالیوں' کوئلے اور راکھ وغیرہ سے چل سکتا ہے۔ یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کوئی کان جو میدان میں واقع ہو یا پہاڑ' یا ڈھلوانوں پر' نئی ہے یا پرانی۔ اس کی قدر و قیمت کچ دھات کے وزن' رنگ' بو اور ذائقے کی نوعیت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

کھائیوں' غاروں' ڈھلانوں' کھدائیوں یا پہاڑوں سے رسنے والے مادوں جن کا رنگ جامن' آم یا کھجور جیسا ہو' یا پکی ہلدی' کنول کی پتیوں' طوطے اور مور کے پروں کی طرح چمکدار ہو' جن کے نزدیک کوئی جوہڑ یا اسی رنگ کے جھاڑ ہوں جو ملائم' شفاف اور بھاری ہوں تو سمجھا جاسکتا ہے کہ یہاں سونا موجود ہے' یہ بات ان مائعات کے متعلق بھی صحیح ہوگی جو پانی پر تیل کی طرح تیریں' جن پر خاک جم جائے اور جو چاندی یا تانبے کے ساتھ ترکیب پاسکیں۔

یہ علامات اور اس کے ساتھ تیز بو نقطے کی نشان دہی کرتی ہے میدانوں یا کوہستانی ڈھلانوں پر ملنے والی دھاتیں جو زرد' سرخ یا زردی مائل سرخ ہوں' باہم جڑے ہوئے نہ ہوں' جن پر نیلی لکیریں دکھائی دیں' ماش' مونگ یا تلوں کے رنگ کے ہوں' جن پر دہی کی طرح پھٹکیاں ہوں ہلدی' ہرڑ' کنول کی پتیوں' کلیجے اور تلی کی طرح چمکدار ہوں' ان کے اندر ایک ریتیلی تہہ ہو' گول یا صلیب کے سے نشان ہوں' جو گرم ہونے پر ریزہ ریزہ نہ ہوں' ان میں بخارات یا دھواں اٹھے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ سونے کی کچ دھات ہے جو

تانبے اور چاندی کے ساتھ آمیز ہو سکتی ہے۔

ایسی کچدھات جو صدف' کپور' پھٹکڑی' مکھن' کبوتر' فاختہ' وملک یا مور کی گردن کے رنگ کی ہو' اور وہ رنگ دودھیا پتھر' عقیق' گڑ یا شکر' کی طرح اجلا ہو۔ جس کا رنگ۔ کوو دار کنول' پاٹلی' کلایا' پٹ سن اناسی کی طرح ہو' جس کی خوشبو کچے گوشت کی طرح' رنگت دھاری دار شیالی ہو جو گرم کرنے سے بکھرے نہیں اور دھواں دے وہ چاندی کی کچدھات ہے۔

کچدھات جتنی وزنی ہو گی اس میں دھات کی مقدار اتنی زیادہ ہو گی۔ کچدھات کو تکشنا' پیشاب اور قلعی ملاکر گرم کرنے سے ملاوٹوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ وہ سفوف بھی ملایا جائے جو راج ودکھش' وات اور پیلو سے بنایا جائے۔ نیز گائے کے پت اور بھینس' گدھے اور ہاتھی کی لید اور پیشاب بھی شامل کیا جائے۔ دھاتوں کو کھنی' وجرکند کے سفوف' جو' پلارشا اور پیلو کی راکھ یا گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے ساتھ صاف کرنے سے نرم کیا جاسکتا ہے۔ جو دھات ایک لاکھ ذروں میں بکھر جائے اسے اس طرح نرم بنایا جاسکتا ہے کہ تین بار شہد' مدھوکا' بھیڑ' کے دودھ' تلوں کے تیل' گھی' بیکری کینوا' اور کھنی کے مرکب میں بھگویا جائے۔ گائے کے دانتوں اور سینگوں کے سفوف سے دھات ہمیشہ کے لیے نرم ہو جاتی ہے۔

میدانوں' پہاڑی ڈھلانوں سے ملنے والی تانبے کی کچدھات' وزنی' چکنی' ملائم' سیاہ سبز' گہری زردی مائل نیلگوں' زردی مائل سرخ یا سرخ ہوتی ہے۔

سیسے کی کچدھات کاکھ میچکا' کبوتر یا گائے کے پتے کے رنگ جیسی ہوتی ہے اور اس میں سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور کچے گوشت جیسی بو ہوتی ہے۔ ٹین کی کچدھات شور زمین کے مانند دور رنگی یا جلی ہوئی زمین کی سی رنگت کی ہوتی ہے۔

نارنجی' زردی مائل سرخ یا سندورا کے پھول کے رنگ کی کچدھات تکشنا کہلاتی ہے۔

مٹی کانڈا اور بھوج پتر کے مشابہ ویکرنتک کی نشان دہی کرتی ہے۔

قیمتی پتھر صاف شفاف' ہموار' چمکدار' کھنکھناتے نہایت سخت' اور ہلکے رنگوں کے ہوں گے۔

کانوں کی پیداوار کو استعمال میں لانا چاہیے۔ یہ صنعت ایک ہی جگہ مرکوز ہونا چاہیے۔

متعین مرکز کے سوا بنانے' فروخت کرنے اور خریدنے والوں کو سزا دینا چاہیے جو کان کن قیمتی پتھر یا کان میں سے نکلنے والی کوئی اور چیز چرائے تو اس کی قیمت کا آٹھ گنا جرمانہ عائد ہونا چاہیے۔ بغیر اجازت کان کنی کرنے والے کو پابہ زنجیر کرلیا جائے اور مشقت لی جائے جن دھاتوں سے ظروف بنتے ہوں یا وہ جن کو کانوں سے نکالنے کے لیے خاصا سرمایہ درکار ہو ان کو ٹھیکے پر دے دینا چاہیے۔ جس جگہ سرمایہ زیادہ درکار نہ ہو وہاں خود کان کنی کرنی چاہیے۔

کانوں کا نگران افسر تانبے' سیسے' ٹین ویکرنت' آرا کوٹا' ورت' کمسا' تالہ اور لودھرا کی کان کنی کروائے گا اور ان سے بننے والے ظروف کو تیار کروائے گا۔

ٹکسال کا افسر چاندی کے سکے تیار کروائے گا جس میں چار ماشہ تانبا اور ایک ماشہ دوسری دھات شامل ہو گی جیسے ٹکسنا' ٹراپو' سیسہ اور انجن۔ یہ سکے ایک پننہ' چوتھائی پنہ اور آٹھواں حصہ پنہ کہلائیں گے۔

تانبے کے سکے جن میں چار حصے ملاوٹ ہوئی آدھا ماشکا' کاکنی اور آدھ کاکنی کہلائیں گے۔ سکوں کا پارکھ نقد کا بندوبست دو طرح کے مصارف و ضروریات کے لیے کرے گا۔ مبادلہ کے ذرائع کے طور پر اور سرکاری خزانے میں ادائیگی کے لیے قانونی سکے کے طور پر۔ خزانے میں داخل کیے جانے والے سکوں پر لاگو ہونیوالا سرکاری حق جو آٹھ فیصد کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے "روپکا" کہلائے گا۔ پانچ فیصد بیاج' آٹھ فیصد پرکھنے کی اجرت اور اس کے علاوہ ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں سے سوائے ان کے جو ڈھالنے' بیچنے' خریدنے اور پرکھ کرنے والے ہوں' 25 پن کے حساب سے "چا" جرمانے کے طور پر وصول کیا جائے۔

سمندری ذخیروں کا نگران افسر کوڑیوں' جواہرات' قیمتی پتھروں' موتیوں' مونگوں اور نمک وغیرہ کو جمع کروانے کے علاوہ ان کی فروخت کا بھی منتظم ہو گا۔ جب نمک تیار ہو جائے' نمک کا نگران سرکاری محصول اور ریاستی حصے کی مقدار وقت پر وصول کرے گا۔ اور اس کی فروخت سے اصل قیمت حاصل کرنے کے علاوہ اس پر مقررہ حق 5 فیصد بیاج بھی نقد صورت میں وصول کرے گا۔

جو نمک درآمد شدہ ہو اس پر سرکاری حق چھٹا حصہ ہو گا اور اس کی فروخت پر پانچ فیصد بیاج بھی وصول کیا جائے گا۔ یا آٹھ فیصد روپکا۔ اس کے علاوہ سرکاری گھاٹے کی تلافی بھی بصورت نقد۔ خریدار نہ صرف چنگی دے گا بلکہ سرکاری گھاٹا بھی پورا کرنے کا پابند ہو گا۔

نمک میں ملاوٹ کرنے پر انتہائی سخت سزا دی جائے گی' نیز سنیاسیوں کے علاوہ ان کو' جو اجازت حاصل کیے بغیر نمک بنائیں۔ ویدوں کے پنڈت' عابد و زاہد اور عام مزدور اپنے کھانے کے لیے بغیر چنگی دیئے نمک لے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر صورت میں چونے پر محصول عائد ہو گا۔

چنانچہ کانوں سے دس قسم کے محاصل وصول کرنے کے علاوہ حکومت کان کنی اور معدنیات کی خرید و فروخت پر اپنی اجارہ داری مستحکم رکھے گی۔

دس محاصل مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) پیداوار کی قیمت

(2) پیداوار میں حصہ

(3) پانچ فیصد کی شرح سے بیاج

(4) جانچ پرکھ کی اجرت

(5) وہ جرمانے جن کا اعلان کر دیا گیا ہو

(6) چنگی

(7) حاکم ملک کے خسارہ کی تلافی

(8) جرم کی نوعیت پر منحصر مزید جرمانے

(9) آٹھ فیصد حکومتی حق ملکیت اور (10) سکہ سازی' یہ محاصل ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

کانیں ریاستی خزانے کی آمدن کا ذریعہ ہیں۔ خزانے پر ریاست کی گرفت کا دارومدار انہی پر ہے۔ اور زمین جس کی زینت خزانہ ہے یہ دولت اور افواج کی امداد سے قبضے میں لی جاتی ہے۔

باب: 13

صرافہ کا افسر

سونے چاندی کے زیورات تیار کروانے کے لیے متعلقہ افسر ایک بازار صرافاں تشکیل دے گا جس میں چار الگ الگ حصے ہوں گے' ایک مرکزی دروازہ' شاہراہ کے درمیان کے کسی حصے میں ایک ماہر' ہنر مند اور معتبر خاندانی کاریگر کی دوکان ہو گی۔

سونے کی پانچ اقسام ہوتی ہے۔ ندی سے نکلنے والا "جا مبود" کہلاتا ہے۔ شات کنبھ پہاڑ سے آنے والا شات کنبھ۔ ہاٹکا نام کی کانوں سے نکالا جانیوالا ہاٹ کنبھ' وینو پہاڑ سے نکالا ہوا وینو اور شرنگ شوکتی نامی دھرتی سے حاصل شدہ شرنگ شو کبتبع کہلاتا ہے۔

سونا خالص شکل میں بھی پایا جاتا ہے اور پارے' چاندی یا دیگر معدنیات کے ساتھ ملا جلا بھی' تو جو کنول کی پتیوں کی رنگت کا چکدار' بے آواز' ملائم اور چمکدار ہو وہ سب سے اعلیٰ ہے۔ سرخی مائل زرد رنگ کا ہو تو دوسرے درجے کا اور اگر سرخ ہو تو کمتر درجے کا تصور کیا جاتا ہے۔ جو سونا خالص نہ ہو وہ سفیدی مائل ہوتا ہے اس میں جتنی ملاوٹ ہو اس سے چار گنا زائد سیسہ ملائیں۔ جب وہ سیسے کو ملانے کی وجہ سے خستہ صورت اختیار کر جائے تو گائے کا خشک ہو چکا گوبر ملا کر پکائیں۔ جب کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے تو گوبر کی آمیزش والے تیل میں ڈبو دیں۔

کان کا سونا جو سیسے کی آمیزش کی وجہ سے انتہائی سخت اور غیر چکدار ہو۔ اس کو کسی کپڑے میں اچھی طرح ملفوف کر کے پکائیں اور لکڑی پر رکھ کو ٹیں یا پھر کھنبی اور وجر کھنڈا کا آمیزہ بنا کر اس میں اچھی طرح ڈبو دیں۔

چاندی کی اقسام یہ ہیں۔ تنھو دگت جو تتھ پہاڑ سے نکالی جاتی ہے۔ گوڑ سے حاصل شدہ' کامبو پہاڑ سے برآمد شدہ اور چاکروالہ پہاڑ سے ملنے والی۔

سفید چمکیلی اور نرم چاندی سب سے اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے۔ اگر چاندی کی

خصوصیات اس کے برعکس ہوں گی تو وہ گھٹیا چاندی شمار کی جائے گی۔ چاندی سے دیگر کثافتیں نکالنے یا اسے خالص اور صاف کرنے کے لیے کھوٹ کی مقدار سے ایک چوتھائی سیسہ ملائیں۔ چاندی وہی خالص ہو گی جو دندانے دار، چمکدار، سفید اور دہی کے سے رنگ کی ہو جائے۔

اگر کسوٹی پر پرکھتے وقت سونے کی دھاری ہلدی کے رنگ کی ہو تو اس کو سورن کہتے ہیں۔ جب ایک سورن یا 16 ماشے میں ایک سے 16 کاکنی سونے کی جگہ ایک سے 16 کاکنی تانبا ملا دیا جائے اور اس طرح کہ وہ یکجاں ہو جائیں تو اس سے 16 قیراط سونا حاصل ہوتا ہے۔ خالص سونے کی لکیر ڈالیں جب کبھی کسوٹی پر ایک ہموار لکیر مٹائی جاسکے یا لکیر سونے کے برادے یا ناخن کی نوک سے کھینچی گئی ہو تو یہ سراسر دھوکا ہو گا۔

اگر ہتھیلی کا پہلو گلال، لوہے کے زنگ یا گائے کے پیشاب میں بھگو کر سونے کو اس سے چھوئیں گے تو سونا سفید ہو جائے گا۔ تاہم نرم چمکدار کسوٹی کا پتھر سب سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

کالنگا مک کا کسوٹی پتھر بھی جوہری پھلی کے بیج کے رنگ کا انتہائی عمدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ ہموار رنگت کا حامل پتھر سونے کی خرید یا فروخت کے ضمن میں مناسب ہے۔ جس کا رنگ ہاتھی کی رنگت جیسا قدرے سبزی مائل ہو اور شعاعوں کو منعکس کرسکے وہ سونا فروخت کرنے کے حوالے سے بہتر ہے۔ جو مضبوط، دو رنگوں کا اور سخت ہونے کے ساتھ ساتھ غیرشفاف ہو وہ خریداروں کے لیے فائدہ مند ہے۔ جو پتھر چکناہٹ کا حامل، بھورے رنگ کا یکساں رنگ کا نرم اور چمکیلا ہو وہ سب سے بہتر ہے۔

جو سونا تپ جانے پر بھی ایک ہی رنگ کا رہے اور کارندک پھول کی نرم و نازک کونپل کی طرح چمکدار ہو وہ بہترین ہے۔ اگر سونے میں نیلاہٹ ظاہر ہو یا سیاہی کی جھلک نظر آئے تو یہ اس کے کھوٹے ہونے کی وجہ سے ہو گی۔

ترازو اور باٹ کے حوالہ سے ہم مناسب مقام پر بحث کریں گے۔ وہاں درج کی گئیں ہدایات کی رو سے چاندی اور سونا مبادلے میں دیئے جاسکتے ہیں۔ کوئی فرد جو صرافے میں کام نہ کرتا ہو وہاں داخل نہ ہونے پائے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص کسی طرح داخل ہو جائے تو اس کی گردن اتار دی جائے۔ اگر کوئی کارندہ اپنے ہمراہ چاندی یا سونا لیکر داخل ہو

تو اسے ضبط کر لینا چاہیے۔

سنار یا پھر دیگر اہلکار جو مختلف اقسام کے زیورات وغیرہ بنانے پر مقرر کیے گئے ہوں مثال کے طور پر خالص سونے کا کام' جڑاؤ گہنے' کھوکھلے سونے کے زیور یا گھڑت کے لیے تیار شدہ سونا' ان کے علاوہ جھاڑو دینے والے اور دھونکنی چلانے والے' ان سب لوگوں کو بغیر تلاشی صرافے میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ یہ سب اپنے اوزار وغیرہ اور زیر تکمیل کام صرافے میں ہی چھوڑ کر جائیں۔ جو سونا ان کے حوالے کیا جائے اور اس کے علاوہ جو اشیاء وہ بنائیں ان کی صبح اور شام کے اوقات میں کڑی جانچ پڑتال کی جائے اور انھیں دفاتر میں تالا بند رکھا جائے' جس پر نگران افسر اور کارخانہ دار کی مہر ہو گی۔

زیور سازی کے کام کی متعدد اقسام ہوتی ہیں۔ کھیشپن' گن اور شدرک شیشے کے نگ کو سونے میں بٹھانے کے عمل کو کھیشپن کہا جاتا ہے تارکش اور ٹھوس کام کو گن کہا جاتا ہے۔ کھوکھلی ہیئت کو بیشرا کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوراخ گول بندکیاں بنانا شدرک (شودروں کے سے) یا ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے چھوٹی سطح کے کام ہیں۔

سونے میں مختلف الاقسام نگینوں کو جڑنے کے لیے پانچ حصے کنچن (یعنی خالص سونا) اور دس حصے ملاوٹ شدہ سونا جس میں چار حصے تانبا یا چاندی ملی ہو' درکار ہوتا ہے۔ خالص سونے کو کھوٹے سونا سے علیحدہ رکھا جانا چاہیے۔

نازک یا کھوکھلے زیورات میں نگینوں کا کام کرنے کے لیے تین حصے سونا' نگینے کے گھاٹ کے لیے اور چار حصے اس کی تہہ کے لیے درکار ہوتا ہے۔

نوشتہ کے کام کے لیے سونا اور تانبا برابر مقدار میں لیں۔ چاندی کے کام کے لیے سخت یا کھوکھلی چاندی سونے کے آدھے حصے میں ملائی جائے یا پھر سنگرف کے سفوف یا سیال کی مدد سے چاندی کے چوتھے حصے کے برابر سونا زیور پر پھیر دیا جانا چاہیے۔

چمک دمک والے اور خالص سونے کو پتانیہ کہا جاتا ہے۔ اس میں برابر مقدار میں سیسہ اور پہاڑی نمک ملا کر اپلوں کے نیچے گرم کیا جائے تو اس سے لال' سفید' نیلے' سبز طوطا' پری' کبوتری رنگ یا زرد رنگت کے مرکباب بنائے جا سکتے ہیں۔

سونے کا رنگ کرنے کا مسالہ ایک کانی تکشنا سے تیار کیا جاتا ہے۔ جس کا رنگ مور کی گردن کی رنگت جیسا ہلکا نیلا ہوتا ہے۔ جس میں سفیدی کی جھلک اور چمک کے علاوہ

تانبے کی بھی کافی مقدار شامل کی گئی ہوتی ہے۔

خالص سونا یا خالص چاندی کو استھی تتھ کے ساتھ گرم کریں۔ اس کے بعد برابر مقدار میں سیسہ لیکر اس کے ساتھ گرم کریں۔ پھر چار بار تانبے کے خشک سلفیٹ کے ساتھ پکائیں۔ پھر تین بار کپالا میں پگھلائیں اور آخر میں دو بار گائے کے گوبر میں۔ اسی طرح چاندی سترہ بار تتھ کے عمل سے گزار کر اور آخر میں پہاڑی نمک کے ساتھ اتنا گرم کریں کہ سفید روشنی دے اور سورن کے ساتھ آمیز کی جاسکے ایک ماشے میں ایک کاکنی کے بقدر۔ بس اس کے بعد سورن سفید ہو جاتا ہے اور اسے ہی سفید سورن کہا جاتا ہے۔

جب تین حصے خالص سونا 32 حصے خالص چاندی میں ملایا جائے تو اس کے نتیجہ میں بننے والا مرکب سرخی مائل سفید ہو جاتا ہے۔ جب تین حصہ خالص سونا 32 حصے تانبے کے ساتھ آمیز کیا جائے تو نتیجہ کے طور پر مرکب زرد ہو جائے گا۔ زردی مائل مرکب تین حصے رنگین مادہ کو خالص سونے کے ساتھ گرم کرنے پر تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک حصہ خالص سونا دو حصے خالص چاندی کے ساتھ گرم کیا جائے تو مونگ کی طرح سبز مرکب وجود میں آتا ہے۔ جب خالص سونے کو اس کی مقدار کے نصف حصے کے برابر سیاہ لوہے میں ملایا جائے تو اس کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ اوپر بتائے ہوئے مسالے میں اگر خالص سونے کو دوبارہ ڈبویا جائے تو اس کا رنگ طوطا پری ہو جائے گا۔

اس سے قبل کہ ان مختلف اشکال کے سونے کو استعمال میں لایا جائے ان کو کسوٹی پر جانچنا چاہئے۔ نکشنا اور تانبے وغیرہ کے عمل کو بطریق احسن سمجھ لینا ضروری ہے۔ سکوں' جواہرات اور مختلف اقسام کے زیورات کے لیے سونے چاندی کی لازمی مقدار کو تولنے کے لیے ضروری پیمانوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

طبیعت کو لبھانے والا' آنکھوں کو اچھا لگنے والا' اچھی ترکیب سے ڈھلا ہوا' خوشنما' اور دیدہ زیب' آبدار نہ کہ چکا چوند پیدا کرنے والا' پھنکیوں سے خالی' یکساں رنگت کا حامل اور کسوٹی پر معیاری سونے کی لکیر کے موافق لکیر ڈالنے والا یہ سب خالص سونے کی خصوصیات ہیں۔

باب: 14

ریاستی صراف کے فرائض منصبی

شہر کے مکینوں اور دیہات کے باسیوں کی لائی ہوئی دھاتوں سے سکے تیار کرنے کے لیے سرکاری صراف اس ہنر میں یکتا افراد مقرر کرے گا۔ جو لوگ اس کام کے لیے مقرر کیے جائیں گے وہ اپنے فرائض ہدایات کے مطابق بروقت انجام دینے کے پابند ہوں گے۔ اگر وہ یہ بہانہ کریں کہ کام کی مدت اور نوعیت کے واضح ہونے کا انہیں علم نہ تھا تو نہ صرف وہ اپنی مزدوری سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اس سے دوگنا جرمانہ بھی دیں گے۔

زیور یا سکے بنوانے والوں کو ٹکسال کا صراف اسی رنگ اور وزن کا حامل سونا واپس کرے گا جو اس کو دیا گیا تھا۔ ان سکوں کے علاوہ' جو مدت تک زیر استعمال رہنے کے نتیجہ میں گھس گئے ہوں' وہ بہت برس بیت جانے کے بعد بھی وہی سکے ٹکسال میں واپس قبول کریں گے جو کہ جاری کیے گئے تھے۔ ریاستی صراف خالص سونے' سکوں' زیورات اور دھاتوں کی مقداروں کے متعلق ٹکسال میں کام کرنے والے ہنر مندوں اور ملازمین سے معلومات حاصل کرے گا۔

ایک ایسا سونے یا چاندی کا سکہ بنانے کے لیے جو سولہ ماشے کا ہو ایک ماشے کا چوتھا حصہ زائد دھات ٹکسال کو دینی چاہیے جو کہ سکے کی تیاری کے مراحل میں ضائع ہونے والی دھات کی مقدار کے برابر ہوتی ہے۔ رنگنے کا مسالہ دو کائی تکشنا ہوتا ہے جس کا چھٹا حصہ اس عمل کے دوران صرف ہوتا ہے۔

اگر سکے میں کوئی خامی یا نقص رہ جائے تو بنانے والے ہنر مند کو پہلے درجے کی سزا کا مستحق ٹھہرایا جائے۔ اگر سکے کے وزن میں مقررہ وزن کے برعکس کمی بیشی ہو تو کاریگر کو درمیانے درجے کی سزا کا سزاوار گردانا جائے۔ البتہ دھاندلی' سکوں کی تبدیلی اور ناپ تول میں کمی کرنے والے کو سخت سزا دینی چاہیے۔

اگر سرکاری صراف کے علم میں یہ امر آئے کہ کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے سرکاری ٹکسال کی بجائے کسی اور جگہ سے بنوا رہا ہے تو اس پر 12 پن جرمانہ ہو گا۔ اگر کوئی ہنر مند یا اہلکار یہ کام کرتا ہوا پکڑا جائے تو اسے دوگنا جرمانہ کیا جائے۔ پکڑے نہ جانے کی صورت میں وہ طریقے اپنائے جائیں جو چوتھے باب میں بیان کیے گئے ہیں۔ تاہم گرفتار ہونے کی صورت میں اس پر 200 پن جرمانہ عائد کیا جائے یا پھر سزا کی دوسری شکل کے طور پر اس کی انگلیاں کاٹ دی جانی چاہئیں۔

ترازو اور ناپ تول کے دیگر پیمانے متعلقہ افسر سے ہی خریدنا ہوں گے دوسری صورت میں 12 پن جرمانہ لاگو ہو گا۔

اس کام میں ٹھوس اشیاء کو پگھلا کر برتن بنانا' ٹانکا لگانا' دھاتوں کے مرکبات بنانا اور ملمع سازی شامل ہے۔ سنار چکمہ دیتے ہوئے یا تو تول میں دانستہ طور پر غلطی کرتے ہیں' کچھ مقدار کم کر دیتے ہیں یا گرا دیتے ہیں اور پھر اسے بدل دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ کی صفائی بھی اکثر اوقات دکھا جاتے ہیں۔ ڈنڈی مار کر تول میں غلطی کی جاتی ہے۔ ترازو کی چوٹی لمبی رکھ لیتے ہیں یا چھوٹے سر کا ترازو برتتے ہیں۔ اس کے علاوہ کھوکھلی گردن والا' ناقص ڈوریوں والا' غیر معیاری کٹوریوں یا پلڑوں والا' ڈولتا ہوا اور مقناطیس لگا ترازو بھی دھوکا دینے کے لیے اس پیشہ کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

"کرٹیک" کے عمل میں دو حصے چاندی اور ایک حصہ سونے کو اتنے ہی وزن کے سونے کے برادے سے بدل دیا جاتا ہے۔ ولاکا کے بدے سونا اڑا لیا جائے تو اسے ولاکا بدلی کہتے ہیں۔ جب خالص سونے کے برادے کو تانبا ملے ہوئے سونے سے بدلتے ہیں تو اس عمل کو اصطلاحاً" سونا بدلی کہتے ہیں۔

سونے کی چوری کے عمل میں سنار جو اشیاء استعمال کرتے ہیں ان میں کٹھالی کی تہہ میں گھٹیا دھات' دھات کا میل' سنی' چمٹی' دھاتوں کے پترے اور شورہ شامل ہیں۔

یہ لوگ بعض اوقات ایسی ترکیب پر بھی عمل کر گزرتے ہیں کہ کٹھالی میں دراڑ پڑ جائے اور اس میں موجود سونے کے کچھ حصے یا ذرات نیچے جا گریں۔ پھر ان میں سے چند ذرے دوسری گھٹیا دھاتوں کے ذروں کے ساتھ ملا کر چن لیتے ہیں۔ اور انہیں ایک ساتھ ملا کر پگھلا لیتے ہیں اس حرکت کو وسراون یا بکھیرنے کا عمل کہا جاتا ہے۔ کسی زیور کے اجزاء

کی تحقیق کرتے ہوئے سونے کی جگہ پر چاندی یا کوئی ایسی ہی دوسری کم قیمت اور گھٹیا دھات رکھ دینا بھی وسراون ہے۔

دو دھاتوں کو باہم ملانے یا ٹانکا لگانے میں بھی دو اعلیٰ دھات کے حصوں کے ساتھ ایک گھٹیا دھات کا ٹکڑا لگا دیتے ہیں۔ سیسے کے ٹکڑے پر سونے کا پترا لاکھ سے منڈھ دینا گاڑھ پٹیک کہلاتا ہے اس کا مطلب پکی منڈھائی ہوتا ہے۔ اگر ڈھیلا رکھا جائے تو ڈھیلی منڈھائی کہا جاتا ہے۔

بیش قیمت دھات کی ایک تہہ کے نیچے یا دو تہوں کے درمیان کم قیمت دھات کی ایک تہہ لگا دی جاتی ہے اور یہ عمل دو دھاتوں کو پگھلا کر آپس میں آمیز کرتے وقت واقع ہوتا ہے۔ سونے کے دو پتروں کے درمیان چاندی یا تانبے کا ایک پترا بھی رکھ دیا جاتا ہے۔ تانبے کے ٹکڑے پر سونے کا پترا چڑھا کر کنارے ہموار کر دیئے جاتے ہیں اور اسی طریقے سے تانبے یا چاندی کے نیچے بھی کمتر اور کم قیمت دھات چھپا کر کنارے پر ایسی تراش خراش کی جاتی ہے کہ کسی کو معلوم نہیں پڑتا۔ البتہ دونوں طرح کی منڈھائی کو کسوٹی پر جانچ کر، آواز سن کر یا گرم کرکے بہتر انداز میں پرکھا اور معلوم کیا جاسکتا ہے۔

ڈھیلی منڈھائی کو بدر آملہ (FLOCOURTIA CATAPHRACTA) یا پھر جوجوبے پھل کے تیزابی رس یا نمکین پانی میں ڈبو کر معلوم کر سکتے ہیں۔ ٹھوس شے میں سنہری گاد یا شنگرف کے ذرے اس طرح گرم کیے جاتے ہیں کہ سطح کے ساتھ یکجاں ہو جائیں۔ ٹھوس چیز میں بھی گاندھارا کی سنہری گاد سنہری ذرات کے ساتھ ملا کر اس طرح گرم کی جاتی ہے کہ سطح کے ساتھ یکجاں ہو جائے۔ ان دونوں طرح کی ملاوٹوں کو تپا کر ہتھوڑی سے ہلکی ہلکی ضربیں لگائی جائیں تو ملاوٹ کا بھید کھل سکتا ہے۔

سکے یا زیور میں نمک کی آمیزش والی ریت اس طرح گرم کی جاتی ہے کہ سطح سے پیوست ہو جائے۔ ابالنے سے یہ ریت اور نمک الگ ہو جاتا ہے۔

کچھ اشیاء پر لاکھ سے ابرک کی تہہ منڈھ کر اس پر سونے یا چاندی کا دوہرا پترا چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس نوعیت کی شئے کو جس کے اندر شیشہ یا ابرک ہو پانی میں معلق کریں تو اس کا ایک پہلو دوسرے کی نسبت زیادہ ڈوبتا ہے۔ اگر اس کو چھیدنے کی کوشش کریں تو سوئی آسانی سے ابرک کے اندر چلی جاتی ہے۔

نقلی نگینے اور کھوٹا سونا چاندی ٹھوس یا مجوف چیزوں میں اصل کی جگہ لگائے جاسکتے ہیں۔ ان کو تپالیں یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ اس کے بعد ہتھوڑی سے ضرب لگائیں تو کھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے۔

چنانچہ ریاستی صراف کے لیے ضروری ہے کہ جواہر وارید' موتیوں اور سکوں کی خصوصیات' ترکیب' وزن اور اقسام کی بابت مکمل علم رکھتا ہو۔

منڈھائی کو جانچنے کے بہانے بعض اوقات کھوکھلی چیزوں' ڈوریوں یا پیالوں وغیرہ کو جو سونے یا چاندی کے ہوں ہتھوڑی سے ٹھونکا جاتا ہے۔ اس عمل کو "ضرب" کہتے ہیں۔ سونے یا چاندی سے منڈھا ہوا سیسے کا ٹکڑا اصل کی جگہ رکھ دیا جائے اور اس کے اندر سے دھات نکالی جائے تو اسے اوچھیدن کہا جاتا ہے۔

نکشنا سے ٹھوس ٹکڑوں کو کریدا جائے تو اس عمل کو الیکھن کا نام دیا جاتا ہے۔ پریورون سے مراد کپڑے کے کسی ٹکڑے پر ھڑتال' سرخ سنکھیا' شنگرف یا سیاہ نمک پھیر کر بعد ازاں کسی زیور کو اس پر رگڑنا ہے۔ اس نوعیت کی تراکیب سے سونے اور چاندی کی اشیاء کا وزن کم ہو جاتا ہے یا وہ گھس جاتی ہیں لیکن بظاہر ان میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ اس خسارے کا علم کسی دوسری شئے کے ساتھ تقابل کرنے سے ہوتا ہے۔ جہاں سے کوئی حصہ کاٹا گیا ہو اس کی قیمت کا اندازہ ویسی ہی کسی دوسری چیز میں سے ویسا ہی ایک ٹکڑا قطع کر کے کیا جاسکتا ہے۔

شاہی صراف جب کاریگر کو دیکھے کہ وہ فالتو اشیاء کو پھینکنے میں بہت احتیاط سے کام لے رہا ہے یا آگ' اہرن' اپنی نشست' لباس کے جھول' سر' زانو' مکھیوں اور باٹ وغیرہ پر بہت توجہ کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں اپنے بدن کو غور سے دیکھتا ہے' پانی کی کنڈالی یا کھٹالی کی طرف سے کچھ زیادہ ہی چوکنا ہے تو ان علامات کی روشنی میں اسے جان لینا چاہئے کہ دال میں کالا ہے۔

چاندی میں ملاوٹ کی وجہ سے پیدا شدہ سختی' بدرنگی یا جلے ہوئے گوشت کی بو کا ہونا اس میں کی گئی کھوٹ کا پتہ دیتا ہے۔

اس لیے سونے سے تیار کی گئی اشیاء خواہ نئی ہوں یا پرانی' بدرنگ ہوں' یا خوش رنگ انہیں اچھی طرح محققانہ انداز سے جانچا جائے' جہاں ضروری ہو ملازمین کو اس حوالہ سے غفلت برتنے پر جرمانے کی سزا دی جانی چاہئے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔

باب: 15

مال خانے کی نگرانی

زرعی پیداوار کے حسابات پر نظر رکھنا مال خانے کے نگران کے فرائض میں شامل ہو گا۔ تبادلۂ اجناس' اناج کے مانگے ہوئے عطیات' قرض کے طور پر وصول شدہ اناج' دھان تیل اور محاصل' تجارت وغیرہ کی صنعت' ہنگامی محاصل اخراجات کی فرد حساب اور سابقہ واجبات کی وصولی پر بھی سرکاری اراضی کی زرعی پیداوار جو زراعت کے حاکم کے ذریعے وصول ہوتی ہے۔ "سیتا" کہلاتی ہے۔

وہ ٹیکس جو پیداوار کے چھٹے حصے کی شکل میں لاگو ہوتا ہے' رعایا کی جانب سے فوج کے لیے غلہ وغیرہ' مذہبی ضروریات کے لیے لگائے جانے والے ٹیکس' ماتحت رئیسوں کا خراج' راج کمار کی ولادت پر لاگو ہونیوالا ٹیکس' گنجائش دیکھتے ہوئے عائد کیے جانے والے غیر معمولی ٹیکس' مویشیوں سے پہنچنے والے نقصان کا تاوان بصورت جنس' نذریں' جھیلوں کے قریب واقع اراضی پر لاگو ٹیکس' راجہ کے تعمیر کردہ تالابوں کی قریبی زمینوں پر عائد ٹیکس یہ سب مملکت کے تحت آتے ہیں۔

غلے کی فروخت سے حاصل شدہ آمدن' غلے کی خریداری اور قرضے پر دیئے جانے والے غلے پر سود بصورت جنس' یہ امور تجارت کے ضمن میں آتے ہیں۔

غلے کے بدلے غلہ نفع پر حاصل کرنا مبادلۂ اجناس کہلاتا ہے۔ مانگا ہوا غلہ اپر میتک جبکہ قرض لیا ہوا قابل واپسی غلہ پرایتک کہلاتا ہے۔ دھان کوٹنا' مشروبات کی تیاری' دالیں' بنانا مکئی اور پھلیوں کو بھوننا' آٹا پیسنا' گڈریوں اور کولھوؤں کی مدد سے تیل کشید کرنا' گنے سے شکر پیدا کرنا یہ تمام کام سمھانکا کہلاتے ہیں اور جو کچھ بھول میں پڑ گیا ہو وہ ہنگامی محاصل کی تعریف میں آتا ہے۔

کسی کام کے متوقع اخراجات میں سے بچی ہوئی رقم' سرمایہ کاری' کسی ناکام ہو چکے

منصوبے کا بچا کھچا روپیہ اخراجات کو بچانے کے ذرائع ہیں' رقم یا جنس کی مخصوص مقدار جو پیائش کے پیمانوں وغیرہ کے فرق یا غلطی کی تلافی کے طور پر حاصل کی جائے ویاج کہلاتی ہے۔

اپ استھان سابقہ واجبات کی وصولی کے عمل کو کہتے ہیں۔ نمک' شکر' تیل' غلہ اور اس سے متعلقہ تمام امور کا ذکر "نگران زراعت" سے متعلق بیان میں آئے گا۔ درختوں سے رسنے والی گوند' تیل' گھی مکھن وغیرہ ان سب کو تیل میں ہی شمار کیا جائے گا۔ چینی اور قند' کھنڈسار اور عرق بنانا ان سب کو مجموعی طور پر "کشار" کہا جائے گا۔

وہ جو سمندر سے نکالا جاتا ہے یا سندھ سے آتا ہے' بیڑا' یوک شار' شورہ۔ سورچل جو سورچل سے آتا ہے اور "ادبھیدج" جو بنجر زمین سے برآمد ہوتا ہے تمام مل کر نمکیات کی ذیل میں آتے ہیں۔ انگور کے رس کی مصنوعات اور شہد "مدھو" کہلاتے ہیں۔

مختلف اجزاء سے تیار ہونے والی اشیاء مثال کے طور پر شہد' گڑ' انگور کا رس' جامن کا ست' کٹھل' مشرنگا کا ست اور لمبی مرچ جس کے ساتھ خواہ چڑ بھٹا کا ست ملا ہو یا نہ ملا ہو اس کے علاوہ کھیرا' گنا' آم' ہڑ کا مرکب جو کچھ عرصے تک استعمال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے یہ سب "شکتہ ورگ" کہلاتے ہیں۔

بعض پھل کھٹے پھلوں کی قسم سے ہیں۔ جیسے کرک (Carissa Carandas) ہلیلہ (Myrobalam) ترنج' کولا "چھوٹا" (JuJulea) انگور سے مشابہت رکھنے والا بدرا (Flaourtia Cataphracta) سویر اور فالسہ (Grewia Asiatica)۔

دہی' چھاچھ' ترشہ' جو اناج سے بنا جائے سیال ترشیاں ہیں۔ مرچ' سیاہ مرچ' زیرہ' چراتیہ' رمنک' چوک' دھنیا' سفید رائی' ادرک' دمنا کا فورا صفر (Artimesia Indica) ماروک رجوز' مین پھل (Vangueria Spinosa Hyperanthia) شیگرو (Moringa) یہ سب جھلی یا تیز اشیاء کی فہرست میں شمار ہوتی ہیں۔

قحط کی صورت میں عوام کی بوقت ضرورت امداد کے لیے توشہ خانے میں موجود کل سامان کا نصف حصہ محفوظ رکھا جائے اور باقی آدھا استعمال کیا جائے۔ پرانی اشیاء نئی اشیاء سے بدلی جاتی رہیں۔ اناج میں پسنے' بھوننے' کوٹنے' دلنے' یا بھگو کے سکھانے کے عمل میں کیا کمی بیشی ہوئی اس پر متعلقہ افسر کو نظر رکھنی چاہیے۔

کودوں اور دھان میں آدھی بھوسی نکل جاتی ہے۔ شالی (اعلیٰ چاول) آدھے سے آٹھواں حصہ کم' لوبیا آدھے سے تیسرا حصہ کم' باجرہ آدھا' جو بھی آدھا' مسور آدھے سے تیسرے حصے تک کم رہ جاتا ہے۔ کچا آٹا اور ابلے چاول ڈیوڑھے ہو جائیں گے۔ جو کا دلیہ دوگنا ہو جائے گا۔ کودوں' لوبیا' اورک (Pani Cum) اور باجرہ پکنے کے بعد تین گنا ہو جاتے ہیں۔ باسمتی چاول' چنا' گنا اور شالی بھی چار گنا ہو جاتا ہے۔ غلہ بھگونے کے بعد دوگنا اور اتنا عرصہ بھگنے پر کہ پھوٹ نکلے ڈھائی گنا تک ہو جاتا ہے۔ غلے کو تلا جائے تو پانچواں حصہ بڑھ جائے گا۔ دانے دار پھلیوں کے دانے تلے جانے پر دوگنے ہو جاتے ہیں اور اسی طرح چاول بھی۔

السی سے اصل وزن کا پانچواں حصہ تیل برآمد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نمبا (Azadirachta Indica) کشامرا اور کپتا سے بھی پانچواں جبکہ تل' مدھوک (Barria Satifolia) اور انگدی (Terminalia Catappa) سے چوتھا حصہ تیل نکلتا ہے۔

پانچ پل کپاس اور سن سے ایک پل دھاگے نکلتے ہیں۔ اگر چاول اس طرح پکایا جائے کہ پانچ ورون شالی سے دس آڑھک خشکہ بنے تو یہ ہاتھی کے بچوں کے لیے موزوں ہو گا۔ دس آڑھک ہو تو شریر ہاتھیوں کے لیے اسی مقدار میں سے دس آڑھک سواری کے ہاتھیوں کے واسطے' 9 آڑھک جنگی ہاتھیوں کے لیے' آٹھ آڑھک پیادہ فوجیوں کے لیے' 11 آڑھک فوجی افسران کے واسطے' چھ آڑھک ملکہ اور شہزادیوں کے لیے اور پانچ آڑھک راجہ کے لیے مناسب ہو گا۔

چاول کا ایک پرستھ خالص اور ثابت دانوں کا چوتھا پرستھ لوپ اور لوپ کا چوتھا حصہ گھی یا تیل ایک آریہ کھانے کے لیے مناسب ہے۔ چھٹا حصہ پرستھ لوپ ایک فرد کے لیے۔ اس سے نصف مقدار میں تیل نیچ آدمیوں کے لیے۔ اسی راشن کا تین چوتھائی عورت کے لیے اور آدھا بچوں کے لیے موزوں ہو گا۔

ایک پل شکر' ایک پل نمک' آدھا کشب تیل' دو دھرن مسالہ اور آدھا پرستھ دہی بیس پل مچھلی پکانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اگر مقدار اس سے زیادہ ہو تو اسی نسبت سے باقی اشیاء بھی بڑھائیں۔

البتہ ترکاری یا سوکھی مچھلی تیار کرنے کے لیے متذکرہ بالا مقدار سے دوگنا زیادہ مقدار

استعمال کریں۔

ہاتھی اور گھوڑوں کی خوراک موزوں جگہ پر بیان کی جائے گی۔ بیلوں کے لیے ایک درون ماش یا ایک درون جو انہی چیزوں کے ساتھ ملا کر جو گھوڑے کے لیے مقرر کی گئیں ہیں' مطلوبہ خوراک ہے۔ علاوہ ازیں ایک تل کھلی یا دس آڑھک بھوسی' سے دوگنا زیادہ مقدار اونٹوں اور بھینسوں کے لیے چاہیے۔ لال چیتل دھاری دار ہرن اور گدھے کے لیے آدھ درون' بڑے ہرن اور چیتل کے لیے ایک آڑھک' بکری' مینڈھے اور سور کے لیے آدھا آڑھک یا ایک آڑھک دانہ بھوسی کے ساتھ کافی ہو گا۔ آدھا پرستھ ابلا چاول بطخ کے لیے اتنا ہی بگلے اور مور کے لیے اور ایک پرستھ ابلا چاول کتے کے لیے۔ شریر ہاتھیوں' پرندوں' مویشیوں اور دیگر جانوروں کی خوراک کا اندازہ اسی تناسب کو پیش نظر رکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔

چونے کی بھٹی اور لوہے کو پگھلانے کے لیے لکڑی اور کوئلے کا ایندھن اور چوکر دیا جانا چاہیے۔ باورچیوں' محنت کرنے والوں اور خدمت گزاروں کو بھی آٹا اور چوکر دیا جائے۔

جو اس میں سے باقی بچ رہے وہ چاول کی ٹکیاں اور بگھارے چاول بنانے والوں کو دیں۔

جھاڑو' بکس' ٹوکری' چھلنی' چھاج' دانہ دلنے کے اوزار' لکڑی کی بنی دھان کوٹنے کی اوکھلی' باون دستہ' چکی اور ترازو باٹ (پکانے کے عمل میں معاون) ضروری چیزیں ہیں۔

اجناس فراہم کرنے والے' ناپنے والے' تولنے والے' محافظ' خاکروب اور تول میں ارادی یا غیرارادی غلطی کے نتیجہ میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے مقرر کردہ لوگ یہ سب وشنی کہلاتے ہیں۔

فصلوں سے حاصل بیج یا دانے زمین پر رکھے جاتے ہیں۔ گڑ کو مونج کی رسیوں سے باندھا جاتا ہے۔ تیل کو لکڑی کے برتنوں یا مٹی کے مرتبانوں میں محفوظ رکھا جاتا ہے اور نمک عام طور پر زمین پر ڈھیر کر دیا جانا ہی معمولات میں شامل ہے۔

باب: 16

کاروبار کی دیکھ بھال

کاروبار کی نگرانی کا مجاز عہدیدار دریا یا زمین کی پیداوار میں شامل ہر قسم کے مال و اسباب تجارت کی طلب اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ پر گہری نظر رکھے گا۔ یہ افسر اس تجارتی مال کی نگرانی بھی کرے گا جو خشکی یا تری کے راستے سے آئے گا۔ وہ یہ بھی طے کرے گا کہ ان کی خرید' فروخت اور تقسیم کے لیے کون سا وقت مناسب ہے۔ زیادہ وسیع پیمانے پر تقسیم ہونے والا مال مرکزی طور پر تقسیم ہو گا اور جو باہر آتا ہے وہ مختلف منڈیوں کو فروخت کی غرض سے روانہ کیا جائے گا۔ دونوں طرح کا مال لوگوں کو سہولت کے ساتھ دیا جائے گا۔ نگرانی کرنے والے اتنا فائدہ نہیں اٹھائے گا جو لوگوں کے لیے گھاٹے یا تکلیف کی وجہ بن جائے۔

مستقل طلب کی حامل اشیاء کی تقسیم کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں ہو گی اور نہ ہی ان کو ذخیرہ کیا جائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ریاستی اسباب چھوٹے تاجروں کے ذریعے کئی منڈیوں میں مقرر کی گئی قیمت پر بیچا جائے اور وہ حاکم کے ایسے نقصان کا ازالہ کر دیں جو ناپ تول کے پیمانوں کے غیر معیاری ہونے کی وجہ سے اسے ہو۔ گنتی سے فروخت ہونے والی چیزوں کا ویاج گیارہواں حصہ' تول کر بیچی جانے والی اشیاء کا ویاج بیسیواں حصہ اور مقدار کے لحاظ سے بکنے والی چیزوں کا ویاج چھٹا حصہ ہوتا ہے۔

نگرانی کرنے والے افسر باہر سے مال اندرون ملک درآمد کرنے والوں کے ساتھ خصوصی رعایت بھی کریں گے۔ تاجروں یا کشتی چلانے والوں کو ٹیکس میں بھی چھوٹ دی جائے گی تاکہ وہ کچھ نفع کما سکیں۔ غیر ملکی لوگ جو مال درآمد کریں ان پر قرضے کا مقدمہ نہیں کیا جائے گا' مگر ایسا اسی صورت میں ممکن ہو گا اگر وہ مقامی لوگوں کی ساجھے داری سے کاروبار نہ کرتے ہوں گے۔

جو ریاستی مال بیچیں وہ اس مال کی فروخت سے حاصل ہونیوالی رقم کو لکڑی کے بنے ایک سوراخ دار ڈبے میں جمع کرتے جائیں' یہ ڈبہ ایک ہی جگہ رکھا رہے گا۔ دن کے آٹھویں پہر میں وہ متعلقہ نگران عہدیدار کو اپنی رپورٹ دیں گے کہ کتنا بکا اور کتنا باقی ہے۔ اس نگران عہدیدار کو وہ بٹے اور پیمانے بھی سونپ دیں گے۔ یہ مقامی فروخت کے اصول و ضوابط ہیں۔ بیرونی ممالک میں ریاستی مال کی فروخت کے سلسلے میں نگران افسر پوری طرح یہ تفتیش کرے گا کہ مقامی مال کی مالیت تبادلے میں لیے جانے والے بیرونی مال کی قیمت کے مقابلے میں کیا ہے اور بیرونی ادائیگی کے بعد کتنا نفع بچتا ہے۔ ادائیگی کئی حوالے سے ہوتی ہے مثلاً بیرونی بادشاہ کو دیا جانے والا حصہ' فروخت کنندگان اور ان کے ملازمین کا معاوضہ' دریا پار کرنے کے لیے استعمال کی گئی کشتی کا کرایہ' فوجی چھاؤنیوں پر ادا کیا جانے والا ٹیکس' راہداری کا بار برداری ٹیکس اور چنگی کی ادائیگی۔ اگر کوئی منافع نہ بچتا ہو تو وہ یہ جانچے کہ بیرونی مال کی خریداری کے عوض کونسی مقامی اشیاء تبادلے میں بھیجی جاسکتی ہیں۔ تب وہ اپنے مال کا چوتھا حصہ خشکی کے محفوظ راستوں سے مختلف منڈیوں کو بھیجے۔ اگر اسے اچھے نفع کی امید ہو تو وہ بیرونی ممالک کے شہری افسروں' سرحد کے محافظوں اور جنگلات کے حفاظت کرنے والوں سے دوستی کرے۔ اسے یہ طمانیت ہونی چاہئے کہ اسکی متاع اور اس کی زندگی بالکل محفوظ ہیں۔ مطلوبہ منڈیوں تک نہ پہنچ سکنے کی صورت میں وہ کسی بھی ایسی منڈی میں مال فروخت کر ڈالے جہاں ادائیگیاں نہ کرنی پڑیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں بحری راستے سے مال لے جائے۔ اس صورت میں اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بار برداری کا خرچ کیا ہو گا۔ راستے میں خوراک کا خرچ' تبادلے میں لیے جانے والے بیرونی مال کی قیمت' رستے میں پیش آنے والے متوقع دیگر اسفار' خطرات سے نپٹنے کی تدابیر اور جن تجارتی شہروں میں وہ جائے گا ان کی تاریخ ------ یہ سب معلومات حاصل کرنے کے بعد وہ دریاؤں کے کناروں پر آباد زیادہ مالی فائدہ دینے والی منڈیوں میں لے جائے اور جہاں سے منافع ملنے کی توقع نہ ہو ایسی منڈیوں سے اسے گریز کرنا چاہئے۔

باب: 17

جنگلات کا نگران

جنگلات اور ان کی پیداوار کا نگران عہدیدار عمارت سازی کے لیے لکڑی کے حصول اور دیگر مقاصد کے لیے اس افرادی قوت اور نفری سے کام لے گا جو کہ جنگلات کی حفاظت پر مقرر کی گئی ہو گی۔ وہ نہ صرف جنگلات میں سود مند کام شروع کروائے گا بلکہ تاوان اور جرمانے کی رقمیں بھی مقرر کرنے کا مجاز ہو گا۔ یہ تاوان اور جرمانے ان لوگوں سے وصول کیے جائیں گے جو ہنگامی حالات اور اچانک نازل ہونے والی قدرتی آفات کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ضرورت کے بغیر عام حالات میں جنگلات کو نقصان پہنچائیں گے۔

جنگلات کی پیداوار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(1) ساکا (ساگوان) تنش DALBERGIA OUGEINESIS

(2) دھنون ارجن TERMINALIA ARJUNA

(3) تلک BARLERIA CRISTATA

(4) مدھوک BASSIA LATIFOLIA

(5) تال PALMYRA

(6) شمشوپا DALBERGIA SISSU

(7) راجادن MIMSOPOS KANKI

(8) ارمید FETID MEMOSA

(9) کھدر MEMOSA CATECHU

(10) شرش MEMOSA SIRISHA

(11) سرل VATICA ROBESTA

(12) تال سرج SHOREA ROBESTA

(13) اشو کرن VATICA ROBESTA

(14) سوم ولک

(15) کشامرا

(16) پتریک دھنو MIMOSA HEXANDRA

یہ سب عمارتی لکڑی کی اقسام ہیں۔

انچ، چمی، چاؤ، ونیو، ومشا، ساتین، کنک، اور بھالک وغیرہ بانس کی مختلف قسمیں ہیں۔

وتیرا (بیت)، شوک ولی، واشی، شیام لتا، اور ناگ لتا یعنی چھالیہ بیلیں ہیں۔

السی یا اتسی، گوئے دھک، شن، ارک، مروڑ پھلی اور چنبیلی (مالتی) یہ سب ریشہ دار پودے ہیں۔

منجایا، منج اور بلج (ELEUSINE INDICA) وغیرہ وہ پودے ہیں جو کہ رسیاں تیار کرنے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

تالی، بھورج اور تال مختلف طریقوں سے مفید اور قابل استعمال پتوں کے حامل پودے ہیں۔

کم شک (BUTEA FONDOSA) اور کسمبھ یا کسنبھزا پھولوں کے درخت ہیں۔

کالاکٹ، وتسنابھ، اشترک، سارک، کول، واروک، کال کنک، ہیم وت، مارکٹ، گورادر، بالک، ویلی تک، کشٹھ، مہاوش، ستا، میش رنگا اور ہلاہل جیسے پودے زہریلے شمار کیے جاتے ہیں۔

سانپ بھی زہر کے زمرے میں آتے ہیں انہیں پٹاریوں اور ہانڈیوں میں رکھا جاتا ہے۔

نیل گائے، ہرن، گائے، گینڈا، گوایہ یا گیال، گو مرگ، چمر گائے، بھینسا، شیر، ہاتھی، ببر شیر، گوہ یا سوسمار، تیندوا، سفید گوہ اور مگرمچھ جیسے جانوروں کی کھالیں کام میں آتی ہیں۔

مندرجہ بالا تمام اور دوسرے جانوروں جیسے سانپ، مویشی اور پرندے، ان کی ہڈیاں، پت، پٹھے، سینگ، دانت، کھر اور دمیں بھی کام میں لائی جاتی ہیں۔

پیتل، پارہ، ٹین، سیسہ، جست، کانسی، ورت، لوہا اور تانبا دھاتوں کے نام ہیں۔

مٹی چھال اور بیت سے برتن سازی ہوتی ہے۔ راکھ، کوئلہ اور بھوسا بھی کام میں لائی جاسکنے والی اشیاء ہیں۔

جنگلات ہی سے لکڑی حاصل کر کے جنگلی جانوروں' مویشیوں اور پرندوں کے لیے باڑے یا پنجرے وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔ جلانے کی لکڑی جو ہم بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں اور مندرجہ بالا جانوروں کا چارہ بھی جنگلات سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

جن اشیاء کی روز مرہ زندگی میں یا قلعوں کی حفاظت کے حوالے سے ضرورت ہوتی ہے' جنگلات کا نگران افسر شہر کے اندر یا شہر سے باہر ان کے کارخانے قائم کرے۔

باب: 18

سامان حرب کی ذخیرہ گاہ کا عہدیدار

لڑائی، قلعوں کی تعمیر یا دشمن کے قلعوں کی تسخیر و تخریب کے لیے کام آنے والے ہتھیار، زرہ بکتر، پہیے اور دوسرے جنگی لوازات اسلحہ خانے کا نگران طے کی گئی اجرت اور مقررہ وقت کے اندر قابل بھروسا ہنر مندوں سے تیار کرائے گا۔

مقررہ جگہوں پر رکھنے کے علاوہ اس تمام جنگی سامان کو نہ صرف ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھا بلکہ دھوپ دینے کے لیے اسلحہ خانے سے نکالا بھی جائے گا۔

ایسے ہتھیاروں کی خاص طور پر حفاظت کی جائے جن کے نمی، گرمی یا دیمک سے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

ہتھیاروں کی اقسام، وضع، خصوصیات اور سائز کی پڑتال کی جانی چاہیے۔ اس بات کی بھی جانچ ہونی چاہیے کہ ان کی قیمت کیا ہے، تعداد کتنی ہے اور یہ کس طرح حاصل کیے گئے۔

اردھ باہو، پرجانیک، یانک، سنگھاٹی، بہو مکھ، وشواس گھاتی، جام وگھن اور سرتو بھدر گڑی ہوئی بھاری مشینیں ہیں جو آسانی سے منتقل نہیں کی جاسکتیں۔

چکر، ترشول، شاتگھنی، اودھ گھاتم، آ سپھاتم، کدال، سپرک تلا، گڈا، مگدر، نال ورنت، موسل، ہستی وارک، پانچالک، دیو ڈنڈا، اور سکار کا ایک سے دوسری جگہ منتقل ہو جانے کے قابل ہیں۔

تراسک، کرپن، ہانیہ، وراہکرن، تومز، کنتہ، ہاٹک، شکتی، پراس، بنڈووال اور شول وغیرہ ہتھیاروں کی ساخت جوتنے کی ہل سے بہت حد تک مشابہت رکھتی ہے۔

تاڑ، چاپ (بانس کی ایک قسم) اور دارو (لکڑی کی ایک خاص قسم) اور شرنگ یعنی سینگ کی بنی ہوئی کمانیں بالترتیب کڈنڈ، ڈرون اور حنش کہلاتی ہیں۔ کمان کی ڈوری مورو

ارک، آک، سن، گویدھو، دینو یعنی بانس کا کھپرا اور تانت سے تیار کی جاتی ہے۔

تیروں کی مختلف اقسام میں ناراچہ، ٹلیکا، دینو، ڈانڈا سن اور سار شامل ہیں۔ تیروں کو ہڈی، لوہے اور لکڑی سے اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ چیرنے، پھاڑنے اور کاٹنے کی اہلیت کے حامل بن جائیں۔

مختلف اقسام کی تلواروں میں منڈلاکر، ترمش، آس -شتی، اورنس شامل ہیں۔ بانس کی جڑ، گینڈے یا بھینسے کے سینگوں اور لکڑی یا ہاتھی دانت سے تلواروں کے قبضے بنتے ہیں۔

چکر، کلہاڑا، کند چھیدنا، پرشو، ٹیس، کدال اور کھنترا استرے کی طرح تیز دھار ہتھیاروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

روچنی یعنی چکی کا پاٹ، پاشان، مشتی پاشن، نیتر، گو ثپن اور پتھر بھی ہتھیار ہی کہلائیں گے۔

کوچہ، لوہ جالک، شوترک اور پٹہ کھر کے علاوہ گوہ، ہاتھی، گائے، جنگلی بھینسے، یا گینڈے کے سینگوں سے جڑے اور لوہے یا کھال سے تیار کیے گئے زرہ بکتر ہیں۔ اسی طرح ہاتھوں کی حفاظت کے لیے ناگوورک، چھاتی کے تحفظ کے لیے کڑپاس، گردن کے بچاؤ کے لیے کنٹھ تران، سرکو حملہ سے محفوظ رکھنے کے لیے خود اور گھٹنوں، ایڑیوں اور جسم کے باقی حصوں کے تحفظ کے لیے کنچکا، ناگوورک، پٹہ اور واراون بھی جنگی سازو سامان میں شمار کیے جاتے ہیں۔

جسمانی بچاؤ کے لیے اپرتی پت، چرم، دلدہ، دیتی، کٹکا، ہستی، کواٹا، کسترن، دھمنی کا اور تال ملا جیسے آلات حرب اور جنگی لوازمات استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

رتھوں، ہاتھیوں اور گھوڑوں کے سازو سامان کے علاوہ ان کو ہانکنے کے لیے برتے جانے والے آنکس وغیرہ بھی جنگی حوالے سے ہتھیاروں ہی کی فہرست میں جگہ پاتے ہیں۔

جنگی سازو سامان کے حوالے سے ماہر کاریگروں کی کوئی نئی ایجاد یا دوسری ایسی اشیاء جو دشمن کو دھوکہ دینے اور تباہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہوں اسلحہ خانے میں رکھی جانی چاہئیں۔

اسلحہ خانے کی نگرانی کرنے والا حکومتی عہدیدار ہتھیاروں کے ضیاع، استعمال اور ٹوٹ پھوٹ کا حساب رکھے اور ان کی طلب اور رسد کی صحیح خطوط پر جانچ پڑتال کرے۔

باب: 19

پیمائش اور ناپ تول کے آلات کا نگران

ناپ تول اور پیمائش کرنے کے لئے مدد و معاون آلات اس شعبہ کا نگران ریاستی عہدیدار خود تیار کروائے گا۔

دس ماشے یعنی ماش کے دانے = ایک سورن ماشہ

16 سورن ماشہ = ایک کرش یا سورن

4 کرش = ایک پل

88 سرسوں کے دانے = ایک نقرئی ماشہ

16 نقرئی ماشہ = 20 مولی کے بیج

20 دانے چاول = ایک دھرن ہیرا

آدھ ماشہ، ایک ماشہ، دوماشہ، چار ماشے، آٹھ ماشے، ایک سورن، دو سورن چار سورن، آٹھ سورن، دس سورن، بیس سورن، تمیں سورن، چالیس سورن، اور سو (100) سورن وزن کے مختلف آلات پیمائش و ناپ تول بنتے ہیں۔ اسی طرح دھرنوں کے بھی باٹ تیار کیے جاتے ہیں باٹ پتھر یا لوہے سے تیار کیے جائیں یا پھر ایسی اشیاء کے جو موسمی اثرات کی وجہ سے نہ تو سکڑیں اور نہ ہی پھیل جائیں۔

ایک پل وزن اور چھ انگل لمبائی کے بیرم یا ڈنڈی سے لیکر دس مختلف طرح کے کانٹے بنائے جائیں جس کے بیرم کا وزن ایک ایک پل اور لمبائی آٹھ آٹھ انگل کے حساب سے بڑھائی جاتی رہے۔ ہر ایک کے ایک یا دونوں کونوں پر ایک ایک پلڑا باندھ دیں۔ ایک اور بڑی ترازو سم ورت 53 پل وزن اور آٹھ انگل لمبائی کی تیار کی جائے۔ اس کے سرے پر 5 پل کا پلڑا ہو گا۔ ڈنڈی کی افقی پوزیشن کا ایک کرش تولنے کی صورت میں ان نقطے پر جہاں وہ ٹھیک افقی پوزیشن میں ہو نشان لگا دیا جائے گا۔ اس نشان کے بائیں طرف بھی

ایک 12' 15 اور 20 پل کے نشان ہوں گے اس کے بعد دس سے لیکر سو تک دس دس پل کے نشانات ہوں گے۔ رکش کے نقطے پر "تاندی" کا نشان ثبت کر دیا جائے۔

اسی طرح ایک اور ترازو "پرمانی" بنائی جائے گی جس کا وزن ہم ورتی سے دوگنا اور لمبائی 96 انگل ہونی چاہیے۔ اس کی ڈنڈی پر بھی اس کے اصل وزن کے علاوہ سو' پچاس اور بیس کے علاوہ سو سے آگے کے نشان کھود دیئے جانے چاہئیں۔

20 تلا = ابھار

10 دھرن = اپل

100 پل = آیمانی (حکومتی آمدنی کا پیمانہ)

عام تول' حرم کی تول (حکومتی تول سے اور ملازمین کی تول بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک پل راج تول سے آدھا دھرن کم ہوتا جاتا ہے اور اس طرح لمبائی میں 6 انگل کے برابر۔

جوار' نمک' دھاتوں اور گوشت کے علاوہ دوسری تمام اشیاء کے تول میں سے حاکم کو پہلی دو تولوں کے مقابلہ میں پانچ پل زیادہ حصہ دیا جائے گا۔ تول کے نشانات اور بانوں کے ساتھ لکڑی کی آٹھ ہاتھ لمبی ترازو ایک چبوترے پر مور کی طرح کھڑی کی جائے گی۔

ایک پرستھ چاول پکانے کے لیے 25 پل لکڑی بطور ایندھن درکار ہو گی۔ اسی حساب سے دوسری مقداروں کا اندازہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ یہ اوزان اور ان اوزان کے متعلق پیمانوں کا ذکر تھا۔ اس تفصیل سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

200 پل' ماش = ایک درون (آیمان' حکومتی تول)

1/2 187 پل ماش = ایک عام درون

175 پل ماش = ایک شاگرد پیشہ کا درون

ساڑھے سولہ پل ماش = حکومتی محل کا درون

کڈسب اور آدھک پرستھ میں سے ہر ایک مذکورہ درون سے چوتھے حصے کے برابر کم ہوتا ہے۔

16 درون = اواری

20 درون = امکبھ

10 درون = اوہ

سوکھی ہوئی اور مضبوط لکڑی سے مکعب پیمائش کے پیمانے اس طرح بنائے جائیں کہ بھر جانے پر اناج کی اوپر والی مخروطی تہہ جو سانچے کے منہ پر ہو وہ کل مقدار کے چوتھے حصے کے برابر ہو۔ یا سانچہ ایسا ہو کہ وہ چوتھا حصہ بھی اس میں بھرا جاسکے۔ مائع اشیاء تو پیمانے یا سانچے کے منہ کے ساتھ ہموار ہی رہیں گی۔

چونے کی قلعی، پھول، کوئلہ، پھل، بھوسی، اور شراب تولتے وقت اوپر کی مقدار چوتھے حصے سے دوگنی زیادہ دی جائے۔

ڈیڑھ پن = اگر ایک درون کی قیمت ہے تو

تیسرا حصہ پن = آدھک نصف کی قیمت

6 ماشے = ایک پرستھ کی قیمت

ایک ماشہ = ایک کڈمب کی قیمت

مماثل مائع مقداروں کی قیمت اوپر دی ہوئی قیمتوں سے دوگنی ہو گی۔ باٹوں کے ایک سیٹ کی قیمت بیس پن ہو گی جبکہ ترازوؤں کی قیمت 6 2/3 پن ہو گی۔

باٹوں پر ٹھپہ لگانے کی فیس متعلقہ نگران افسر 4 ماشہ لے گا۔ بغیر مہریا ٹھپے کے غیر منظور شدہ باٹ استعمال کرنے والے کو 27 1/4 پن جرمانہ ہو گا۔

ٹھپہ لگانے کی فیس ہر دوکاندار ایک کاکنی فی یوم کے حساب سے متعلقہ افسر کو ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ گھی فروخت کرنے والے تاجر خریداروں کو بتیسواں حصہ بطور "تپت ویاج" زیادہ دیا کریں گے۔ یہ زائد مقدار گھی کے سیال ہونے کی وجہ سے اصل مقدار میں ہونے والی ممکنہ کمی کا ازالہ تصور ہو گی۔ اسی طرح تیل فروخت کرنے والے 64 واں حصہ زیادہ دیں گے۔ مائع چیزوں کے بیوپاری پچاسواں حصہ برتن کے منہ پر سے بہہ جانے یا تہہ میں جم جانے والی مقدار کے ازالے کے طور پر زائد دیں گے۔ کمبھ کے آٹھویں، آدھے اور چوتھے حصے کے برابر وزن کے باٹ بھی ساخت کیے جائیں گے۔

84 کڈمب گھی ایک وارک کے برابر مانا جاتا ہے اور 64 کڈمب تیل بھی ایک وارک ہی کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔ وارک کا چوتھا حصہ خواہ وہ تیل کا ہو یا گھی کا گھاٹکا کہلاتا ہے۔

باب:20

وقت' فاصلے اور رقبے کی پیمائش

8 پرمانو (27) = مساوی ہیں رتھ کے پہیے سے اڑنے والے ایک ذرے کے

8 ذرے = ایک لکشا

8 لکشا = ایک یوکا (جوں کی کمر)

8 یوکا = ایک جو

8 جو = ایک انگل یا انچ کا تین چوتھائی

4 انگل = ایک دھرگرہ

8 انگل = ایک مٹھی

12 انگل = ایک وتاسی یا چھایا پورش

14 انگل = ایک شمہ' شال یا پیر

2 وتاسی = ایک ارتنی یا ایک پرجاپتیہ ہاتھ

2 وتاسی + 1 دھرگرہ = ایک ہاتھ جو ترازوں' پیانوں اور چراگاہوں کی پیائش میں شمار کیا جاتا ہے۔

2 وتاسی + ایک دھر مشٹی = ایک کشکو یا ایک کمس

ایک دھر مشٹی + 42 انگل = ایک کشکو کے برابر لیکن آرائشوں اور لوہاروں کی اصطلاح میں نیز فوجی قلعوں' محلات یا چھاؤنیوں کی تعمیر کے سلسلے میں

54 انگل = ایک ہاتھ۔ عمارتی لکڑی کے جنگلات کی پیائش کے لیے

84 انگل = ایک ویام' رسوں یا کھدائی کی گہرائی کو انسانی قد کے حساب سے ناپنے کے لئے۔

4 ارتنی = ایک ڈنڈا یا ایک کمان (دھنس)

108 انگل = ایک "گارھ پتیہ دھنش" (کمان) جو کہ ترکھانوں کا پیمانہ ہے یہ پیمانہ قلعوں اور سڑکوں کے علاوہ دیواروں کی پیمائش کے لیے مقرر ہے۔

108 انگل = ایک پورش

192 انگل = ایک ڈنڈا۔ برہمن لوگوں کی نذر کی جانے والی زمین کی پیمائش کے لیے۔

10 ڈنڈے = ایک رجو

2 رجو = ایک پری دیش (مربع پیمائش کی ناپ)

3 رجو = ایک نورتن (مربع پیمائش)

3 رجو + 2 ڈنڈے = ایک بازو

1000 ڈنڈے = ایک گوروت (گائے کی آواز کی پہنچ کی حد)

4 گورتے = ایک یوجنا

یہ سب تو تھے عمودی اور مربع پیمائش کے پیمانے اور اب وقت کی پیمائش کے پیمانوں اور طریقہ کار کی طرف آئیں:

وقت کی تقسیم اس طرح ہے:

ترٹ، لو، نمیش، کاشنا، کلا، ناکا، مہورت، چاشت، پہر، دن رات، پکش، مہینہ، رت اور یگ (28)۔

2 ترٹ = ایک لو

2 لو = ایک نمیش

5 نمیش = ایک کاشنا

30 کاشنا = ایک ناکا

40 کلا = ایک ناکا

12 ناکا = ایک مہورت

15 مہورت = ایک دن اور ایک رات

ایسے دن رات چیت اور کوار مہینے میں پڑتے ہیں پھر چھ مہینے بعد یہ تین مہورت کے برابر گھٹتا ہے۔

جب سائے کی لمبائی آٹھ پرش یا 96 انگل ہو تو اسے دن کا آٹھواں حصہ شمار کریں

گے۔ 6 پرش یا 72 انگل ہو تو دن کا چودھواں حصہ کہیں گے۔ چار پرش ہو تو دن کا چوتھا حصہ سمجھا جائے گا۔ اگر سائے کی لمبائی 18 انگل ہو تو 3/10 اور 4 انگل ہو تو 3/8 اگر سایہ بالکل غائب ہو تو آدھا دن سمجھا جائے گا۔ جب دن ڈھلنا شروع ہو جائے تو یہی مقداریں اور طریقہ کار مندرجہ بالا ترتیب کے برعکس شمار ہوں گے۔

صرف اساڑھ کے مہینے میں ہی کوئی بھی سایہ نصف النہار پر دکھائی نہیں دیتا۔ اس کے بعد ساون سے لیکر اگلے چھ مہینے تک سایہ بتدریج دو انگل تک بڑھتا ہے اور اگلے چھ ماہ تک دو انگل کے برابر ہی سایہ گھٹتا ہے۔

ایک پکش پندرہ دن رات کا ہوتا ہے۔ روشن چاند کی راتوں کے پکش کو شکل کہتے ہیں اور چاند کے پندرھواڑے کو بھل کہا جاتا ہے۔ دو پکشوں کا ایک مہینہ ہوتا ہے اور تیس دن رات مل کر ایک عملی مہینہ بناتے ہیں۔ انہی تیس دن راتوں کے ساتھ ایک دن اور شام کر دیا جائے تو شمسی مہینہ بن جائے گا اور اگر انہی تیس دن راتوں میں سے آدھا دن کم کر دیا جائے تو ایک قمری مہینہ تشکیل پاتا ہے۔ 27 دن اور رات مل کر ایک ساوی مہینہ بن جاتا ہے۔ 30 ماہ میں ایک بار ادھری مہینہ آتا ہے۔ اس مہینے کو قمری سال میں بڑھا کر اس کو شمسی سال کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ 35 برس کے دوران ایک مرتبہ گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کا مہینہ یا "مل ماس" آتا ہے۔ 40 ماہ میں ایک بار ہاتھی بانوں کا "مل ماس" بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ دو مہینوں پر مشتمل ایک رت ساون اور بھادوں برسات کے مہینے ہیں۔ اسوج اور کاتک خزاں کے مہینے شمار ہوتے ہیں۔ اگھن پوس سردیوں کی رت کے مہینے ہیں جبکہ ماگھ اور پھاگن خوشگوار خنکی کے ماہ کہلاتے ہیں۔ چیت اور بیساکھ بہار کی رت کے مہینے ہیں اور اسی طرح جیٹھ اور اساڑھ گرمی کے پرشدت موسم کے دو مہینے کہلاتے ہیں۔ ماگھ اور پھاگن کے بعد گرمی کا موسم آتا ہے۔ اس کے بعد برسات کی رت آتی ہے اور برسات کا موسم گزرتے ہی سردیوں کا اعتدال استوائی سے گریز شروع ہو جاتا ہے۔ دو اعتدالوں سے مل کر ایک سال بنتا ہے جبکہ پانچ سال ہوں تو ایک جگ تشکیل پاتا ہے۔

سورج ہر روز دن کا ساٹھواں حصہ کم کر دیتا ہے۔ اس نسبت کو شمار کیا جائے تو ہر مہینے بعد پورا ایک دن کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چاند بھی ہر نئے دن کے ساتھ ساٹھواں حصہ دن کے برابر پیچھے رہ جاتا ہے۔ اسی لیے ہر تیسرے سال چاند اور سورج ایک ایک

مہینہ زائد پیدا کر دیتے ہیں۔ پہلا گرمی میں آتا ہے اور دوسرا پانچ سال یا ایک جگ کے اختتام پر بڑھ جاتا ہے۔

باب:21

محصول چونگی اور اس کا منتظم

چنگی کے جملہ کام کاج کا انتظام کرنے والا حکومتی عہدیدار شہر کے بڑے دروازے کے پاس ایک چنگی قائم کرکے اس کا جھنڈا لہرائے گا جس کا رخ شمال یا مشرق کی جانب ہونا چاہئے۔ چار سے پانچ اہلکار یہ تحریر کرنے پر مقرر کیے گئے ہوں گے کہ تاجر کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں اور کیا مال لائے ہیں؟ وہ یہ بھی جانچ پڑتال کریں گے کہ مال پر پہلے کس جگہ مہر لگی ہے۔ جن تاجروں کے مال پر پہلے مہر نہ ہو گی وہ معمول کا ٹیکس ادا کرنے کی بجائے دوگنا محصول دینے کے پابند ہوں گے۔ اگر کسی مال پر لگی مہر جعلی ثابت ہو گی تو مال کا مالک تاجر اصل ٹیکس کی شرح سے آٹھ گنا زائد جرمانہ ادا کرے گا۔ اگر نشان مٹا دیا گیا ہو گا تو اس صورت میں بیوپاری کو "گھانکا ستھان" میں کھڑا رکھا جائے گا۔ ایک مال کی تصدیقی مہر دوسرے مال پر اور دوسرے کی پہلے مال پر ثبت ہو تو اس صورت میں تاجر ہر گانٹھ' یا تنگ پر 11/4 پن جرمانہ ادا کرے گا۔

کاروباری حضرات اپنا مال چنگی کے جھنڈے کے پاس رکھ کر اس کی مقدار اور قیمت بتائیں گے اور تین بار آواز لگائیں گے کہ "اس مال کو اس قیمت پر کون خریدتا ہے؟" یہ آواز سن کر جو شخص مال کی بولی دے اس کے ہاتھ پر مال فروخت کرنے کے تاجر پابند ہوں گے۔ اگر کسی وجہ سے خریدار اصل قیمت سے زیادہ بولی لگائیں سے تو زائد قیمت اور چنگی کے واجبات سرکاری خزانے میں داخل کر لیے جائیں گے۔ محصولات یا ریاستی ٹیکس کے ڈر سے اگر مال کی قیمت یا مقدار کم کر دی جائے تو اس صورت میں بھی جو فرق ہو گا اس کے برابر رقم محصولات سمیت سرکار کے خزانے میں جمع کر لی جائے گی۔ اس کا متبادل بھی ہے اور وہ یہ کہ بیوپاری سے چنگی کے واجبات کی عام شرح سے آٹھ گنا زائد رقم وصول کی جائے۔ اصل مال کو گھٹیا اور نکمے مال کے نیچے چھپا کر چنگی کے واجبات سے بچنے کی کوشش

کرنے کے مرتکب تاجروں کو بھی یہی سزا دی جائے گی۔

اگر مال کی قیمت اس غرض سے بڑھا کر بتائی جائے کہ بولی کے خواہشمند بولی بولنے سے باز رہیں تو زائد قیمت اور دوگنا ٹیکس سرکاری خزانے میں جمع کرلیا جائے گا۔ مال کو خواہ نگران افسر ہی چھپائے اسے بھی اتنی ہی سزا ملے گی۔

کوئی بھی مال ٹھیک ٹھیک ناپا' تولا یا شمار کیا جانے کے بعد ہی فروخت کے لائق سمجھا جائے گا۔

جن اشیاء پر چنگی کے واجبات کی چھوٹ ہے یا پھر جو اشیاء انتہائی کم قیمت ہیں ان پر محصول وصول کرنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے گا مگر جو تاجران چنگی کے جھنڈے سے محصولات ادا کیے بغیر گزر جائیں گے ان پر مال کی نوعیت کے حساب سے مقررہ اور رائج شرح سے آٹھ گنا زائد رقم وصول کرکے محاصل کی مد میں سرکاری خزانے کا حصہ بنائی جائے گی۔ شہر میں آنے جانے والوں کو اچھی طرح یہ اطمینان کرلینا چاہئے کہ جو مال سڑک پر جا رہا ہے اس پر واجب محصولات چنگی پر ادا کر دیئے گئے ہیں یا ابھی ادا نہیں کیے گئے ہیں۔

گئودان' جنیو' (29) پہنانے کی رسم' مونڈن' پوجا' زچگی' تحفے' جہیز' شادی اور مذہبی رسوم کی ادائیگی میں برتی جانے والی چیزوں پر چنگی نہیں لی جائے گی مگر جو اس معاملے میں دروغ گوئی سے کام لے اسے وہی سزا دی جائے جو چور کو چوری کرنے کی پاداش میں بھگتنا پڑتی ہے۔

اگر کچھ تاجر دھوکے سے مال بغیر چنگی دیئے گزار کر لے جانا چاہیں یا مال کا کچھ حصہ چھپا کر ٹیکس دیئے بغیر نکالنے کی کوشش کریں تو ان لوگوں کو چھپا کر یا دھوکے سے نکالے جانے والے مال کی مالیت کے برابر جرمانہ کیا جائے اور متعلقہ مال بھی ضبط کرلیا جائے۔ جو شخص گائے کی گوبر کی قسم اٹھا کر مال چوری چھپے نکال کر لے جائے اور محصول نہ دے تو اسے انتہائی سخت سزا دی جائے۔ جب ہتھیار' زرہ بکتر' رتھیں' دھاتیں' جواہر' غلہ یا مویشی وغیرہ درآمد کرنے کی کوشش ہو تو اس کوشش میں ملوث ملزم کو ممنوعہ سامان درآمد کرنے کی پاداش میں وہ سزا دی جائے جو ایک اور جگہ تجویز کی گئی ہے۔ ایسے شخص کا مال فوراً ہی ضبط کرلینا چاہئے۔ ان میں سے اگر کوئی چیز بیچنے کی نیت سے لائی گئی ہے تو اس چیز کو قطعے

اور فصیل سے بہت دور لے جا کر بغیر چنگی کے فروخت کر دیا جائے۔
جو افسر سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہو گا وہ سوا پن سڑک کا ٹیکس سڑک پر سے لے جائے جانے والے مال پر وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ وہ مال کی ہر کھیپ پر ایک ماشہ وصول کرنے کا بھی پابند ہو گا۔ یہی افسر نعل لگے جانور پر ایک پن، مویشیوں پر آدھ پن اور چھوٹے چوپائیوں پر ایک پن کا چوتھا حصہ فی راس وصول کرے گا۔ سرحدوں کا محافظ افسر اس نقصان کا خود ذمہ دار بھی ہو گا جو اس کی حدود کے اندر تاجروں کو اٹھانا پڑے گا۔

یہ افسر ادنیٰ اور اعلیٰ اشیاء کا تعین کرنے کے لیے مال کو اچھی طرح جانچ پرکھ کر اس پر اپنی مہر لگا دے گا اور اس کو چنگی کے متعلقہ سرکاری عہدیدار کے پاس روانہ کر دے گا۔ اسی طرح وہ بادشاہ کی طرف اپنے ایک جاسوس کو مال کی قیمت اور مقدار سے آگاہ کرنے کی خاطر بھیجے گا۔ یہ اطلاع پانے کے بعد حاکم چنگی کے متعلقہ افسر کو تمام تر تفصیلات سے باخبر کرے گا تاکہ اسے معلوم ہو کہ بادشاہ کس قدر باخبر ہے۔ چنگی کے محصولات وصول کرنے اور باقی معاملات کی تنظیم کرنے کا مجاز افسر تاجروں کو بتائے کہ فلاں فلاں مال آیا ہے اور چھپ نہیں سکتا کیونکہ بادشاہ ہر معاملے کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی علم رکھتا ہے۔

ناقص اور کم قیمت مال کو چھپانے پر 8 گنا جرمانہ عائد کیا جائے اور اعلیٰ مال تمام کا تمام بحق سرکار فوراً" ضبط کر لیا جانا چاہئے۔ ایسا مال جس کا ملک کے اندر آنا بے کار یا خطرناک ہو کسی بھی صورت اندر نہ آنے دیا جائے اور جو اعلیٰ قسم کا بہت مہنگا مال ہو وہ ضرور آنے دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ ایسے بیج جو آسانی سے دستیاب نہ ہوں جب ملک کے اندر لانے کی کوئی تاجر کوشش کرے تو اس پر کوئی محصول نہ لگایا جائے۔

باب: 22

محصولات کی شرح کا تعین

ملک کے ایک حصے میں بھیجے جانے یا منگوائے جانے اور بیرون ملک بر آمد کئے جانے یا بیرون ملک سے در آمد کیے گئے مال پر محصولات کی مخصوص شرح لاگو ہو گی۔ منگوائی جانے والی اشیاء پر ان کی کل قیمت کا ایک تہائی حصہ بطور محصول کاٹا جائے گا۔ ان کے علاوہ خشک گوشت، سوکھی مچھلی، بیجوں، ململ، زیر زمین اگنے والی سبزیوں، پھولوں، پھلوں، اور عام سبزیوں پر چنگی کا نگران چھٹا حصہ وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ قیمتی پتھروں کے بارے میں معلومات رکھنے والے ماہرین سیپ، مالاؤں، مونگوں، ہیروں، موتیوں، اور جواہرات کی شناخت کرنے کے بعد ان کی تراش خراش، نفاست اور قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پر محصول کی صوابدیدی شرح لاگو کر کے رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائیں گے۔

مسالے، صندل، رنگ سازی کے لوازمات، بھورا صندل، دھاتوں کے اجزاء، سیندور سرخ سنکھیا، ریشوں یا سوت سے بنے ملبوسات، ریشمی کپڑے، زرہ بکتر، سنکھیا کا سلفیورٹ بھیڑ بکریوں سے حاصل ہونیوالی اشیاء، کرموں سے ملنے والی پیداوار، خمیر، لباس، شراب پردے، قالین، ریشوں سے بننے والے یا سوت سے تیار شدہ کپڑے، کھالوں اور ہاتھی دانت وغیرہ ان سب اشیاء پر دسواں یا پندرھواں حصہ محصول وصول کیا جائے گا۔

ملبوسات کے علاوہ بھنے ہوئے چاولوں، مختلف قسم کے عرقوں، نمک، شکر، غلے، تیل ظروف، دھاگوں، عطریات، چوپائیوں اور دو پائیوں پر چنگی کا محصول وصول کرنے کی شرح بیسواں یا پچیسواں حصہ ہو گی۔

صدر دروازے سے شہر میں آنے کا داخلہ ٹیکس چنگی کا ایک تہائی ہو گا تاہم یہ کچھ صورتوں میں قابل معافی بھی ہے۔ جہاں اجناس تیار یا پیدا ہوں گی، وہاں فروخت نہیں کی جائیں گی۔ کانوں پر براہ راست خریدی گئی اشیاء جرم کے دائرے میں آئیں گی، 600

پن جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ سبزیاں یا ترکاریاں اگر بگیا سے خریدی ثابت ہوں تو 51 3/4 پن جرمانہ وصول ہو گا۔

اگر غلہ یا کسی نوع کی نباتات کھیت سے خریدی گئیں تو اس جرم پر 53 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح زرعی پیداوار پر ایک یا ڈیڑھ پن بطور جرمانہ لیا جائے گا۔

فرقے، طبقے اور ملک کی روایت اور رواج کو ملحوظ خاطر رکھ کر تازہ یا پرانی اشیاء پر مخصوص شرح سے محصول لیا جائے گا اور جرمانہ عائد کرتے ہوئے جرم کی نوعیت پیش نظر رکھی جائے گی۔

باب: 23

پارچہ بافی کا بیان

ریاست جسے پارچہ بافی کی صنعت کا منتظم مقرر کرے وہ ہنر مند اور کام میں ماہر افراد کو سوت، لبادوں، رسی اور کپڑوں کی تیاری پر لگائے گا۔ اون کاتنے، کپاس، سوت کے لچھے، سن اور ریشوں کی صفائی پر بیوائیں، معذور عورتیں، سزا یافتہ خواتین، سنیاسنیں، لڑکیاں، متقی عورتیں، جرمانے کے بدلے کام پر مامور سزا یافتہ خواتین، طوائفوں کی نائیکائیں، محل کی عمر رسیدہ نوکرانیاں اور مندر جانا چھوڑ چکی دیوداسیاں مامور کی جائیں۔ کام کی مقدار، صفائی اور مہارت کو مدنظر رکھ کر معاوضہ ادا کیا جائے۔ جو زیادہ کام کریں انہیں ابٹن، آنولہ اور تیل دیا جائے۔ وہ تعطیل کے روز بھی کام پر آئیں اور اس کے لیے انہیں خاص معاوضہ دیا جائے جو ان کی معمول کی تنخواہ سے الگ ہو۔ اگر فراہم کردہ خام مال کے تناسب سے کاتا ہوا سوت کم نکلے تو معاوضہ میں سے اتنی اجرت کاٹ لی جائے جتنی مالیت کا سوت کم ہو۔

تعین شدہ اجرت، مقررہ مقدار اور مقرر کردہ وقت میں مال تیار کرنے کے اہل لوگ ہی بنائی کا کام کریں۔ اس صنعت کا انتظام و انصرام کرنے والا ریاستی افسران کے ساتھ شریک رہے گا۔ ہمت افزائی اور داد کے لیے خوشبویات، پھولوں کی مالائیں اور دوسری اشیاء انعام کے طور پر ایسے لوگوں کو دی جائیں جو ریشے، ریشم یا اون سے کپڑے اور پوشاکیں تیار کریں یا باریک سوتی کپڑا بنا سکنے کے اہل ہوں۔

متنوع قسم کے پردے، کمبل اور ملبوسات تیار کروائے جائیں اور جو لوگ اس فن میں طاق ہوں ان سے زرہ بکتر سازی میں بھی ان کی بھرپور صلاحیتوں کے مطابق کام لیا جائے۔

اپاہج عورتوں، معذور لڑکیوں، پردیس گئے افراد کی بیویوں اور پردہ دار خواتین کو کارخانے کی ملازم عورتوں کے ذریعے کام بھیجا جائے۔ جو عورتیں خود کارخانے میں آسکتی ہوں انہیں صبح سویرے ان کے کام کی مقدار، نفاست اور خوبی کے بدلے مناسب رقم دی

جائے۔ کام کی جگہ روشنی اس قدر ہی ہو جتنی کہ دھاگوں کو جانچنے کے لیے ضروری ہو۔ اگر انتظامی افسر عورتوں کے چہروں کو دیکھے' تانک جھانک کرے یا غیر ضروری گفتگو کرنے کی کوشش کرے تو اسے ابتدائی درجے کی تعزیز کا سزاوار ٹھہرایا جائے۔ اجرت کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر پر منتظم کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے اور اگر وہ کام مکمل ہوئے بغیر معاوضہ دے تو اس صورت میں بھی اسے درمیانے درجے کی سزا دینا لازم ہو گا۔

جو عورت کام مکمل نہ کرے حالانکہ اس نے معاوضہ وصول کیا ہو تو اس کا انگوٹھا قطع کر دیا جائے۔ مال کو غائب یا چوری کرنے والی عورتیں بھی اسی سزا کی حقدار ہوں گی۔ اگر کپڑا بننے والا کسی جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو جرم کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر اسے جرمانہ کی سزا سنائی جائے اور جرمانہ اس کی اجرت میں سے منہا کرلیا جانا چاہیے۔ اس شعبے کا ریاستی منتظم تسمے اور ڈوریاں تیار کروانے کے علاوہ ان لوگوں کے ساتھ خاص طور پر شریک رہے جو زرہ بکتر اور رسے تیار کرنے پر مامور کیے گئے ہوں۔

باب: 24

زرعی شعبے کا منتظم

زرعی شعبے کا نگران یا تو خود زرعی مہارت کا حامل ہو اور درخت' جھاڑیاں اور کھیتیاں اگانے سے آشنا ہو یا اس کام کے ماہر عملے کی مدد سے بروقت ہر طرح کے بیج حاصل کرے تاکہ پھول' غلہ' پھل' پالکا' ترکاریاں' ریشے دار پودے' کپاس اور سبزیاں کاشت کی جاسکیں۔ وہ ایسی زمین پر جس پر کئی بار ہل چلایا گیا ہو' نوکروں' اسیروں اور محنت کشوں کو بوائی پر مامور کرنے کا مجاز ہو گا۔

بیلوں' ہلوں اور دیگر متعلقہ اشیاء کے نہ ہونے سے ان لوگوں کے کام میں کوئی خلل نہیں پڑنا چاہئے۔ لوہار' بڑھئی' نالی کھودنے والے' رسہ بنانے والے اور سانپ پکڑنے والے سپیروں کو بھی بغیر کسی تاخیر کے موجود ہونا چاہئے۔ جو کوئی ان لوگوں میں سے کسی قسم کا نقصان کرے گا وہ اس نقصان کا ازالہ اپنی اجرت سے کٹوتی کی صورت میں ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ ریتلے اور صحرائی خطوں میں بارش کی مقدار 16 درون اور غیر صحرائی علاقوں میں اس سے ڈیوڑھی ہوتی ہے۔ جہاں نہروں کے ذریعے آبپاشی کرکے کاشت کی جاتی ہے' ان علاقوں میں پانی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ کاشت کاری کے لیے دیگر موزوں علاقوں مثلاً اونتی میں 23 درون' اشمکس دیس میں ساڑھے تیرہ درون اور مشرقی دیسوں کے علاوہ ہمالیہ کی ترائی میں بھرپور بارش ہے۔

آبپاشی کی ضروریات کے پیش نظر بارش کی مطلوبہ مقدار کا ایک تہائی برسات کے شروع اور آخر میں پڑے اور دو تہائی اس موسم کے درمیانی عرصہ میں برسے تو اسے متوازن مقدار کہیں گے۔ بارش کے متعلق پیشن گوئی مشتری سیارے کے مقام' رفتار اور حمل کا جائزہ لیکر' زہرہ کے طلوع و غروب اور بھوج کو دیکھ کر' مشتری کے مقام سے دانوں کے تشکیل پانے کا مشاہدہ کرکے اور زہرہ کی حرکت کا جائزہ لیکر کی جاسکتی ہے۔

ہفتہ بھر برسنے والی بارش کے حامل بادل تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی ان بادلوں کو کہتے ہیں جو پھوہار برساتے رہتے ہیں۔ ساٹھ' ایسے بادلوں کو کہتے ہیں جو دھوپ کے ساتھ ساتھ برستے ہیں۔ جن علاقوں میں بارش ہوا کے جھکڑوں اور دھوپ کے بغیر ہو اور تین بار ہل چلانا ممکن ہو وہاں عمدہ فصل ہوتی ہے۔

زرعی شعبے کا نگران فصلیں بارش کی مطلوبہ اور متوقع مقدار کو پیش نظر رکھ کر کاشت کروائے گا۔ اس کے علاوہ وہ بیجوں کی مختلف اقسام کے حوالے سے پانی کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کا بھی خیال رکھے گا جو فصل کو درکار ہو۔

برسات کے شروع میں لوبیا' تل' کودوں' شالی چاول اور وریہی چاول بوئے جاتے ہیں۔ مونگ' ماش اور سیبیا موسم برسات کے وسط میں کاشت کیے جاتے ہیں اور کسم' مسور' السی مارائی اور کلتھی سب سے آخر میں۔ جیسا موسم ہو ویسے ہی بیج کاشت کرنے چاہئیں۔

آدمیوں کی کمی کے سبب بوئے نہ جاسکنے والے کھیت آدھے حصے پر دوسروں کو دے دیئے جائیں جو انہیں خوشی سے کاشت کرنے پر تیار ہوں۔ یہ کھیت محنت کشوں کو چوتھے یا چھٹے حصے کی ترح سے بٹائی پر بھی سونپے جاسکتے ہیں۔ اگر یہ لوگ بٹائی کی شرح پوری نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کی جائے اور وہ جتنا بھی سرکار کو دے سکیں اتنا ہی لے لیا جائے۔ ہاتھ سے آبپاشی کرنے والوں سے پانچواں حصہ پانی کا لگان وصول کیا جائے۔ کاندھے پر آبپاشی کی غرض سے پانی لے جانے والوں سے ایک چوتھائی حصہ بطور واٹر ٹیکس لیا جائے۔ اگر آبپاشی کا پانی رہٹ سے کھینچا جاتا ہے تو اس صورت میں پانی کا لگان ایک تہائی وصول کیا جائے گا۔ اگر کسان آبپاشی کی غرض سے دریا' جھیل' تالاب یا کنوئیں سے پانی کھینچتا ہو تو اس سے پیداوار کا ایک تہائی یا ایک چوتھائی حصہ پانی کے لگان کے طور پر وصول کیا جائے۔

زرعی شعبے کا نگران سرمائی اور گرمائی فصلوں کی کاشت کرنے سے پہلے افرادی قوت اور پانی کی فراہمی کو مدنظر رکھے گا۔ چاول وغیرہ زیادہ منافع دینے والی فصلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کاشت کا طریقہ کار اور دیکھ بھال طویل ہونے کے باعث گنا کمتر فصل سمجھا جاتا ہے۔ اس میں طرح طرح کی خرابیاں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کٹائی کے لیے بھی زیادہ آدمی اور اجرت درکار ہوتی ہے۔

ایسی زمینیں جو دریاؤں کے کناروں پر واقع ہوں اور ان سے پانی کی لہریں آکر ٹکراتی ہوں وہ کدو کی قسم کی سبزیوں کے لئے مناسب ہوتی ہیں۔ اکثر زیر آب رہنے والی زمینوں میں مرچ' انگور اور گنا کاشت کیا جاسکتا ہے۔ کنوئیں کے پاس کی زمین سبزی ترکاری کے لئے بہتر ہے جبکہ نشیبی زمینیں ہری فصلوں کے لئے ساز گار ہوتی ہیں۔ دو کھیتوں کے درمیان کی پٹی جڑی بوٹیوں' اوسی تارا' ہیرا' براکا' خوشبودار پھولوں اور لاکھ کے اشجار کی کاشت کے لئے مناسب سمجھی جاتی ہے۔ ادویات سازی میں معاون جڑی بوٹیاں گملوں میں بھی بوئی جاسکتیں ہیں۔

غلے کے بیجوں کو سات راتوں تک کہر کی نمی اور گرمی پہنچنی چاہئے۔ اسی طریقہ کار کے تحت ماش کے بیج تین دن تک رکھے جائیں۔ گنے کے بیج کے کٹے ہوئے سرے پر سور کی چربی' گائے کا گوبر' شہد اور گھی لیپ دیا جائے۔ زمین کے نیچے نشو و نما پانے والی ترکاریوں کے بیج شہد اور گھی سے جبکہ کپاس کے بیج گائے کے گوبر سے لیپ دیئے جائیں۔ اشجار کے تنے کے پاس زمین پر جلی ہوئی ہڈیوں اور گوبر کی کھاد مناسب وقت پر بکھیر دی جانی چاہئے۔ جب بیج پھوٹیں تو انہیں چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کی کھاد ڈالنی بے حد مفید ہے۔ اس موقع پر انہیں سنوہی کے دودھ سے سینچا جانا چاہیے۔ نیولے اور سانپ کی کینچلی کی دھونی جس جگہ دی جائے وہاں سانپ بالکل نہیں ٹھہرتے۔ بوائی کے مقررہ وقت پر سب سے پہلے ایک مٹھی بیج سونے کے پترے کے ساتھ پانی میں صاف کرکے بوئیں اور مندرجہ ذیل منتر پڑھیں!

(منتر) پرجا پتیے کاشیہ پایے دیوایے نمہ سدا
ستیاے رد ھیتام دیوی بیج ۔یکش چ دھن ۔یکش چ

(ترجمہ) پرجاپتی اور دھرتی ماں پر ہم رہیں نت قربان
بیج اپجائیں کھیت ہرے اور بھرے رہیں کھلیان

محنت کشوں' نوکروں' مالیوں' گالیوں اور کھیتی کے محافظوں کے لیے جنس فراہم کی جائے گی۔

ویدوں کا علم رکھنے والے لوگ کٹائی کے وقت کی پوجا "اگرینا" کے لئے کھیتوں سے جو اور چاول لے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہی لوگ پھل اور پھول دیوتاؤں کی عبادت کے

لئے لیکر جائیں تو ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ کچھ لوگ جو کھیتوں سے گرے پڑے دانے اکٹھے کر کے زندگی کی گاڑی چلاتے آئے ہیں' وہ فصل اٹھنے کے بعد کھیت سے دانے چن کر لے جاسکتے ہیں۔

دیگر فصلیں اور غلہ پکتے ہی اٹھالیا جائے گا اور کوئی صاحب فہم و فراست آدمی کھیت میں کچھ بھی باقی نہیں چھوڑے گا حتی کہ چوکر تک بھی نہیں رہنے دے گا۔ کٹائی کے بعد فصل کھلیانوں یا اونچے انباروں کی شکل میں رکھی جائے گی۔ خرمن برابر برابر نہ ہوں اور ان کی چوٹی نیچی نہ رہے۔ مختلف فصلوں کو گاہنے کے مقامات ایک دوسرے کے پاس پاس ہی واقع ہوں گے۔ اس موقع پر کھیت میں کام کرنے والوں کے پاس آگ ہرگز نہ ہو مگر پانی وافر مقدار میں ذخیرہ کرلینا چاہئے۔

باب: 25

آبکاری کا منتظم

شراب تیار کرنے والوں کی مہارت سے کام لیکر آبکاری کا حکومتی منتظم قلعوں اور چھاؤنیوں کے علاوہ مضافات میں بھی شراب کی رسد کا بندوبست کرے۔ طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ چاہے تو کسی ایک ہی مقام پر شراب بنوائے یا کئی جگہ چھوٹے چھوٹے کلال خانوں کے ذریعے شراب کشید کروائے۔ فروخت کرنے والوں کے علاوہ جو دیگر لوگ ضابطے کی خلاف ورزی کریں ان پر جرمانہ عائد کیا جائے۔

شراب کی دوکانیں ایک ساتھ ہی پاس پاس نہیں ہوں گی اور شراب گاؤں سے باہر نہیں لے جائی جا سکے گی' کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سرکاری اہلکار نشے میں بدمست ہو کر فرائض میں کوتاہی کریں۔ آریہ لوگ تذلیل کروائیں یا تنگ مزاج افراد غیرشائستہ حرکات پر اتر آئیں۔ اس لیے شراب صرف انہی افراد کو فراہم کی جائے جو اچھی شہرت کے مالک ہوں اور انہیں بھی کم مقدار میں دی جائے۔ مثلاً آدھا کڈمب' ایک کڈمب' آدھا پرستھ یا ایک پرستھ۔ جان پہچان والے خوش اطوار اور شریف لوگ اس رعایت کے مستحق ہوں گے کہ شراب دکان سے باہر لے جائیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قطعی طور پر سبھی لوگ شراب خانے میں ہی شراب پئیں اور ان کے باہر جانے پر پابندی ہو تاکہ مہر شدہ یا غیر مہر شدہ اشیاء جو انہوں نے رہن رکھی ہوں یا مرمت کی غرض سے آئی چیز میں تمیز اور تحقیق ہو سکے۔ شراب خانے کے منتظم کے لیے لازم ہے کہ چوری کی چیزیں رکھنے والوں یا اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرتے دکھائی دینے والے افراد کو کسی نہ کسی طرح شراب خانے سے باہر حراست میں لے کر قانونی ادارے کے اہلکاروں کے حوالے کرے۔

مقررہ نرخوں سے کم قیمت پر تازہ شراب نہ بیچی جائے البتہ بری شراب کسی اور جگہ

لے جاکر بیچی' سوروں' جانوروں کو پلائی اور خدمت گاروں یا مزدوروں کو ان کی اجرت کے بدلہ میں دی جاسکتی ہے۔

شراب خانے کے کمروں میں الگ الگ بچھائے ہوئے بستر ہوں گے۔ شراب نوشی کے لئے مخصوص کمرے میں پانی' پھولوں کے ہار' خوشبویات اور موسم کی مناسبت سے دیگر راحت انگیز اشیاء موجود ہونی چاہئیں۔

شراب خانوں کی نگرانی کرنے والے خفیہ اہلکار' حد سے بڑھ کر خرچ کرنے والوں' اجنبیوں اور پینے والوں کے لباس' زیورات اور نقدی کی مالیت کی جانچ بھی کریں گے۔ نشے میں اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو شراب خانے کا مالک گمشدہ چیز کے مالک کے نقصان کا ازالہ کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کو جرمانہ دینے کا بھی پابند ہو گا۔

کون سا غیر آدمی آریہ کے بہروپ میں اپنی حسین رکھیل کے ساتھ نشے میں لیٹا ہوا ہے یہ دیکھنے کے لئے شراب خانے کا مالک ادھ کھلے دروازوں میں سے جھانک کر دیکھتا رہے' شراب کی مختلف اقسام میں سے ایک میدک کہلاتی ہے یہ ایک درون پانی' آدھ آڑھک چاول اور تین پرستھ کنوا سے تیار ہوتی ہے۔

پرسنہ نامی شراب 12 آڑھک آٹا' پانچ پرستھ کنواں' کچھ مسالے اور پترک کی چھال اور پھل ملا کر تیار ہوتی ہے۔

ایک سو (100) پل کیتھا (FLRONIA ELEPHANTUM) 500 پل راب اور ایک پرستھ شہد ملا کر آسو بناتے ہیں۔ ان اجزا میں ایک چوتھائی مواد کا اضافہ کر کے اعلیٰ قسم کی آسو تیار کی جاسکتی ہے جبکہ اسی مقدار کو کم کر دی تو گھٹیا قسم کی آسو تیار ہو گی۔

مختلف بیماریوں کے لئے ارشٹ بنانے کا طریقہ ویدوں سے معلوم کیا جائے۔ میس سنگی کی چھال کے کشیدے میں گڑ' لمبی مرچ' اور کالی مرچ یا ترپھلا ملا کر میریہ (یعنی شراب) بناتے ہیں۔ گڑ سے تیار شدہ شرابوں میں ترپھلا پیس کر ملانا ضروری ہے۔

انگور کے عرق کو "مدھو" کہا جاتا ہے۔ اس کے اپنے دیس میں اس کے دو نام یا تعریفیں کاپ سائن اور ہار ہو کر ہیں۔ خمیر تیار کرنے کے لیے ایک دورن ابلے یا بے ابلے ماش' ان سے تین گنا زیادہ چاول اور ایک کرش مراتا وغیرہ ہی عام طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے۔

سمبھارا تیار کرنے کے لیے پاٹھا' لودھر' انگور کا عرق' شہد' الائچی' گج پیپل' دارو' ہلدی' کالی مرچ اور لال مرچ استعمال کی جاتی ہے۔ ملہٹی کے کاڑھے میں دانے دار شکر ملاکر پرسنہ میں ڈال دیں تو اس کی رنگت نکھر کر نمایاں ہو جاتی ہے۔

دارچینی' چیتا' ہاؤبڑنگ اور گج پیپل کا ایک ایک کرش اور چھالیہ' ملٹھی' موتھا اور مہوے کا سفوف دو دو کرش ملانے سے آسو تیار ہوتی ہے۔ یعنی یہ آسو کے مسالے ہیں۔ ان کا دسواں حصہ بڑھایا جائے تو بج بندھا کہتے ہیں۔ پرسنہ کے لئے مقرر لوازمات ہی سفید شراب کے لیے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

آم سے تیار ہونے والی شراب میں آم کا ست یا مسالے زیادہ سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سمبھار ملا دیئے جائیں تو اسے مہاشنز کہیں گے۔ سمبھار وہ مسالے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

ایک مٹھی (اتنی کہ ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن دکھائی نہ دیں) بھر شکر مراٹ میں گھول کر ڈھاک' دھتورا' کرنج' میش سبرنگ کے سیال آمیزے کے ساتھ لودھر' تیج پات' ونگ' پاٹھا' مستا' کلایا' دارو ہردر' نیلا کنول سات پھول' چرپٹہ' ست ہرن اور نمبا ایک کمبھ شراب میں اضافہ کر دیا جائے (جس کی مالیت بادشاہ ادا کرے گا) تو شراب بہت ہی مزیدار ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں پانچ پل شکر بھی ملا دی جائے تو ذائقہ اور بڑھ جاتا ہے۔

بطور دوا لوگوں کو سفید شراب گھر میں کشید کرنے کی اجازت چند خاص صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ میلوں' تہواروں اور یاتراؤں کے موقع پر بھی چار یوم کے لیے شراب تیار کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

خواتین اور بچے "سورا" اور خمیر لے جاسکتے ہیں۔ جو لوگ سرکاری طور پر تیار کی جانیوالی شراب کے علاوہ شراب فروخت کریں وہ پانچ فیصد ڈیوٹی ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

آملہ شدھو (گنے کے رس سے بنی شراب) پھلوں سے تیار ہونے والی ترش شرابوں سورا' میدک' ارشٹ' انگوری شراب اور پھلا ملا کے حوالے سے مندرجہ ذیل پہلو ذہن نشین رہیں کہ:

ان تمام مندرجہ بالا اقسام کی شرابوں کی دن بھر کی فروخت کا حساب کرکے' سرکاری

اور نجی پیمانوں کا فرق نکال کر اور اس فرق کی نسبت سے جو زائد مقدار بنتی ہے وہ طے کرکے شراب کے شعبے یعنی آبکاری کا نگران ریاستی عہدیدار' بادشاہ کا حصہ مقرر کرے گا۔ مذکورہ طریقے سے طے کیا گیا حصہ بیرونی یا مقامی تاجروں سے بادشاہ کے نقصان کے ازالے کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

باب: 26

جنگلی حیات اور دیگر جانوروں کا نگران

حکومت کی امان میں رہنے والے ہرن' ارنا' پرندے' مچھلیاں اور بھینسا وغیرہ پکڑنے یا مارنے والے شخص کو انتہائی سخت تعزیز کا حقدار ٹھہرایا جائے۔ جنگلات میں بغیر کسی وجہ کے مداخلت کرنے والے شہری کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے گی۔ مچھلیوں یا ایسے پرندوں کا شکار کرنے والے شخص پر جو کہ دوسرے پرندوں کا شکار نہیں کرتے' پونے 27 پن جرمانہ عائد ہو گا۔ اگر کوئی ہرن یا دوسرے چوپائیوں کے ساتھ یہی انداز اختیار کرے تو اس جرم پر مجرم کو ساڑھے 53 پن جرمانہ ادا کرنے کا حکم سنایا جائے۔

پکڑے گئے درندوں میں سے نگران چھٹا حصہ وصول کرنے کا مجاز ہو گا۔ اگر شکار کرنے والے پرندے یا مچھلیاں ہوں تو دسواں حصہ وصول کیا جائے گا یا اس سے کچھ زیادہ ٹیکس کے طور پر لیا جائے گا۔ اسی طرح ہرن اور دوسرے جانوروں کے معاملے میں بھی دسواں حصہ یا کچھ زیادہ بطور لگان سرکاری اہلکار وصول کرکے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گا۔

جنگل کے کل جانوروں کی تعداد کا چھٹا حصہ سرکاری تحفظ میں آزادی سے رہنے دیا جائے گا۔

انسان سے مشابہت رکھنے والے جانور' ہاتھی' گھوڑے' بجار یا گدھا' مچھلیوں' سارس کی قسم کے پرندوں' داتیوہا (کوئل کی ایک قسم) بطخیں' مرغابیاں' تیتر' برنگ راج' چکور' مینا' طوطا' مور اور کوئل جیسے بے ضرر جانوروں کو نقصان پہنچانا سختی سے منع ہو گا اور اس معاملے میں احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے کو پہلے درجے کی سزا دی جائے گی۔

گوشت بیچنے والے قصاب ذبح کئے ہوئے جانور کا بے ہڈی کا گوشت فروخت کریں گے' اگر ہڈی سمیت فروخت کریں تو ہڈی کے وزن کی نسبت سے دام کم کریں گے۔ اگر بے

ایمانی سے باٹوں کے وزن میں گڑ بڑ ہونے سے تول متاثر ہو جائے تو اس واقع ہونے والی کمی سے آٹھ گنا زیادہ تاوان سرکاری طور پر فوراً" وصول کرلیا جائے گا۔

بچھڑے، بیل یا دودھ دینے والی گائے کو ذبح کرنے کی ممانعت ہو گی اگر کوئی ایسا کرے تو اس پر 50 پن جرمانہ کیا جائے گا۔

اتفاقاً" مرنے والے جانوروں، کمیلے سے باہر ذبح کیے گئے جانوروں، بے سر جانوروں، بے ہڈی کی مچھلی اور سڑی ہوئی مچھلی کا گوشت نہیں بیچا جائے گا۔ جو اس حکم کے برعکس عمل کرے اسے 12 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

ریاست کی زیر حفاظت جنگلوں کے جانور، ہاتھی، مویشی اور مچھلیاں اگر وحشی ہو کر بدی پر اتر آئیں تو انہیں قابو کر کے محفوظ جنگل سے باہر لے جا کر موت کے گھاٹ اتارا جائے گا۔

باب: 27

"اس بازار" کا نگران

کوٹھوں کا نگران راجہ کے محل کے لئے 1000 پن سالانہ تنخواہ پر طوائف کو ملازم رکھے گا۔ ملازم رکھی گئی طوائف بے شک طوائفوں کے خاندان سے تعلق نہ رکھتی ہو مگر جوان، ہنر مند اور خوبصورت ضرور ہو۔ اس کے مقابلے میں اس سے آدھی تنخواہ پر ایک اور طوائف بھی ملازم رکھی جائے گی۔ جب کبھی یہ طوائف پردیس چلی جائے یا مرجائے تو اس کی بیٹی یا بہن اس کی جگہ سنبھال کر اس کی تمام ملکیتی اشیاء اور جائیداد کی وارث اور مالک قرار پائے۔ بصورت دیگر اس کی ماں کوئی دوسری طوائف فراہم کرے۔ اگر یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو اس کی تمام دولت و جائیداد کو بادشاہ کے حق میں ضبط کرلیا جانا چاہئے۔

سونے کی صراحی، مور چھل اور بادشاہ کی تصویر اٹھانے اور شاہی سواری پر خواصی میں رہنے والی طوائفوں کی آن بان بڑھانے کے لئے ان کے تین درجے کئے جائیں گے۔ پہلا، اوسط اور اعلیٰ۔ یہ درجے یا طبقے طوائفوں کے حسن اور ان کے بیش قیمت زیورات سے شناخت ہوں گے۔ انہی درجوں کے مطابق اور ان کے مرتبے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی تنخواہوں کا تعین کیا جائے گا۔

دایہ وہ طوائف بنائی جائے جس کا حسن ڈھل جائے۔ محل سے آزاد ہونے کے لئے طوائف کو 24 ہزار پن فدیہ ادا کرنا ہو گا اور طوائف کے بیٹے کو 12 ہزار پن۔ بادشاہ کے روبرو طوائفیں آٹھ سال کی عمر سے ہی مجرا پیش کرنا شروع کر دیں گی۔

مسرت اندوزی یا ہم بستری کے قابل نہ رہنے والی طوائفوں، محل کی نوکرانیوں اور بوڑھی خدمتگار خواتین کو توشہ خانے یا باورچی خانے میں کام پر لگایا جائے گا۔

جو طوائف بادشاہ کی خدمت چھوڑ کر کسی اور مرد کی مضبوط بانہوں کی پناہ میں جانا

چاہے وہ سرکار کو سوا چار پن ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کرے۔

کوٹھوں کا حکومتی منتظم ہر طوائف کو فضول خرچی سے روکے گا' آمدنی خرچ' متوقع آمدنی' وراثتی املاک اور ہر طوائف کی انفرادی کمائی کا حساب کتاب رکھے گا۔

اگر کوئی طوائف اپنا زیور اپنی ماں کے علاوہ کسی اور کے سپرد کرے تو اسے ساڑھے چار پن جرمانہ کیا جائے۔ اگر اپنی جائیداد بیچے یا گروی رکھے تو سوا پچاس پن جرمانہ وصول کیا جانا چاہئے۔ اگر کوئی طوائف کسی کو بدنام کرے تو اس سے 24 پن جرمانہ وصول کیا جائے' اگر کسی کو نقصان پہنچائے تو 48 پن بطور جرمانہ اس سے وصول کرکے سرکاری خزانے میں جمع کروائے جائیں۔ کوئی طوائف اگر کسی کا کان کاٹ لے تو اسے سوا پچاس پن جرمانے کے علاوہ ڈیڑھ پن مزید ادا کرنا ہو گا۔

کنواری لڑکی یا کسی طوائف سے زبردستی ان کی مرضی کے خلاف ملنے والے شخص کو انتہائی سخت سزا دی جانی چاہئے۔ اگر لڑکی مرضی سے ایسا کرے تو آدھا جرمانہ عائد کیا جائے۔ طوائف کو بلاوجہ اغوا کرنے' حبس بیجا میں رکھنے اور اس کی شکل بگاڑنے کے جرم پر ایک ہزار پن سے بھی زیادہ جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ رقم اس کی رہائی کی مقررہ شدہ تنخواہ سے دوگنا تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ مزید سزا جرم کی کیفیت اور طوائف کے مقام و مرتبے کو پیش نظر رکھتے ہوئے مقرر کی جائے گی۔ اگر کوئی شخص طوائف کی ماں' چھوٹی بہن یا مشاطہ (آرائش کرنے والے ملازم) کو ضرر پہنچائے تو اسے سخت سزا دی جانی چاہئے۔ پہلے جرم پر پہلے درجے کی سزا' دوسرے پر دوسرے درجے کی' تیسرے جرم پر تیسرے درجے کی اور چوتھے جرم پر مجرم کو بادشاہ جو بھی چاہے سزا دے۔

اگر کوئی طوائف بادشاہ کے حکم کے باوجود بھی اپنا جسم کسی اور کے حوالے نہ کرے تو اسے پانچ ہزار پن جرمانے اور ایک ہزار کوڑے بطور سزا برداشت کرنے پڑیں گے۔ طوائف اجرت لیکر ساتھ نہ سوئے تو طے شدہ اجرت سے دگنی رقم بطور جرمانہ دینے کی پابند ہو گی۔ اگر کسی طوائف کا طلب گار (جسے کوئی جسمانی عیب یا بیماری لاحق نہ ہو) اس کے گھر پر اس کے ساتھ اجرت طے کرے اور طوائف معاملے طے پانے کے بعد مباشرت سے انکار کرے تو وہ طے شدہ معاوضہ سے آٹھ گنا زیادہ جرمانہ دینے کی سزا کی حق دار ہو گی۔ اپنے عاشق کو قتل کرنے والی طوائف کو پانی میں غرق کر دیا جائے یا زندہ جلا دیا جائے۔

طوائف کا زیور چوری کرنے والے عاشق یا اس کی اجرت ادا نہ کرنے والے طلب گار کو اسی ترتیب سے چوری کیے گئے مال اور مقررہ اجرت سے آٹھ گنا زیادہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

ہر طوائف اپنی روزانہ کی اجرت کے بارے میں رنڈی خانوں کے منتظم کو آگاہ رکھے گی۔ وہ یہ بتانے کی بھی پابند ہو گی کہ آئندہ کے لیے کیا سودے طے ہوئے ہیں اور اس کے عاشق کون کون ہیں۔ یہی قانون رقاصاؤں اور تماشہ کرنے والوں پر بھی لاگو ہو گا۔ دوسرے دیس سے آکر اپنے فن کی نمائش کرنے والے 5 پن لائیسنس فیس بھی ادا کریں گے۔ ہر طوائف اپنی روزانہ آمدنی سے دگنی رقم حکومت کو ہر ماہ بطور ٹیکس جمع کروائے گی۔

تماشہ گر عورتوں' داسیوں' اور طوائفوں کو گانے' ناچنے' بہروپ بھرنے' نقالی کرنے' لکھنے' تصویر بنانے' ساز بجانے' قیافہ شناسی' عطر سازی' ہار گوندھنا' سر کی مالش اور دوسروں کا دل موہ لینے کے جملہ فنون سکھانے والے استادوں کو حکومت کی طرف سے گزارا (الاؤنس) ملے گا۔ یہ اساتذہ طوائفوں کے لڑکوں کو بھی سانگ بھرنے اور نقالی کی تربیت دیں گے۔

تماشہ گروں اور دیگر فنکار لوگوں کی عورتوں میں سے جو متعدد زبانیں اور پیغام رسانی کے خفیہ اشارے جانتی ہوں گی انہیں اور ان کے دوسرے ماہر عزیز و اقارب کو بھی دوسرے ملکوں کے جاسوسوں کو قتل کروانے' انہیں دھوکا دینے اور سلطنت یا بادشاہ کے دشمنوں کا سراغ لگانے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

باب: 28

بحری آمد و رفت کا منتظم

جہاز رانی کا نگران دارالحکومت اور دیگر قلعہ بند شہروں کے قریب واقع قدرتی اور مصنوعی جھیلوں، دریاؤں اور سمندری و دریائی دھانوں پر بار برداری اور آمد و رفت کے حسابات کا جائزہ لے گا۔

دریا یا جھیل کے کنارے آباد گاؤں ایک طے شدہ رقم ٹیکس کے طور پر ریاست کو ادا کریں گے۔ مچھیرے اپنی کل کمائی کا چھٹا حصہ لائسنس فیس کے طور پر دیں گے۔ کاروباری لوگ عام قاعدے کے مطابق ہی محصولات کی ادائیگی کریں گے جو کہ ساحلی شہروں میں وصول کی جاتی ہے۔ سرکاری جہاز میں سفر کرنے والے مسافر مقرر شدہ کرایہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ سیپیاں اور موتی وغیرہ تلاش کرنے والے اگر سرکاری کشتیاں استعمال کریں تو ان کا کرایہ ادا کریں گے۔ موتی اور سیپیاں تلاش کرنے والوں کی بابت قواعد و ضوابط اور قوانین کانوں کے نگران کے فرائض حوالے سے رقم کیے گئے باب میں موجود ہیں۔

تجارتی شہروں میں رائج تمام قوانین کی پابندی جہاز رانی کے منتظم پر لازم ہو گی۔ اس کے علاوہ وہ شہری انتظامیہ کا حکم بھی بلاچون و چرا تسلیم کرے گا۔ شکستہ و خستہ حال جہاز کو وقت پر روانہ ہونے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ بھرپور ہمدردی کا سلوک ہو یا اس کا ٹیکس کم کر دیا جانا چاہیے۔

ایسے جہازوں سے بھی ٹیکس کی ادائیگی کی درخواست کی جائے جو کسی دوسرے ملک جاتے ہوئے بندرگاہ پر رکیں۔ نجی کشتیاں اور جہاز اگر بندرگاہ کے رائج قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کریں یا دشمن ملک کی طرف جائیں تو انہیں تباہ کیا جائے گا۔

سردیوں میں بھی پایاب نہ ہونے والے بڑے دریاؤں میں بڑی کشتیاں چلائی جائیں گی۔ ان کشتیوں پر رسوں اور بادبانوں وغیرہ پر کام کرنے والوں کے علاوہ ایک سکان گیر اور

ایک کپتان ہو گا' پانی لوٹتے والے ملازمین ان سے الگ ہوں گے۔ برسات میں کناروں پر چڑھ آنے والے دریاؤں میں چھوٹی کشتیاں چلائی جائیں گی۔ باغیوں کے چپکے سے فرار ہو جانے کو ناممکن بنانے کے لیے بلااجازت دریا پار کرنا ممنوع قرار پائے گا۔ مقرر کی گئی جگہ کے علاوہ کسی اور مقام سے دریا پار کرنے والے کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ دلدلی علاقوں کی بستیوں کو رسد اور بیج وغیرہ پہنچانے والوں' اپنی بار برداری کی کشتیوں میں چلنے والوں' فوج کے لئے رسد لیکر جانے والوں' آگے جانے والے ہرکاروں کے پیچھے روانہ ہونے والے ہرکاروں' مجرموں کے تعاقب میں روانہ ہونے والے جاسوسوں' ماہی گیروں' ایندھن کے لیے لکڑیاں لے جانے والوں' گھاس' پھول اور پھل لیکر جانے والوں' گڈریوں' سبزیاں بیچنے والوں اور باغات کے مالیوں کو عام اجازت ہو گی کہ جب چاہیں اور جہاں سے چاہیں دریا عبور کرسکتے ہیں۔

بحری منتظم حاملہ عورتوں' شاہی چوبداروں' اپاہجوں' بوڑھوں' بچوں' برہمنوں اور تپسیا کرنے والوں کو مفت دریا عبور کرنے کی سہولت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔

اکثر آمد و رفت کی وجہ سے مقامی کاروباری لوگوں کے جانے پہچانے بیرونی تاجروں کو بندرگاہ پر اترنے کی اجازت ہو گی۔

جس نے اسی وقت لباس یا حلیہ تبدیل کیا ہو' جس نے اچانک ہی سنیاسی کا روپ دھار لیا ہو' جو علیل نظر آنے کی کوشش کرے' جو بہت چوکنا دکھائی دے' جو چوری کا قیمتی سامان لیکر جا رہا ہو' جو کسی خاص مہم پر نکلا ہو یا ہتھیار اور بھڑک اٹھنے والا مادہ لیکر جا رہا ہو' جو زہر اپنے پاس رکھے' جو بہت دور سے بغیر اجازت نامے کے چلا آرہا ہو' جو کسی کی بیوی یا بیٹی کو بھگا کر لے جا رہا ہو' جو کسی کی حق تلفی کر کے جا رہا ہو' جو مشکوک نظر آئے' جو سراسیمہ نظر آئے' جس کے پاس کوئی سامان نہ ہو یا جو قیمتی سامان اس کے پاس ہو اسے چھپانے کی کوشش کرے ایسے تمام اشخاص کو حراست میں لے لیا جائے۔

اپنے ساتھ سامان لیکر جانے والے شخص اور چھوٹے چوپائے پر ایک ماش' سر پر اٹھائے ہوئے بوجھ' کاندوں پر لٹکائے ہوئے بوجھ' گائے اور گھوڑے پر دو ماش جبکہ اونٹ یا بھینس پر چار ماش ٹیکس لیا جائے گا۔

چھوٹی گاڑی پر پانچ ماش' درمیانی گاڑی پر جسے بیل کھینچے چھ ماش اور بڑی گاڑی پر

سات ماش ٹیکس لگے گا۔

سر کے بوجھ پر ماش کا ایک چوتھائی اور اسی شرح سے دوسرے سامان پر کرایہ لگے گا۔ جو کشتی بڑے دریاؤں کو پار کرے اس کا کرایہ دگنا ہوتا ہے۔ کشتی راں کو دلدلی علاقوں میں رہنے والے دیہاتی طے شدہ معاوضہ اور کھانے پینے کی اشیاء فراہم کریں گے۔

سرحدوں پر کشتی راں راہداری کی اجازت کی دستاویز کے بغیر سفر کرنے والے کا سامان ضبط کرنے کے علاوہ سرکاری محصول لینے کے بھی مجاز ہوں گے۔

اگر کوئی کشتی بھاری بوجھ کے سبب' کشتی راں نہ ہونے کی بناپر' غلط جگہ یا وقت پر چلنے کے باعث یا شکستگی کے سبب غرق ہو جائے تو نقصان کی تلافی بحری آمد و رفت کا ریاستی عہدیدار کرے گا۔ کشتیاں اساڑھ کے مہینے کے پہلے سات دن چھوڑ کر اور کاتک میں دریا کے اندر ڈالنی چاہئیں۔ کشتی راں سے گواہی لے لی جائے اور ہر روز کی آمدن حکومتی خزانے میں داخل ہونی چاہیے۔

باب: 29

دیگر مویشیوں اور گائے کی دیکھ بھال کا بیان

حکومت اس شعبے میں بھی نگران مقرر کرے گی وہ مندرجہ ذیل معاملات اور امور کا منتظم ہو گا۔

(1) اجرت کی غرض سے پالے جانے والے مویشی
(2) پیداوار کے ایک حصہ کے عوض دے دیئے جانے والے مویشی
(3) لاوارث اور ناکارہ مویشی
(4) مختلف قسموں کے مویشی
(5) پیداوار میں شراکت کی بنیاد پر پالے جانے والے مویشی
(6) فراری مویشی
(7) ناقابل بازیافت یا گمشدہ مویشی
(8) حاصل شدہ پیداوار (عموماً" دودھ یا مکھن)

جب کوئی دودھ دوہنے والا' چھاچھ بلونے والا' بھینس چرانے والا' گوالا' محافظ یا شکاری معاوضہ لیکر سینکڑوں بڑے بڑے جانوروں کے گلّے کو چرائے تو اس نظام کو اجرت پر پالا جانے والا گلہ کہتے ہیں۔ اس نظام میں ساجھے داری کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی کیونکہ ساجھے داری کی بنیاد گلّے سے حاصل ہونے والی پیداوار پر ہوتی ہے لیکن اس سسٹم میں اگر دودھ اور گھی کے لیے ہی گائیں چرائی جائیں تو بچھڑے بچھیاں بھوکی مرجائیں۔

جب ایک ہی آدمی سینکڑوں مویشیوں کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہو۔ ان مویشیوں میں ہرانی گائیں' دودھ دینے والی گائیں' گابھن گائیں' بچھیاں' اور بچھڑے ہوں اور مالک کو آٹھ وارک گھی سالانہ اور ساتھ (اس عرصہ میں مرنے والی گائیوں کی) کھالیں دی جائیں تو اس معاہدے کو "مقررہ مقدار کی ساجھے داری پر چرائی" کے نظام کے تحت رکھیں گے۔

وہ لوگ جو بیمار' اپاہج اور ایسے مویشی پالیں جن کو صرف خاص آدمی ہی دوہ سکے یا جن کا دوہنا مشکل ہو۔ نیز اس گلے میں اگر اپنے بچھڑوں کو خود ہی مارنے دینے والے مویشی برابر کی تعداد میں موجود ہوں اور گلہ چرانے والا مالک کو پیداوار کی ایک مقرر شدہ مقدار دے تو اس کو "ناکارہ گلہ" کہتے ہیں۔

مویشیوں کی درجہ بندی کرتے ہوئے متعلقہ منتظم بچھڑوں' خصی بچھڑوں' سدھائے جانے کے قابل جانوروں' لدو بیلوں' سانڈوں' ذبح کیے جانے کے قابل جانوروں' بھینسوں' بچھڑیوں' بن بیاہی گائیوں' گابھن گائیوں' دودھیل گائیوں' بانجھ گائیوں' ایک یا دو مہینے کے بچھڑوں' نوزائیدہ بچھڑوں اور بھٹک کر آئے ہوئے جانوروں کو قواعد کے مطابق داغے اور ان سب داغوں اور قدرتی نشانات و علامات کا رجسٹر میں اندراج کرے۔ اس عمل کو مویشیوں کی درجہ بندی کا نظام کہتے ہیں۔

چوری ہو جانے یا کسی اور گلے میں جا شامل ہونے والے جانور کو گمشدہ قرار دے دیا جائے گا بشرطیکہ اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔

دلدل میں پھنسنے والے' بیمار پڑنے والے' بوڑھا ہو کر مرنے والے' ڈوب جانے والے' درخت سے گر کر ہلاک ہونے والے' دریا کے کنارے کے نیچے دب کر مرنے والے' تشدد سے دم توڑنے والے' آسمانی بجلی گرنے کے نتیجہ میں مرنے والے' جنگل کی آگ میں پھنسنے والے' شیر کا شکار ہونے والے' کوبرا سانپ کے ڈنگ کا نشانہ بننے والے یا مگرمچھ کے جبڑوں میں پھنسنے والے جانوروں کو ضائع اور ناقابل بازیافت درج کیا جائے گا لیکن گوالوں کو چاہیے کہ وہ اپنے جانوروں کو ایسی آفات سے محفوظ رکھنے کی تدابیر ضرور اختیار کریں۔

جو کوئی کسی گائے کو چوری کرے' تشدد کا نشانہ بنائے یا کسی ذریعے سے نقصان پہنچائے اسے قتل کر دینا چاہیے۔

داغے ہوئے سرکاری جانور کی بجائے کوئی دوسرا جانور گلے میں شامل کرنے والا پہلے درجے کی سزا کا مستحق ہے۔ اگر کوئی چرائے گئے جانور کو چوروں کے چنگل سے نکال لائے تو اسے موعودہ انعام دیا جائے۔ اگر کوئی کسی دوسرے گلے کا جانور بازیاب کرے تو اسے مقررہ انعام سے آدھا دیا جائے۔ گلے کے محافظ کم عمر' بوڑھے اور بیمار جانوروں کا علاج بھی کروائیں گے۔ گلے کے محافظ اور رکھوالے انہی چراگاہوں میں مویشی چرائیں گے جو ہر

موسم اور ہر گلے کے لئے مقرر کر دی جائیں گی اور جہاں سے چوروں' شیروں اور دوسرے خطرناک اور خونخوار جانوروں کو شکاری کتوں کی مدد سے نکال دیا گیا ہو گا۔

مختلف اقسام کے سانپوں کو خوفزدہ کرکے بھگانے اور ان کی نقل و حرکت کی خبر رکھنے کے لئے دبو جانوروں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکائی جائیں گی۔ محافظ جانوروں کو ایسے دریاؤں یا جھیلوں میں اترنے دیں جو پایاب ہوں مگر دلدل نہ ہوں اور مگر مچھوں کا بھی ڈر نہ ہو۔ نگران حفاظتی نقطہ نظر سے چوکس رہیں۔ کم عمری' بڑھاپے یا بیماری کے باعث جانور کی غیر معمولی کمزوری کے علاوہ مویشیوں پر مگرمچھ' چور' سانپ یا کسی اور درندے کے حملہ کی صورت میں بھی محافظ فوراً" سرکاری منتظم کو اس کی رپورٹ کرے ورنہ ہونے والے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

اپنی طبعی عمر پوری کرکے مرنے والے جانور کی کھال شناختی داغ سمیت جمع کروائی جائے۔ گائے' بھیڑ' بھینس' یا بکری کی کھال کانوں سمیت جمع کروائی جائے گی۔ مرنے والا جانور گدھا یا اونٹ ہو تو داغ کے نشان اور دم کے ساتھ اسکی کھال جمع ہو گی۔ کم عمر جانوروں کی صرف کھال جمع کی جائے گی۔ چربی' پت' سینگ' کھر' پٹھے اور ہڈیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی۔ محافظ صرف گوشت یا خشک گوشت فروخت کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

وہ کتوں اور سوروں کو مکھن دار دودھ دیں گے اور تھوڑا سا اپنے لیے بھی جست کے برتنوں میں رکھ لیں گے۔ وہ دہی اور پنیر بھی بنا سکتے ہیں اور کھلی میں بھی ملا سکتے ہیں تاکہ زیادہ شوق سے کھائی جاسکے۔

گلے سے گائے فروخت کرنے کا خواہشمند حکومت کو ایک چوتھائی روپا گائے (30) کی قیمت کے طور پر ادا کرے گا۔

جاڑے کے شروع' پت جھڑ اور برسات میں مویشیوں کو دونوں وقت یعنی صبح و شام دوہا جائے لیکن جاڑے کے آخر سے بہار اور گرمی تک صرف ایک ہی بار یعنی صبح کے وقت دودھ نکالا جانا چاہیے جو گوالا ان موسموں میں دو دفعہ دودھ نکالے اس کا انگوٹھا قطع کر دیا جائے۔ اگر گوالا دودھ دوہنے کا وقت گنوا دے تو اسے اس کا منافع یعنی دودھ نہیں ملے گا۔

یہی حکم بچھڑوں کو سدھانے کے وقت میں دیر کرنے اور ناتھنے میں غفلت سے کام

لینے والوں کے لئے بھی متوثر ہے۔

ایک درون گائے کے دودھ سے ایک پرستھ مکھن نکلتا ہے۔ بھینس کے اتنے ہی دودھ میں سے ایک پرستھ کا ساتواں حصہ زیادہ' بکری اور بھیڑ کے دودھ میں سے آدھ پرستھ زیادہ مکھن نکلتا ہے۔ ہر طرح کے دودھ سے مکھن کی صحیح مقدار بلوکر دریافت کی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا تعلق دودھ کی مقدار کے علاوہ زمین کی ساخت' پانی اور چارے سے بھی ہے۔

گلے کے بیل کی دوسرے بیل سے لڑائی کروانے والے کو پہلے درجے کی سزا دی جانی چاہئے اور اگر اس لڑائی کے نتیجے میں بیل زخمی ہو جائے تو دونوں بیلوں کو لڑانے والا شخص انتہائی سزا کا حقدار ہو گا۔

دودھ دوہتے وقت مویشیوں کو رنگ کے لحاظ سے دس دس کی ٹولیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ محافظ یہ امر مد نظر رکھتے ہوئے کہ وہ کتنے جانوروں کو سنبھال سکتے ہیں اور جانور کتنی دور جاسکتے ہیں انہیں دور یا نزدیک لے جائیں۔ بھیڑوں اور دوسرے جانوروں کی اون چھ ماہ میں ایک بار اتاری جائے گی اور یہی اصول سوروں' اونٹوں' گدھوں اور گھوڑوں کے معاملے میں بھی لاگو ہو گا۔

ناتھے جاچکے اور رفتار کے علاوہ بوجھ اٹھانے کی سکت کے معاملے میں گھوڑوں کی برابری کرنے والے بیلوں کے لئے ہری گھاس کا آدھا بوجھ' اس سے دگنی مقدار میں معمولی گھاس' ایک تلا یعنی 100پل کھلی' دس آڑھک بھوس' پانچ پل نمک' ایک کڈمب تیل ناک پر ملنے کے لئے' ایک آڑھک مٹھا' ایک درون جو یا ابلی ہوئی ماش' ایک درون دودھ (یا اس کے متبادل کے طور پر آدھ آڑھک شراب) ایک پرستھ تیل یا گھی' دس پل گڑ یا شکر اور ایک پل ادرک مکمل خوراک کا درجہ رکھتے ہیں۔

خچروں' گدھوں اور گائیوں کے لئے مندرجہ بالا خوراک سے ایک چوتھائی کم خوراک دی جائے۔ بھینسوں اور اونٹوں کو مندرجہ صدر شرح سے دوگنی مقدار میں خوراک دی جانی چاہئے۔ دودھ دینے والی گائیوں اور جوتے جانے والے بیلوں کے لئے خوراک کا تعین' ان کے کام کرنے کی اہلیت اور دودھ کی مقدار کو مد نظر رکھ کر کیا جانا چاہئے۔

بھیڑوں اور بکریوں کا ریوڑ اگر 100 جانوروں پر مشتمل ہو تو اس ریوڑ میں دس نر جانور ہونے چاہئیں۔ گدھوں اور خچروں کے ریوڑ میں شامل جانوروں کی اتنی ہی تعداد میں پانچ نر

جانور شامل ہونے چاہئیں۔ گائیوں اور بھینسوں کے دس دس جانوروں کے گلے میں دو دو نر
جانور ہونے ضروری ہیں۔

باب: 30

گھوڑوں کا ریاستی نگران

گھوڑوں کے شعبے پر مقرر کیا گیا سرکاری افسر گھوڑوں کا اصل وطن، درجہ یا خیل، شناختی نشان، عمر، رنگ اور نسل درج کرے گا اور مندرجہ ذیل طریقے پر ان کی تقسیم یا درجہ بندی کرے گا۔

(1) جو نخاس میں فروخت کے لیے رکھے جائیں گے۔

(2) نئے خریدے ہوئے۔

(3) دوران جنگ پکڑے جانے والے۔

(4) مقامی نسل سے تعلق رکھنے والے گھوڑے۔

(5) مدد کے لئے بھیجے جانے والے۔

(6) گروی رکھوائے جانے والے گھوڑے۔

(7) عارضی طور پر اصطبل میں رکھے گئے گھوڑے۔

اصطبلوں کا نگران منحوس، اپاہج اور بیمار گھوڑوں کے بارے میں بادشاہ کو رپورٹ بھیجنے کا پابند ہو گا۔ ہر سوار کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مال خانے اور شاہی خزانے سے اس کو جو کچھ ملا ہے اسے کفایت سے کیسے خرچ کیا جانا چاہئے۔

سرکاری نگران گھوڑوں کی تعداد کے پیش نظر ایک وسیع و عریض اصطبل تعمیر کرائے جو گھوڑوں کی لمبائی سے دوگنا زیادہ چوڑا ہو اور اس کے چار دروازے چاروں طرف کھلیں۔ درمیانی جگہ گھوڑوں کے لوٹنے کے لئے موزوں ہو۔ آگے بڑھے ہوئے حصوں میں لکڑی کے بنے ہوئے تخت ہوں اور وہاں طوطے، مینا، چکور، نیولے، چیل، بندر اور مور بھی پالے جائیں۔ ہر گھوڑے کا تھان اس کی لمبائی سے چار گنا لمبا ہو گا۔ بیچ کا فرش لکڑی کے ہموار تختوں سے بنایا گیا ہو گا۔ گھاس کے لیے الگ الگ ناندیں بنی ہوئی ہوں گی۔ فضلہ اور

پیشاب صاف کرنے کے لئے نالیاں اور راستہ بنا ہوا ہو گا اور اس کا دروازہ مشرق یا شمال کی سمت ہونا چاہیے۔ بچھیرے علیحدہ رکھے جائیں گے اور نسل کشی کے گھوڑوں کے لیے الگ بندوبست ہو گا۔ سواری کے لئے استعمال کیے جانے والے گھوڑوں کو بھی علیحدہ ہی رکھا جائے۔ بچہ پیدا کرنے والی گھوڑی کو پہلے تین دن ایک پرستھ گھی روزانہ پلایا جانا چاہیے۔ اس کے بعد دس راتوں تک ایک پرستھ آٹا اور دوائیں ملا تیل اسے دینا چاہیے پھر بھنے ہوئے دانے، ہری گھاس اور موسم کے مطابق دوسری چیزیں اس کی خوراک میں شامل کرنی چاہئیں۔ نئے پیدا ہونے والے بچھیرے کو ایک کڈمب آٹا ایک چوتھائی کڈمب گھی ملا کر دیں اور اس کے ہمراہ ایک پرستھ دودھ اس وقت تک دیں جب تک کہ بچھیرا چھ ماہ کا نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ہر مہینے پہلی مقدار کو ڈیوڑھا کرتے چلے جائیں اور اس میں ایک پرستھ جو اور شامل کر دیئے جائیں۔ یہ خوراک تین برس تک چلے گی۔ اس کے بعد ایک درون جو چار برس کی عمر تک خوراک کا حصہ رہے۔ چار سال کی عمر میں بچھیرا پورا ہاڑ بنا لیتا ہے اور اس سے کام چلایا جاسکتا ہے۔

معیاری اور بہترین گھوڑے کا منہ 32 انگل، لمبائی منہ سے پانچ گنا زیادہ، پنڈلی 30 انگل اور قد پنڈلی سے چار گنا زیادہ ہو گا۔ درمیانے اور ٹھگنے گھوڑے ان پیمائشوں سے بالترتیب دو اور تین انگل کم کے ہوں گے۔ درمیانے اور ٹھگنے گھوڑے کے بدن کا گھیرا اعلیٰ گھوڑے کے بدن کے گھیر یعنی 100 انگل سے پانچ حصے کم ہوتا ہے۔

بہترین اور اعلیٰ گھوڑے کے لئے 2 درون اناج یعنی چاول، جو یا باجرہ بھگو کر یا بھون کر، بھونے مونگ یا ماش کا سانده، ایک پرستھ تیل، پانچ پل نمک، دو آڑھک مٹھا یا ایک آڑھک یخنی، 50 پل گوشت، پانچ پل شکر، دو پرستھ دودھ اور ذائقے کے لئے ایک پرستھ شراب لازمی طور پر خوراک کا حصہ ہونی چاہیے اتنی ہی مقدار ان گھوڑوں کو دی جائے جو دور سے دھاوے مار کر آئے ہوں یا بہت بھاری بوجھ اٹھا کر لائے ہوں اور تھکے ماندے ہوں۔

ایک پرستھ تیل حقنہ دینے کے لئے، 1000 پل ہری دوب، ایک کڈمب تیل ناک پر ملنے کے لیے، دوب سے دوگنی سوکھی گھاس اور نیچے بچھانے کے لیے بھی چھ ارتنی گھاس ہونی ضروری ہے۔

اس مقدار سے ایک چوتھائی کم درمیانے اور ٹھگنے گھوڑوں کو دی جائے گی۔ بار برداری کے گھوڑے اور نسل کشی کی غرض سے رکھے گئے درمیانے گھوڑے کو وہی اعلیٰ درجے کی خوراک ملے گی۔ ان گھوڑوں میں سے جو ٹھگنے ہوں گے ان کو درمیانی خوراک دی جائے گی۔ اسی طرح سواری کے گھوڑے اور خچر ایک چوتھائی حصہ کم خوراک پائیں گے اس سے پچاس فیصد بچھیروں کو دیا جائے گا۔

گھوڑوں کی دیکھ بھال پر مامور اور راشن کی تیاری پر متعین لوگوں کو بھی راشن دیا جائے۔ بڑھاپے' بیمار یا جنگی خدمت کے سبب کمزور ہو چکے اصیل گھوڑے جنگ میں استعمال کرنے کے قابل نہیں رہتے اور صرف راشن کھانے کے لئے ہی رہ جاتے ہیں ایسے گھوڑوں کو عوام کی بھلائی اور ملک کی بہتری کی غرض سے دیسی گھوڑوں کی نسل کشی کے لئے بھی مخصوص کیا جاتا ہے۔

ارتہ' سندھو' بھوج' کام اور ونایو دیسوں کے گھوڑے بہترین ہوتے ہیں۔ باہک' پاپیہ' سوریہ اور تتیلا کے گھوڑے درمیانی قسم اور معیار کے اور باقی معمولی ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ یہ تینوں اقسام کے گھوڑے جنگ یا سواری کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ دیکھنے کے لائق امر یہ ہے کہ ان میں کون سا گھوڑا تیز' پھرتیلا اور طرار ہے' کون سا دھیما اور کون سا متھا ہے۔ یہ تخصیص اہم امر ہے۔

جنگ کے گھوڑے کو مخصوص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلگن' دلکی چلنا' جست لگانا' اشاروں پر عمل کرنا اور سرپٹ دوڑنا جنگی گھوڑے کی تربیت کے خاص لوازم ہوتے ہیں۔

اپہوینک' وردھ ماتک' یمک' آلی دھبلتہ' ورتھات اور تروچال وغیرہ کئی طرح کی گردشیں ہیں۔ یہی چکر جب سر اور کان کھڑے کرکے پورے کئے جائیں تو دھیمی گردش کہلاتے ہیں۔ دھیمی گردش کے سولہ طریقوں میں سے کچھ خاص یہ ہیں۔

پرکیرنک' پرکیرنوتر' نشنن' پار سوا نورت' اری مارگر' شار بھکروت' ترتالا' باہیانورت' پانچ پانی' سمہایت' وشیا کرن' برم بھت' شاگت' سواد حت اور کلشت وغیرہ۔

سارس کی طرح اچھلنا' ربل کی طرح چھلانگ' مینڈک کی طرح پھدک کر جست لگانا' ایک ٹانگ پر جست' کھڑے کھڑے جست لگانا' بندر کی طرح کودنا اور اس طرح کی جست

کہ پیٹ تقریباً" زمین کے ساتھ لگا رہے۔ یہ سب جست لگانے کے ہی مختلف انداز ہیں۔

سور کی رفتار سے دوڑنا' سور سے آدھی رفتار سے دوڑنا' نیولے کی طرح لپکنا' نیولے سے آدھی رفتار سے چلنا' گدھ کی طرح جھپٹنا' بطخ کی طرح جھپا کے بھرنا' مور کی طرح دوڑنا اور مور سے آدھی رفتار سے دوڑنا یہ سب چھلانگ لگانے کی مختلف صورتیں ہیں۔

اشارے پر کی جانے والی حرکت کو نروشتر کہتے ہیں۔

سواری کے گھوڑوں کو پانچ' آٹھ اور دس یوجن فاصلہ طے کرنے کی مشق کروائی جاتی ہے جبکہ گاڑی کے گھوڑوں کی تربیت میں یہی فاصلہ بڑھ کر چھ' نو اور بارہ یوجن (31) ہو جاتا ہے۔

اپنی توانائی کے مطابق سانس' پھولے بغیر اور پیٹھ پر بار لادے ہوئے چلنا گھوڑوں کی دلکی چال کی تین قسمیں ہیں۔ طاقت کے پوری طرح صرف کرنے کے نتیجہ میں گھوڑے کی مخصوص چال' گردش کے ساتھ عموی دلکی اور اوسط درجے کی رفتار کے علاوہ معمول کی رفتار بھی دلکی چال کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔

گھوڑوں کو باندھنے کے لئے استعمال ہونیوالی رسیوں کی بابت تجربہ کار لوگ اپنے مشورے دیں گے۔ رتھ چلانے والے اپنے گھوڑوں کے لئے درکار ضروری سامان کی نسبت معلومات دیں گے۔ گھوڑوں کی پرورش اور نشو و نما میں باقاعدگی نہ ہونے کا علاج سلوتری تجویز کریں گے۔ سلوتری ہی موسموں کے تغیر و تبدل کے حوالے سے گھوڑوں کی خوراک میں مناسب تبدیلیاں کرنے کا مشورہ بھی دیں گے۔

اصطبل کے محافظ' دانہ کی تیاری کے ذمہ دار' گھاس فراہم کرنے والے' گھوڑوں کو چہل قدمی کروانے والے اور انہیں تھان پر باندھنے والے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کے پابند ہوں گے' کوتاہی کی صورت میں ان کی تنخواہ میں سے مخصوص شرح کے حوالے سے کٹوتی کی جائے گی۔

اگر کوئی حفاظت' بحالی یا علاج کے لئے اصطبل میں رکھے گئے گھوڑے کو سواری کے لئے لے جائے تو اسے 12 پن جرمانہ کیا جائے گا۔ اسی قانون کا اطلاق گایوں' بکریوں' بھیڑوں اور بھینسوں کے حوالے سے بھی ہو گا۔

اصطبل کے گھوڑوں کو ایک دن میں دو بار نہلایا' صندل لگایا اور ہار پہنایا جائے گا۔

نوچندی پر بھوٹس دیوتا کو قربانی پیش کی جائے گی۔ چاند رات کو خیر و برکت کے اثرات کے حامل بھجن بھی گائے جائیں گے۔ اسوج کی نویں تاریخ کے علاوہ سفر پر روانہ ہونے اور لوٹ کر آنے کے موقع پر پجاری گھوڑوں کی صحت و سلامتی کے لئے آرتی اتارا کرے گا۔

باب: 31

ہاتھیوں کا نگران

ریاست کی طرف سے مقرر کردہ' ہاتھیوں کا منتظم جنگل میں ان کی حفاظت کے لئے ضروری انتظامات و اقدامات کرنے کا پابند ہو گا۔ جب ہاتھی تربیت کے بعد تھک جائیں تو ریاستی نگران نر اور مادہ ہاتھیوں کے علاوہ ان کے بچوں کے فیل خانے میں رہنے اور آرام کرنے کا معقول انتظام کرے گا۔ یہی اہلکار ہاتھیوں کے راشن اور ان کی روز مرہ کی خوراک میں گھاس کے تناسب اور فراہمی کا خیال رکھے گا۔ ہاتھی گھر کا نگران زیر تربیت ہاتھیوں کی پرورش' متعلقہ سازو سامان و زیورات آرائش کی فراہمی' فیل خانے کے معالج اور ماہرین سے متعلق تمام معاملات اور امور کا ذمہ دار ہو گا۔ وہ ہاتھیوں کو جنگی تربیت دینے والے ہنر مند افراد' فیل بانوں' ہودہ کسنے والوں اور ہاتھی گھر میں دیگر متعلقہ کام سرانجام دینے والے خدمت گاروں کا عمومی نگران بھی تصور کیا جائے گا۔

ہاتھی باندھنے کے مقام کی لمبائی اور اونچائی ہاتھی کے جسم سے دگنی ہونی ضروری ہے۔ ہتھنیوں کے تھان الگ بنائے جائیں اور آگے ایک برآمدہ ہو جس میں کھم کڑے ہوں گے۔ ان کھم کڑوں کو کمری بھی کہتے ہیں۔ اس کا دروازہ شمال یا مشرق کی طرف کھلنا چاہئے۔ کھمو کے آگے جگہ چوکور ہو گی جس کے پہلو کی دیوار ہاتھی کی اوسط لمبائی کے برابر ہو گی۔ فرش لکڑی کے ہموار تختوں کا بنا ہوا ہونا چاہئے۔ اس فرش میں ہاتھیوں کے جسم سے خارج ہونے والے فاسد مادوں کے لئے کٹاؤ بنانے ضروری ہیں۔

ہاتھی کے لیٹنے کی جگہ اس کے جسم کے تناسب سے بنانے کے علاوہ اس جگہ ایک چبوترہ بھی تعمیر کیا جانا ضروری ہے۔ اس چبوترے کی اونچائی ہاتھی کے قد سے نصف ہونی چاہئے تاکہ ہاتھی اس کے ساتھ آسانی سے ٹیک لگا سکے۔ تربیت کے مراحل سے گزر رہے اور شرارتی ہاتھیوں کو باہر جگہ جنگی اور سواری کے ہاتھیوں کو قلعے کے اندر رکھا جائے گا۔

دن کا پہلا یا ساتواں پہر ہاتھیوں کے غسل کے لئے موزوں وقت ہے۔ ان اوقات کے بعد انہیں خوراک دی جائے گی۔ چاشت کے وقت ہاتھیوں کو ورزش کروائی جائے۔ تیسرے پہر انہیں پانی پلایا جائے۔ رات کے آٹھ پہروں میں سے دو پہر ہاتھیوں کے سونے کے لئے اور رات کا ایک حصہ جاگ کر آرام کرنے کے لئے موزوں ہے۔

عام طور پر ہاتھی موسم گرما میں پکڑے جاتے ہیں۔ پکڑے جانے والے ہاتھی کی عمر 20 سال ہونی چاہئے۔ کم عمر' کم عقل اور بیمار ہاتھیوں کے علاوہ بغیر دانتوں کے ہاتھی اور دودھ پلانے والی ہتھنیاں ہرگز نہیں پکڑی جائیں گی۔

چالیس سال کی عمر کا 7 ارتنی اونچا' 9 ارتنی لمبا اور 10 ارتنی جسامت کا ہاتھی بہترین ہوتا ہے۔ 30 سال کی عمر کا ہاتھی اوسط درجے کا شمار ہوتا ہے اور 25 سال کا ہاتھی کمتر سمجھا جاتا ہے۔

آخر میں ذکر کیے گئے درمیانے اور کمتر درجہ کے ہاتھیوں کی خوراک (اعلیٰ درجہ کے ہاتھیوں کے مقابلے میں) ایک چوتھائی کم رکھی جائے۔ اعلیٰ درجہ کے ہاتھی کی خوراک میں ایک درون چاول' آدھا آڑھک تیل' تین پرستھ گھی' دس پل نمک' پچاس پل گوشت' ایک آڑھک شوربا یا دو آڑھک مٹھا شامل ہو گا۔ ذائقہ پیدا کرنے کے لئے دس پل چینی' ایک آڑھک شراب یا اس سے دوگنی مقدار میں (یعنی دو آڑھک) دودھ بڑھایا جا سکتا ہے۔ ایسے ہاتھی کے جسم کی مالش کے لئے ایک پرستھ تیل ہونا ضروری ہے۔ تیل کی اس مقدار کا آٹھواں حصہ ہاتھی کے سر پر ملنے کے لئے درکار ہوتا ہے اور اسی تیل سے ہاتھی گھر میں روشنی بھی کی جاتی ہے۔ ہری دوب کے اڑھائی بھار اور اتنی ہی مقدار میں خشک بھار کے علاوہ مختلف پودوں کے ڈنٹھل چاہے جتنی بھی مقدار میں ڈال دیں ہاتھیوں کی نشوونما میں معاون ثابت ہوں گے۔ آٹھ ارتنی اونچے اور مست ہاتھی کو اسی مقدار میں خوراک دی جائے گی۔ دیگر ہاتھی اپنے اپنے جسم کی پیمائش کے حساب سے خوراک پائیں گے۔

تفریح کی غرض سے پکڑا گیا ہاتھی کا بچہ صرف دودھ اور سبز چارے پر ہی نشوونما پائے گا۔

اعلیٰ ہاتھی کی خصوصیات یہ ہیں کہ خون کی طرح سرخ ہو' گوشت بھرا بھرا ہو' دونوں کاندھے ہموار ہوں اور بغیر خم کے سیدھی پیٹھ ہو۔ اپنی جسمانی ساخت' خصوصیات اور

صلاحیتوں کے حوالے سے شاندار، تیز، غبی اور جنگلی ہاتھیوں کو مناسب تربیت دیکر ان سے مختلف کام لیے جائیں گے۔

باب: 32

مختلف ہاتھی اور ان کی تربیت کے تقاضے

اگر تربیت دینے کے حوالے سے دیکھیں تو تربیت حاصل کرنے کے لائق ہاتھیوں کی چار اقسام ہیں۔ 1: تربیت کی صلاحیت رکھنے والے ہاتھی۔ 2: جنگی مقاصد کے لئے تیار کئے جانے والے ہاتھی۔ 3: سواری کی غرض سے سدھائے گئے ہاتھی اور 4: ایسے ہاتھی جو شریر ہوں۔

تربیت کی صلاحیت رکھنے والا ہاتھی چار طرح کا ہوتا ہے' پہلا جو آدمی کو اپنے شانوں پر سواری کرنے دے' دوسرا جو ستون سے باندھے جانے پر مزاحمت نہ کرے' تیسرا جو پانی کے لئے آسانی سے لے جایا جاسکے اور کھیدے میں بیٹھ سکے اور چوتھا وہ جو اپنے گلے سے بڑی حد تک مانوس ہو۔ ان سب ہاتھیوں سے کم عمر ہاتھی کی طرح برتاؤ کرنا ضروری ہے۔

فوجی تربیت کے لئے چنے گئے ہاتھیوں میں سات بنیادی صلاحیتیں پیدا کی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) قواعد

(2) چکر

(3) روندن (روند دینے کی اہلیت)

(4) دوسرے (مدمقابل) ہاتھیوں سے شدید ٹکراؤ۔

(5) قلعوں پر حملہ

(6) شہروں پر چڑھائی

(7) عمومی لڑائی

مذکورہ بالا تربیت کے ابتدائی اسباق ہاتھی کا ساز پہننا' گلے میں رسی ڈلوانا اور تربیت یافتہ ہاتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہیں۔

صرف سواری کرنے کے حوالے سے سدھائے گئے ہاتھی اپنی اہلیت' صلاحیت اور خصوصیات کی بنا پر آٹھ درجوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

درجہ اول: وہ ہاتھی جو اگلے پچھلے اعضاء اونچے اور پیٹ کو نیچا رکھ کر وحشی ہاتھیوں کا تعاقب کر سکے۔

درجہ دوم: جو اپنے سوار کو لیکر ہاتھیوں کے ساتھ چل سکے اور دلکی چال چلتا ہوا جنگی ہاتھیوں کے پیچھے اپنے سوار کے ساتھ بڑھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

درجہ سوم: جو مختلف حرکات میں طاق ہو۔

درجہ چہارم: جو ڈنڈے کے اشارے پر طے شدہ حرکات کا مظاہرہ فوری طور پر پیش کرے۔

درجہ پنجم: جو انکس کی ضرب پر کام کرنا شروع کر دے۔

درجہ ششم: جو بغیر کوڑے کے ہی کام شروع کر دے۔

درجہ ہفتم: جو شکار میں مدد دے سکے۔

درجہ ہشتم: جو جنگی ہاتھیوں کے عقبی دستے کے لئے موزوں ہو۔

موٹے ہاتھی کو فاقہ دینا' دبلے کو توانا بنانا اور بیمار کا علاج کرنے کے علاوہ کٹھن کام کرنے کی تعلیم اور اشارے سمجھنے کی صلاحیت ہاتھیوں کی تربیت کے بنیادی امور ہیں۔

شریر ہاتھی مستی کے زیر اثر غصیلا' من چلا' بد خصلت' ضدی اور کام چور ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ اسے قابو میں رکھا جائے اور سزا دیکر درست کیا جائے۔

اس قدر بد خصلت ہاتھی کہ جس کی تربیت بے سود ثابت ہو یا تو وہ پکا شریر ہو گا یا بدفطرت اور چالاک۔ ایسے ہاتھیوں کے بارے میں ہاتھی گھر کے معالج سے مشورہ کیا جائے کہ انہیں کس قسم کی زنجیریں پہنائی جائیں اور دیگر کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ گلے کا طوق' پیٹ کا جکڑ بند' پیروں کی زنجیر اور اگلے پیروں کے بندھن یہ سب ہاتھیوں کو باندھنے کے سامان میں شامل ہیں۔ جنتر' انکس اور بانس کا بنا ہوا ڈنڈا ہاتھیوں کو قابو میں رکھنے کے اوزار شمار کیے جاتے ہیں۔ گردن میں ڈالی جانی والی مالائیں' ہار' عماری اور گدے ہاتھیوں کی آرائش کے سامان کا حصہ ہیں۔ لوہے کا بنا ہوا جھول (زرہ) ڈنڈے' ترکش' اور دیگر آلات جنگی ہاتھی سے متعلقہ سازو سامان ہے جس کو استعمال کرنے کی لڑائی میں ضرورت ہوتی

ہے۔

ہاتھی کی پرورش' تربیت اور دیکھ بھال کے ذمہ داروں میں معالج' سواری کے ماہر' سدھانے والے' نہلانے والے' سجانے والے' کھانا تیار کرنے والے' گھسیارے' باندھنے والے' تھان کی صفائی کرنے والے خاکروب اور وہ چوکیدار شامل ہیں جو رات کو ہاتھی گھر کی محافظت کرتے ہیں۔

معالج' چوکیدار' خاکروب اور باورچی وغیرہ کو توشہ خانے سے ایک پرستھ چاول' تھوڑا سا تیل' دو پل شکر اور نمک دیا جائے گا۔ ڈاکٹروں کے علاوہ دیگر افراد کو دس پل فی کس کے حساب سے گوشت بھی دیا جائے گا۔

معالج لمبے سفر کے ہاتھی کو دوران چوٹ لگنے یا انتہائی تھکاوٹ ہونے کی صورت میں ضروری ادویات دیں گے۔ ہاتھی گھر میں گندگی کا جمع ہونا' تھان پر گھاس کا نہ پہنچنا' ہاتھی کو سخت زمین پر لٹانا' اس کے نازک مقامات پر ضرب لگانا' غیر آدمی کو اس پر سوار ہونے دینا' بے وقت سواری کرنا' دشوار گزار راستوں سے پانی پلانے لے جانا اور گھنی جھاڑیوں میں گھسا دینا ایسی حرکات ہیں جو جرم کے تحت شمار ہوتی ہیں۔ اس نوعیت کی حرکات کرنے والے افراد پر جرمانہ عائد ہو گا اور یہ جرمانہ ان کے راشن یا تنخواہ میں کٹوتی کی صورت میں وصول کیا جائے گا۔

چاترماس (جولائی تا اگست۔ ستمبر تا اکتوبر) کے دنوں میں اور ان ایام میں جب دو موسم آپس میں مل رہے ہوں' تین بار ہاتھیوں کی آرتی اتاری جائے گی۔ نوچندی اور چاند رات کے موقع پر بھی کماندار ہاتھیوں کی صحت اور سلامتی کے لئے قربانیاں دیں گے۔ ہاتھی کے دانت کاٹتے وقت دانت کی گولائی سے دوگنی لمبی جڑ چھوڑ کر دانت قطع کیے جائیں گے۔ دریائی علاقوں کے ہاتھیوں کے دانت اڑھائی سال بعد تراشے جائیں گے جبکہ پہاڑی علاقہ سے تعلق رکھنے والے ہاتھیوں کے دانت اس سے دوگنی مدت کے بعد یعنی پانچ سال بعد تراشنے مناسب ہوں گے۔

باب: 33

رتھوں کی نگرانی' پیدل فوج کا نظم و نسق اور فوجی سربراہ کے فرائض

رتھوں کے ریاستی نگران پر بھی وہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو کہ گھوڑوں کے منتظم کے فرائض میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ رتھ تیار کروانے کا بھی پابند ہو گا۔ معیاری ساخت کی رتھ کے علاوہ سات دوسری رتھیں اس سے چھوٹی ہوں گی اور سب سے چھوٹی چھ پرش چوڑی ہو گی معیاری رتھ کی اونچائی 20 پرش اور چوڑائی 12 پرش ہوتی ہے۔ رتھوں کا منتظم سفر کی رتھ' جنگ کی رتھ اور دیوتاؤں کی رتھ کے علاوہ تہواروں کی رتھ بھی بنوائے گا۔ یہ اہلکار تربیت کے لئے برتی جانے والی اور دشمن کے مورچوں پر چڑھائی کے وقت استعمال ہونے والی رتھیں وقت پر تیار کروانے کا پابند ہو گا۔

یہی افسر تیر اندازی' پھینکنے' زرہ بکتر' رتھ دوڑ کے سامان کے استعمال' رتھ میں بیٹھ کر جنگ کرنے اور رتھ کے گھوڑوں کو قابو میں رکھنے کی تربیت اور مہارت کا بھی نگران سمجھا جائے گا۔

رتھوں کا ریاستی نگران رتھوں پر کام کرنے والے عارضی اور مستقل ملازموں کے راشن اور تنخواہوں وغیرہ کا حساب رکھے گا۔ وہ انعامات وغیرہ کے ذریعے ملازمین کو خوش اور مطمئن رکھنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ مسافتوں اور درمیانی فاصلوں کے بارے میں بالکل درست معلومات رکھنا بھی اس کا اولین فرض ہے۔

اسی نوعیت کے قواعد و ضوابط اور اصول پیدل فوج کے سربراہ پر بھی لاگو ہوں گے۔ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ نسلی سپاہیوں اور کرائے کے عارضی سپاہیوں کے وصف کیا ہیں۔ وہ ان کے دستوں کی خوبیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح واقف ہو گا۔ پیدل فوج کا سربراہ

ایسی ہی معلومات دوست اور دشمن ممالک اور مختلف قبیلوں کی افواج کی بابت حاصل کرنے کا بھی مجاز ہو گا۔

فوجی سربراہ کو نشیبی زمین اور کھلے میدان میں جنگ کرنے' مورچوں میں ڈٹ کر لڑنے' دھوکے سے حملہ کرنے' اونچائی سے لڑنے اور رات اور دن کی لڑائی کی ضروریات میں بنیادی فرق وغیرہ جیسے تمام گر معلوم ہوں گے۔ فوج کی قواعد سے فوجی سربراہ کو معلوم کرنا چاہئے کہ اس کی فوج ہنگامی حالات سے نپٹنے کے لئے کس قدر تیار اور باصلاحیت ہے۔

تمام فوج کی کیفیت پر نظر رکھنے والا' ہر قسم کے ہتھیار استعمال کرنے میں طاق' گھوڑوں اور رتھوں کو ہنگامی حالت میں فی الفور آگے یا پیچھے حرکت دینے کے لئے تیار رکھنے کی صلاحیت کا اہل اور قابل سپہ سالار ہی افواج کو پیچھے ہٹنے یا پیش قدمی کرنے کا حکم دینے کا مجاز ہو گا۔

فوجی سربراہ کو علم ہو گا کہ اس کی فوج کے لڑنے کے لئے کون سا میدان اور وقت زیادہ بہتر ہے۔ دشمن کی فوج کی عددی برتری یا کمتری کتنی ہے' کس طرح اس میں پھوٹ ڈالی جاسکتی ہے۔ اپنی فوج اگر منتشر ہو جائے تو اسے کیسے اکٹھا کرنا ہے' دشمن کی فوج کو کیسے منتشر اور حواس باختہ کرنا چاہئے۔ عموی حملہ کس وقت کرنا مناسب ہے اور قلعے پر دھاوا کیسے بولا جانا چاہئے۔ یہ سب چیزیں سپہ سالار کے علم میں ہونی ضروری ہیں۔

اعلیٰ فنی مہارت اور پیشہ ورانہ صلاحیت کا حامل فوجی سپہ سالار اپنی زیر کمان لڑنے والے فوجی دستوں کے نظم و ضبط پر کڑی نظر رکھے گا۔ یہ نظم و ضبط نہ صرف مارچ اور پڑاؤ کرتے وقت ہی برقرار رکھنا چاہئے بلکہ لڑائی میں بھی قائم رہنا ضروری ہے۔ فوجی سربراہ اپنے فوجی دستوں کی شناخت کے لئے قرنا' تختوں اور جھنڈوں کو استعمال میں لائے گا۔

باب: 34

راہداری کے امور اور چراگاہوں کا منتظم

راہداری کے اجازت نامے ایک ماش فی پاسپورٹ کی شرح سے پاسپورٹ افسر جاری کرے گا۔ جس کے پاس یہ اجازت نامہ ہو وہ آسانی اور آزادی سے ریاست سے باہر بھی جاسکے گا اور ملک میں داخل بھی ہو گا۔ جو ملکی افراد بغیر راہداری کے اجازت نامہ کے ملک سے باہر جائیں یا واپس آئیں ان پر 12 پن جرمانہ کیا جانا چاہئے اگر کوئی غیر ملکی باشندہ بغیر اجازت کے تمہارے ملک میں آئے تو اس سے دگنا جرمانہ (24 پن) وصول کیا جائے۔

ریاست کی طرف سے جو افسر چراگاہوں کے انتظام پر مامور ہو گا' وہ راہداری کے اجازت ناموں کی چیکنگ بھی کرے گا۔ چراگاہیں پر خطر مقامات کے بیچوں بیچ کھول دی جائیں گی۔ وادیوں کو عوام دشمن عناصر اور درندوں یعنی چوروں' ہاتھیوں اور دوسرے درندوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ غیر پیداواری یا بنجر زمینوں پر تالاب' کنوئیں اور سرائیں تعمیر ہوں گی۔ ایسے مقامات پر باغ لگائے جائیں گے اور چمن بندی ہو گی۔

جنگلوں کا جائزہ شکاری اپنے کتوں کے ساتھ لیں گے۔ اگر یہ کسی دشمن یا چوروں کو آتا دیکھیں تو جھاڑیوں میں روپوش ہو جائیں یا درختوں پر چڑھ کر ڈھول پیٹیں اور ناقوس بجائیں۔

قبائل یا دشمنوں کی نقل و حرکت کی اطلاع سرکاری کبوتروں کے ذریعے دیں جن کے گلے میں پرچیاں بندھی ہوئی ہوں یا پھر خاص مقامات پر آگ جلاکر اور دھواں اڑا کر بھی ایسی معلومات کے بارے میں علامتی انداز سے باخبر کیا جاسکتا ہے۔ چراگاہوں کے ریاستی نگران کا فرض ہو گا کہ وہ قیمتی لکڑی اور جنگل کے ہاتھیوں کی حفاظت کرے' سڑکوں کی

حالت کو مناسب رکھے' چوروں کی سرکوبی کرے' تجارتی قافلوں کو راستوں میں تحفظ فراہم کرے' گایوں کی محافظت کے فرائض انجام دے اور لوگوں کو آمد و رفت کے علاوہ ذرائع نقل و حمل کی سہولتیں فراہم کرے۔

باب: 35

مالیہ وصول کرنے کا نظام اور اس کے خدو خال

ریاست کے مخبر عام گھریلو افراد' تاجروں اور فقیروں کے بھیس میں مملکت کو چار انتظامی حلقوں میں تقسیم کریں گے۔ دیہات کو بھی اعلیٰ اوسط اور ادنیٰ درجوں میں بانٹا جائے گا۔ یہ عمل مکمل ہونے کے بعد متعلقہ افسر انہیں چار مندرجہ ذیل اقسام میں رکھے گا۔

(1) جو ٹیکس ادا کرنے سے مبرا ہیں۔

(2) جو فوجی جوان مہیا کرتے ہیں۔

(3) جو اپنا مالیہ غلے' مویشی' سونے یا پھر خام مال کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔

(4) جو ٹیکس کے بدلے میں مفت دودھ اور مزدور وغیرہ پیش کرتے ہیں۔

کلکٹر کی ہدایت کے مطابق دیہاتی محاسب پانچ یا دس دیہات کا حساب رکھے گا۔ وہ دیہات کی حد بندی کرکے قطعات زمین کی نشان دہی کرے گا یعنی مزدورعہ' غیر مزروعہ میدانی' سیراب' باغ' ترکاری کے کھیت' باڑھ' جنگل' قربان گاہ' دیول' آبپاشی کا سرچشمہ شمشان' لنگر خانہ' پیاؤ یا ترا' چراگاہ' سڑک اور اسی لحاظ سے مختلف بستیوں' کھیتوں' جنگلوں اور سڑکوں کی حد بندی کرکے رجسٹر میں ہبہ' فروخت' وقف اور معافی دی ہوئی زمینوں کا اندراج کرنے کا پابند ہو گا۔

متعلقہ افسر مکانوں پر نمبر لگا کر ٹیکس ادا کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کے حوالے سے نہ صرف چاروں ذاتوں کی کل آبادی کی تعداد لکھے گا بلکہ یہ بھی اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس آبادی میں کاشتکاری سے منسلک افراد کی تعداد کیا ہے۔ گوالے کتنے ہیں' تاجر' مزدور اور خدمت گاروں کی گنتی کیا ہے۔ دو ٹانگوں والے جانور کتنے ہیں اور چوپائے کتنی تعداد میں ہیں۔ یہ اہلکار طے کرے گا کہ ہر مکان سے کتنا جرمانہ' ٹیکس اور سونا وغیرہ وصول کرکے سرکاری خزانے میں جمع کیا جاسکتا ہے۔

متعلقہ نگران ہر گھر کے جوان اور بوڑھے لوگوں کی گنتی رکھنے کے علاوہ ان کے سابقہ حالات' پیشہ' آمدنی اور خرچ پر بھی نظر رکھے گا۔
ضلع کا افسر ریاست کے ایک چوتھائی علاقے کے حساب کا ذمہ دار ہو گا۔
ضلعی افسر کے حلقہ کار میں آنے والے مقامات پر کلکٹر جنرل خصوصی کمشنر بھیجا کرے گا جو نہ صرف دیہی اور ضلعی افسروں کے عملے اور ان کی کارکردگی کے طریق کار کا معائنہ کریں گے بلکہ خصوصی مذہبی ٹیکس بھی وصول کرنے کے مجاز ہوں گے۔

کلکٹر جنرل خفیہ اہلکاروں کو عام لوگوں کے بہروپ میں اس بات کی ٹوہ لگانے کے لئے مقرر کرے گا کہ جو حسابات تیار کیے گئے ہیں وہ کس حد تک درست ہیں۔ وہ آدمیوں اور جانوروں کی صحیح صحیح تعداد کی تحقیق کریں گے اور ہر کنبے کی آمدنی اور خرچ کی پڑتال بھی کر سکیں گے۔ یہ کمشنر معلوم کریں گے کہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ کیوں آتے جاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں پر کڑی نظر رکھ کر یہ معلوم کریں گے کہ ان میں کون سے مشکوک اور بدکردار عورتیں اور مرد ہیں۔ یہ افسران مشکوک لوگوں میں غیر ملکی جاسوسوں کے موجود ہونے کے بارے میں بھی تحقیق کریں گے۔

تاجروں کے بھیس میں سرگرم مخبر سرکاری تجارتی مال کی قیمت اور مقدار کی بابت تحقیق کریں گے۔

جو غیر ملکی یا ملکی مصنوعات خشکی یا پانی کے راستے آئیں' چاہے قیمتی ہوں یا معمولی' ان کی بابت مندرجہ ذیل امور کی تحقیق لازم ہو گی۔

(1) کتنی چنگی دی گئی؟

(2) سڑک کا ٹیکس کتنا ادا کیا گیا؟

(3) بار برداری کا محصول کتنا دیا گیا؟

(4) فوجی ٹیکس کتنا دیا؟

(5) کشتی کا کرایہ کتنا آیا اور چھٹا حصہ (تاجروں کے ذمہ مقررہ ٹیکس کا) وصول ہوا یا نہیں؟

(6) خوراک پر کیا خرچ ہوا ؟

(7) مال گوداموں میں رکھوانے پر کتنی لاگت آئی؟

کاشتکاروں، گوالوں، تاجروں اور مختلف محکموں کے افسران کی جائز و ناجائز کارروائیوں کا سراغ لگانے کے لئے کلکٹر جنرل فقیروں کے بھیس میں اپنے جاسوسوں کو مقرر کرے گا، جہاں قربان گاہیں بنی ہوئی ہیں یا جہاں سڑکیں آکر ملتی ہیں، پرانے کھنڈروں، تالابوں، دریاؤں، اشنان، (غسل) کے گھاٹوں، یاتراؤ، اور خانقاہوں کے قریب، ریتیلے علاقوں، پہاڑی اور جنگلی علاقہ میں بعض تجربہ کار جاسوس چوروں کے بہروپ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر حقیقی چوروں کی نقل و حرکت کا سراغ لگائیں گے۔ یہی لوگ دشمنوں اور ریاست کے سرکشوں کی بھی نگرانی کرنے کے پابند ہوں گے۔

کلکٹر جنرل کے ماتحت مخبری کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے تمام اہلکار پوری توجہ سے اپنے فرائض ادا کریں گے اور وہ خود تندہی اور بھرپور محنت کے ساتھ ریاست کے معاملات پر توجہ دے گا۔

باب: 36

شہر کا حاکم اور اس کے فرائض

شہر کے منتظم پر بھی کلکٹر جنرل کی طرح راجدھانی کے انتظام کی ذمہ داری ہو گی۔ یہاں ایک محدود علاقے کے نگران کے ذمہ دس، بیس یا چالیس گھر ہوں گے۔ وہ ہر گھر کے مرد و زن کی ذات، گوت، نام پیشے اور آمدن و خرچ سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو گا۔

شہری ٹیکس افسر شہر کے چار علاقوں کے جملہ متعلقہ معاملات کے ذمہ دار ہوں گے۔ دھرم شالہ کے منتظم انہیں یہ اطلاع پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے کہ ان کے پاس غیر دھرم کا کون مسافر یا کوئی اور آدمی ٹھہرا ہے۔ وہ سنیاسیوں اور ویدوں کے پنڈتوں کو بھی ان کے بارے میں ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد ہی ٹھہرا سکیں گے۔ ہنر مند افراد اپنی ذمہ داری پر بھی انہیں اپنے ہاں ٹھہرا سکیں گے۔ کاروباری لوگ ایسے افراد کی بابت رپورٹ کریں گے جو ممنوعہ علاقوں میں مال فروخت کریں یا ایسا مال فروخت کریں جو ان کی ملکیت نہ ہو۔ شراب کشید کرنے والے، پکا ہوا گوشت، چاول بیچنے والے اور طوائفیں دوسرے لوگوں کو صرف اسی صورت میں اپنے ہاں ٹھہرا سکتے ہیں جبکہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہوں۔ یہ لوگ خطرناک کاموں میں کودنے والوں، فضول خرچی کرنے والوں اور احمقانہ دلیری کی صفت رکھنے والوں کی نسبت سرکاری اہلکار کو اطلاع دینے کے پابند ہوں گے۔

کوئی علاج کرنیوالا جو خفیہ طور پر کسی ایسے مریض کا علاج کرے جو کسی پھوڑے میں مبتلا ہو یا جسے بری غذا کھا لینے یا زیادہ پی لینے کی وجہ سے بدہضمی ہو گئی ہو تو وہ اور جس مکان میں علاج ہوا اس کا مالک اسی صورت میں سزا سے بچ سکیں گے کہ مریض کے بارے میں سرکاری اطلاع دیں ورنہ وہ بھی مریض کے ساتھ ہی منتھی کیے جائیں گے۔

گھر والے اجنبی اشخاص کی آمد و رفت کی اطلاع دیں گے ورنہ اس رات جو بھی چوری کی واردات ہو گی وہ اس کے حوالے سے جوابدہی کے لئے طلب کیے جائیں گے اور واردات نہ ہونے کی صورت میں بھی اطلاع نہ کرنے کے جرم میں انہیں تین پن جرمانہ کیا

جائے گا۔

بڑی سڑکوں یا پگڈنڈیوں پر چلنے والے مسافر کسی ایسے آدمی کو دیکھیں جو کسی پھوڑے یا زخم میں مبتلا ہو' جس کے پاس ہلاکت خیز ہتھیار ہوں' بوجھ اٹھانے سے تھکا ماندہ دکھائی دے' دبکنے یا چھپنے کی کوشش کرے' بہت زیادہ نیند لے رہا ہو' بہت دور سے تھکا ہارا چلا آرہا ہو یا پھر شہر' مضافات اور دیگر مقامات پر اسے پہچانا نہ جاسکے (اجنبی ہونے کی وجہ سے) تو اسے قابو کرلیں۔

سادھو لوگوں کی کٹیاؤں (جھونپڑیوں) قمارخانوں' بھٹیار خانوں' پکا ہوا گوشت بیچنے والوں' شراب خانوں' کارخانوں' خالی مکانوں اور گھروں میں سرکاری مخبر بھی مشکوک افراد کی ٹوہ لگانے پر مامور ہوں گے۔

دن کے درمیانی دو پہروں میں جو موسم گرما میں چار برابر حصوں میں تقسیم کیے جائیں گے آگ جلانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ ان اوقات میں آگ جلانے والے کو ایک پن کا آٹھواں حصہ جرمانے کے طور پر ادا کرنا پڑے گا۔ گھر والے اپنے گھروں سے باہر کھانا پکا سکتے ہیں۔ اگر کسی گھر والے کے پاس مندرجہ ذیل سامان نہ ہوا تو اس کو ایک پن کا چوتھا حصہ بطور جرمانہ دینا پڑے گا:

(1) پانچ بالٹیاں

(2) ایک کمبھ (پانی کا برتن)

(3) ایک درون (پانی کا مٹکا)

(4) ایک سیڑھی

(5) کلہاڑی

(6) چھاج

(7) کنڈے دار چھڑ (دروازوں کے پٹ اکھیڑنے کا آلہ)

(8) ایک چمٹا (گھاس پھونس ہٹانے کے لیے)

(9) چمڑے کا تھیلا

شہر کا رکھوالا چھپر اکھڑوا دے گا' جن لوگوں کا لازمی طور پر آگ سے واسطہ رہتا ہے وہ ایک جگہ مل کر رہیں گے۔ ہر گھر کا مالک رات کے وقت اپنے دروازے پر موجود رہے گا۔

ہزاروں کی تعداد میں پانی سے بھرے مٹکے ایک سیدھی قطار میں سڑکوں' چوراہوں اور سرکاری عمارتوں کے آگے پڑے رہیں گے۔ (سرکاری عمارتوں سے مراد یہاں مال خانہ' ہاتھی گھر اور اصطبل وغیرہ ہے)۔

اگر کسی گھر میں آگ لگ جائے اور اس کا مالک اسے بجھانے کے لئے نہ دوڑے' خواہ کچھ ہی جل رہا ہو' تو اس کو 12 پن جرمانہ دینا پڑے گا۔ اگر کرایہ دار ہو تو مندرجہ بالا صورت میں اس پر 6 پن جرمانہ عائد ہو گا۔ اگر لاپرواہی سے کوئی کسی مکان کو آگ لگا دے تو اسے 54 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا لیکن جان بوجھ کر کسی مکان کو نذر آتش کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اسے اسی آگ میں جھونک دیا جائے۔

سڑک پر کوڑا پھیلانے والے کو ایک پن کا آٹھواں حصہ' پانی یا کیچڑ پھیلانے والے کو ایک پن کا چوتھا حصہ اور شاہی سواری کی سڑک پر یہی حرکت کرنے والے کو آدھا پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

اگر کوئی مریض یا کسی دوا کے زیر اثر فرد کسی یاترا' حوض' مندر یا سرکاری عمارت میں بول و براز کرے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جاسکے گی لیکن اگر کوئی صحت مند شخص دانستہ طور پر ایسی حرکات کا مرتکب ہو تو اس کو ایک پن سے لیکر جرم کی نوعیت کے حساب سے زیادہ جرمانہ بھی کیا جائے۔

شہر کے اندر بلی' کتے' نیولے' سانپ یا کسی اور مرے ہوئے جانور کا ڈھانچہ پھینکنے والے کو تین پن جرمانہ دینا پڑے گا۔ اگر شہر میں گدھے' اونٹ' خچر یا کسی اور مویشی کی لاش پھینکی جائے تو اس حرکت کا مرتکب 6 پن جرمانہ دینے کا سزا وار ہو گا۔ اگر انسانی لاش پھینکی جائے تو پھینکنے والے کو پکڑ کر اس سے 50 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

ارتھی کو شہر سے باہر لے جانے کے لئے ایک مخصوص دروازہ اور راستہ ہو گا اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ارتھی کو کسی اور راستے یا دروازے سے شہر کے باہر لیکر جائے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے اور جس غیر مخصوص دروازے سے وہ ارتھی باہر لیکر جانے میں کامیاب ہوا ہو اس پر تعینات اہلکاروں سے 200 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

قبرستان یا شمشان کے علاوہ کسی اور جگہ دفنائی یا پھونکی جانیوالی میت کے ذمہ داروں

کو 12 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

غروب آفتاب سے پونے تین گھنٹے کے بعد اور طلوع آفتاب سے پونے تین گھنٹے پہلے تک لوگوں کو چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ ان اوقات کا اعلان سنکھ بجا کر کیا جائے گا۔

اس بگل بجنے کے بعد کوئی سرکاری عمارتوں کے آس پاس چلتا پھرتا پایا گیا تو اس پر سوا پن جرمانہ ہو گا۔ اگر ایک بگل سے دوسرا بگل بجنے کے درمیانی عرصے میں ایسی نقل و حرکت کا کوئی مرتکب ہو تو اسے اڑھائی پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ صبح کے بگل بجنے سے پہلے گھومنے والوں کو بھی سوا پن بطور جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ شاہی قلعے کے آس پاس ممنوعہ اوقات میں چلنے پھرنے والے کو پانچ پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

جرم کرتے ہوئے پکڑے جانے یا مشکوک انداز میں گھومتے ہوئے گرفتار ہونے والوں سے تفتیش کی جائے۔ سرکاری عمارتوں کے گرد چکر لگانے والے اور فصیل پر چڑھنے کی کوشش کرنے والوں کو درمیانے درجے کی سزا دی جانی چاہئے۔ ان سزاؤں سے مندرجہ ذیل افراد بچ سکیں گے:

(1) جو زچہ خانے جانے کے لئے نکلے ہوں۔

(2) جو علاج کے لئے جا رہے ہوں۔

(3) جو میت کو قبرستان یا شمشان گھاٹ لیکر جا رہے ہوں۔

(4) جو لوگ روشنی ساتھ لیکر نکلیں۔

(5) جو شہر کے حاکم سے ملاقات کے لیے جا رہے ہوں۔

(6) جو کسی بگل کی آواز کا سبب معلوم کرنے نکلے ہوں۔

(7) جو اچانک لگنے والی آگ بجھانے جا رہے ہوں۔

(8) جن کے پاس اجازت نامہ ہو۔

مندرجہ بالا افراد کے علاوہ جو کوئی بھی ممنوعہ اوقات میں بلاوجہ گھومتا پایا گیا اسے گرفتار بھی کیا جاسکتا ہے اور پھر اسے جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔

کچھ خاص راتوں کو باہر گھومنے پھرنے کی آزادی ہو گی لیکن ان راتوں میں بھی مندرجہ ذیل افراد کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔

(1) جو بھیس بدل کر جا رہے ہوں۔

(2) جو ممنوعہ راستوں پر چل رہے ہوں۔

(3) جو ڈنڈے یا ہتھیار لیکر چلیں۔

مندرجہ بالا افراد کو ان کے جرم کی نوعیت سے مطابقت رکھنے والی سزا دینی چاہئے۔ چوکیدار صرف ایسے افراد کو روکیں جنہیں روکنا چاہئے وہ ایسے افراد کو مت روکیں جنہیں نہیں روکنا چاہئے اس کے الٹ عمل کرنے والوں سے مجرمانہ نقل و حرکت کے لئے مقرر کردہ جرمانے سے دوگنا زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اگر کوئی چوکیدار کسی خدمت گار عورت سے جنسی ملاپ کرے تو اسے ابتدائی سزا دی جائے گی۔ اگر یہی حرکت وہ کسی آزاد اور عام عورت سے کرے تو درمیانی سزا کا مستحق ٹھہرے گا' اگر وہ ممنوعہ نقل و حرکت کی وجہ سے روکی ہوئی خاتون کی آبرو ریزی کا مرتکب ہو تو اسے انتہائی سزا دی جائے اور اگر وہ کسی اعلیٰ نسب کی حامل خاتون سے جنسی زیادتی کرے تو موت کی سزا کا حقدار ہو گا۔

فرائض کی ادائیگی میں غفلت کے مرتکب اور رات کو ہوئی وارداتوں کی اطلاع بادشاہ تک نہ پہنچانے والے حاکم شہر کو اس کے جرم کی سنگینی کے مطابق سزا دی جائے گی۔ شہر کا حاکم ہر روز پانی کے ذخیروں' سڑکوں' سرنگوں' قلعوں' قلعے کی فصیلوں اور دفاعی تنصیبات کا معائنہ کرے گا۔ جو اشیاء لوگ بھول گئے ہوں' اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہوں یا گم کر چکے ہوں انہیں شہر کا حاکم اپنے پاس امانت کے طور پر محفوظ رکھے گا۔

معقول فدیہ ادا کرکے رہائی پانے کا معاہدہ کرنے والے' نیک مزاج' بیمار' محتاج' بوڑھے اور نوعمر قیدی چاند رات میں رہا کر دیئے جائیں گے۔

معقول فدیہ سونے کی صورت میں ادا کرنے کا وعدہ کرنے والے' بہت زیادہ کوڑے برداشت کرنے والے اور بہت محنت سے کام کرنے والے قیدیوں کو دن میں ایک بار یا ہر پانچویں رات جیل سے باہر کر دیا جائے گا۔

تیسرا حصہ

قوانین

باب:1

معاہدے، قانونی معاملات اور انصاف

اضلاع کے سنگم پر واقع مقامات اور شہروں میں تین سرکاری وزیر، مذہبی امور پر دسترس رکھنے والے تین ارکان اور پہلے سے تعینات مختلف سرکاری اہلکار قانونی نظم و نسق کے ذمہ دار ہوں گے۔

قانونی اور غیر قانونی کارروائیاں

یہ افسران ایسے تمام عہدناموں کو نا قابل عمل قرار دیں گے جو تنہائی میں کیے گئے ہوں، گھروں کے اندر طے پائے ہوں، رات کے اندھیرے میں ہوئے ہوں، ویران جنگل میں کیے ہوں، خفیہ طور پر ہوئے ہوں یا دھوکے سے کیے گئے ہوں۔

تجویز کرنے والے اور اس کے معاونین کو ابتدائی سزا دی جائے گی۔ گواہوں کو اس سے نصف جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور ایسے غیر مستند معاہدوں کو قبول کرنے والا اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ نا قابل مذمت اور کھلے انداز میں ہونے والے تمام معاہدات جائز تصور کیے جائیں گے۔ وراثت کی تقسیم، مہر شدہ یا غیر مہر شدہ امانتوں، بیاہ اور نکاح، گھر میں محصور بیمار عورتوں اور فاترالعقل لوگوں سے تعلق رکھنے والے عہدنامے خواہ گھر کے اندر ہی کیے گئے ہوں، جائز تصور ہوں گے۔

بیاہ یا شاہی فرمان کی تعمیل سے تعلق رکھنے والی کارروائیاں اور عموماً" رات کے پہلے حصے میں کام کرنے والے لوگوں کے کیے ہوئے عہدنامے بھی جائز تصور ہوں گے اس کے باوجود کہ وہ رات کو ہی طے پائے ہوں۔

جنگلی طرز حیات کے حامل لوگوں، تاجروں، چرواہوں، سنیاسیوں اور شکاریوں کے بھیس میں سرکار کے لیے جاسوسی کرنے والوں کے معاہدات بھی جائز سمجھے جائیں گے، خواہ وہ

جنگل میں ہوئے ہوں۔

دھوکے سے کیے گئے معاہدوں میں سے صرف وہ قابل عمل و قبول ہوں گے جو ریاستی جاسوسوں نے حکومتی مفادات کی غرض سے کیے ہوں گے۔

نجی طور پر کیے گئے معاہدوں میں سے وہ قابل قبول ہوگا جو کسی جماعت کے ارکان نے آپس میں کیا ہو۔ ان کے علاوہ باقی تمام معاہدے غیرقانونی قرار دیئے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل افراد معاہدے کرنے کے مجاز نہیں ہیں:

1- بیمار شخص۔

2- معذور شخص۔

3- سزا یافتہ آدمی۔

4- کارروائی کی اہلیت نہ رکھنے والا۔

5- بہت زیادہ ضعیف۔

6- بہت کم عمر۔

7- کرائے کا مزدور۔

8- غلام۔

9- بیوی جس کا شوہر موجود ہو یا بیٹا۔

10- مشترک خاندان کے ارکان۔

11- سب سے چھوٹا بھائی۔

12- برادری سے خارج کیا ہوا بڑا بھائی۔

13- کسی باپ کی ماں، بیٹا، باپ جس کا بیٹا موجود ہو۔

البتہ مجاز ہونے کی صورت میں کسی بھی فرد کا کیا ہوا عہدنامہ قابل عمل ہو سکتا ہے، لیکن مندرجہ ذیل صورتوں میں مجاز افراد کی طرف سے کیے گئے عہدنامے بھی قانونی اعتبار سے موثر اور قابل قبول نہیں ہوں گے۔

1- معاہدہ کرنے کا مجاز شخص نشے میں ہو۔

2- پریشان ہو۔

3- حواس باختہ ہو۔

4- فاترالعقل ہو۔

5- سزا یافتہ ہو۔

مندرجہ بالا صورتوں میں مجاز شخص کے معاون، تجویز کرنے والے اور گواہان پر مقررہ جرمانہ عائد ہوگا۔

کسی شخص کی طرف سے اپنے فرقے اور اپنی جماعت کے لوگوں کے ساتھ ذاتی طور پر مناسب وقت اور موزوں مقام پر کیا گیا معاہدہ جائز ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ معاملے کی نوعیت اور دیگر متعلقہ امور باوثوق اور مستند ہوں۔

کسی ایک شخص کی طرف سے ایک ہی معاملے پر کیے گئے کئی عہدناموں میں سے آخری کو ہی باوثوق قرار دیا جائے گا۔

مقدمات

مدعی اور مدعاعلیہ کی بابت ضروری اندراجات کے بعد جبکہ دونوں دعوی اور جوابدہی کے اہل ہوں۔ فریقین کے بیان اسی ترتیب سے لکھے جائیں گے جو معاملے کی نوعیت کا تقاضا ہو۔ اس کے بعد ان بیانات کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

مقدمے سے غیر متعلق حرکات کا جرم

فریقین میں سے اگر کوئی بھی زیر بحث معاملے کو چھوڑ کر کسی دوسرے معاملے کو درمیان میں گھسیٹ لائے، اپنا بیان بدل لے، تیسرے فریق کی رائے لینے پر اصرار کرے جبکہ اسکا مقدمے سے کوئی تعلق بھی نہ ہو، اصل معاملے پر بات شروع کرکے اسے کہیں کا کہیں لے جائے، بات جاری رکھنے کے لیے کہا جائے تو ایک دم چپ سادھ لے، اپنے صراحت کردہ جھگڑے کے علاوہ کوئی دوسرا جھگڑا لے بیٹھے، اپنا بیان واپس لے، گواہوں کے ساتھ الگ ہوکر بات چیت کرے اور اپنے گواہوں کے بیانات سے اختلاف کرے تو وہ "مقدمے سے غیر متعلق حرکات" (پروکتا) کا مجرم ٹھہرے گا۔

پروکتا کی سزا کیا ہے؟

مقدمے سے تعلق نہ رکھنے والی حرکات و افعال کا مرتکب ٹھہرنے والے سے زرمطالبہ

سے پانچ گنا زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے گا اور اگر اس نوعیت کے جرم کا مرتکب ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو یہ جرمانہ دس گنا بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

گواہوں کا عوضانہ

ایک پن کا آٹھواں حصہ گواہ کی فیس ہے۔ اس کے علاوہ مقدمے کی مالیت اور اشیاء کی قیمت کے تناسب سے بھی ایک مخصوص رقم گواہان کو ان کے اخراجات اور نقصانات کے ازالے کے طور پر دی جا سکتی ہے۔ یہ دونوں خرچ مقدمہ ہارنے والے فریق کو ادا کرنے ہوں گے۔

دعویٰ کا جواب

ڈکیتی' یکبکی مبارزہ (Duel)' تاجروں کے باہمی معاملات اور تجارتی اداروں کے جھگڑوں کے علاوہ مدعاعلیہ مدعی کے خلاف جوابی دعویٰ دائر کرنے کا اختیار نہیں رکھے گا۔

سماعت

مقدمے کا مدعی مدعاعلیہ کی جوابدہی کے فوراً" بعد جواب الجواب پیش کرنے کا پابند ہوگا۔ دوسری صورت میں وہ پروکتا کے جرم کا مرتکب ٹھہرے گا۔ (پروکتا کیا ہے؟ یہ چند سطور پیشتر آپ پڑھ چکے ہیں) کیونکہ قضیے کے حقیقی عوامل کا علم مدعی کو ہوتا ہے لیکن مدعاعلیہ فوری جواب دینے کا پابند نہیں' اسے جواب دعویٰ پیش کرنے کے بعد تین یا سات راتوں کی مہلت دی جانی چاہیے۔ اگر وہ اس مہلت کا فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے جواب دینے کے لیے تیار نہ ہو تو اس سے تین سے لیکر بارہ پن تک جرمانہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ 45 دن تک بھی جواب نہ دے سکے تو "پروکتا" کے جرم کا مرتکب ہو گا اور اس جرم کے لیے مخصوص جرمانہ ادا کرے گا۔ اس صورت میں مدعی کو مدعاعلیہ کی ملکیت میں سے دعویٰ کی مالیت وصول کرنے کی اجازت دی جائے گی' لیکن اگر مدعی صرف احسان کا بدلہ چاہے تو کوئی ڈگری نہیں دی جانی چاہیے۔ یہی سزا ہارنے والے مدعاعلیہ کے لیے مقرر ہے۔

فرار ہونے والا مدعی بھی پروکتا کے جرم کا مرتکب شمار کیا جائے گا۔ اگر مدعی کسی

وفات پا چکے یا بیمار فریق کے خلاف اپنا دعوی ثابت نہ کر سکے تو جرمانہ بھی دے گا اور مدعاعلیہ کے حکم پر غلاموں کی طرح وہ کام بھی کرے گا جس کو کہ گواہ طے کریں گے۔ تاہم اگر وہ اپنا دعوی ثابت کر دکھائے تو ان املاک کا قبضہ لینے کا اہل گردانا جائے گا جو اس کے پاس گروی رکھی گئی تھیں۔ برہمن نہ ہونے اور دعوی ثابت نہ سکنے کی صورت میں مدعی کو وہ رسوم ادا کرنا ہوں گی جو بھوتوں کو بھگانے کے لیے ادا کرنے کا رواج ہوگا۔ بادشاہ ہی انصاف کا سرچشمہ ہے کیونکہ وہ چاروں ذاتوں (برہمن' ویش' کھتری' شودر) کے مقرر کیے ہوئے فرائض کا نگران' ان کی الگ الگ مذہبی زندگی کا حامی اور مذاہب کا محافظ ہوتا ہے۔ انصاف کے چار بنیادی ستون مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بادشاہوں کے فرمان۔

2- پہلے فیصلوں کی مثالیں۔

3- شہادتیں۔

4- مقدس قانون (دھرم' مذہب)

ان میں سے بادشاہوں کے فرمان پہلے فیصلوں کی مثالوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

دھرم دنیا بھر میں بول بالا رکھنے والی ایک ابدی سچائی ہے۔ شہادت گواہ دیتے ہیں اور تاریخ عام روایات میں ملتی ہے۔

راجا کا فرض ہے کہ وہ رعایا کو انصاف کے ذریعے تحفظ فراہم کرے۔ یہ فرض ادا کرنے والا حکمران جنت میں جائے گا البتہ جو حاکم اپنی رعایا کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے اور سماجی نظام کو منتشر کر دیتا ہے حکومتی عہدے پر اس کا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ حکمران جس طاقت کو انصاف کے ساتھ اپنی اولاد اور اپنے دشمن پر جرم کے تناسب سے یکساں استعمال کرتا ہے' وہ اس کی زندگی کو اعلیٰ بناتی اور عاقبت کو سنوارتی ہے۔

جو بادشاہ انصاف کو پہلے بادشاہوں کے فرمان' پہلے فیصلوں کی مثالوں' شہادتوں اور دھرم (قانون) کے مطابق قائم کرتا ہے' وہ ہر طرف حکومت کرنے کی اہلیت کا حامل ہوتا ہے۔ جب روایت اور قانون میں موافقت نہ ہو یا شہادت اور قانون آپس میں متصادم ہوں تو فیصلہ دھرم کی رو سے کیا جائے گا۔

جب کبھی مقدس قانون عقل سے متصادم ہو جائے تو برتری عقل کو ہی حاصل ہوگی

کیونکہ ایسی صورت میں وہاں اصل متن موجود نہ ہوگا جس پر مقدس قانون مشتمل ہوتا ہے۔ صرف اپنی بات پر اڑے رہنا اچھی خصوصیت نہیں ہے۔ جھوٹا وہی ہوگا جس کو حلف' چھان بین' دیانت اور شہادت جھوٹا ٹھہرائے گی' ایسی صورت میں ڈگری اس کے خلاف ہوگی۔ اگر کوئی مجرم سرکاری محافظ کی حراست سے فرار ہو جائے تو جس مقدمے میں وہ گرفتار کیا گیا تھا' اس کا فیصلہ مفرور کے خلاف کیا جائے گا۔

باب:2

عورت کی ملکیت، شادی اور ازدواجی ذمہ داریاں

سارے معاملات یا جھگڑے شادی ہی سے شروع ہوتے ہیں۔ ہندو سماج میں شادی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

1- لڑکی کو آرائش کرکے دھوم دھام سے بیاہنا "براہم" بیاہ کہا جاتا ہے۔

2- اگر میاں بیوی شادی کی رسومات مشترکہ طور پر ادا کریں تو اسے "پراجت" بیاہ کہتے ہیں۔

3- معاوضے کے طور پر دو گائیں وصول کرکے لڑکی کو بیاہ دیا جائے تو شادی کی یہ صورت "آرس" کہلائے گی۔

4- کسی لڑکی کا اپنی من مرضی سے کسی مرد سے ملاپ کر لینا "گاندھرو" بیاہ کہلاتا ہے۔

5- کسی کنیا کو بہت سی دولت لیکر بیاہنا "آسور" بیاہ ہے۔

6- کسی لڑکی کو اغوا کر لینا "راکشس" بیاہ کہا جائے گا۔

7- لڑکی کو سوتے میں یا کسی نشے کے زیر اثر بھگا کر لے جانا "پیشاچ" کہلاتا ہے۔

8- لڑکی کو اگر اس طرح دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جائے کہ کسی پجاری کو دیوتا کا قائم مقام بنالیں تو اس عمل کو "دیو بیاہ" کہیں گے۔

ان میں سے پہلی تین اور آخری ایک صورت موروثی تصور کی جاتی ہے۔ ان صورتوں کو اگر لڑکی کا باپ قبول کر لے تو جائز سمجھی جاتی ہیں جبکہ باقی تمام صورتیں اسی طرح جائز تصور ہوں گی کہ لڑکی کے والدین (یعنی ماں اور باپ دونوں) کے لیے قابل قبول ہوں کیونکہ وہ ہی شلک (لڑکی کے بدلے دولت) وصول کرتے ہیں جو شوہر کی طرف سے ادا کی جاتی ہے۔ ماں اور باپ دونوں موجود نہ ہوں تو سسرال کی طرف سے دیا جانے والا دھن (مال) لڑکی کا وارث اور کفیل وصول کرے گا۔ اگر والدین مر چکے ہوں تو یہ دولت لڑکی خود وصول

کرنے کی حقدار ہوگی۔ ہر طرح کا بیاہ جائز ہے۔ لیکن شرط صرف یہ ہے کہ دونوں فریق یعنی لڑکی اور لڑکے والے اس پر خوش ہوں۔

استری دھن (عورت کی ملکیت)

لڑکی کی ملکیت میں اس کے نان و نفقے کے لیے ضروری اثاثہ اور زیورات وغیرہ شامل ہیں۔ نان و نفقہ کی غرض سے دو ہزار مالیت کا اثاثہ اس کے نام کر دیا جانا چاہیے لیکن زیورات کی کوئی حد مقرر نہیں کی جائے گی۔ اگر کوئی عورت اس اثاثے کو اپنے بیٹے' بہو یا اپنی ذات پر خرچ کرے تو یہ عمل قابل تعزیر نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہ ہو یا پاس ہو تو وہ عورت کے گزارے کے لیے کوئی بندوبست کرنے سے قاصر ہو۔ اس ملکیت کو جو بنیادی طور پر عورت کے لیے مخصوص ہے' اس کا شوہر بھی استعمال میں لا سکتا ہے مگر اس کے لیے مندرجہ ذیل اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

1- کوئی مصیبت آجائے۔
2- بیماری کی صورت میں۔
3- قحط کے دنوں میں۔
4- خطرے کی صورت میں۔

اگر عورت کے ہاں جڑواں بچے (ایک لڑکی اور ایک لڑکا) پیدا ہو تو اس صورت میں بھی میاں بیوی مل کر اس اثاثے کی افادیت سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ اس باب کے شروع میں بیاہ کی آٹھ اقسام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کسی جوڑے نے پہلی تین یا آٹھویں قسم کا بیاہ رچایا ہو تو وہ تین سال تک باہمی رضامندی سے مذکورہ اثاثے کو خرچ کرسکتے ہیں' مگر گاندھرو یا آسور بیاہ کیا ہو تو یہ اثاثہ خرچ کرنے کے بعد معہ سود بحال کرنا فریقین پر فرض ہوگا۔ اگر کسی جوڑے نے راکھشس بیاہ کیا ہو تو اس اثاثہ کا استعمال چوری کے برابر تصور کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ازدواجی ذمہ داریوں کے حوالے سے مندرجہ بالا بیان ختم ہوتا ہے۔

پاک دامنی کی زندگی گزارنے کا عہد کرنے والی بیوہ عورت اپنے شوہر کی وفات پر اپنا اثاثہ اور زیور اور اس اثاثے کا کچھ حصہ خرچ ہو جانے کی صورت میں باقی ماندہ مال حاصل

کرنے کی حقدار ہو گی لیکن اگر وہ یہ اثاثہ وصول کر کے کسی اور سے شادی رچالے تو یہ سب کچھ اس سے سود سمیت واپس لے لیا جائے گا۔ اگر وہ دوسری بار اپنا گھر بسانے کی خواہشمند ہوں تو نویش کالے (دوسری شادی کو کہتے ہیں) پر وہ تمام اثاثہ اس کے سابق سسرالیوں کو مل جانا چاہیے' جو انہوں نے اسے دیا تھا۔ عورت کس جواز یا سبب کے پیدا ہونے پر دوسرا بیاہ کرنے کی حقدار ہوتی ہے؟ اس سوال کا جواب شوہروں کے زیادہ دیر تک باہر رہنے کے بیان کے ضمن میں (قاری کو) مل جائے گا۔ اگر کوئی بیوہ اپنے سسر کے منتخب کردہ مرد کی بجائے کسی اور سے بیاہ کرے تو اسے سابقہ سسرال کی طرف سے دیئے گئے تمام اثاثے سے دستبرداری برداشت کرنا ہوگی۔ اس کے رشتہ دار وہ تمام مال و دولت اس کے سابق خاوند کے باپ کو لوٹا دیں گے۔ اگر کوئی نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کسی عورت کو اپنی حفاظت اور پناہ میں لینے کا فیصلہ کرے تو وہ اس عورت کے ساتھ ساتھ اس مال کا بھی محافظ ہوگا جو وہ عورت اپنے پاس رکھتی ہے۔ کوئی عورت دوسری شادی کے بعد اپنے سابقہ شوہر کے اثاثے کی حقدار نہیں ٹھہرائی جا سکے گی۔ لیکن اگر وہ پاکیزگی کی زندگی گزارے تو اس اثاثے سے تمام فائدے اٹھا سکے گی۔

ایسی عورت دوسری شادی کے بعد اپنی املاک کی مالک اور مختار نہیں ہوگی جس کا کوئی بیٹا یا بیٹے موجود ہوں بلکہ اس کی ملکیت کے حقدار اس کے بیٹے ہی تصور کیے جائیں گے۔ اگر کوئی عورت دوسری شادی کرنے کے بعد اپنی ملکیت کو یہ جواز پیدا کر کے واپس لینے کا تقاضا کرے کہ وہ اپنے سابق شوہر کے بیٹوں کی کفیل ہے تو اسے وہ املاک ان بیٹوں کے نام قانونی طور پر منتقل کرنا ہوں گی۔ اگر کسی عورت کے کئی شوہر ہوں اور ان شوہروں سے اس کے بہت سے بچے ہوں تو وہ اپنی املاک کو اسی حالت میں رکھنے کی پابند ہوگی جس حالت میں وہ اس کو اپنے شوہروں کی طرف سے دی گئیں۔ عورت کو کامل طور پر بخشی ہوئی املاک جن پر اسے ہبہ اور فروخت کا اختیار بھی دیا گیا ہو' لڑکوں کے نام منتقل کر دی جائیں گی۔

بے اولاد عورت جو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بھی اس کے ساتھ وفادار رہتے ہوئے دوسری شادی نہ کرے' وہ تمام زندگی اپنی املاک اور اثاثوں پر قابض رہ سکتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ عورت کو دیا ہی اس لیے جاتا ہے کہ آڑے وقت میں کام آسکے۔ ایسی

عورت کی وفات پر اس کی املاک اس کے اقرباء کے نام منتقل کی جائیں گی۔ اگر بیوی مر جائے اور شوہر زندہ ہو تو اس کے بیٹے اور بیٹیاں اپنی مرحوم ماں کے اثاثوں کو آپس میں بانٹ لیں گے۔ اگر کوئی لڑکا نہ ہو تو تمام املاک کی حقدار بیٹیاں ہی ٹھہریں گی۔ اگر بیٹیاں بھی نہ ہو تو زندہ شوہر اپنی مرحوم بیوی کے وہ اثاثے واپس لے گا جو اس نے شادی کے وقت اسے دیئے تھے اسی طرح باقی رشتہ دار بھی اپنا اپنا دیا ہوا تحفہ اور جہیز کے موقع پر دیا ہوا سامان واپس لے لیں گے۔ عورت کی ملکیت کا بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

مرد کی دوسری شادی

اگر کوئی عورت جسمانی عیب کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو تو اس کا شوہر دوسری شادی کرنے سے پہلے آٹھ سال توقف کرے گا۔ اگر بیوی کے ہاں مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں تو شوہر دوسرا بیاہ رچانے کے لیے دس سال انتظار کرے گا۔ صرف لڑکیاں پیدا کرنے والی عورت کا خاوند بھی اسی طرح بارہ سال تک انتظار کرکے ہی دوسری شادی کرسکے گا۔ اگر مذکورہ بالا تین اصولوں کی خلاف ورزی کی جائے تو اس صورت میں دوسری شادی کرنے والا شوہر اپنی پہلی بیوی کو اس کے تمام اثاثے اور زر تلافی کے طور پر معقول رقم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی 24 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ شلک (سسرالی رقم) اور اثاثہ ان عورتوں کو بھی دیا جائے گا جن کو بیاہ کے وقت نہیں دیا جا سکا ہوگا۔ اپنی بیوی کو معقول رقم زر تلافی کے طور پر ادا کرکے اور اثاثے اس کے حوالے کرنے کے بعد مرد جتنی شادیاں چاہے کرسکتا ہے کیونکہ بیویاں نرینہ اولاد پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ ان میں سے متعدد یا اگر سب ایک ہی وقت میں حائضہ ہوں تو مرد اس عورت کے ساتھ سوئے گا جس سے لڑکا پیدا ہو چکا ہو یا جس سے پہلے شادی کر چکا ہو۔ اگر مرد بیوی کے حائضہ ہونے کو خفیہ رکھے یا پاک ہو جانے کے بعد بھی ان کے ساتھ ہم بستری نہ کرے تو اس جرم پر اسے 96 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ ایسی خواتین جن سے ان کی مرضی کے خلاف اختلاط نہیں کیا جا سکتا' مندرجہ ذیل ہیں۔

1- جو حیض کی عمر سے تجاوز کر چکی ہوں۔

2- جن کے ہاں نرینہ اولاد ہو۔

3- جو عبادت میں زندگی گزارنا چاہیں۔

4- جو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوں۔

5- جنہوں نے مردہ بچہ پیدا کیا ہو۔

اگر کوئی عورت لڑکا پیدا کرنے کی شدید خواہش میں مبتلا ہو تو وہ کسی پاگل یا کوڑھی مرد کے ساتھ بھی جنسی ملاپ کر سکتی ہے لیکن اگر کسی مرد کو خواہش نہ ہو تو وہ فاترالعقل اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کسی عورت کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

عورت بھی مرد کو چھوڑ کر دوسری شادی کر سکتی ہے لیکن اس کے لیے مندرجہ ذیل اسباب کا ہونا لازمی شرائط میں شمار ہوتا ہے۔

1- خاوند بدچلن ہو۔

2- مدت سے ملک سے باہر گیا ہوا ہو۔

3- ملک کے بادشاہ کا باغی ہو۔

4- اس سے عورت کی جان کو خطرہ ہے۔

5- برادری سے نکال دیا گیا ہو۔

6- جو خاوند اپنی مردانہ قوت کھو چکا ہو۔

مندرجہ بالا جواز اور اسباب کے بغیر عورت مرد کو چھوڑنے کی حقدار نہیں ہے۔

باب: 3

بیوی کے فرائض اور دیگر ازدواجی معاملات

مرد 16 سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں اور عورتیں 12 سال کی عمر میں ہی سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں۔ اگر بالغ ہونے کے بعد وہ قانون شکنی کریں تو عورتوں پر 15 پن جرمانہ لاگو ہوگا اور مردوں کو 30 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

عورت کا نان نفقہ

غیرمعینہ مدت تک نان نفقہ طلب کرنے کے حق کی حامل عورت کو اس قدر خوراک اور کپڑے فراہم کردیئے جائیں جو اس کی ضرورت کے لیے کافی ہوں۔ اگر اس کا ولی استطاعت رکھتا ہو تو اس سے زیادہ بھی دیئے جاسکتے ہیں۔

اگر دس فیصد اضافی امداد کے ساتھ روٹی' کپڑا دینے کی مدت محدود مقرر کی گئی ہو تو ولی کی آمدن کے مطابق عورت کو ایک مخصوص رقم دی جائے گی۔ یہی اصول اس صورت میں بھی لاگو ہوگا کہ اسے "شلک" اور اثاثہ زر تلافی سمیت وصول نہ ہوا ہو۔ (حالانکہ دوسری شادی کی اجازت ملنے پر شوہر یہ ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔) عورت اگر خود کو اپنے خاوند کے باپ کے اقرباء میں سے کسی کی حفاظت میں دے دے یا الگ رہنا شروع کر دے تو وہ اپنے شوہر پر نان نفقہ کا دعوی کرنے کی حقدار نہیں ہوگی۔

عورتوں سے زیادتی

خودسر' ضدی اور بدتمیز عورتوں کو تمیز سکھانے کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال نہیں کیے جائیں گے۔

1- اری ننگی۔

2- اری مادر زاد ننگی (بے شرم مراد ہے)

3- اری دیدے پھوٹی۔

4- باپ کو روئی' ماں کو پیٹی وغیرہ۔

عورت کو بانس کی چھڑی' رسی یا ہاتھ سے کولھوں پر تین چوٹ کی مار دینا بھی منع ہے۔ ان امور کی خلاف ورزی پر بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لیے مخصوص سزا سے آدھی سزا دی جا سکے گی۔ حسد یا جلن کی وجہ سے اپنے شوہر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کرنے والی عورت کو بھی ایسی ہی سزا دی جانی چاہیے۔ انہی الفاظ کے ساتھ عورتوں پر ظلم کے حوالے سے ہمارا بیان ختم ہوتا ہے۔

خاوند اور بیوی کی عداوت کا بیان

اگر بیوی اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کو پسند کرتی ہو' اپنے خاوند سے نفرت کرے اور حیض کے سات چکر مکمل کر چکی ہو تو وہ فوراً اپنے شوہر کو اس کی دی ہوئی رقم اور زیورات واپس لوٹا دے اور اپنے شوہر کو یہ اجازت بھی دے دے کہ وہ کسی دوسری عورت کے ساتھ سو سکے۔ اگر خاوند اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہو تو وہ اسے کسی سنیاسی عورت کی صحبت میں چھوڑ آئے۔ یا پھر اسے اسکے رشتہ داروں کی تحویل میں دے دے۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے کا انکار کرے حالانکہ چشم دید گواہ اور جاسوس اس کے خلاف بیان دیں تو وہ اس جھوٹ کے جرم میں 12 پن جرمانہ ادا کرے گا۔ اپنے شوہر سے نفرت کرنے والی عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر بیاہ کو کالعدم کر سکے۔ اسی طرح کوئی خاوند بھی صرف اس بنیاد پر' اپنی بیوی کی رضا کے بغیر شادی ختم نہیں کر سکتا کہ وہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ اگر ایک ہی وقت میں میاں اور بیوی دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں تو طلاق ہو سکتی ہے۔ اگر مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے کوئی خطرہ ہو تو وہ سب کچھ جو اسے شادی کے وقت لڑکی والوں کی طرف سے ملا تھا واپس کر کے' طلاق حاصل کر سکتا ہے۔ عورت اگر محسوس کرے کہ اسے اپنے خاوند کی طرف سے کوئی خطرہ ہے تو وہ اس کی املاک سے دستبردار ہو جائے گی اور الگ رہنے کی حقدار ہوگی۔ مندرجہ ذیل قسم کے بیاہ ختم نہیں ہو سکتے۔

1- براہم بیاہ (لڑکی کو سجا کر شادی کرنا۔)

2- پرا جاپت بیاہ (میاں اور بیوی کا مشترکہ طور پر شادی کی رسومات میں حصہ لینا)
3- آرس بیاہ (دو گائیں لیکر لڑکی کی شادی کرنا)
4- دیو بیاہ (کسی پجاری کو دیوتا کا قائم مقام بنا کر لڑکی کو اس کی نذر کرنا)

غیر اخلاقی حرکات

اگر کوئی عورت شراب پیتی اور شوخ حرکتیں کرتی ہو تو اسے منع کیا جائے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے تین پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ ایک عورت اگر دن کے وقت تفریح کے لیے' کسی دوسری عورت سے ملنے کی غرض سے یا تماشہ دیکھنے باہر جائے تو اسے چھ پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر عورت کھیل کود یا کسی مرد سے ملاقات کے لیے گھر سے باہر نکلے تو اسے 12 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

سوتے یا نشے میں بے ہوش شوہر کو چھوڑ کر گھر سے باہر جانے والی اور شوہر پر گھر کا دروازہ بند کرنے والی عورت کو بھی 12 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ رات کے وقت شوہر کو گھر سے باہر رکھنے والی عورت سے 24 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ ایک دوسرے کو جنسی ملاپ کی ترغیب کے حامل اشارے کرنے یا اسی نوعیت کی کھسر پھسر کرنے والے جوڑے میں سے عورت کو 24 پن جرمانہ کی سزا دی جائے اور مرد کو اس سے دوگنا جرمانہ کیا جائے یعنی اس سے 48 پن وصول کیے جائیں۔ اگر عورت اپنے بال بکھیرے' کمر بند' دانت یا ناخن دکھائے تو اس سے تشدد کے لیے مقرر ابتدائی درجے کا جرمانہ وصول کیا جائے اگر یہی حرکات مرد سے سرزد ہوں تو وہ اس سے دگنا جرمانہ دے گا۔ اگر مرد اور عورت مشکوک مقام پر رازونیاز کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے جائیں تو جرمانے کی بجائے گاؤں کے چوراہے میں کسی نیچ ذات کے آدمی سے انہیں کوڑے لگوائے جائیں۔ عورت کو جسم کے دونوں طرف پانچ پانچ کوڑے لگائے جائیں۔ اگر وہ اس سزا سے بچنے کی خواہش رکھتی ہو تو فی کوڑا ایک پن ادا کرے گی۔

اشیاء کی غیر قانونی خرید و فروخت

اگر پابندی کے باوجود مرد اور عورت آپس میں روزمرہ استعمال کی اشیاء کا تبادلہ کریں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ مرد اور عورت کو اس جرم پر مندرجہ ذیل صورتوں

میں جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

1- عام اشیاء پر عورت کو 12 پن جرمانہ کیا جائے گا۔

2- عام اشیاء کی خرید و فروخت پر مرد کو 24 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

3- قیمتی اشیاء کے لین دین میں ملوث عورت کو 24 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

4- قیمتی اشیاء کی تجارت غیر قانونی طریقے سے چلانے والے مرد کو 48 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

5- سونے کے سکوں کا ممنوعہ تبادلہ کرنے والی عورت 54 پن جرمانہ ادا کرنے کی پابند ہوگی۔

6- سونے کے سکوں کا پابندی کے باوجود تبادلہ کرنے والا مرد جرمانے کے طور پر 108 پن ادا کرے گا۔ تینوں صورتوں میں مرد کی سزا عورت کی سزا سے دگنی ہے۔

اگر اسی نوعیت کی ممنوعہ خرید و فروخت مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ ملے بغیر کریں تو ان سے مندرجہ بالا جرمانوں سے آدھے جرمانے وصول کیے جائیں گے۔ اسی طرح اگر یہ کاروبار دو مرد کرتے ہوئے پکڑے جائیں۔ تو ان سے بھی اوپر ذکر کیے گئے جرمانوں کا نصف وصول کیا جائے گا۔

آوارہ گردی، غیر اخلاقی حرکات اور بغاوت میں ملوث عورت کو دو ہزار پن اور زیور پر مشتمل اثاثے (استری دھن)، شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر ملے معاوضہ (آہت) اور اس رقم سے ہاتھ دھونا پڑیں گے جو اس کے ماں باپ نے اس کی شادی کے وقت اس کے شوہر سے وصول کی تھی۔ اس قسم کی رقم کو شلک کہتے ہیں۔

باب: 4

ازدواجی عہد نامے اور ان سے متعلقہ معاملات

بلا ضرورت اور بغیر اجازت اپنے خاوند کے گھر سے باہر جانے والی عورت کو 6 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا مگر خطرے کی صورت میں گھر سے باہر نکلنے والی عورت اس جرمانے کی ادائیگی سے بری ہے۔

کوئی عورت اگر اپنے خاوند کے سختی سے منع کرنے کے باوجود بھی گھر سے باہر جائے تو اسے 12 پن جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ عورت قریبی ہمسائے کے گھر جا سکتی ہے لیکن اگر اس سے آگے جائے تو اس پر چھ پن جرمانہ عائد ہوگا۔ عورت اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ بھکاری کی خیرات اور تاجر کا مال گھر میں نہ آنے پائے' اگر یہ چیزیں گھر میں آئیں تو عورت پر 12 پن جرمانہ عائد ہوگا۔ اگر کسی عورت کو واضح الفاظ میں مندرجہ بالا سرگرمیوں سے روکا جائے مگر ممانعت کے باوجود بھی وہ یہ سب کچھ کرے تو اسے ابتدائی درجے کی تعزیر کا حقدار ٹھہرایا جائے گا اور قریبی گھروں سے دور جانے کی صورت میں 24 پن جرمانہ عائد ہوگا۔ اگر کوئی عورت کسی دوسرے مرد کی بیوی کو بغیر خطرے کے اپنے گھر رکھے تو اسے 100 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا لیکن کوئی عورت لاعلمی میں یا روکنے کے باوجود گھر میں داخل ہو جائے تو جرمانہ نہیں ہوگا۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل حالتوں میں عورت کو مجرم نہیں سمجھا جائے گا۔

1- اگر وہ خطرے کی حالت میں پناہ کے لیے کسی ایسے مرد کے پاس چلی جائے جو:

2- اس کے خاوند کا رشتہ دار ہو۔

3- مالدار اور عزت دار آدمی ہو۔

4- گاؤں کا سربراہ ہو۔

5- عورت کے اپنے سرپرستوں سے ہو۔
6- کسی نیک عورت کا رشتہ دار ہو۔

لیکن کوٹلیہ (اس کتاب کا مصنف) پوچھتا ہے کہ کسی نیک اور اچھے کردار کی حامل عورت کو یہ علم کیسے ہوگا کہ اس کے بہت سے مرد رشتہ داروں میں باکردار اور پاکباز کون ہے؟ مگر موت قریب دیکھ کر، شدید بیماری کی حالت میں، زچگی کے وقت اور مصیبت کی گھڑی میں کسی رشتہ دار کے ہاں جانے والی عورت بے گناہ تصور ہوگی۔ ایسی عورت کو جانے سے روکنے والا قصور وار سمجھا جائے گا اور اسے 12 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اگر عورت مذکورہ بالا حالتوں کو خفیہ رکھے تو اسے نان نفقہ کے لیے مقرر دو ہزار پن اور کچھ زیور (استری دھن یعنی عورت کے اثاثے) سے محروم ہونا پڑے گا۔ اگر عورت کو مذکورہ بالا حالتوں میں پاکر اس کے رشتہ دار اس وجہ سے غفلت کریں کہ توجہ دینے کی صورت میں انہیں زحمت اٹھانی پڑے گی تو وہ شلک کی رقم سے کچھ بھی وصول کرنے کے حقدار نہیں رہیں گے۔ (لڑکی کے والدین اپنے داماد سے جو مخصوص رقم وصول کرتے ہیں اسے "شلک" کہتے ہیں۔)

اغوا اور فرار کے معاملات

اپنے خاوند کا گھر چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں فرار ہونے والی عورت کا نہ صرف کل اثاثہ اور زیور ضبط کرلیے جائیں گے بلکہ اسے 12 پن جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ اگر کوئی عورت کسی محرم یا غیر محرم مرد کے ساتھ بہانہ سازی کرکے کہیں جائے تو نہ صرف اسے 24 پن جرمانہ کیا جائے بلکہ اس کے ساتھ کھانا پینا بھی ترک کر دیا جائے اور جس مرد کے ساتھ وہ گئی ہو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے لیکن یاترا (مقدس سفر) اور اپنا گزارہ وصول کرنے کے لیے جانے والی عورتوں کے لیے اس ضمن میں کوئی سزا نہیں ہوگی۔ آوارہ مزاج مرد اور عورت کو درمیانے درجے کی سزا کا حقدار ٹھہرایا جائے گا۔ اگر کوئی عورت ممانعت کے باوجود اپنے کسی عزیز کے ساتھ جائے تو اسے آدھا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ کوئی عورت اگر کسی خفیہ مقام، جنگل یا راستے میں کسی مرد کے ہمراہ جائے یا جنسی تسکین کے لیے کسی مشکوک آدمی کے ساتھ چل دے تو وہ فرار کی مجرمہ سمجھی جائے گی۔ فنکاروں،

گلوکاروں، رقاصوں، مچھیروں، گروہوں یا ایسے دوسرے گروہوں کے ساتھ عورتیں پھر سکتی ہیں جو عموماً" اپنی عورتوں کو بھی ساتھ ہی رکھتے ہیں۔ واضح طور پر منع کرنے کے باوجود بھی اگر کوئی مرد کسی عورت کو اپنے ہمراہ لے جائے یا واضح پابندی کے ہوتے ہوئے بھی کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ جانے کی مرتکب ٹھہرے تو پہلے ذکر کیے گئے جرمانوں کا نصف ان سے وصول کیا جائے۔ اغوا اور فرار کے معاملات کا بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

عورت کو دوسری شادی کا حق

شودر، ویش، کھتری اور برہمن ذاتوں سے تعلق رکھنے والی بے اولاد خواتین اسی ترتیب سے ایک، دو، تین اور چار سال تک ملک سے باہر گئے ہوئے خاوند کا انتظار کریں۔ بااولاد عورتیں ایک سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے شوہر کا انتظار کریں۔ اگر گزارے کی کوئی صورت ہو تو وہ اس سے دگنی مدت تک انتظار کریں اور اگر ان کے پاس وسائل نہ ہوں تو ان کے خوشحال رشتہ دار چار یا آٹھ برس تک ان کی کفالت کریں اور اس کے بعد پہلی شادی پر جو کچھ دیا گیا تھا وہ واپس لیکر انہیں دوسری شادی کرنے کی اجازت دے دیں۔

تعلیم کے لیے ریاست سے باہر جانے والے برہمن کی بے اولاد بیوی دس سال تک اس کا انتظار کرے، اگر اولاد ہو تو یہ مدت دو سال مزید بڑھ جائے گی۔ جس عورت کا خاوند بادشاہ کا ملازم ہو وہ مرتے دم تک اس کی واپسی کا انتظار کرنے کی پابند ہوگی۔ اپنی نسل بڑھانے کی غرض سے اپنے شوہر ہی کی ذات کے کسی مرد سے جنسی ملاپ کرنے والی عورت بے گناہ تصور ہوگی۔ کوئی نادار عورت اس صورت میں، مشکلوں سے نجات دلانے کا وعدہ کرنے والے اور اپنا خرچ اٹھا سکنے کے قابل شخص سے شادی کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے جبکہ اس کے رشتہ دار اس کی کفالت نہ کر سکیں۔ دھرم کے چار مسلمہ طریقوں (32) میں سے کسی ایک طریقے سے بیاہی ہوئی نوجوان لڑکی بغیر اطلاع کے پردیس گئے خاوند کا سات ماہ تک انتظار کرے اگر اس کا خاوند اطلاع دے کر باہر گیا تھا تو یہ مدت ایک سال ہوگی۔ جس عورت کے پتی کی کوئی اطلاع نہ آئے وہ پانچ ماہ تک انتظار کرے اور اگر خبر آجائے تو انتظار کی مدت دس ماہواریوں تک بڑھ جائے گی۔ ادھورا شلک وصول کرنے والی عورت کے پردیس گئے خاوند کی اگر کوئی اطلاع نہ ملے تو وہ تین ماہواریوں تک اس کا انتظار کرے

البتہ خبر ملنے کی صورت میں یہ انتظار دس ماہواریوں تک بڑھ جائے گا۔ پورا شک وصول کرنے والی عورت پانچ ماہ تک اپنے شوہر کا انتظار کرے۔ اس کے بعد وہ مذہبی عالموں کی اجازت سے اپنی پسند کے کسی مرد سے شادی کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ کیونکہ ماہواری کے مخصوص ایام گزر جانے کے بعد اپنی بیوی سے صحبت نہ کرنا کوٹلیہ (مصنف) کے نزدیک ایک اہم فرض سے آنکھیں چرانے کے برابر ہے۔

جن بے اولاد خواتین کے شوہر لمبے عرصے تک ریاست سے باہر رہیں' سنیاسی بن جائیں یا انتقال کر جائیں وہ سات ماہ تک ان کا انتظار کریں گی۔ بااولاد خواتین سال بھر ان کی آمد کی منتظر رہیں گی لیکن اس کے بعد وہ مندرجہ ذیل حقوق رکھتی ہیں۔

1- سابق شوہر کے بھائی سے شادی کر سکتی ہیں۔

2- اگر کسی عورت کے سابقہ شوہر کے کئی بھائی ہوں تو وہ ان میں سے اس کا انتخاب کرے جو نیک اور عمر میں سابقہ شوہر سے قریب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی کفالت بھی کر سکتا ہو۔

3- عورت سابقہ خاوند کے زیادہ بھائی ہونے کی صورت میں سب سے چھوٹے اور غیر شادی شدہ کو بھی ترجیح دے سکتی ہے۔

4- اگر کسی عورت کے سابقہ خاوند کا کوئی بھائی نہ ہو تو وہ اس کے ہم ذات مرد سے شادی کرے یا اس کے کسی اور رشتہ دار سے اپنا تعلق استوار کرے' رشتہ دار زیادہ تعداد میں ہوں تو سب سے قریبی رشتہ دار کو ترجیح دی جائے۔

5- اگر کوئی عورت مندرجہ بالا قواعد و ضوابط اور قوانین کی خلاف ورزی کر کے شادی کرے تو نہ صرف وہ خود بلکہ اسکا شوہر' شادی کروانے والے اور مشورہ دینے والے سب کے سب فرار اور اغوا کے جرم کے مرتکب ٹھہریں گے اور اس جرم کے لیے مقرر کردہ سزا کے حقدار ہوں گے۔

باب:5

ترکے کی تقسیم کا بیان

ماں باپ یا دادا کے موجود ہونے کی صورت میں بیٹے خود مختار نہیں ہو سکتے۔ ان کے انتقال کر جانے کے بعد ان کی چھوڑی ہوئی جائیداد باپ کے ترکے میں سے وارثوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ کسی بیٹے کی اپنی محنت سے بنائی ہوئی جائیداد اس میں شامل نہیں ہوگی لیکن جو جائیداد باپ کی دولت سے بنی ہوگی وہ ہر حال میں قابل تقسیم تصور ہوگی۔ تقسیم نہ ہونے والی موروثی ملکیت سے ترقی پانے والی جائیداد میں پہلی سے چوتھی پشت تک بیٹے اور پوتے مقررہ حد تک حصہ دار ہوں گے کیونکہ عموماً" چوتھی پشت تک وراثت کے معاملات میں کوئی الجھن نہیں ہوتی۔ اس کے بعد کی نسل کا حصہ مساوی ہوگا۔ جو اکٹھے آباد ہوں گے' وہ اپنی موروثی ملکیت کو دوبارہ تقسیم کریں گے۔ بیٹوں میں سے جس نے موروثی ملکیتوں کو بنایا یا بڑھایا ہوگا وہ آمدن میں اپنے حصے کا حقیقی حقدار ہوگا۔

اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اس کے سگے بھائی یا قریبی عزیز اس کی جائیداد کو اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ بھی نہ ہو تو میراث پر قبضے کا حق پہلی چار قسم کی شادیوں کے علاوہ پیدا ہونے والی بیٹیوں کو حاصل ہوگا۔ اگر کسی کے بیٹے ہوں تو وہ وراثت کے حقدار ہوں گے اور اگر صرف بیٹیاں ہوں جو مذہب کی مسلمہ چار شادیوں میں سے کسی ایک شادی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہوں تو وہ مالک تصور ہوں گی۔ بیٹیاں اور بیٹے نہ ہوں تو مرنے والے کا والد زندہ ہونے کی صورت میں اس کی جائیداد کا مالک ہوگا' اگر وہ بھی انتقال کر چکا ہو تو اس کی اولاد یعنی متوفی کے بھائی اور بھتیجے ترکے کے حقدار ٹھہریں گے۔ اگر بھائی تعداد میں زیادہ ہوں تو وہ سب کچھ آپس میں تقسیم کرلیں اور ان بھائیوں کا ہر بیٹا اپنے باپ کے لیے ایک حصہ نکالنے کا پابند ہوگا۔ اگر بھائی کئی باپوں کی اولاد ہوں تو وہ اپنے اپنے والد کی وراثت کو تقسیم کرسکتے ہیں۔ مرنے والے کے والد' برادران اور بھتیجوں میں

سے جو وارث ٹھہریں گے وہ اپنے سے اوپر کی زندہ پشت کا حصہ بٹائیں گے اور سب سے چھوٹا سب سے بڑے سے آدھا حصہ وصول کرنے کا حقدار تصور ہوگا۔

اگر کوئی باپ اپنی زندگی میں ہی اپنی جائیداد تقسیم کرے تو وہ اس تقسیم میں کسی بیٹے کو مضبوط جواز کے بغیر نظرانداز نہ کرے اور نہ ہی کسی قسم کی جانبداری' تفریق اور ناانصافی سے کام لے۔ بڑے بھائیوں کا فرض ہے کہ باپ کے ترکہ نہ چھوڑ کر مرنے کی صورت میں چھوٹے بھائیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئیں اور ان کی کفالت کا خیال رکھیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ نیک چلن ہوں۔

ترکہ کب تقسیم کرنا چاہیے؟

تمام وارثان کے بالغ ہونے کے بعد ہی ترکہ تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس سے پہلے تقسیم کیا جائے تو نابالغوں کا حصہ ماں کے رشتہ داروں یا بستی کے بڑے بوڑھوں کی تحویل میں دے دیا جائے اور یہ جائیداد ان کے پاس اس وقت تک رہے جب تک اس کے حقیقی مالک بالغ نہیں ہو جاتے۔ ریاست سے باہر گئے ہوئے حقداروں کی نسبت بھی یہی اصول لاگو ہوگا۔ غیرشادی شدہ لڑکوں کو شادی کے لیے اتنی ہی رقم دی جائے جتنی کہ ان کے بڑے بھائیوں کی شادی پر خرچ کی گئی تھی۔ غیرشادی شدہ لڑکیوں کو ان کی شادی کے موقع پر ضرورت کے مطابق جہیز دیا جائے گا۔ ملکیت اور قرضے یکساں طور پر تقسیم کیے جائیں گے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مفلس افراد مٹی کے ظروف بھی آپس میں بانٹ لیں۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اصول کی رو سے ہر وہ چیز جو موجود ہو تقسیم ہوگی اور جو موجود نہ ہو اس پر اس اصول کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ اگر جائیداد مشترکہ ہو تو شاہدوں کی موجودگی میں وہ سب کی سب ظاہر کی جائے پھر تمام بھائیوں کے زائد حصے عمر کے لحاظ سے مقرر کرنے کے بعد ان کی تقسیم عمل میں لائی جائے۔ استحصال' دھوکہ دہی' ناانصافی اور خفیہ تقسیم ناقابل قبول ہوگی اور نئے سرے سے وراثت تقسیم کی جائے گی۔

جن جائیدادوں کا کوئی وارث نہیں ہوگا وہ بادشاہ کی ملکیت تصور کی جائیں گی۔ راجہ کسی خسیس شخص اور ایسی عورت کی املاک نہیں لے گا جس کے خاوند کی آخری رسومات

ادا نہ کی گئی ہوں۔ بادشاہ وید کے عالم برہمن کی جائیداد لے سکتا ہے باقی لاوارث جائیدادیں ان پنڈتوں کے حوالے کر دی جائیں گی جو تینوں ویدوں کے علم میں مہارت اور دسترس رکھتے ہوں گے۔

برادری سے نکالے جانے والے لوگ' ان کی اولاد اور زنخے کوئی حصہ موصول کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے۔ اندھے' کوڑھی' مجنوں اور کم عقل لوگوں کو بھی ترکہ میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کی بیویاں اگر جائیداد کی مالک ہوں تو ان کی ذہین اولاد ماں کی وراثت کی حقدار ہوں گی۔ سوائے برادری سے باہر کیے ہوئے لوگوں کے' ان میں سے باقی لوگوں کو صرف کھانا اور کپڑا ملے گا۔ ذات سے نکالے جانے والے بدنصیبوں کو تو وہ بھی نصیب نہیں ہو گا۔

برادری سے نکالے جانے یا دوسری قباحتوں اور سنگین امراض میں مبتلا ہونے سے قبل اگر یہ لوگ شادی شدہ ہوں اور ان کی نسل ختم ہو جانے کا خدشہ ہو تو ان کے عزیزو اقارب ان کی بیویوں کے بطن سے ان کے لیے اولاد پیدا کریں اور پیدا ہونے والے بچوں کو ان کے مقررہ حصے کا حقدار تسلیم کیا جائے۔

باب:6

ترکہ اور اس کے خاص حصے

برہمن ذات میں وراثت کی بکریاں ایک ہی ماں کی اولاد میں سب سے بڑے لڑکے کے حصہ میں آئیں گی۔ کھتریوں میں گھوڑے' ویشوں میں گائیں اور شودروں میں بھیڑیں بڑے لڑکے کو ملیں گی۔ ان میں سے جو جانور اندھے ہوں گے وہ بیچ کے لڑکے کا حصہ تصور ہوں گے اور چتکبرے جانوروں پر ملکیت کا حق چھوٹے لڑکے کو حاصل ہوگا۔ مویشی موجود نہ ہوں تو جواہرات چھوڑ کر باقی جائیداد میں سے بڑے لڑکے کو دس فیصد زائد حصہ خاص طور پر دیا جائے گا کیونکہ اس پر اپنے آباؤاجداد کی روایات کی پاسداری اور خاندان کی سربراہی کے فرائض بھی عائد ہوں گے۔

مرحوم باپ کی سواریوں اور زیورات پر بھی بڑا بیٹا ہی قبضہ کرے گا۔ بستر' چوکیاں اور کھانے کے برتن درمیانے بیٹے کو ملیں گے جبکہ کالے اناج' لوہے کا سازوسامان' گائیں اور چھکڑا چھوٹے کو دیا جائے گا۔ اس سامان کے علاوہ جو کچھ بھی ہوگا وہ برابر تقسیم کیا جائے گا۔ وراثت میں لڑکیوں کا کوئی حصہ نہیں ہوگا وہ اپنی ماں کے انتقال کے بعد اس کے کانسی کے برتن اور زیور ہی لینے کی حقدار ہوں گی۔ اگر سب سے بڑا لڑکا نامرد ہو تو اسے اس کے خصوصی حصے کا صرف ایک تہائی ہی ادا کیا جائے' باقی دو تہائی پر ملکیت کا حق اسے حاصل نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر وہ کسی ذلیل اور گھٹیا پیشے سے وابستہ ہو یا مذہبی فرائض ادا کرنے کے معاملے میں حد سے زیادہ لاپروائی برتے تو اسے اس کے خصوصی حصے کا صرف ایک چوتھائی دیا جائے۔ اس صورت میں وہ تین چوتھائی حصے سے محروم ہوگا لیکن بہت زیادہ بے راہروی کا شکار ہو جائے تو اسے کچھ بھی نہ دیا جائے۔ منجھلے اور چھوٹے بیٹوں کے حوالے سے بھی یہی اصول اپنی تمام تر جزئیات سمیت موثر تصور کیا جائے گا۔ البتہ جو مردانہ خصائص کا حامل ہو وہ بڑے لڑکے کے خصوصی حصے کا پچاس فیصد وصول کرنے کا

مستحق ہوگا۔

ایک سے زیادہ ماؤں کے بیٹوں میں ترکہ کی تقسیم

دو ماؤں سے پیدا ہونے والے یا جڑواں بھائیوں میں سے بڑے کا فیصلہ پیدائش کی بنیاد پر ہوگا۔ پست اور نچلی ذاتوں سے تعلق رکھنے والوں کا ترکہ ان کے لائق بیٹے کے نام منتقل ہوگا اور وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی کفالت کا ذمہ دار ٹھہرے گا لیکن اگر کوئی ایک لائق نہ ہو تو سب بھائی اس ترکے میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔

اگر کسی برہمن کی چار بیویاں چاروں ذاتوں سے ہوں تو اس کے ترکے میں سے برہمنی کا بیٹا چار حصے' کھترانی کا تین حصے' ویشیا کا دو حصے اور شودر عورت کا بیٹا ایک حصے کا حقدار قرار پائے گا۔

کھتری ذات سے تعلق رکھنے والے صاحب جائیداد کی وراثت کے بارے میں بھی جو باقی ذاتوں میں شادی کرے' یہی اصول موثر ہوگا۔

اگر کسی برہمن کا بیٹا کھتری عورت سے ہو مگر اعلیٰ مردانہ اوصاف کا حامل ہو تو وہ دوسرے لڑکوں کے برابر حصہ لے گا جو اس سے کم لائق ہوں گے۔

اسی طرح کھتری یا ویش افراد کی خود سے نچلی ذات کی بیویوں سے پیدا ہونے والا اعلیٰ خصوصیات کا حامل بیٹا دوسروں کے برابر یا ان سے آدھا حصہ وصول کرنے کا حقدار تصور کیا جائے گا۔ اگر دو مختلف قسم کی ذاتوں سے کسی کی دو بیویاں ہوں مگر ان میں لڑکا کسی ایک کا ہو تو وہ ہی ہر چیز کا مالک سمجھا جائے گا اور اپنے دیگر عزیزواقارب کی کفالت کی ذمہ داری بھی اس کے سر ہوگی۔ اگر کسی برہمن کا شودر عورت سے لڑکا پیدا ہو تو وہ ایک تہائی حصے کا مستحق قرار پائے گا۔ باقی دو حصے اس کے بھائیوں یا باپ کے رشتہ داروں کو ملیں گے اور وہ مرنے والے کی نجات کے لیے ادا کی جانے والی مخصوص مذہبی رسومات کو بجا لانے کے پابند ہوں گے۔ قریبی عزیز نہ ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل افراد بقیہ حصے کے مستحق ہوں گے۔

1- متوفی کا استاد

2- متوفی کا شاگرد

3- مرنے والے کا انتہائی قریبی رشتہ دار جو مشترک خاندانی نام کا حامل ہو۔

4- مرنے والے کی بیوی کے بطن سے اس کے کسی رشتہ دار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ بھی اس حصے کا وارث بن سکتا ہے۔

یہاں ترکہ کی تقسیم کا تفصیلی بیان ختم ہوتا ہے۔

باب :7

حقداران میں تفریق

میرے استاد کے بقول اگر کوئی کسی کے باغ میں تخم ریزی کرے تو ثمر پر حق اسی کا ہوگا جس کا باغ ہے' وہ ماں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بچہ اسی کا ہوگا جس کا نطفہ اس کی پیدائش کا باعث بنا' لیکن کوٹلیہ (زیر نظر کتاب کا مصنف) کہتا ہے کہ وہ دونوں زندہ ماں باپ کا فرزند ٹھہرایا جائے گا۔

باقاعدہ طور پر بیاہتا عورت کے بطن سے اس کے مرد کے اپنے نطفہ سے پیدا ہونے والا فرزند "اورس" کہلاتا ہے۔ نواسے کو بھی اس کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ اپنی ذات یا کسی غیرذات کے مرد سے اپنی بیوی کو حاملہ کروا کر اولاد پیدا کرائی جائے تو اس کو "کشے تراج" کہتے ہیں۔ کشے تراج کے عمل سے پیدا ہونے والا لڑکا اپنے دونوں باپوں کی جائیداد کا وارث تصور کیا جائے گا اور دونوں ہی ذاتوں سے متعلقہ ہوگا چنانچہ وہ دونوں ذاتوں کے رسوم و رواج کا پابند اور وراثت کا حقدار ہوگا۔ خفیہ طور پر کسی عزیز کے گھر ولادت ہونے کی صورت میں لڑکا "گوڈھج" کہلائے گا اور اسے "کشے تراج" کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ اگر خفیہ طور پر پیدا ہونے والے بچے کے والدین اسے کہیں پھینک دیں تو جو اسے مذہبی رسومات ادا کر کے اپنائے گا وہی اس کا باپ ٹھہرے گا۔ "کانین" اصطلاحا" کنواری لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں جبکہ حاملہ ہو کر شادی کرنے والی عورت کی اولاد "سہوڈ" کہلاتی ہے۔ دوسری جگہ بیاہ رچانے والی عورت کی اولاد کو "پنر بھو" کہا جاتا ہے۔ ناجائز تعلقات کے نتیجہ میں یعنی شادی کے بغیر کسی عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد اور اس کے خاندان سے رشتہ استوار کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے لیکن کسی دوسرے گھر میں پیدا ہونے والے بچہ کا باپ وہی ہوگا جو اسے گود لیکر اس کی کفالت کا بار اٹھائے گا۔ والدین اگر اپنی مرضی سے اپنے بچے کو کسی کے حوالے کر دیں تو اس کا بھی حقوق کے

حوالے سے یہی درجہ مقرر ہے' ایسے بچے کو "دتہ" کہا جاتا ہے۔ رشتہ داروں کی خواہش یا اپنی رضامندی سے کسی کا بیٹا بننے والا "اپ گت"۔ منہ بولا بیٹا "کریتک"۔ اور خریدا ہوا "کریت" کہلائے گا۔ بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچے کی ولادت پر اچھی ذات سے تعلق رکھنے والی بیوی کے بطن سے جنم لینے والے بچے آدھے حصے کے حقدار ہوں گے اور "اسورن" کی اولاد کو صرف کھانے اور کپڑوں پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا۔ اگر برہمن یا کھتری اپنی ہی ذات میں بیاہ کرے تو ان کی بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد "سورن" کہلائے گی جبکہ انہی ذاتوں کے افراد کی بیویوں کا تعلق نچلی اور گھٹیا ذاتوں سے ہو تو ان کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد "اسورن" کہی جائے گی۔ حقوق کے حوالے سے "سورن" کو "اسورن" پر واضح برتری حاصل ہے۔ دو مختلف ذاتوں کے مرد اور عورت کے اختلاط سے پیدا شدہ اولاد کے لیے مندرجہ ذیل اصطلاحات ہیں۔

1- برہمن مرد کا بچہ ویش عورت کے بطن سے پیدا ہو تو امبشنھ کہا جائے گا۔

2- برہمن مرد کے نطفے سے شودر عورت کے ہاں جنم لینے والے بچے کو "پارشو" یا "نساد" کہیں گے۔

3- شودر عورت سے کھتری مرد کے بیٹے کو "اوگر" کہا جاتا ہے۔

4- ویش کے نطفے سے شودر عورت کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ شودر ہی تصور کیا جائے گا۔

5- چاروں ذاتوں میں گناہ کی زندگی گزار چکے مردوں کی اپنی ہی ذات کی بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد "وراتیہ" کہی جاتی ہے۔

6- "انولوم" ایسی اولاد کو کہتے ہیں جو اعلیٰ ذات کے مرد اور نیچ ذات کی عورت کے جنسی اختلاط کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہو۔

7- اعلیٰ ذات کی عورت اور شودر مرد کے باہمی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد "آیوگیہ" کہلائے گی۔ اس کے لیے چنڈال اور کھشتا کی اصطلاحیں بھی استعمال ہوتی ہیں۔

8- اونچی ذات کی عورت کے ہاں اگر ویش سے جنسی ملاپ کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہو تو وہ "ناگدھ" یا "وے دے ہک" کہلاتی ہے۔

9۔ اعلیٰ ذات سے تعلق رکھنے والی عورت اگر کشتری کے نطفہ سے بچہ پیدا کرے تو وہ "سوتا" کہلائے گا۔

سوتا اور ماگدھ نامی افراد کا ذکر پرانوں (ہندو مذہب کی مقدس کتب) میں بھی موجود ہے' وہ ان سے الگ اور کھتری و برہمن پر فائق تصور ہوں گے' متذکرہ صدر نوع کی اولاد کو "پرتی لوم" بھی کہا جاتا ہے جو گھٹیا ذات کی عورتوں کے بطن سے اعلیٰ ذات کے مردوں کے نطفہ سے پیدا ہوتی ہے' اس کا سبب حکمران کی مذہب سے بیزاری یا غفلت ہوتی ہے۔ نساد عورت کے بطن سے اوگر مرد سے جنسی ملاپ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد "گکٹ" کہلاتی ہے۔ اگر عورت اوگر اور مرد نساد ہو تو ایسے جوڑے کی اولاد کو "پل کس" کہا جائے گا۔ امبشنھ مرد سے "وے دے ہک" عورت کے ہاں ہونے والی اولاد "وبننر" کہی جائے گی اور عورت امبشنھ اور مرد "وے دے ہک" ہو تو اولاد کو "کشلو" کہا جائے گا جبکہ کشتہ عورت کے بطن سے اوگر مرد کے ساتھ ملاپ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کو "شواپاک" کہتے ہیں۔ متذکرہ بالا اولادیں مخلوط تصور کی جاتی ہیں۔

وینیہ ذات کے افراد رتھ چلانے یا بنانے کے کام کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں اس ذات کے لوگوں کو اپنی ہی برادری میں رشتے استوار کرنے چاہئیں اور اپنے آباؤاجداد کے پیشے سے عملی نسبت رکھنی چاہیے۔ یہ لوگ اگر بطور چنڈال پیدا نہ ہوں تو شودر کہلانے کے حقدار ہیں۔

اپنی رعایا سے مذکورہ بالا قواعد و ضوابط کی پابندی کروانے والا حکمران جنت کا اہل ہے اور جو حاکم عوام سے ان اصولوں کی پاسداری یا پیروی نہ کروا سکے جہنم کی آگ ہی اسکا مقدر بنے گی۔

جو حقداران مخلوط الذات ہوں ان کے درمیان ترکہ مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا۔ جبکہ وراثت کے حصے ملک' برادری یا گاؤں میں رائج روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقسیم ہوں گے۔

باب :8

تنازعات بہ نسبت عمارات

مکان، کھیت، باغات، عمارات، جھیل اور تالاب وغیرہ جیسی املاک کی تقسیم کی بابت تنازعہ ہمسائے کی گواہی کی بنیاد پر حل کیا جائے گا۔

پڑوسی کی دیوار سے تین قدم ہٹ کر اپنے گھر یا مکان کی دیوار تعمیر کی جائے۔ ترچھے شہتیروں پر لوہے کے کیلوں سے بنائی چھت (سیتو) کی مضبوطی کو مدنظر رکھ کر مکان تعمیر کیے جائیں۔ زچگی کے وقت عورت کے لیے نظریہ ضرورت کے تحت بنائے جانے والے کیبن کے علاوہ ہر گھر میں پاخانہ، پانی کی نکاسی کے لیے نالی اور کنواں ضرور ہونا چاہیے۔ مختلف تہواروں یا تقریبات کے موقع پر جو حوض یا نالیاں بنائی جاتی ہیں وہ بھی اسی ذیل میں شمار کی جائیں گی اور اس پابندی کی خلاف ورزی کرنے والے کو ابتدائی درجے کی تعزیر کا سزاوار قرار دیا جائے گا۔

ہمسائے کی زمین سے دو یا تین قدم پہلے ہر گھر سے ایک ڈھلوان نالی تعمیر کی جائے جو سیدھی دور تک چلی جائے یا کسی حوض میں جا گرے۔ اس پابندی کی پرواہ نہ کرنے والے کو 54 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

مکانوں کی توسیعی حدود کے درمیان تین یا چار قدم کا فاصلہ ضرور رکھنا چاہیے۔ چھتیں ایک دوسرے کے اوپر یا چار انگل الگ ہوں۔ سامنے کا دریچہ یا دروازہ ایک مخصوص رائج پیمائش "دکشکو" کے مطابق ہونا چاہیے اور اس کے پٹ کھولنے میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہیے۔ بالائی منزل میں چھوٹی سی اونچی کھڑکی یا روشندان کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بشرطیکہ ہمسایہ کے مکان میں رکاوٹ نہ آتی ہو۔ ضرر رساں طریقوں سے دامن بچاتے ہوئے مکان کے مالکان اپنی عمارات جیسے چاہیں تعمیر کریں مگر یہ خیال ضرور رکھیں کہ ہمسایہ کو ہرگز تکلیف نہ ہو۔

پڑوسی کی دیوار سے ایک قدم کا فاصلہ چھوڑ کر جانوروں کے لیے مخصوص جگہ تیار کی جائے۔ ہر گھر میں ایک اوکھلی' ایک چکی' ایک پرنالہ اور ایک چولہا لازمی ہونا چاہیے اس کے خلاف ورزی کرنے والے سے 24 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

بالائی چھت پر بارش سے بچاؤ کی غرض سے ایک چوڑی چٹائی ڈال دی جائے جو تند ہوا سے بھی مزاحمت کر سکے۔ آسانی سے جھکنے یا گرنے والی چھت بالکل نہ بنائی جائے جو اس حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے اور یہی سزا اس آدمی کو بھی دی جانی چاہیے جو اپنے مکان کے دریچے اور دروازے اس طرح آمنے سامنے لگوائے کہ ہمسایہ کو تکلیف یا بے پردگی کا احساس ہو لیکن اگر درمیان میں شاہی سڑک موجود ہو تو اسی طرح کی کھڑکیاں اور دروازے لگانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر کسی مکان کے کسی بھی حصے سے یا پانی کھڑا ہونے کے باعث ہمسایہ کو تکلیف پہنچے تو مالک مکان سے 12 پن جرمانہ وصول کیا جائے اگر کسی کی پالتو گائے کے فضلے سے ہمسایہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو گائے کا مالک 24 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ اپنی عمارت کی نالی صاف نہ کرنے والے' کرایہ ادا نہ کرنے والے کرایہ دار اور کرایہ لینے کے باوجود کرایہ دار کو اپنی عمارت سے نکال باہر کرنے والے مالک مکان سے بھی 12 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اپنی رضا سے مکان چھوڑ کر جانے والے کرایہ دار کو بقایا واجبات کی ادائیگی کرنے کے بعد جانا چاہیے۔ مالک مکان کرایہ دار کو صرف مندرجہ ذیل اسباب کی بنیاد پر اپنی عمارت سے نکال سکتا ہے۔

1- کرایہ دار غیر اخلاقی اور نازیبا حرکات کرتا ہو۔

2- بدنام ہو۔

3- چوری چکاری کرتا ہو۔

4- ڈاکہ زنی میں ملوث ہو۔

5- اغوا کر سکتا ہو۔

6- غلط نام سے بغیر کسی حق کے رہائش پذیر ہو۔

مشترکہ عمارات کے استعمال سے روکنے اور ایسی عمارتوں کی تعمیر کے عمل میں دلچسپی نہ رکھنے والے پر بارہ پن جرمانہ لاگو ہوگا۔ عمارت کے کسی حصہ کو استعمال کرنے کے عمل

میں ناجائز رکاوٹ ڈالنے والے پر چوبیس پن جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ صحن اور ذاتی کمروں کے علاوہ پوجا کی غرض سے سلگائی جانے والی آگ کا مقام اور وہ جگہ جہاں اوکھلی کی تنصیب ہوئی ہو سب کے مشترکہ استعمال کے لیے کھلی رہے گی۔

باب: 9

حد بندی کے تنازعات

ملکیتوں کی فروخت اور متعلقہ معاملات

اگر کوئی شخص اپنا مکان فروخت کرنا چاہے تو رشتہ دار، ہمسائے اور مقامی آبادی کے اہل ثروت لوگ مکان خریدنے کے لیے جائیں گے۔ مالک مکان بھی اصولی طور پر سب سے پہلے انہی لوگوں سے استفسار کرنے کا پابند ہوگا۔ ہمدرد اور نیک نیت ہمسائے چالیس کی تعداد میں جمع ہوں گے ان کے علاوہ قریبی دیہات کے سربراہ اور دیگر معززین کے سامنے فروخت کی جانے والی عمارت کی حقیقی تفصیل اور قیمت بیان کی جائے گی۔ جو زیادہ بولی دے گا وہ ہی مکان یا عمارت خریدنے کا حق دار ٹھہرایا جائے گا۔ مگر بعض اوقات ضد یا انا کے چکر میں پھنس کر کسی چیز کی اصل قیمت سے کہیں زیادہ قیمت کی بولی لگا دی جاتی ہے، اس صورت میں زائد قیمت محصول سمیت سرکاری خزانے میں جمع کی جائے گی۔ یہ محصول خریدار کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اگر کسی عمارت کو مالک کی رضا کے بغیر نیلام کیا جائے تو اس حرکت کے مرتکب سے چوبیس پن جرمانہ وصول کیا جانا چاہیے۔ مالک کا سات رات تک انتظار کرنے کے بعد اس کے نہ آنے کی صورت میں بولی بولنے والا قبضہ لینے کا حقدار ہوگا۔ اگر سب سے معقول بولی دینے والے شخص کی بجائے کسی دوسرے شخص کو جائیداد فروخت کردی جائے تو یہ سراسر ناانصافی ہوگی اور ایسا کرنے والے سے 200 پن جرمانہ وصول کیا جانا چاہیے، مکان وغیرہ کے سوا کسی دوسری ملکیت کے حوالے سے بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرنے والے کو چوبیس پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

حد بندی کے تنازعات

رقبے کی حدود کا تنازع اگر دو دیہات کے مابین ہو تو پانچ یا دس قریبی دیہات کے

سربراہ معاملے کی تحقیقات کریں گے۔ ان تحقیقات کی بنیاد قدرتی نشانات یا سرحدی علامات پر ہوگی۔ سرحدی علامات کی تفصیل کسان 'گوالے' حد بندی سے غیر متعلقہ لوگ اور متنازعہ علاقہ کے سابق مکین مقامی لوگوں سے دریافت کریں اور پھر بہروپ بھر کر لوگوں کو متنازعہ جگہ پر لے جائیں' اگر بتائے ہوئے نشانات وہاں نہ پائے جائیں تو بھکانے والوں سے ایک ہزار پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ بیان کردہ جغرافیائی علامات متنازعہ علاقہ میں موجود ہوں تو دوسروں کی زمین پر غاصبانہ قبضہ جمانے والے فریق کو ایک ہزار پن جرمانہ ادا کرنے کی سزا دی جانی چاہیے۔

لاوارث یا حدبندی میں نہ آنے والی زمین کو حکمران اپنی مرضی اور فیاضی سے مستحق لوگوں کے نام منتقل کرنے کا اختیار محفوظ رکھتا ہے۔

زرعی جھگڑے

مختلف دیہات کے سربراہ یا کسی ایک گاؤں کے معززین زرعی تنازعات کا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوں گے لیکن اگر کسی وجہ سے یہ لوگ کسی مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے اختلاف رائے کا شکار ہو جائیں تو فیصلہ علاقہ کے نیک اور متقی لوگوں پر چھوڑ دیا جائے اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو متنازعہ اراضی فریقین میں برابر تقسیم کر دی جائے۔ اس کے بعد بھی جھگڑا ختم نہ ہو تو متنازعہ جگہ راجہ کی ملکیت میں چلی جائے گی اور فریقین کو کچھ نہیں ملے گا جن زمینوں کا کوئی قانونی مالک نہ ہو وہ بھی بادشاہ کی ملکیت تصور ہوں گی' ایسی اراضی مشترکہ بہبود کے لیے استعمال ہوگی یا مستحق لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ زبردستی کسی کی املاک پر قبضہ کرنے والے کو وہی سزا دی جائے گی۔ جو سرقہ کے جرم کے حوالے سے لاگو ہوتی ہے۔ مناسب وجوہات کے سبب کسی کی ملکیت پر قبضہ رکھنے والا مالک کو موزوں کرایہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ کرایہ مقرر کرتے ہوئے اس بات کا خصوصی خیال رکھا جائے گا کہ کاشتکار کی گزر اوقات آسانی سے ہو سکے۔

سرحدی علاقوں پر غاصبانہ قبضہ جمانے والے اول درجے کی تعزیز کے حقدار ٹھہریں گے جبکہ سرحدی نشانات ختم کرنے کے مرتکب افراد کو 24 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ یاتراؤں' قربان گاہوں' مقدس مذہبی مقامات' بڑی گزرگاہوں' شمشان گھاٹوں' چراگاہوں اور

جنگل میں تعمیر کی جانے والی کٹیاؤں (جھونپڑیوں) سے تعلق رکھنے والے تنازعات کا فیصلہ کرتے ہوئے بھی مندرجہ بالا قانون ہی لاگو کیا جائے گا۔

مزاحمتیں اور ان سے متعلقہ قانونی پہلو

فریقین کے ہمسائے کی شہادت ہر مقدمے کے فیصلے کی بنیاد قرار پائے گی۔ باغات' عمارات' کھیتوں اور اصطبلوں کے مقدمات میں مزاحمت کا تصفیہ پہلے قابض ہونے والوں کے حق میں ہوگا۔ برہمن لوگوں کی غاروں' سوم کے پودوں' مندروں' دیویوں' قربان گاہوں اور یاتراؤں سے متعلقہ مقدمات میں مندرجہ بالا قانون لاگو نہیں ہوگا۔

دوسرے کی حق تلفی کرتے ہوئے تالاب' دریا یا اراضی سے فائدہ اٹھانے والا دیگر کاشتکاروں کے نقصانات کا ازالہ کرنے کا پابند ہوگا۔ کسی عمارت' باغ یا زرخیز اراضی کا مالک اگر کسی دوسرے کی عمارت' باغ یا زرخیز زمین کو نقصان پہنچائے تو اسے نقصان سے دگنا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ نشیب میں تعمیر شدہ تالاب سے سیراب ہونے والی کھیتی کو بلندی پر واقع تالاب کے پانی سے متاثر نہ ہونے دیا جائے۔ اگر نشیب میں تعمیر کیا گیا تالاب مسلسل تین سال سے استعمال میں نہ ہو تو بلندی پر واقع تالاب سے آنے والے پانی کو نہ روکا جائے۔ اس ضابطے کی پرواہ نہ کرنے والے کو اول درجے کی سزا دی جائے گی۔ پانی کا ذخیرہ ضائع کرنے والا بھی اسی سزا کا مستحق ہوگا۔ پانچ سال یا زیادہ عرصہ تک ویران پڑی رہنے والی عمارات پر حکومت کا قبضہ ہوگا لیکن قدرتی آفات کی زد میں آکر تباہ و برباد ہونے والی املاک پر یہ قانون لاگو نہیں کیا جائے گا۔

محاصل کی رعایت

مفادعامہ کی تعمیرات پر پانچ سال کے لیے تعمیراتی ٹیکس معاف ہوگا۔ اسی نوعیت کی عمارات مثلاً" جھیل اور تالاب وغیرہ کی مرمت کروانے والے کو بھی چار سال کے لیے محاصل ادا نہ کرنے کی سرکاری رعایت ملے گی۔ ایسی عمارات کی صفائی کرنے والے سے تین سال تک حکومتی ٹیکس وصول نہیں کیے جائیں گے۔ پانی ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والی تعمیرات کو خریدنے یا ٹھیکے پر لینے کی صورت میں ان کے پانی سے سیراب ہونے والی نشیبی اراضی کا لگان دو برس تک نہیں لیا جائے گا۔ بنجر اور ویران اراضی خرید کر' ٹھیکے

پر لیکر، رہن رکھ کر یا اپنے قبضے میں کر کے آباد کرنے والے افراد کو بھی دو سال تک لگان ادا نہ کرنے کی چھوٹ ہوگی۔ تالابوں، ہوائی چکیوں یا رہٹوں سے سیراب ہونے والے کھیتوں، باغیچوں اور باغات کے مالکان سے مالیہ یا آبیانہ وصول کرتے ہوئے یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ کاشت کاروں پر برداشت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ تالابوں کو قابل استعمال رکھنے اور ان کی مرمت کے ذمہ دار مندرجہ ذیل لوگ ہیں:

1- جو تالابوں سے پانی لیکر زمین سیراب کرتے ہیں۔

2- جو طے شدہ قیمت پر پانی استعمال کرتے ہیں۔

3- جو آبیانہ (پانی کا سالانہ کرایہ) ادا کرتے ہیں۔

4- جو کسی قسم کے محاصل دینے کی سکت نہیں رکھتے۔

یہ لوگ اگر پانی کے سرچشموں کی مناسب دیکھ بھال اور مرمت میں دلچسپی نہ لیں تو نقصان سے دگنا جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

زرعی پانی کے نکاس اور بہاؤ میں رکاوٹ ڈالنے والے اور مقررہ جگہ کے علاوہ کسی اور مقام سے چوری چھپے پانی استعمال کرنے کا ارتکاب کرنے والے چھ پن جرمانہ ادا کریں گے۔

باب :10

مفادعامہ کی تعمیرات کا نقصان
اور عہد ناموں سے انحراف

جو زراعت دشمن افراد کھیتوں کی سیرابی کے عمل میں منفی انداز سے دخیل ہوں انہیں اول درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ کسی کی زمین پر مذہب کی آڑ لیکر مقدس تعمیرات کرنے والے اور مفادعامہ کی عمارات فروخت کرنے والے دوسرے درجے کی سزا کے حق دار ہوں گے جبکہ ایسے مکروہ فعل کے گواہوں کو جھوٹ بولنے کی پاداش میں انتہائی درجے کی سزا دی جا سکے گی۔ طویل عرصے سے خستہ حال چلی آرہی عمارات کے معاملے میں مندرجہ بالا قانون کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اس نوعیت کی تعمیرات کو رفاہ عامہ کے لیے کام کرنے والے ادارے یا مقامی لوگ مرمت کے بعد استعمال کے لائق بنانے کا حق رکھتے ہیں۔

شاہراہوں کی رکاوٹیں

اس کتاب کے حصہ دوم کے پہلے باب میں آپ قلعہ جات کی تعمیر کے سلسلے میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ سڑکیں اور راستے کیسے ہوں گے۔ ان راہوں میں مختلف قسم کی رکاوٹیں کھڑی کرنے والوں کے لیے الگ الگ سزائیں مقرر ہیں اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1- بڑے جانوروں کی گزرگاہ میں رکاوٹ کھڑی کرنے والا 24 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

2- سڑکوں پر آدمیوں یا چھوٹے جانوروں کی آمدورفت میں دخیل ہونے والا 12 پن جرمانے کی سزا کا حقدار ہوگا۔

3- کھیتوں کو جانے والے راستے بند کرنے کے مرتکب افراد سے 54 پن بطور جرمانہ وصول کیے جائیں گے۔

4- ہاتھیوں کے لیے مخصوص راستوں میں رکاوٹ کھڑی کرنے پر بھی 54 پن جرمانہ لاگو ہوگا۔

5- ریاستی یا مفادِعامہ کی تعمیرات اور جنگلوں کی سمت جانے والے راستوں میں رکاوٹ ڈالنے والے کو 600 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

6- چراگاہوں' مضافاتی بستیوں اور سرحدی علاقوں کو جانے والے رستوں میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والے اور بہت گہری نالیاں تعمیر کرنے والوں کو 1000 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

7- مندرجہ بالا مقامات کو جانے والوں راستوں پر زیادہ گہری نالیاں نہ بنانے والوں کو 250 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

8- کھیت کی بوائی کے وقت اگر کوئی بلاوجہ مداخلت کرے تو اس سے بارہ پن جرمانے کے طور پر وصول کیے جائیں۔ اگر اس قسم کی مداخلت سنگین حادثے یا قدرتی آفت کی وجہ سے کرنی پڑے تو جائز تصور ہوگی۔

9- دیہات اور مرحومین کی آخری رسومات ادا کرنے کے لیے مخصوص کیے گئے مقامات کو جانے والے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کے مرتکب افراد 200 پن جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

دیہات کی اراضی کا انتظام و انصرام

زرعی ٹیکس دینے والے مالکان اپنی اراضی انہی افراد کو فروخت کریں گے جو ان کی طرح زرعی ٹیکس ادا کرتے ہوں اسی طرح برہمن صرف انہی لوگوں کو نذرانے کی اراضی دیں گے جن کے قبضہ میں پہلے سے ایسی اراضی ہو۔ اس اصول پر عمل درآمد نہ کرنے والوں کو اول درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ جن بستیوں میں مال گزار نہ ہوں' ان کے محاصل ادا کرنے والے مکینوں کو بھی مذکورہ بالا سزا دی جائے گی۔ سرکاری محاصل ادا کرنے والے کی جائیداد اگر کوئی دوسرا ٹیکس ادا کرنے والا خریدے تو اسے خریدی ہوئی جائیداد کے

مکمل حقوق حاصل ہوں گے۔ کسی کی تباہ حال زمینوں کو آباد یا کاشت کرنے والا پانچ برس تک ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کے بعد وہ یہ اراضی اصل مالک کو لوٹانے اور اپنی محنت کے عوض معقول معاوضہ لینے کا پابند تصور ہوگا۔ ریاست سے باہر مقیم ایسے لوگ جو ریاستی محاصل ادا نہ کرتے ہوں انہیں اپنی ملکیتوں کے جملہ حقوق حاصل ہوں گے۔

دیہات کے سربراہ

گاؤں کا سربراہ جب کہیں سفر پر جائے تو مقامی افراد باری باری اس کے ہمراہ جانے کے پابند ہوں گے البتہ جو لوگ کسی وجہ سے اپنی باری پر گاؤں کے سربراہ کے ساتھ سفر پر نہ جا سکیں وہ اس کی تلافی کے طور پر ڈیڑھ پن ادا کریں گے۔ گاؤں کا سربراہ زنا کے عادی افراد اور چوروں کو دیہہ بدر کرنے کا اختیار رکھتا ہے لیکن اگر وہ اپنے اختیار سے تجاوز کرے تو چوبیں پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ اگر گاؤں کے لوگ کسی بے گناہ کو بغیر تحقیق کیے بستی سے نکالیں تو انہیں اول درجے کی سزا دی جائے گی۔

آٹھ سو انگل کی دوری پر ہر بستی کے گرد لکڑی کے ستونوں سے ایک باڑ بنائی جائے گی۔

لاوارث جانور

میدانوں، جنگلوں اور چراگاہوں میں چرانے کے بعد اگر مویشیوں کو آوارہ چھوڑ دیا جائے تو ایک پن کا چوتھا حصہ بطور جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ آوارہ جانور اگر گدھے، گھوڑے یا گائیں ہوں تو ایک پن کا آٹھواں حصہ بطور جرمانہ لاگو ہوگا۔ آوارہ بکریوں، بھیڑوں وغیرہ کے معاملے میں یہ جرمانہ ایک پن کا 16 واں حصہ مقرر ہے۔ مویشی اگر چرائی کے بعد پھر واپس چراگاہ کی طرف لوٹیں تو ایک پن کا آٹھواں حصہ جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ مویشیوں کے مالک اگر اپنے جانوروں سمیت چراگاہوں میں ہی ڈیرا ڈالنے کی کوشش کریں تو انہیں ایک پن کا چوتھا حصہ بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

دس دن سے چھوٹے بچھڑے کی گائے، دیوتاؤں کے نام پر چھوڑے جانور اور نسل کشی کے لیے مقرر کیے گئے بیل مندرجہ بالا ضوابط سے مستثنیٰ ہوں گے۔ کسی کے مویشی اگر کسی کاشتکار کی فصل کا نقصان کریں تو وہ متاثرہ زمیندار کو نقصان سے دگنا جرمانہ ادا

کرے گا۔ کھیت کے مالک کی اجازت کے بغیر کھیت سے اپنے مویشی گزارنے والوں سے بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اپنے جانوروں کو لاوارث چھوڑنے والا مالک چوبیس پن جرمانہ دینے کا پابند ہوگا۔ اگر گوالے اپنے مویشیوں کو آوارہ پھرنے دیں اور نگرانی نہ کریں تو ان سے بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ باغیچہ میں گھسنے والے جانوروں کے مالک سے بھی 12 پن جرمانہ لیا جانا چاہیے' البتہ کھیت کی باڑھ کو تباہ کرنے پر چوبیس پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ مویشی اگر اناج وغیرہ کا نقصان کریں تو ان کا مالک غلے کے وارث کو مناسب زر تلافی ادا کرے گا۔ لاوارث اور آوارہ جانوروں کو مار پیٹ کر بھگا دیا جائے۔ چراگاہوں میں گھس آنے والے آوارہ مویشیوں کی بابت جنگلات کی نگرانی پر مامور ریاستی افسر کو اطلاع دی جائے۔ آوارہ جانوروں کو زخمی نہ کیا جائے' جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کریں وہ جارحانہ رویہ اختیار کرنے کے مرتکب ہوں گے اور اسی جرم کی مناسبت سے انھیں سزا بھی ملے گی۔ جو دانستہ طور پر اپنے جانوروں کو کسی کے کھیت میں داخل کرے اسے کڑی سزا دی جانی چاہیے۔

عہد ناموں سے انحراف

اگر کوئی محنت کش گاؤں میں مذہبی قربانی کے معاملات یا دیگر کام سرانجام دینے کی غرض سے مزدوری وصول کرکے آئے اور کام نہ کرے تو مقامی لوگ نہ صرف اس کے کھانے پینے کا خرچہ بلکہ ادا کردہ مزدوری سے دگنی رقم بطور جرمانہ اس سے وصول کریں۔ دیہہ میں ہونے والے تفریحی اجتماعات کے انعقاد کے سلسلے میں کیے جانے والے انتظام میں دلچسپی نہ لینے والا تفریح سے لطف اندوز ہونے کا حق بھی نہیں رکھے گا' ایسا آدمی اگر چوری چھپے ایسی تقریبات دیکھنے کی کوشش کرے تو اس سے تفریحی تقریب کے لیے فی کس وصول کیے گئے چندے سے دگنی رقم جرمانے کے طور پر لی جائے۔ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہنے والوں سے مقامی لوگ تعاون کریں جو ایسا نہ کرے اسے بارہ پن جرمانہ دینا ہوگا اور اگر کوئی لوگوں کی بہتری کے لیے کام کرنے والے کو تشدد کا نشانہ بنائے تو وہ تشدد کے ضمن میں مقررہ جرمانے سے دگنا جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ اگر کوئی برہمن بھی ایسی حرکت کرے تو اسے سب سے پہلے سزا دی جائے۔ دیہہ میں منعقدہ قربانی کی رسومات میں

شریک نہ ہونے والے برہمن سے زبردستی نہ کی جائے مگر اسکے حصہ کا چندہ دباؤ ڈال کر بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

مختلف خاندانوں' مکاتب فکر اور ممالک کے افراد کے مابین طے پانے والے عہد ناموں کی خلاف ورزی پر بھی مندرجہ بالا قوانین ہی لاگو ہوں گے۔ حکمران ایسے افراد کے ساتھ محبت اور فیاضی کا رویہ اختیار کرے جو اپنے دیہات کی نگرانی اور دلکشی میں اضافہ کریں اور مفاد عامہ کی تعمیرات میں گہری دلچسپی کو عملی طور پر ثابت کردیں۔

باب: 11

قرضہ جات

پانچ پن ماہانہ، سود کی کاروباری شرح ہے جبکہ سوا پن ماہانہ مناسب شرح سود ہے۔ جنگلات کے مکینوں میں دس پن اور بحری تجارت کرنے والوں میں بیس پن کے حساب سے بھی سود کی شرح مقرر ہے۔ سود کی مذکورہ شرح کی خلاف ورزی کرنے والوں یا اس میں معاون افراد کو اول درجے کی تعزیز کا مستحق ٹھہرایا جائے۔ اس نوعیت کے غیرقانونی دھندے میں ملوث گواہوں کو اس سے آدھا جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہونا پڑے گا۔

ایسے معاشی شعبوں کی محتاط نگرانی کرنی چاہیے جن پر ریاست کی ترقی اور بہبود کا دارومدار ہے۔ بہتر فصل پیدا ہونے کی صورت میں غلے پر بیاج کل مالیت کے نصف سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ کاروبار سے متعلقہ سامان پر عائد ہونے والا سود باقاعدگی سے سال کے اختتام پر ادا کیا جائے اور اس کی شرح منافع سے نصف مالیت کے برابر ہو۔ ادا کرنے والے کے ریاست سے باہر ہونے یا اس کی اپنی خواہش کے سبب اگر سود ادا کرنے کی بجائے جمع ہونے دیا جائے تو سود سمیت کل رقم، اصل رقم سے بڑھ بھی سکتی ہے۔ رقم دینے والا اگر مقررہ مدت سے پہلے سود طلب کرے یا سود کی رقم کو اصل رقم میں شامل کرے تو وہ متنازعہ رقم سے دگنی رقم بطور جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ کوئی لین دار اپنی دی ہوئی رقم سے چار گنا زیادہ سود طلب کرے تو وہ ناجائز رقم سے چار گناہ زیادہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ اس جرمانے کا تین چوتھائی قرض دینے والا اور ایک چوتھائی قرضدار ادا کرے گا۔ اگر قرضدار مندرجہ ذیل قسم کے ہوں تو ان کے لیے ہوئے قرضوں پر سود نہیں بڑھے گا۔

1- بہت غریب ہوں۔

2- چھوٹی عمر کے ہوں۔

3- کسی عالم کے پاس تعلیم کی غرض سے ٹھہرے ہوئے ہوں۔
4- کسی طویل قربانی کے لیے مشغول ہوں۔

قرضدار سے قرضے کی رقم وصول کرنے میں دانستہ تاخیر کرنے والا یا یکسر انکار کرنے کا مرتکب بارہ پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ قرض لینے والا اگر کسی معقول وجہ سے قرضدار سے رقم وصول کرنے سے انکار کر دے تو اصل رقم کسی تیسرے شخص کے پاس امانت کے طور پر رکھوا دینی چاہیے۔ ایسے قرضے واپس نہیں کیے جائیں گے جو دس سال تک یا اس سے زائد مدت التوا کا شکار رہے ہوں' لیکن مندرجہ ذیل صورتوں میں یہ اصول لاگو نہ ہو گا:

1- قرض خواہ نابالغ ہو۔
2- قرض لینے والا ضعیف ہو۔
3- قرض خواہ وفات پا چکا تھا۔
4- قرض لینے والا حادثات کا شکار رہا ہو۔
5- قرض لینے والا ریاست سے باہر ہو۔
6- قرض خواہ ریاست سے فرار ہو جائے۔
7- ملک میں امن و سکون نہ ہو۔

جو شخص قرض کا بوجھ سر پر لیے وفات پا جائے اس کے بیٹے یہ قرض ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر مرحوم کی اولاد نہ ہو تو اس صورت میں اسکے ورثے کے حقدار رشتہ دار قرض ادا کریں گے یا پھر قرضداری کے شراکت کار لوگ یہ بار اٹھائیں گے۔ قانون کی رو سے نابالغ کی ضمانت کو مستند تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مقروض کے بیٹے' پوتے یا ورثا ایسا قرض ادا کریں گے جس کی میعاد اور مقام مقرر نہ کیا گیا ہو۔ اسی نوعیت کا ایسا قرض جس کے لیے مقروض نے اپنی جان' بیوی یا اراضی کو گروی رکھا ہو' مقروض کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں اور پوتوں پر ادا کرنا واجب قرار پائے گا۔

ایک مقروض متعدد قرض خواہ

کسی مقروض آدمی کے خلاف کوئی ایک یا دو قرض خواہ ایک ہی وقت میں ایک سے

زیادہ قرضے کا دعویٰ دائر نہیں کر سکیں گے، مگر یہ جامد اصول اس وقت متحرک ہو کر قرض خواہوں کے لیے لچک پیدا کرے گا جب قرضدار ملک سے باہر مقیم ہو۔ ریاست سے باہر موجود ہونے اور قرضہ جات لینے کا اقرار کرنے کے باوجود بھی مقروض سب سے پہلے ریاستی یا سرکاری قرضہ ادا کرے گا، پھر ایسا قرضہ لوٹائے گا جو اس نے کسی برہمن عالم سے وصول کیا ہو گا، اسکے بعد وہ عام قرضے اسی ترتیب سے ادا کرے گا جس طرح وصول کیے ہوں گے۔ مشترک معاملات زندگی میں مشترکہ طور پر حصہ لینے والے میاں بیوی، باپ بیٹے یا بھائیوں کے درمیان قرضوں کے لین دین کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کا دعوئی نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی عورت کے مرحوم شوہر نے کوئی قرض لیا ہو اور اپنی بیوی سے خفیہ رکھا ہو تو اس قرضے سے بے خبر بیوہ عورت کو ادائیگی کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکے گا۔ مویشی چرانے والوں اور گوالوں پر اس اصول کا طلاق نہیں ہوتا۔ شوہر کو بیوی کے قرضے کا ذمہ دار گردانا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا قرضہ جان بوجھ کر واپس نہ کرے اور ریاست چھوڑ دے تو وہ انتہائی تعزیر کا حقدار ہو گا۔ شوہر اگر یہ بات نہ مانے کہ اس کی بیوی نے کوئی قرض لیا تھا تو اس صورتحال میں مستند گواہوں پر انحصار کر کے فیصلہ کیا جائے۔

گواہی کا معیار

تین شہادتیوں کی گواہی ضروری ہے۔ قرض کے معاملے میں صرف ایک گواہ کی شہادت کو ہی کافی نہیں سمجھا جائے گا۔ تین میں سے دو گواہ فریقین کے لیے غیرمتنازعہ اور قابل قبول ہونے چاہئیں۔ گواہ ایسے ہو جن کی عام شناخت دیانتدار، معتبر اور معزز اشخاص کے طور پر مضبوط ہو۔ سزا یافتہ لوگ، قیدی، رنجش رکھنے والے، اپاہج، قرض دینے والے، قرض لینے والے، بیوی کے بھائی، شراکت کار، حکمران، مذہبی علم کے ماہرین، دیہات کی خیرات پر گزر بسر کرنے والے جزام زدہ اشخاص، برادری سے خارج کیے ہوئے افراد، چنڈال، گھٹیا پیشوں سے منسلک لوگ، اندھے، بہرے، قوت گویائی سے محروم افراد، ایسے بیمار جن کے جسم پر پھوڑے ہو، خودسر، ضدی، ہٹ دھرم، ریاستی ملازمین، عورتیں اور دروغ گو افراد شہادت دینے کے اہل نہیں ہیں لیکن اپنے ہی جیسے دوسرے لوگوں کے معاملات میں گواہ کے طور پر معاونت کر سکتے ہیں۔ اغوا، سرقہ یا مار پیٹ سے متعلق معاملات میں وہی لوگ گواہی دے

سکتے ہیں جو فریقین میں سے کسی کے سالے، شراکت کار یا دشمن نہ ہوں۔ کسی خفیہ غیرقانونی کارروائی کے معاملے چھپ کر کچھ دیکھنے والا اکیلا مرد یا عورت گواہ ہو سکتے ہیں لیکن حکمران اور سنیاسی لوگ ایسے معاملات میں بھی بطور گواہ شہادت نہیں دے سکتے۔ استغاثہ کی طرف سے آقا نوکر کے خلاف، پجاری یا استاد اپنے شاگردوں کے خلاف اور والدین بیٹوں کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں۔ مگر فوجداری مقدمات میں ان کے علاوہ دیگر افراد بھی شہادت دینے کا حق رکھتے ہیں۔ والدین، اولاد، آقا، غلام اور گرو، چیلا وغیرہ اگر ایک دوسرے کے خلاف مقدمات دائر کریں تو ان کو انتہائی تعزیز کا مستحق سمجھا جائے۔ مقدمے میں غلط بیانی کرنے والے، اپنے بیان سے انحراف کرنے والے اور غیرمتعلقہ دلائل دینے والے قرض خواہ کو دعوے کی رقم سے دس گنا زیادہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی کے لیے یہ شرح زیادہ محسوس ہو تو اس صورت میں اصل رقم سے پانچ گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر وصول کی جا سکتی ہے۔

حلف قبل از شہادت

پانی کے مٹکے اور آگ کی موجودگی میں گواہی برہمنوں کے روبرو لی جائے گی۔ گواہ برہمن ہو تو اس سے کہا جائے گا: "سچ بولو۔" شہادت دینے والا ویش یا کھتری ہو گا تو اسے یہ کہا جائے گا: اگر تو دروغ گوئی کرے تو تجھے تیرے نیک اعمال اور ایثار و قربانی کا اجر نہ ملے اور تو حریف پر غالب آکر بھی بھیک کا پیالہ لیکر پھرے۔ گواہ شودر ہو تو حلف لیتے ہوئے یہ فقرے ادا کیے جائیں:

"اگر تو جھوٹ کہے تو تیرے آئندہ اور سابق تمام جنموں کے اچھے اعمال بادشاہ سے منسوب ہوں اور بادشاہ کے تمام گناہ تمہارے نام لگیں، تجھے ہرجانہ بھی ادا کرنا پڑے گا کیونکہ حقیقت کیا ہے؟ یہ ظاہر ہو کر رہے گی۔"

ایک ہفتہ تک گواہ اگر جھوٹی شہادت پر قائم رہیں تو ان سے بارہ پن فی کس کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائے۔ اگر چھ ہفتوں کے بعد بھی گواہوں کا رویہ نہ بدلے تو ان سے متنازعہ رقم کے برابر جرمانہ لیا جائے۔

اگر کسی متنازعہ رقم کی نسبت گواہوں کے بیانات میں تضاد ہو تو تین طرح کا فیصلہ کیا

جاسکتا ہے۔

1- معزز گواہوں کی اکثریت کی بات فیصلہ کن تسلیم کر کے مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے۔

2- گواہوں کی شہادت کے تناسب سے متنازعہ چیز فریقین میں تقسیم کر دی جائے۔

3- متنازعہ چیز کوئی بھی فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں راجہ کی ملکیت قرار دے دی جائے۔

استاد اشنا کے شاگرد کہتے ہیں کہ اگر گواہ خود کو کم عقل اور بیوقوف ثابت کریں اور اسی سبب سے مقدمے کے محل وقوع' وقت یا نوعیت سے متعلق تفتیش لاحاصل ہو تو پہلی' دوسری اور تیسری سزائیں بیک وقت بھی دی جاسکتی ہیں۔ استاد منو کے پیرو کہتے ہیں کہ اگر گواہ شہادت کے معاملے میں جھوٹ بولیں تو متنازعہ رقم سے دس گنا زائد جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

استاد برہسپتی کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ کسی معاملے کو اپنی کم عقلی سے الجھانے والے گواہوں کو اذیت ناک موت کی سزا دی جانی چاہیے۔

لیکن کوٹلیہ کہتا ہے کہ معاہدے کے وقت گواہوں کو اسی غرض سے طلب کیا جاتا ہے کہ وہ فریقین کی رائے سنیں اور سمجھیں' اگر وہ ایسا نہ کریں اور معاملہ پیچیدہ اور مشکوک ہو جائے تو ان سے چوبیس پن فی کس کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

کسی بھی معاملے میں فریقین ایسے افراد کو گواہ کے طور پر معاون بنائیں جو معاملات طے پانے کے لیے مقرر کی گئی جگہ اور وقت پر پہنچ سکیں' جو گواہ دور دراز علاقے کے مکین ہوں یا کسی متنازعہ معاملے میں اپنا بیان دینے نہ آنا چاہتے ہوں' ان کو عدالت سے حکم جاری کروانے کے بعد گواہی کے لیے آنے کا پابند بنایا جائے گا۔

باب: 12

امانت کی بابت قوانین

امانت سے متعلقہ امور پر بھی انہی قواعد و ضوابط کا اطلاق ہوگا جو قرض کے بارے میں گزشتہ باب میں بیان کیے گئے ہیں لیکن مندرجہ ذیل صورتوں میں اگر امانتیں ضائع ہو جائیں تو ان کی تلافی کے لیے امانت اپنے پاس رکھنے والا تاوان ادا کرنے سے بری قرار پائے گا:

1- مال سے بھرا جہاز غرق ہو جائے یا بحری قزاقوں کے ہاتھ لگ جائے۔

2- گاؤں، کاروبار، مویشی اور دیگر املاک دشمن کے حملے سے تباہ ہو جائیں۔

3- کسی آفت سے ریاست شدید متاثر ہو۔

4- آتش زدگی یا سیلاب سے دیہات کے دیہات صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔

5- غیر منقولہ جائیداد کو کسی قدرتی آفت یا حادثے سے شدید نقصان پہنچے اور منقولہ جائیداد بچا لی جائے یا وہ بھی برباد ہو جائے۔

گمشدہ یا متاثرہ امانتوں کی تلافی کی جائے گی۔ امانت میں خیانت کرنے والا امانت کی اصلی رقم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ 13 پن جرمانہ بھی ادا کرے گا اور امانت کے غلط استعمال سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرنے کے ساتھ ساتھ 24 پن مزید جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ امانت رکھنے والا اگر کسی شدید آفت کا شکار ہو یا وفات پا جائے تو مالک امانت کی واپسی کی بابت قانونی چارہ جوئی نہیں کر سکے گا۔ اگر امانت رکھنے والا امانت کو گروی رکھے، فروخت کرے یا گم کر بیٹھے تو امانت کی اصل قیمت سے چار گنا زیادہ رقم مالک کو لوٹانے کے ساتھ ساتھ پانچ پن جرمانہ بھی ادا کرے گا۔ امانت میں ردوبدل کرنے کا مرتکب یا غفلت سے امانتیں گم کر دینے والا امانت دار امانت رکھی چیز کی پوری قیمت مالک کو ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

رہن کے متعلق جملہ امور کا بیان

مندرجہ بالا اصول اور قوانین رہن شدہ جائیداد پر بھی لاگو ہوں گے مگر مندرجہ ذیل صورتوں میں ہی ان کا عملی اطلاق ممکن ہو سکتا ہے:

1- رہن شدہ اثاثے ضائع ہو جائیں۔

2- رہن شدہ جائیداد استعمال کرلی جائے۔

3- فروخت کردی جائے۔

4- گروی رکھنے والا آگے کسی اور کو گروی دے دے۔

5- رہن شدہ اثاثہ غصب کرلیا جائے۔

جس رہن شدہ جائیداد سے فائدہ اٹھانے کا حق رہن لینے والے کو دیا گیا ہوگا اس کا اصل مالک وہی تصور ہوگا جو حقوق ملکیت کا حامل ہے' ایسی جائیداد پر سود وصول نہیں کیا جائے گا مگر جائیداد کے منافع بخش نہ ہونے کی صورت میں اس کی ضبطی بھی جائز ہے اور اس پر سود بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی جائیداد کو گروی رکھوانے والا اثاثہ واپس لینے کو تیار ہو لیکن گروی رکھنے والا اثاثے کی واپسی پر آمادہ نہ ہو تو اسے بارہ پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اگر رہن رکھنے والا یا گواہ موجود نہ ہو تو رہن رکھوانے والا معتبر مقامی افراد کے پاس اثاثے کے بدلے وصول کی ہوئی رقم رکھوا کر اپنی جائیداد واپس لے سکتا ہے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک صورت یہ بھی ہے اثاثے کی قیمت مقرر کرنے کے بعد اسے جوں کا توں رہنے دیا جائے مگر اس پر سود نہ بڑھایا جائے۔ اگر جائیداد کی قیمت بڑھنے یا گھٹنے کی امید ہو تو رہن رکھنے والا' عادل لوگوں کی اجازت اور رہن کے امور کے ریاستی افسر کی شہادت پر جائیداد کو رہن رکھوانے والے کی موجودگی یا متعلقہ ماہرین کی نگرانی میں فروخت کر سکتا ہے۔

کوئی غیر منقولہ جائیداد جس پر رہن یا قبضہ کی صورت میں محنت سے یا بغیر محنت منافع حاصل ہو سکتا ہے' کسی صورت میں برباد نہیں ہونی چاہیے' جبکہ رہن رکھنے والا جائیداد کے استعمال پر خرچ ہونے والی رقم کا منافع اور قرضے کی رقم کا سود بھی حاصل کررہا ہو۔ رہن رکھوانے والا اگر رہن رکھنے والے کی اجازت کے بغیر جائیداد سے فائدہ حاصل کرے تو وہ اسکا خالص منافع رہن رکھنے والے کو واپس کرنے کا پابند ہوگا اور اس کی قرضے کی رقم بھی ضبط ہو جائے گی۔

تحویلداری

تحویل اور تحویلدار سے متعلقہ امور پر بھی مندرجہ بالا ضوابط ہی لاگو ہوں گے۔

اگر کوئی تاجر کسی کے ہاتھ کوئی چیز کسی تیسرے آدمی تک پہنچانے کی غرض سے بھجوائے اور اس چیز کو اپنی تحویل میں لینے والا راستے میں لوٹ لیا جائے یا کسی وجہ سے منزل تک نہ پہنچ سکے تو نقصان کا ذمہ دار بھیجنے والا تاجر ہوگا۔ راستے میں مارے جانے والے تحویلدار کے کسی رشتہ دار کو اس نقصان کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ تحویلداری کے امور پر بھی امانتوں ہی کے قوانین کا اطلاق ہوگا۔

عارضی استعمال یا کرائے پر لیے جانے والے اثاثے

وقتی طور پر استعمال کرنے کے لیے یا کرائے پر لی ہوئی اشیاء اصل حالت میں مالک کو واپس لوٹانی ضروری ہیں' یہاں بھی امانت ہی سے متعلقہ اصولوں کا اطلاق ہوگا البتہ مندرجہ ذیل صورتوں میں ضائع ہونے والی اشیاء کا ہرجانہ نہیں دیا جائے گا:

1- وقت' مقام یا فاصلے کے فرق کے باعث ضائع ہونے والی اشیاء۔

2- اپنی ہی کسی خرابی کے سبب تباہ ہونے والی چیزیں۔

3- اچانک سی حادثے یا آفت کی لپیٹ میں آکر ضائع ہونے والی چیز۔

محدود پیمانے پر اشیاء کی فروخت

رائج الوقت داموں پر کسی کا مال فروخت کرنے والے تھوک کا کاروبار کرنے والے تاجر کو فروخت ہونے والے سامان کی قیمت منافع سمیت ادا کریں گے۔ ان معاملات میں بھی رہن کے متعلق پہلے بیان کیے گئے قوانین کا اطلاق ہوگا۔ وقت اور مقام بدلنے سے اگر فروخت کی جانے والی چیز کی قیمت میں کمی ہو تو محدود پیمانے پر اشیاء کی خرید وفروخت کرنے والا تھوک فروش کو قیمت اور منافع اسی شرح سے ادا کرے گا جو مال لیتے وقت طے کی گئی ہوگی۔

مالکان کی طرف سے طے کیے گئے نرخوں پر مال بیچنے والے ملازمین منافع میں حصہ دار نہیں ہوں گے بلکہ اشیاء کی فروخت سے حاصل ہونے والی تمام رقم مالک کے حوالے کریں

گے' البتہ قیمت گرنے کی صورت میں وہ نقصان کی تلافی کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔

کسی منظم ادارے سے وابستہ بیوپاری جو حکمران کے معتوب نہ ہوں تھوک فروشوں کو اندرونی نقصان' خرابی یا اچانک حادثے سے تباہ یا ضائع ہونے والے مال کی تلافی نہیں کریں گے' لیکن قیمت میں فرق آنے پر فرق کی نسبت سے ہی ادائیگی کرنے کے پابند تصور کیے جائیں گے۔

سربمہر کی گئی امانتوں سے متعلق امور

سربمہر امانتوں کے بارے میں بھی انہی قوانین اور قواعد و ضوابط کا اطلاق ہوگا جو دوسری امانتوں کے ضمن میں پہلے ذکر کیے گئے ہیں۔ سربمہر امانت کو اصل مالک کے علاوہ کسی اور کے حوالے کرنے والا امین مجرم تصور کیا جائے گا۔ اگر کوئی امین اس بات سے انحراف کرے کہ اس کے پاس مہر شدہ امانت تھی تو اس قسم کی صورتحال میں صرف بیان کردہ واقعات کا موازنہ اور امانت رکھوانے والے کا کردار' سماجی رتبہ اور گزشتہ شہرت ہی فیصلہ کن کردار ادا کرسکتی ہے۔ کاریگر فطری طور پر اعتبار کے قابل نہیں ہوتے' کسی کے پاس امانت رکھنا ان لوگوں کی عادت اور روایت کے خلاف ہے' ایسا کرنے کا کوئی موثر اور قابل اعتبار سبب بھی ان کے پاس ہونا مشکل ہے۔

اگر امانت دار ایسی سربمہر امانت کی وصولی سے انکاری ہو جوکہ کسی غیرمعقول وجہ سے رکھوائی گئی تھی تو امانت رکھوانے والا انصاف کرنے والوں کی اجازت سے ایسے گواہ پیش کرسکتا ہے جن کو اس نے امانت دیتے وقت خفیہ طور پر آس پاس چھپا دیا ہوتا کہ وہ یہ عمل دیکھتے رہیں۔ دوران بحری سفریا جنگل میں جاتے ہوئے کوئی علیل یا ضعیف سوداگر کسی امانت دار پر اعتماد کرکے اپنی امانت خفیہ طور پر نشان زدہ کرکے اس کو سونپ کر آگے بڑھ سکتا ہے اور اس کی اطلاع اپنے بیٹے کو کرسکتا ہے' اطلاع ملنے پر بیٹا امین سے اپنے باپ کا بطور امانت رکھا ہوا مال طلب کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے' اگر امین ایسی کوئی امانت اپنے پاس ہونے کا انکار کرے تو نہ صرف اس کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا بلکہ اسے وہی سزا ملے گی جو چوری کرنے والے کے لیے مقرر کی گئی ہے اور امانت بھی اس سے واپس لی جائے گی۔

کوئی معتبر آدمی جو تارک الدنیا ہوکر سنیاس لینے والا ہو' اپنی امانت پر خفیہ نشان لگا کر

اسے کسی شخص کے پاس رکھ سکتا ہے اور پھر کچھ برس گزر جانے کے بعد واپس آکر مانگ بھی سکتا ہے۔ اس کے طلب کرنے پر اگر امین خیانت کی وجہ سے امانت اپنے پاس موجود ہونے کا اقرار نہ کرے تو اسے وہی سزا دی جائے جو چور کے لیے مقرر ہے اور امانت بھی اس سے واپس لی جائے۔ اگر کوئی شریف آدمی خفیہ نشانات کی حامل سربمہر امانت لیکر رات کو باہر نکلے اور پھر اس خوف سے کہ کہیں سرکاری اہلکار اسے آوارہ گردی کے الزام میں نہ دھر لیں' امانت کسی اور شخص کے حوالے کردے اور جیل میں بند کردیا جائے تو رہائی کے بعد امین سے امانت طلب کرنے کا حق رکھتا ہے' اس صورتحال میں بھی اگر امین امانت سے مکر جائے تو امانت وصول کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بے ایمانی کرنے کی پاداش میں چوری کے لیے مقرر سزا دی جانی چاہیے۔

اگر کوئی سربمہر امانت لیے جارہا ہو اور امانت رکھوانے والے کا کوئی عزیز امانت پہچان کر یہ امانت طلب کرے یا رکھوانے والے کا نام پوچھے تو امین کو دونوں میں سے ایک مطالبہ پورا کرنا ہوگا اگر وہ دونوں مطالبات تسلیم نہیں کرتا تو مشکوک قرار پائے گا اور اسے چوری کے جرم کی مطابقت سے طے شدہ سزا دی جاسکے گی۔

مندرجہ بالا پیچیدہ صورتوں میں تفتیش کے دوران مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھنا اشد ضروری ہے۔

1- وہ چیز کسی کے پاس کہاں سے آئی؟

2- کن حالات میں آئی؟

3- کن مراحل سے گزر کر آئی؟

4- اس چیز کی بابت دعوی کرنے والے کا سماجی رتبہ اور کردار کیسا ہے؟

اوپر ذکر کیے گئے قوانین دو فریقوں کے درمیان اٹھنے والے تمام تنازعات میں موثر تصور کیے جائیں گے۔

ہر قسم کا عہدنامہ گواہوں کی موجودگی میں ہونا چاہیے خواہ اپنے لوگوں سے ہو یا غیروں سے۔ معاہدوں اور عہدناموں میں مندرجہ ذیل امور کو خصوصی توجہ سے پیش نظر رکھا جائے گا:

1- معاہدہ کہاں ہوا؟

2- عہد نامہ کب ہوا؟
3- کس جگہ معاہدہ طے پایا؟
4- کس وقت عہد نامہ ہوا؟

باب:13

خادموں اور محنت کشوں کے حقوق و فرائض

آریہ نسل سے تعلق رکھنے والے نابالغ شودر کو، جو پیدائشی غلام نہ ہو، بیچنے والے اس کے رشتہ دار پر 12 پن جرمانہ عائد ہوگا۔ انہی خصوصیات کے حامل ویش کے معاملے میں جرمانے کی شرح 24 پن مقرر ہے جبکہ کھتری اور برہمن کے معاملے میں بالترتیب جرمانہ 36 اور 48 پن وصول کیا جائے گا۔ اگر ان افراد کو بیچنے والے کا تعلق اس کے خاندان سے نہ ہو تو شودر کے معاملے میں ملزم پر پہلی، ویش کے معاملے میں دوسری اور کھتری کے سلسلہ میں تیسری سزا لاگو ہوگی، جبکہ برہمن کو فروخت کرنے والا غیر آدمی موت کی سزا کا مستحق ہوگا۔ سزاؤں کی یہی نوعیت انہی خصوصیات کے حامل افراد کو بلاتحقیق خریدنے والوں اور سودے میں معاونت کرنے والوں کے لیے مقرر ہے۔ کسی آریہ کو ہرگز غلام نہیں بنایا جائے گا لیکن ملیچھ لوگ اگر اپنے بچوں کو فروخت کریں یا گروی رکھیں تو مجرم تصور نہیں ہوں گے۔ اپنے اوزاروں کو ضبطی سے نکالنے، عدالت کا طلبانہ ادا کرنے کے لیے رقم کے حصول کی خاطر یا گھریلو مشکلات کے باعث اگر کسی آریہ نسل کے فرد کو گروی رکھ دیا جائے تو اس کے عزیز و اقارب جلد از جلد اس کی رہائی کی سعی کرنے کے پابند ہوں گے' یہ اصول اس صورت میں مزید شدت کے ساتھ لاگو ہوگا جب گروی رکھا گیا فرد کام کاج کے لائق، نوجوان اور بالغ ہو۔

ذاتی رضا سے غلام بننے والا اگر فرار کی راہ اپنائے گا تو تمام عمر کے لیے غلام تصور ہوگا، اسی طرح وہ شخص بھی تاحیات غلام بن جائے گا جسے اس کے عزیزوں نے گروی رکھا مگر اس نے راہ فرار اختیار کی۔ اوپر ذکر کیے گئے ہر دو طرح کے افراد اگر ریاست سے فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑے گئے تو اس صورت میں بھی مستقل غلامی ان کا مقدر ٹھہرے گی۔

آریہ غلام کے لیے مراعات مخصوص ہیں' ان کی پابندی نہ کرنے والا اور غلاموں سے رقم ہتھیانے والا آریہ کو غلام بنانے کے جرم پر مقرر جرمانے سے نصف جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

اگر کسی نے ایک غلام گروی رکھا ہو اور وہ فرار ہو جائے' وفات پا جائے' کسی معذوری کی بنا پر کام کاج کے لائق نہ رہے یا کاہل الوجود ہونے کے سبب ناکارہ ہو تو اسے گروی رکھنے والا گروی رکھوانے والے سے وہ قیمت وصول کرنے کا حق رکھتا ہے جو اس نے اسے ادا کی تھی۔

خادموں کے حقوق (33) کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا جائے:

1- غلاموں کو پیشاب یا پاخانہ اٹھانے پر مامور نہ کیا جائے۔

2- استعمال شدہ کھانا ان سے نہ اٹھوایا جائے۔

3- غلام عورت ہو تو مالک برہنہ ہو کر نہاتے وقت اسے اپنے ساتھ نہ رکھے۔

4- غلام کو جسمانی تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

5- خادماؤں کی عصمت دری کرنا جائز نہیں ہے۔

مندرجہ بالا ضوابط کی پابندی نہ کرنے والے مالک کی وہ رقم ضبط ہو جائے گی جو اس نے غلام خریدتے یا گروی رکھتے وقت ادا کی ہوگی۔ اگر کسی خاتون ملازم جیسے دایہ' باورچن اور شراکت کاری کے اصول کے تحت کھیتی باڑی کرنے والے طبقے سے تعلق رکھنے والی خدمت گار کے ساتھ جنسی زیادتی کی جائے تو خادم اور مخدوم کے درمیان خدمت کا معاہدہ غیر موثر ہو کر رہ جائے گا اور ملازمین آزاد ہوں گے۔ اعلیٰ ذات سے تعلق رکھنے والے غلام کا مالک اگر اسے تشدد کا نشانہ بنائے تو وہ فرار ہونے کا حق رکھتا ہے۔ دایہ کی عصمت دری کرنے والے مالک کو پہلے درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ کسی کی خادمہ سے زیادتی کرنے والے کو درمیانے درجے کی سزا کا مستحق سمجھا جائے گا۔ اگر کوئی مالک رہن رکھی ہوئی خادمہ سے جنسی تعلقات قائم کرے تو اس کی وہ رقم فی الفور ضبط ہو جائے گی جو اس نے خادمہ کو گروی رکھتے وقت ادا کی تھی اور مخصوص رقم زر تلافی کے طور پر بھی وصول کی جائے گی جبکہ اس سے دگنا جرمانہ عائد ہوگا۔

آریہ غلام کی اولاد آریہ ہی کہلائے گی۔ غلام کو اپنی محنت کا معاوضہ وصول کرنے کا مکمل حق حاصل ہے لیکن یہ محنت وہ مالک کے عمومی کام اچھی طرح سرانجام دینے کے بعد کرے گا۔ اس کے علاوہ اپنی میراث کے حوالے سے بھی وہ تمام حقوق کا حامل ہوگا۔ وہ اپنا فدیہ ادا کرنے کے بعد از سرنو آزاد آریہ تصور ہوگا۔ اسی قانون کا اطلاق پیدائشی اور گروی رکھے گئے خدام پر بھی ہوگا۔

فدیہ سے مراد وہی رقم ہوگی جس کے عوض غلام کو بیچا گیا یا رہن رکھا گیا۔ عدالتی احکامات یا جرمانے کے طور پر غلام بنا ہوا آدمی بھی خدمت کے اوقات کے علاوہ محنت مشقت کرکے اپنا فدیہ ادا کرنے کے بعد آزادی کی نعمت سے سرفراز ہونے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

دوران جنگ گرفتار ہوکر غلام بننے والے آریہ فرد کی رہائی کا فدیہ اس خطرے کی مناسبت سے طے ہوگا جو اس کی گرفتاری کے وقت اس کی طرف سے گرفتار کرنے والوں کو لاحق تھا' بعض معاملات میں یہ فدیہ اس سے نصف بھی طے کیا جا سکتا ہے۔

آٹھ سال سے کم عمر غلام کو' جو پیدائشی غلام ہو' ورثے میں ملا ہوا' خریدا گیا ہو یا کسی بھی طرح حاصل کیا گیا ہو' اس کی مرضی کے خلاف نہ ریاست سے باہر رہن رکھا جائے اور نہ بیچا جائے۔ ایسے کمسن غلاموں کو گھٹیا کام کرنے پر مامور کرنے کا بھی مالک کو کوئی حق نہیں ہے۔ بغیر زچگی کا انتظام کیے حاملہ خادمہ کو رہن نہیں رکھا جائے گا' ان اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے مالک اور اسکے معاونین کو پہلے درجے کی سزا کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ زر فدیہ وصول پا کر بھی غلام کو آزاد نہ کرنے والا مالک 12 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا اور خادم کو بغیر کسی معقول وجہ کے اسیر رکھنے والے کے لیے بھی یہی سزا مقرر کی گئی ہے۔

غلام کے ترکہ پر اس کے اقرباء کا حق ہوگا اور اقرباء کے نہ ہونے کی صورت میں سب کچھ مالک کی ملکیت تصور کیا جائے گا۔

لونڈی کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد اگر اس کے مالک کے نطفہ سے ہو تو ماں اور بچہ آزاد تصور ہوں گے لیکن اگر ماں کو گزر اوقات کی مجبوری کے باعث مزید غلامی اختیار کرنی پڑے تو اس کے غلام بھائی اور بہن کو آزاد کر دیا جائے گا۔

ایک مرتبہ آزاد ہو جانے والے مرد یا عورت خدمت گار کو ان کی رضا کے برخلاف دوبارہ فروخت کرنے یا رہن رکھنے کے مرتکب افراد کو 12 پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

آقاؤں کے خدام کی بابت اختیارات

آقا اور خادم کے مابین طے پانے والے عہدنامے کی بابت ہمسائیوں کو علم ہونا چاہیے۔ خادم کو تنخواہ کے طور پر مقرر کردہ رقم ادا کی جائے گی۔ اگر تنخواہ طے نہ ہو تو کام کی نوعیت اور اسے سرانجام دینے میں صرف ہونے والے وقت کی مناسبت سے مروجہ شرح کو پیش نظر رکھ کر ایک معقول رقم کا تعین کرنا چاہیے۔ گوالے کو گھی کا دسواں حصہ اور تجارتی ملازم کو منافع کا دسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ معاوضہ پہلے سے مقرر نہ کیا جانے کی صورت میں بھی کھیت میں کام کرنے والے محنت کش کو فصل کا دسواں حصہ ملے گا۔

اپنی مرضی سے محنت کرنے والے ہنرمند، گلوکار، حکیم اور باورچی وغیرہ اتنا ہی معاوضہ پائیں گے جتنا متعلقہ کام کے ماہرین مقرر کریں یا مروجہ ہو۔

معاوضہ کی بابت جھگڑوں کا فیصلہ دونوں فریقوں کے گواہوں کی شہادتوں کی بنیاد پر ہوگا، گواہ کی عدم موجودگی میں آقا سے بحث کی جائے گی۔ جو مالک خادم کا معاوضہ ادا نہ کرنے کا مرتکب ثابت ہو اسے معاوضہ کی رقم سے دس گنا زائد جرمانہ ادا کرنا ہوگا یہ جرمانہ بعض حالات میں چھ پن بھی ہو سکتا ہے۔ معاوضہ میں خوردبرد کرنے پر بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

ہنگامی حالات میں گھرے ہوئے شخص کی جان اگر اس وعدے پر بچائی جائے کہ وہ اپنے بیٹے یا بیوی اور خود کو بھی بچانے والے کی غلامی میں دے گا تو وہ فدیہ کے طور پر قانونی ماہرین کی طے شدہ رقم ادا کرکے آزاد ہو سکے گا۔ مصیبت زدہ کی غلامی سے مشروط امداد کے تمام معاملات پر مندرجہ بالا اصول کا ہی اطلاق ہوگا۔

جسم بیچنے والیاں کسی ناروا اور غیر منصفانہ معاہدے پر اصرار نہیں کریں گی اور عہدنامہ کے مطابق خود کو دوسرے کی دسترس میں دینے کی پابند ہوں گی۔

باب: 14

شراکت کاری اور محنت کشوں کے معاملات سے متعلقہ قوانین

مزدوری وصول کر چکا مزدور کام کے معاملے میں سستی' غفلت اور لاپروائی برتے تو نہ صرف اسے کام مکمل کرنے تک روک کر رکھا جائے بلکہ 12 پن جرمانہ بھی کیا جائے۔ کام کے لیے نامناسب آدمی اور گھٹیا کام پر مامور افراد کے ساتھ رعایت بھی برتی جا سکتی ہے۔ ایسے افراد آجر کو کسی اور آدمی سے کام مکمل کروانے کی اجازت دے دیں۔ کام لینے والے کو تاخیر کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ازالہ زائد کام کر کے کیا جائے گا۔

اگر مزدور اور آجر کے درمیان معاہدہ ہو کہ آجر دیگر مزدور طلب نہیں کرے گا اور مزدور کام مکمل کرنے سے پہلے کہیں اور کام نہیں کرے گا تو آجر معاہدے کے تحت کام کرنے والے مزدور کی جگہ دوسرا مزدور نہیں لگا سکتا لیکن اس قسم کا معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں وہ آزاد ہوگا۔ ملازم کام نہ کرے یا آجر ملازم کو کام نہ دے تو دونوں پر بارہ پن جرمانہ عائد ہوگا۔

میرے استاد کا فرمان ہے کہ اگر کوئی آجر محنت کش سے کام نہ لے جبکہ وہ کام کرنے پر بخوشی تیار ہو تو تصور کیا جائے کہ مزدور نے کام کر دیا ہے۔

مگر کوٹلیہ کو اس اصول پر اعتراض ہے کیونکہ اجرت اسی کام کی ادا کی جاتی ہے جو کرنے کے لیے کہا جائے' جو نہ کہا جائے اس کا معاوضہ کیوں ادا کیا جائے۔ اگر کوئی آجر اپنے ملازم کو ایک کام پر لگائے' مزدور آدھا کام کر چکے اور مالک روک دے تو اس صورت میں کام کو مزدور کی طرف سے مکمل کیا گیا تصور کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آجر کام تسلی بخش نہ ہونے کے باعث بددل ہو جائے یا مزدور کو روکا نہ جائے تو وہ ضرورت سے

زیادہ کام کر کے آجر کے نقصان کا باعث بنے۔ اسی اصول کا اطلاق مزدوروں کے گروہوں پر بھی ہوتا ہے۔

محنت کشوں کو طے شدہ مدت کے بعد بھی ایک ہفتے کی مہلت دی جائے تاکہ وہ کام سرانجام دے سکیں اس کے بعد ان پر فرض ہوگا کہ وہ مزید آدمی کام پر مامور کر کے اسے مکمل کریں۔ کام ادھورہ چھوڑ کر جانا منع ہے' ایسا کرنے والے مزدوروں کو بارہ پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ کام کی جگہ سے کوئی چیز اٹھانا بھی اچھا نہیں اور اس حرکت کے مرتکب کو چوبیس پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

کاروباری اداروں میں کام کرنے والے محنت کشوں کے گروہ یا باہمی کام کرنے والے افراد معاوضہ کو آپس میں برابر بانٹ لیں یا ایسے انداز میں تقسیم کریں جو طے کرلیا گیا ہو تاکہ جھگڑے کا اندیشہ نہ رہے۔ تجارتی مال یا زرعی فصل کی تیاری پر مامور مزدوروں کو ان کے کام کی مناسبت سے ان کا حق دیا جانا چاہیے۔ کام کے دوران اگر کوئی محنت کش اپنی جگہ کسی دوسرے مزدور کو بھیج دے تو اس کی اجرت میں کوئی کٹوتی یا کمی نہ کی جائے۔

روزمرہ ضروریات کی اشیاء تیار کرنے پر مامور مزدوروں کو تیار مال کی مطابقت سے اجرت ادا کی جائے گی کیونکہ اس سے کام کا حتمی نتیجہ متاثر نہیں ہوتا۔

صحت مند مزدور بغیر کسی وجہ کے کام چھوڑ کر چلا جائے تو وہ 12 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ اپنے حصے کا کام سرانجام نہ دینے والے کو پہلی غفلت پر معاف کر کے آئندہ اتنا ہی کام دیا جائے جتنا وہ آسانی سے سرانجام دے سکے اور اجرت بھی کام کے حساب سے مقرر کی جائے۔ دوسری غلطی کرنے والے کو کام سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ جرم جتنا شدید ہوگا اتنا ہی زیادہ مجرم سزا کا حقدار ہوگا۔

قربانی کی رسوم اور متعلقہ امور

قربانی کی رسوم ادا کروانے والے پروہت باہمی سمجھوتے کے مطابق اپنی آمدن تقسیم کریں گے' مگر کسی کا خصوصی حصہ سب میں نہیں بانٹا جا سکے گا۔ اگر کوئی پروہت کسی تہوار کی رسوم ادا کروانے کے بعد وفات پا جائے تو اس کے ورثاء مقررہ دان کے حقدار ٹھہریں گے لیکن انہیں مقررہ دان کا صرف پانچواں حصہ ہی مل سکے گا۔ سوم کی خریداری کی

رسوم کے بعد مرنے والے پروہت کے وارثوں کو مقررہ معاوضے کا چوتھا حصہ ملے گا۔ قربانی کی بعض رسوم میں مرحوم پروہت کے وارث مخصوص معاوضہ کا ایک تہائی' نصف' تین چوتھائی یا مکمل زر وصول کریں گے۔ ایک آدھ کو چھوڑ کر تمام رسوم ادا کرنے والے پروہت کو دان دیتے ہیں۔ مرحوم پروہت کی جگہ پر مامور دیگر پروہت اور متوفی کے رشتہ دار دس دن رات تک مسلسل اس کی آخری رسومات میں مشغول رہیں گے۔ قربانی کروانے والا وفات پا جائے تو پروہت رسوم پوری کروانے کے بعد اپنے نذرانے سمیٹ کر جائیں۔ قربانی کی رسوم نامکمل ہونے کے باوجود کسی وجہ سے اگر گھر کا مالک پروہت کو الگ کر دے تو اسے اول درجے کی تعزیر کا حقدار سمجھا جائے گا۔ ایسے شخص کے لیے جس نے کبھی قربان گاہ کی آگ روشن کی نہ قربانی کروائی جرمانے کی شرح بالترتیب سو اور ہزار پن ہے۔ پہلے قربانیاں کروانے والے پر بھی اس ضمن میں ایک ہزار پن جرمانہ عائد ہو گا۔

جن لوگوں کی بری عادات مذہبی تقریبات کے مخصوص تقدیسی ماحول سے مطابقت نہ رکھتی ہوں انہیں قربانی کی رسوم سے نکال دینا ہی بہتر ہے' اسی نوعیت کے چند افراد مندرجہ ذیل ہیں۔

1- شرابی۔

2- شودر عورت کو گھر میں رکھنے والا۔

3- برہمن کا قاتل۔

4- استاد کی رفیقہ حیات سے جنسی تعلقات قائم کرنے والا۔

5- ناجائز تحفے وصول کرنے والا۔

6- رسوم کو بد سلیقگی سے ادا کروانے والا۔

7- چوری کرنے کا عادی۔

باب: 15

تجارت میں بد معاملگی اور متعلقہ قواعد و ضوابط

سامان فروخت کرنے کے باوجود اسے اپنے ہی قبضے میں رکھنے والا تاجر جرمانے کے طور پر 12 پن ادا کرنے کا پابند ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ مال خراب' خطرناک یا ناپسندیدہ نہ ہو۔

جس چیز کی اصل میں خامی رہ گئی ہو اسے خراب مال قرار دیا جائے گا۔ خطرناک مال وہ ہوتا ہے جس کے بارے میں خدشات ہوں کہ اسے حکومت ضبط کرلے گی' چور لے اڑیں گے' آگ سے جل جائے گا یا سیلاب سے تباہ ہو جائے گا۔ خامیوں سے بھرپور بیمار افراد کا تیار کیا ہوا مال ناپسندیدہ کہلاتا ہے کیونکہ اس میں خوبیاں موجود نہیں ہوتیں۔

فروخت کالعدم کرنے کے لیے تاجروں کو ایک رات' کسانوں کو تین رات' گوالوں کو پانچ رات اور متفرق یا قیمتی اشیاء کے معاملے میں سات راتوں تک کی مہلت ہوگی۔

ایسا مال جس کے جلد خراب ہونے کا احتمال ہو اسے فوراً" فروخت کردیا جائے تاکہ بیچنے اور خریدنے والا دونوں نقصان سے بچ جائیں۔ اسی نوعیت کا مال اگر کسی دوسری جگہ سٹور ہو جہاں اس کے جلد خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو فروخت روکی بھی جا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا قانون پر عمل نہ کرنے والا 24 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا اور اگر جرمانہ ادا نہ کرنا چاہے تو اس کے متبادل کے طور پر مال کا دسواں حصہ بطور تاوان ادا کرے گا۔ بلاوجہ یا بغیر کسی عیب کے خریدی ہوئی چیز واپس کرنے والا 12 پن جرمانہ ادا کرنے کا سزا وار ٹھہرایا جائے گا۔ مال کو فروخت کرنے والے تاجر پر جو قاعدے قوانین لاگو ہوتے ہیں انہی کا اطلاق خریدنے والے پر بھی ہوتا ہے۔

بیاہ کا عہد نامہ

برہمن، ویش اور کھتری ذاتوں میں پانی گرہن کے رواج اور ہاتھ تھامنے سے قبل بیاہ کو منسوخ کیا جا سکتا ہے جبکہ شودروں میں ابتدائی ملاپ کے بعد بھی میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہونے کا حق محفوظ رکھتے ہیں سمیت ان جوڑوں کے جو پانی گرہن کی رسم پوری کر چکے ہوں۔

اگر بیوی کے بارے میں انکشاف ہو کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے پہلے ہی کسی اور مرد کے ساتھ ہم بستری کر چکی ہے تو اس سے علیحدگی اختیار کی جا سکتی ہے۔ باکردار، پاک باز اور شریف میاں بیوی کو الگ نہیں کیا جائے گا۔ لڑکی کے شادی سے پہلے اگر کسی سے ناجائز جنسی تعلقات رہے ہوں اور اس کی شادی کرتے وقت گھر والے اس بات کو خفیہ رکھیں تو انہیں نہ صرف 96 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا بلکہ وہ اس رقم سے بھی محروم ہو جائیں گے جو شادی کے عوض انہوں نے دلہن کے سسرالیوں سے وصول کی۔ اس کے ساتھ ساتھ لڑکی کی ہنگامی حالات میں گزر بسر کے لیے مخصوص کیے جانے والے اثاثہ پر بھی ایسے افراد کو کوئی حق نہ ہو گا۔ اگر مندرجہ بالا تفصیلات لڑکے بارے میں خفیہ رکھی جائیں تو اس کے گھر والوں کو لڑکی کے وارثوں سے دگنا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا، یعنی وہ بطور جرمانہ 192 پن ادا کریں گے اور ساتھ ہی دلہن کی گزر اوقات کے لیے مخصوص رقم اور اس دولت سے بھی محروم ہو جائیں گے جو انہوں نے شادی کے وقت لڑکی کے ورثاء کو ادا کی تھی۔ (آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ پہلی قسم کی رقم کو شلک اور موخرالذکر کو استری دھن کہتے ہیں) شادی کے عہد ناموں کے بارے میں اجمالی بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

دوپائے جانوروں کی فروخت کے معاملات

چوپائے یا دوپائے جانوروں کی بیماریوں یا خامیوں کو تندرستی اور خوبیاں بتا کر دھوکے سے ان کو فروخت کرنے والا بارہ پن جرمانہ ادا کرے گا۔ جانوروں کی فروخت کے معاہدے پندرہ یوم جبکہ بطور غلام یا خادم انسانوں کو بیچنے کے عہد نامے ایک سال کی مدت کے اندر کالعدم کیے جا سکتے ہیں کیونکہ اس دوران ان کی خوبیاں اور خامیاں اچھی طرح واضح ہو چکی

ہوتی ہیں۔

اس نوعیت کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لیے معززین کی ایک کمیٹی انصاف اور مساوات کے اصول کے تحت اپنے فرائض ادا کرے گی۔

باب: 16

معاملات ملکیت اور متعلقہ امور

قرض کے سلسلہ میں لاگو ہونے والے قواعد کا اطلاق دان کے حوالہ سے اٹھنے والے جھگڑوں پر بھی ہوگا۔ متنازعہ تحائف کسی تیسرے شخص کے پاس امانت کے طور پر منتقل کر دیے جائیں گے۔ جو آدمی اپنی تمام جائیداد' بیٹے' زوجہ یا خود کو کسی کی نذر کردے اسے اس عہدنامے کی منسوخی کا سبب بننے والے تمام معقول معاملات ثالثوں کے سامنے ظاہر کرنے ہوں گے۔

مندرجہ ذیل معاملات کی منسوخی کے سلسلہ میں فیصلہ کرنے والے یہ امر پیش نظر رکھیں کہ فریقین میں سے کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

1- بدی کے معاملات میں بطور امداد دی جانے والی رقم۔

2- رغبت نہ رکھنے والے افراد کو جنسی اختلاط کی ترغیب۔

3- نہ اہل افراد کی مالی امداد۔

سادہ لوح افراد کو ہراساں کرکے مقدمات میں ملوث کرنے' خوار کرنے اور ناجائز دباؤ ڈال کر جبری طور پر امداد یا بھتہ وصول کرنے والے افراد کو وہی سزا ملے گی جو چوری پر مقرر ہے۔ یہی سزا ان لوگوں کو بھی ملے گی جو کسی شخص کے دباؤ' دھمکی یا دھونس میں آکر اسکا معمول بنیں گے۔

بادشاہ سے سرکشی اور کسی کو معتوب کرنے کے عمل میں شرکت ایسے جرائم ہیں جن پر مجرم کو انتہائی سزا دی جا سکے گی۔ ترکے کے وارث پر' متوفی کی طرف سے دی جانے والی کسی ضمانت کی پابندی' اس کی مرضی کے خلاف عائد نہیں کی جا سکتی۔ ترکہ کے وارث پر متوفی کی طرف سے شراب اور شہوت پرستانہ سرگرمیوں کے دوران کیے وعدے پورے کرنا لازمی نہیں ہے۔

غیر مملوکہ اثاثہ اور اس کی خرید و فروخت کے امور

کسی کھو چکی چیز کا مالک اگر گمشدہ چیز کسی کے پاس دیکھے تو اسے عدالت کے ذریعے گرفتار کروا سکتا ہے۔ اگر خدشہ ہو کہ عدالت سے رجوع کرنے کے دوران وہ شخص ہاتھ سے جاتا رہے گا تو گمشدہ چیز کا مالک اسے خود قابو کر کے عدالت میں پیش کرنے کا حق رکھتا ہے۔ عدالت کا حاکم اس معاملے میں تفتیش کرتے ہوئے ملزم سے یہ سوال کرے:

"تمہارے پاس یہ چیز کہاں سے آئی ہے؟"

اگر ملزم یہ کہے:

"میں نے خریدی ہے لیکن بیچنے والے کو پیش نہیں کر سکتا۔" تو اسے رہا کر دیا جائے اور متنازعہ چیز کو بحق سرکار ضبط کر لیا جائے۔ لیکن فروخت کرنے والا' اگر کسی دوسرے فرد کو جس سے اس نے متنازعہ چیز خریدی تھی پیش نہ کر سکے تو چیز اس سے چھیننے کے ساتھ ساتھ اسے چوری کے جرم کی مطابقت سے مقرر سزا بھی دی جانی چاہیے۔

چرائی ہوئی اشیاء لیکر فرار یا روپوش ہونے والا اشیاء کے ضائع ہونے اور اپنے گرفتار ہونے کی صورت میں نہ صرف مال کی قیمت ادا کرنے کا پابند ہو گا بلکہ اسے وہ سزا بھی بھگتنا پڑے گی جو چور کے لیے مخصوص ہے۔ کسی متنازعہ چیز کا مالک اگر دلائل اور ثبوتوں کے ساتھ اپنی ملکیت ثابت کرے تو اس کا مال اسے لوٹا دیا جائے گا لیکن ملکیت کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی جو شخص کسی چیز پر اپنی ملکیت ثابت نہ کر سکے اسے متنازعہ چیز کی عمومی قیمت سے پانچ گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر ادا کرنا پڑے گی۔ اس صورت میں مال سرکار ضبط کر لے گی۔

عدالت سے پیشگی اجازت لیے بغیر کسی گمشدہ چیز پر قبضہ کرنے والا اول درجے کی تعزیز کا مستحق سمجھا جائے گا۔ مسروقہ یا گمشدہ مال کو محصولات' وصول کرنے کی غرض سے قائم چوکی پر رکھا جائے اگر چھ ہفتوں تک کوئی شخص اس کی ملکیت کا دعویٰ نہ کرے تو مال راجہ کی ملکیت سمجھا جائے گا۔

دو پائے جاندار پر اپنی ملکیت ثابت کرنے والا قبضہ لینے سے قبل پانچ پن فدیہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ اکہرے کھر والے جانداروں کا فدیہ فی کس چار پن مقرر ہو گا' گائے اور

بھینس وغیرہ کے لیے یہ شرح دو پن ہے اور دیگر چوپایوں کے معاملے میں چوتھائی پن فدیہ کے طور پر وصول کیا جائے گا۔ انتہائی قیمتی اشیاء کی ملکیت ثابت کر کے انہیں واپس اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے مالک ان کی مجموعی قیمت کا پانچ فیصد ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ چوروں کے قبضہ سے واپس نہ آنے والی اشیاء کی تلافی کی رقم بادشاہ اپنی جیب سے ادا کرے گا اور ایسا مال ان کے مالکوں تک فوراً" پہنچا دیا جائے گا جو بادشاہ دشمنوں یا جنگل سے لیکر آئے گا۔ اگر بادشاہ خود مسروقہ سامان واپس لینے کی غرض سے چوروں کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تو کسی ایسے بہادر کو بھیجے جو اس مقصد کی تکمیل کے لیے تیار ہو' یہ بھی نہ ہو سکے تو مسروقہ اشیاء کی قیمت بادشاہ خود مالکوں کو ادا کرے گا۔ دشمن ملک سے دولت لوٹ کر اپنے وطن لانے والا بہادر کل رقم میں سے صرف اتنی ہی وصول کرے گا جتنی کہ بادشاہ بخوشی اسے بخش دے گا لیکن اس میں کسی آریہ نسل کے فرد کی جان یا سنیاسیوں' برہمنوں اور دیوی دیوتاؤں کی املاک شامل نہ ہوں گی۔

ملکیت کا تصور

ملک کو چھوڑ کر جانے والے افراد اپنی ان املاک کے بدستور مالک تصور ہوں گے' جو وہ اپنے ملک میں رکھتے تھے۔ مالک اگر دس سال تک اپنی ملکیت کو واپس طلب نہ کرے تو وہ اسی کی ملکیت ہو گی جس کے قبضہ میں ہو گی لیکن اس اصول کا اطلاق ملک چھوڑ کر جانے والے افراد' معذوروں' نابالغ افراد اور معمر آدمی پر نہیں ہوتا۔

بیس برس تک دوسروں کے قبضہ میں رہنے والی عمارات کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اگر ملک کا بادشاہ موجود نہ ہو اور اس کی املاک پر اس کے رشتہ دار' پجاری یا غیرمذہبی لوگ قبضہ کر لیں تو وہ قبضہ تصور نہ ہو گا بلکہ ملکیت حسب سابق بادشاہ ہی کے نام ہو گی۔ بادشاہ اور مذہبی رہنماؤں کی ملکیت جو انہوں نے رہن' کھلی امانت یا سربمہر امانت کی صورت میں کسی کے حوالے کی ہو وہ بھی طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اصل مالک کی ہی تصور ہو گی۔ بادشاہ کے معاملے میں دفینوں اور مملکت کی حدود کے سلسلہ میں بھی یہی اصول لاگو ہو گا۔

مقدس مقامات کی وسیع و عریض حدود میں مختلف دینی رجحانات کے افراد امن و سکون سے آباد ہو سکتے ہیں' ان کا فرض ہو گا کہ نئے آنے والے فرد کی رہائش کے لیے جگہ نکالیں

ورنہ خود اسی جگہ سے نکل جائیں' خود نہ نکلیں تو ریاستی اہلکار انہیں اٹھا کر باہر پھینکیں۔

جنگلوں کے باسی' بیراگی افراد' سنیاسی لوگوں اور ویدوں کی تعلیم حاصل کرنے والے غیرشادی شدہ طلباء کے اثاثے ان کے انتقال کر جانے کی صورت میں بالترتیب ان کے روحانی استاد' شاگرد' بھائی یا ہم مکتب کو ملیں گے۔ اگر کسی بہت بڑی روحانی ہستی کو بادشاہ کی طرف سے جرمانہ ادا کیا جائے تو وہ عظیم شخصیت راجا کے لیے اتنے دنوں تک اپواس' اشنان' اگنی ہوتر (34) یا پوجا کی رسوم ادا کرے جتنے پن جرمانہ تھا۔ اس عمل کو "مہا کچھ وردھن" کہتے ہیں۔ سونا اور رقم نہ رکھنے والے منحوس بھی اسی طرح روزہ رکھ سکتے ہیں۔ چوری کرنے' کسی پر ناجائز الزام عائد کرنے' عورت کے اغوا میں ملوث افراد اور کسی کو زدوکوب کرنے والے مجرم پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوگا کیونکہ انہیں ہر صورت میں وہ سزا بھگتنا ہوگی جو ان کے جرم سے مطابقت رکھتی ہوگی۔

ریاست کا حکمران متقی اور نیک انسانوں کی غیراخلاقی اور غیرقانونی حرکات پر انہیں جرمانے کرے گا تاکہ نازیبا کارروائیوں کا انسداد ممکن ہو سکے کیونکہ حکمران کو تباہ و برباد کرنے والے عوامل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی ریاست میں بدی نیکی کو مغلوب کرلیتی ہے۔

باب: 17

جبراً" یا دھوکہ دہی سے لوٹ مار

مال و متاع یا اشخاص کو اچانک حملہ کر کے قبضہ میں کرنا ساہَس (35) کے زمرے میں آتا ہے اور چوری کسی کے سامان کو دھوکہ دے کر حاصل کرنا ہے۔

منو کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ لوٹے جانے والے کم قیمت یا قیمتی جواہرات اور دیگر سامان پر جرمانہ ان کی قیمت کے برابر ہونا چاہیے جبکہ اشانا کے پیروؤں کے مطابق مجرم کو اس سامان کی قیمت سے دگنا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا جو اس نے لوٹا تھا۔

لیکن کوٹلیہ کے نزدیک جرمانہ ہمیشہ جرم کی شدت کے حساب سے ہی مقرر ہونا چاہیے۔ سبزیاں، پھل، پھول، بانس، برتن اور کھانے پینے کی اشیاء کو چوری کرنے والے سے وصول کیا جانے والا جرمانہ 12 سے 24 پن تک ہونا چاہیے۔ قیمتی اشیاء کی چوری کی صورت میں یہ شرح 24 سے 48 پن مقرر کی جائے گی۔ قیمتی اشیاء سے یہاں مراد لوہا، لکڑی، رسی بٹنے کا سامان، مویشی اور کپڑا وغیرہ ہیں۔ ہاتھی دانت، منقش برتنوں، کانسی، شیشہ، پیتل، تانبا وغیرہ چوری کرنے والے مجرم سے 48 سے 96 پن بطور جرمانہ وصول کیے جا سکتے ہیں۔ یہ جرمانہ پہلے درجے کی تعزیر میں شامل ہے۔

بڑے مویشیوں، انسانوں، کھیتوں، مکانات، سونے، چاندی، نقدی، اعلیٰ پارچہ جات اور اسی طرح کا دیگر سامان چوری کرنے والے کو 200 سے پانچ سو پن تک جرمانہ ادا کرنا ہوگا، یہ جرمانہ درمیانے درجے کی تعزیرات میں شمار کیا جاتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ انسانوں کو بلاوجہ قید کرنا یا جو کسی معقول سبب سے قید ہیں انہیں رہا کرنا اور ایسے کاموں میں معاونت کرنے کا مرتکب ہونا سنگین جرم ہے اور اس معاملے میں ملوث مجرم پر 500 سے 1000 پن تک جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ یہ انتہائی درجہ کی سزا کی ذیل میں آتا ہے۔

ایسا مجرم جو منصوبہ بندی خود کرے اور ڈاکہ مارنے کے لیے دوسرے افراد کو استعمال کرے اسے لوٹے جانے والے مال کی قیمت سے دگنی رقم بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگی۔ ڈکیتی میں معاون ایسا شخص جو کسی اور کو بھی اس کی جملہ ضروریات پورا کرنے کا لالچ دے کر اس مکروہ فعل میں مددگار بنائے' اسے لوٹے جانے والے مال کی کل قیمت سے چار گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر ادا کرنا ہوگی۔

برہسپتی کے پیروکار یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ڈکیتی میں مددگار شخص کسی سے یہ طے کرے کہ ڈکیتی کے عمل میں شریک ہونے پر میں تجھے اتنا سونا دوں گا اور پھر ڈکیتی کسی اور سے کروائے تو اس سے طے شدہ سونا بھی وصول کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس جرم کی مناسبت سے طے کیا گیا جرمانہ بھی لیا جانا چاہیے۔

مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ اگر مددگار غصے' نشے او بے ہوشی کی حالت میں ہونے کا عذر کر کے نرمی کی درخواست کرے تو اسے اتنی ہی سزا دی جائے جو ڈکیتی کے جرم کی سزا کے سلسلے میں مذکور ہے۔

سو پن سے کم جرمانہ پانے والے مجرمان سے ریاست کا حکمران آٹھ فیصد مزید رقم چاندی کی صورت میں وصول کرے گا اور 100 پن سے زیادہ جرمانہ ادا کرنے والوں کو پانچ فیصد مزید رقم بطور بیاج دینی ہوگی۔ یہ دونوں صورتیں عوام میں جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر بالکل جائز ہیں۔ دوسرے پہلو سے غور کریں تو قدرتی طور پر حکمران کو بھکانے والے افراد بھی ریاست ہی میں موجود ہوتے ہیں اور اپنی شرانگیز حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔

باب: 18

اہانت

غیبت' عزت نفس مجروح کرنا' دھونس دھمکی' بدنام کرنا (ازالہ حیثیت عرفی) کہلاتا ہے۔

کسی کے عیوب بدنی' عادات' قابلیت' پیشہ یا ذات کے متعلق جملہ کسنا عادات بد میں شمار ہوتا ہے اگر بات اتنی ہی کہی جائے جتنی کہ سچ ہو جیسے کسی لنگڑے کو لنگڑا کہہ دینا' تو جرمانہ تین پن ہوگا۔ اگر جھوٹے نام سے پکارا جائے تو چھ پن۔ اگر کسی اندھے پر پھبتی کسی جائے کہ واہ کیا حسین آنکھیں ہیں یا یہ کہنا کہ کیا خوب صورت دانت ہیں تو جرمانہ بارہ پن ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی کوڑھی' کودن' یا نامرد کو ان کے مرض وغیرہ کا طعنہ دیا جائے تو اسی قدر جرمانہ عائد کیا جائے۔ ہم پلہ لوگ باہم دشنام طرازی کریں چاہے جھوٹے یا سچے ان پر بھی جرمانہ ہونا چاہیے جو بارہ پن سے شروع ہو۔ اگر کوئی اپنے سے بڑے رتبہ والے کو گالی دے تو جرمانہ دوگنا ہونا چاہیے' اپنے سے کم رتبہ کو گالی دینے کی صورت میں جرمانہ نصف ہوگا۔ کسی کی بیوی پر بہتان باندھنے پر بھی جرمانہ دگنا ہونا چاہیے۔ اگر ایسا لاپروائی یا نشے کی کیفیت میں ہو تو جرمانہ نصف ہوگا۔

اس بات کا فیصلہ کہ کوڑھ یا پاگل پن کا الزام درست ہے یا غلط' طبیب یا ہمسائے کریں گے۔ نامردی کی گواہی عورتیں دیں گی یا پیشاب کے معائنہ سے یا اگر فضلہ پانی سے بھی رقیق پایا جائے۔

اگر برہمن' کھتری' ویش' شودر اور ادھرمیوں میں سے کوئی اپنے سے برتر ذات کے فرد کی عادات و اطوار کا مذاق اڑائے تو جرمانہ تین پن سے شروع ہوگا اور بتدریج بڑھتا چلا جائے گا۔ اگر برتر ذات والا کم تر ذات والے کو گالی دے تو جرمانہ دو پن کے حساب سے فی

درجہ گھٹتا جائے گا۔

تحقیر آمیز جملے مثلاً "بدبرہمن" بھی جرمانے کی زد میں آتے ہیں۔ یہی قانون دوسری قسم کی تذلیل و توہین پر بھی لاگو ہوں گے۔ مثلاً "کسی علم کے ماہر پر یا بہروپیوں کے پیشے پر، ہنرمندوں، میراثیوں کے کام یا غیر قوم کی قومیت پر طنز کرنا جیسے پراجنکا یا گندھارا وغیرہ کہنا۔ اگر کوئی کسی کو دھمکی دے کہ میں یہ کر دوں گا اور وہ کردوں گا تو اس پر اس سے نصف جرمانہ عائد ہو جو اس جرم کے ارتکاب پر عائد ہوتا اگر کوئی اپنی دھمکی کو سچ کر دکھانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، غصے یا نشے کی حالت میں ہو تو اس پر بارہ پن جرمانہ، جو عمل کر دکھانے پر قادر ہو اور دشمنی کی وجہ سے کسی کو دھمکی دے اسے تاعمر اس شخص کی زندگی کے تحفظ کی ضمانت دینا پڑے گی جسے دھمکی دی گئی۔

اپنی ذات یا بستی کو بدنام کرنے پر پہلے درجے کی سزا واجب ہوگی۔ اپنے گروہ یا جماعت کو رسوا کرنے پر دوسرے درجے کی سزا، دیوتاؤں یا دیویوں کو بدنام کرنے کی صورت میں انتہائی درجے کی سزا۔

باب: 19

جسمانی تکلیف پہنچانا

مس کرنا، ضرب لگانا اور تکلیف پہنچانا جارحانہ سلوک کی ذیل میں آتے ہیں۔ اگر کوئی ہاتھ، مٹی، راکھ، گرد سے کسی کو ناف کے نیچے چھوئے تو اس پر تین پن جرمانہ ہوگا۔ غلیظ چیز سے چھوئے جیسے تھوک یا پاؤں تو جرمانہ چھ پن۔ لعاب دہن، پیشاب یا گو کا چھینٹا دے یا داغ لگائے تو بارہ پن۔ ناف سے اوپر ایسا ہی کرے تو جرمانہ دوگنا اور سر پہ پھینکے تو چہار گنا ہو جائے گا۔ اگر یہی کچھ کسی برتر ذات والے کے ساتھ کیا جائے تو جرمانہ دوگنا ہوگا اور کم تر ذات والے کے ساتھ مذکورہ بالا جرمانوں کا نصف۔ اگر یہی حرکت کسی کی بیوی کے ساتھ کی جائے تو جرمانہ دوگنا ہوگا۔

ایسا اگر ناسمجھی سے، نشے یا بے ہوشی کی کیفیت میں ہو تو جرمانہ نصف کردیا جائے گا۔ کسی کے پاؤں دامن، ہاتھ یا بال پکڑنے پر جرمانہ چھ پن سے شروع ہوگا۔ بھینچنا، دبانا، دھکا دینا، گھسیٹنا اور اوپر چڑھ کر بیٹھ جانا، ان سب حرکتوں پر پہلے درجے کے جرمانے عائد ہوں گے۔ کسی کو دھکا دے کر گرا دینے اور فرار ہو جانے کا متذکرہ بالا جرمانوں سے نصف جرمانہ ہوگا۔

کوئی شودر جس ہاتھ یا پاؤں سے برہمن کو مارے وہ قطع کردیا جائے۔ مار پیٹ کے عوض زرتلافی دلایا جائے اور متذکرہ بالا چھونے کے جرمانے کا نصف جرمانہ، یہ قانون چنڈالوں اور ادھرموں پر بھی عائد ہوگا۔ ہاتھ سے مارنے پر تین سے بارہ پن تک جرمانہ پاؤں سے زدوکوب کرنے کی صورت میں دوگنا۔ کسی چیز سے مارنے پر جس کے نتیجے میں سوجن ہو جائے پہلے درجہ کی سزا ملنی چاہیے۔ ایسی ٹھوکر پر جس سے جان کو خطرہ لاحق ہو دوسرے درجے کی سزا دی جائے۔

لکڑی، کیچڑ، پتھر، لوہے کی سلاخ یا رسی سے ایسی ضرب لگائی جائے کہ خون نہ بہے تو

چوبیس پن جرمانہ۔ خون نکلے تو دگنا۔ کسی کو مار مار کر مرنے کے قریب پہنچا دینا' چاہے خون نہ نکلے اور کوئی عضو بھی نہ ٹوٹے' کان اکھاڑ دینا' ناک کاٹ ڈالنا اور گوشت میں گہرا زخم کرنا پہلے درجے کی سزا کے مستحق جرائم ہیں۔ ران یا گردن میں ضرب لگانا' آنکھ زخمی کرنا یا ایسی تکلیف پہنچانا جو کھانے پینے' بولنے یا چلنے پھرنے میں رکاوٹ کا باعث بنے ان جرائم کا مجرم نہ صرف اوسط درجہ کی سزا کا مستحق ہوگا بلکہ اس سے زر تلافی بھی لیا جائے گا' جو معالجہ کے لیے کافی ہو۔

اگر وقت اور مقام' مجرم کی فوری گرفتاری میں رکاوٹ کا باعث بنیں تو بدمعاشوں کا سدباب کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ بہت سے لوگ مل کر کسی کو ماریں پیٹیں تو ان پر جرمانہ دگنا عائد ہوگا۔ میرے استاد کے بقول بہت پرانے جھگڑے اور مار پیٹ کے قضیے کو نہیں چھیڑنا چاہیے لیکن کوٹلیہ کی رائے میں مجرم کو کبھی معاف نہیں کرنا چاہیے۔ میرے استاد کی رائے ہے کہ جو سب سے پہلے فریاد کرے وہی سچا ہوگا کیونکہ آدمی نقصان اٹھا کر ہی عدالت کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے۔ مگر کوٹلیہ اس سے متفق نہیں ہے۔ فریاد خواہ کوئی پہلے کرے یا بعد میں' فیصلہ گواہوں کی رو سے ہوگا۔ شاہدوں کے نہ ہونے کی صورت میں ضرب کی نوعیت اور دوسری کیفیتوں سے مسئلے پہ روشنی پڑے گی۔ اگر ملزم جس پر حملے کا الزام ہو اسی روز صفائی نہ پیش کر سکے تو فیصلہ اسی دن سنا دینا چاہیے۔ اگر کوئی دنگا فساد سے فائدہ اٹھا کر کسی کا مال لے اڑے تو اس پر دس پن جرمانہ کیا جائے گا۔ کم قیمتی چیزوں کو نقصان پہنچانے کی صورت میں معاوضہ ان اشیاء کی قیمت کے برابر ہوگا اور زر تلافی علیحدہ ہوگا جو زخمی کو دیا جائے گا۔ قیمتی اشیاء کے نقصان پر تلافی نقصان اور ان کی قیمت سے دوگنا زیادہ جرمانہ۔ کپڑے' سونا' سونے کے سکے' برتن یا تجارتی مال کو نقصان پہنچانے کی صورت میں پہلے درجے کی سزا علاوہ ازیں تاوان لیا جائے گا۔

ہمسائے کی دیوار کو دھکا دے کر نقصان پہنچانے پر تین پن جرمانہ۔ اس میں راستہ بنانے یا گرا دینے کی صورت میں چھ پن اور دیوار کی تعمیر و مرمت کا خرچ۔ کسی کے گھر میں نقصان پہنچانے والی اشیاء پھینکنے پر بارہ پن جرمانہ اور ایسی چیز پھینکنے پر جو زندگی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہو پہلے درجے کی سزا سنائی جائے۔

چھوٹے جانوروں کو ڈنڈے وغیرہ سے مارنے پر ایک یا دو پن جرمانہ لگایا جائے۔ خون

نکالنے کی صورت میں دوگنا جرمانہ علاوہ ازیں مرہم پٹی کا خرچہ بھی وصول کیا جائے۔ شہر کے قریب لگے کسی باغ کے پھل دار درختوں کے شگوفے یا پتے توڑنے کی صورت میں چھ پن جرمانہ عائد ہوگا۔ انہیں درختوں کی چھوٹی شاخوں کو کاٹنے کی صورت بارہ پن اور بڑی شاخوں کو کاٹنے پر چوبیس پن' تنے کو کاٹ ڈالنے کی صورت میں محولہ بالا جرمانوں سے دو چند جرمانہ عائد ہوگا۔ یہی قانون ان درختوں کے لیے بھی ہے جو یاترا کی جگہوں جوگیوں کے ٹھکانوں ' شمشانوں یا قبرستانوں میں لگے ہوئے ہوں۔ ایسے درخت جو سرحدوں کی نشاندہی کرتے ہوں یا جن کی عبادت کی جاتی ہو یا وہ جو شاہی جنگلوں میں اگائے گئے ہوں ان کے ساتھ متذکرہ بالا سلوک کرنے کی صورت میں اوپر بیان کیے گئے جرمانوں سے دوگنا زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

باب:20

جواء اور دوسرے جرائم

چوروں اور مخبروں وغیرہ پر نظر رکھنے کی غایت سے جوا خانوں کا داروغہ ایک مقام قماربازی کے لیے مختص کر دے گا۔ اگر کوئی اس جگہ کے علاوہ کہیں اور جوا کھیلے تو 12 پن جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ میرے استاد کا فرمان ہے کہ جیتنے والے کو پہلے درجہ کی سزا اور ہارنے والے کو درمیانے درجہ کی سزا دی جائے کیونکہ نابلد ہونے کے باوجود ہارنے والے کو جیتنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ وہ اپنی ہار کو برداشت نہیں کر سکتا۔

لیکن کوٹلیہ کی رائے مختلف ہے کیونکہ ہارنے والے کی سزا دگنی کردی گئی تو کوئی بادشاہ کے پاس فریاد کرنے نہیں آئے گا۔ جبکہ قمارباز ہوتے ہی دھوکے باز ہیں۔ اس لیے قمار خانے کا منتظم انصاف سے کام لیتے ہوئے ایک کاکنی فی جوڑ کے حساب سے پانسے دے گا۔ اگر دیے ہوئے پانسے کی جگہ کوئی دوسرا پانسا ڈالا گیا تو بارہ پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ دھاندلی کرنے والا قمارباز چوری اور فریب دہی کی سزا پائے گا اور اس کی جیتی ہوئی رقم بھی ضبط ہوگی۔

منتظم قمارخانہ جیتنے والوں سے صرف جیتے ہوئے داؤ کا پانچ فیصد وصول کرے گا۔ اس کے علاوہ پانسے اور دوسری سہولتیں وہ مہیا کرے گا یعنی پانی' ٹھکانہ وغیرہ نیز لائسنسی فیس۔ وہ چیزوں کو گروی رکھنے یا خرید و فروخت کا بھی مجاز ہے۔ اگر وہ ہاتھ کی صفائی اور دوسری دھوکہ دہی کو سختی سے نہ روکے تو خود اس پر بھی دگنا جرمانہ عائد ہوگا۔ یہی اصول شرط بدلنے اور بازی لگانے پر بھی لاگو ہوں گے۔ سوائے ان شرائط کے جو علم و فن میں بازی لے جانے کے لیے بدلے جائیں۔

متفرق جرائم

اگر کوئی شخص مانگی ہوئی' کرائے پر لی ہوئی یا امانت رکھوائی ہوئی کوئی چیز مقررہ وقت یا

جگہ پر واپس نہ کرے' مقررہ قانون کے برعکس سوا گھنٹے سے زیادہ سائے میں بیٹھے' برہمن ہونے کا بہانہ بنا کر فوجی چھاؤنی سے گزرے یا دریا پار کرنے کا ٹیکس ادا نہ کرے۔ اور چیخ کر اپنے ہمسائے کو لڑنے کے لیے بلائے تو اس پر جرمانہ 12 پن ہو گا۔ اگر کوئی شخص کسی کو پہنچانے کے لیے دی جانے والی چیز نہ پہنچائے اپنے بھائی کی بیوی کا ہاتھ پکڑ کے کھینچے۔ کسی دوسرے کی داشتہ سے تعلقات رکھے' ناقص مال بیچے' کسی مکان کا قفل توڑے اردگرد کے چالیس ہم سایوں میں سے کسی کو تکلیف پہنچائے تو اس پر اڑتالیس پن جرمانہ ہو گا۔

جب کوئی شخص کسی جائیداد کا کرایہ لینے پر مقرر ہو اور اس میں خیانت کرے' آزاد' خودمختار بیوہ کی عزت لوٹے' چنڈال ہو کر آریہ عورت کو ہاتھ لگائے' خطرے میں گھرے ہوئے کی مدد نہ کرے یا بلاوجہ دوڑ پڑے' اور کوئی دیوتاؤں یا پرکھوں کی خاطر کی جانے والی دعوت میں بودھ بھکشوؤں' شودروں اور ملک بدر لوگوں کو مدعو کرے تو اس پر سو پن جرمانہ کیا جانا چاہیے۔

اگر کوئی بغیر اختیار گواہوں سے حلف لے کر ان سے پوچھ گچھ کرے' حکومتی کام غیرسرکاری لوگوں سے کرائے چھوٹے جانوروں کو خصی کرے یا لونڈی کا دوا سے حمل گرائے تو اسے پہلے درجہ کی سزا دی جانا چاہیے۔ باپ بیٹا' میاں بیوی' بھائی بہن' ماموں بھانجہ' استاد شاگرد میں سے کوئی ایک اگر دوسرے کو چھوڑ دے جبکہ ان میں سے کوئی بھی ادھری نہ ہو' یا کوئی فرد اپنے رفیق کو جسے مدد کا وعدہ کرکے لایا ہو بستی میں چھوڑ کر چلا جائے تو پہلے درجہ کی سزا کا مستحق ہو گا۔ اگر کوئی آدمی اپنے ساتھی کو جنگل میں چھوڑ کر بھاگ نکلے تو درمیانے درجے کی سزا کا حق دار ہو گا۔ اگر اسے دھمکی دے کر فرار ہو تو انتہائی سزا۔ رفقائے سفر اگر ساتھ چھوڑیں تو سزا نصف ہو گی۔

اگر کوئی کسی کو حبس بے جا میں رکھتا ہے یا اس میں شریک ہوتا ہے یا کسی زندانی کو حکومتی زنداں سے چھڑاتا ہے یا کسی نابالغ کو قید میں رکھتا ہے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ عائد ہو گا۔

جرمانے مجرم کی حیثیت اور جرم کی نوعیت کے مطابق عائد کیے جائیں گے۔

یاتریوں' سنیاسیوں' تپسویوں' بھوکوں' پیاسوں' تھکے ہارے مسافروں' مضافات سے آئے ہوئے دیہاتیوں' سخت سزا یافتہ مجرموں' مفلسوں اور ناداروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

فرض ہے۔

دیوتاؤں، برہمنوں، جوگیوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، متوفیوں اور لاچار مفلسوں سے متعلق معاملات کا فیصلہ بلالحاظ زمان و مکان منصفوں کو خود ہی کر دینا چاہیے۔ وہ لوگ جو علم و فضل، ذہانت، دلیری، اعلیٰ خاندان یا بہترین کارناموں کی وجہ سے ممتاز ہوں ان سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہیے۔

منصفین معاملات کا فیصلہ مختلف پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کریں گے۔ ہر قسمی حالات و کیفیات میں اپنے ذہن کو صاف اور غیرجانبدار رکھتے ہوئے سب کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

چوتھا حصہ

ناپسندیدہ اور مضر عناصر کی سرکوبی

باب :1

کاریگروں پر نظر رکھنا

امن و امان قائم رکھنے کا کام تین کمشنروں یا تین وزیروں کے سپرد کیا جائے۔ جو افراد مشکل وقت میں کام آسکیں' کاریگروں کی رہنمائی کرسکیں' امانت داری کرسکیں' اپنے تخیل کے مطابق فنی امور کا انتظام کرسکیں اور جن پر کاریگروں کے گروہ اعتماد کریں وہ ان کی امانتیں وصول کرنے کے مجاز ہوں گے۔ ان گروہوں کے افراد کو ضرورت کے وقت ان کی امانتیں واپس مل جائیں گی۔

کاریگر اپنا کام مقررہ وقت اور مقام پر پورا کریں گے۔ جو اس بہانے کام کو ٹالیں کہ وقت اور مقام کے سلسلے میں کوئی بات طے نہیں ہوئی تھی وہ بجز اس کے کہ واقعی کوئی مشکل یا مصیبت رکاوٹ کا باعث رہی ہو' نہ صرف ایک چوتھائی اجرت سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اپنی اجرت کا دوچند بطور جرمانہ ادا کریں گے۔ علاوہ ازیں وہ کام پورا نہ ہونے کے باعث ہونے والے نقصان کو بھی پورا کریں گے۔ جو کاری گر برخلاف ہدایت کام کریں ان کی اجرت ضبط ہو جائے گی اور اجرت کا دوچند جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔

پارچہ باف اس سوت کو جو ان کو دیا جائے چاولوں کی پیچ میں بھگو کر ایک: ڈیڑھ کی نسبت سے زیادہ کرلیں' بدوں صورت وہ ضائع ہونے والے دھاگوں کی قیمت سے دوگنا تاوان دیں گے یا پورے سوت کی قیمت۔ علاوہ ازیں اجرت بھی ضبط کرلی جائے گی۔

مہین یا ریشمی پارچہ جات کی بنائی کے لیے وزن میں (ایک ڈیڑھ) کی نسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔ اون یا دیگر ریشوں یا کمبلوں کی بافت میں اضافہ دگنا ہو جائے گا۔ طول میں کمی ہو جائے تو نقصان اجرت میں سے کاٹ کر پورا کیا جائے گا۔ وزن کم پڑ جائے تو نقصان کی مالیت سے چار گنا زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ اصل کی جگہ کوئی اور دھاگہ استعمال کیا جائے تو اصل کی قیمت سے دوگنا جرمانہ وصول ہوگا۔

دھوبی چوبی تختوں پر یا ہموار سلوں پر کپڑے دھوئے گا۔ کسی اور جگہ دھونے پر چھ پن جرمانہ اور نقصان کی صورت میں اس کی تلافی کرے گا۔ جو دھوبی اپنے کپڑوں کے علاوہ جن پر ڈنڈے کا نشان ہوتا ہے کسی اور کے کپڑے پہنے ہوئے پکڑا جائے تو اس پر تین پن جرمانہ ہو گا۔ کسی کے کپڑے بیچنے' رہن رکھوانے یا کرائے پر دینے کی صورت میں بارہ پن جرمانہ ہو گا۔

کپڑے تبدیل کر دینے پر اصل کپڑوں کی قیمت سے دگنا جرمانہ ادا کرے گا اور اصل کپڑے بھی لوٹائے گا۔

اگر وہ ان کپڑوں کو جن کو چنبیلی کے مانند سفید کر کے دینا ہے' سنگین سل پر پٹک کر اصلی رنگ پر لاتا ہے یا میل نکال کر اجلا کرتا ہے۔ ایک' دو' تین یا چار دن سے زائد اپنے پاس رکھے تو اسی نسبت سے جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

وہ کپڑے جنہیں اکرا رنگ دینا ہے ان کو پانچ راتوں سے زائد رکھنے' جنہیں نیلا رنگ دینا ہو چھ دن سے زیادہ' جنہیں پھولوں کے مانند اجالنا ہو یا لاکھ یا زعفران کی طرح چمک دار بنانا ہو ان کو سات راتوں سے زیادہ یا جن میں مہارت کے ساتھ چمک پیدا کرنی ہو سات راتوں سے زیادہ مدت رکھنے پر اجرت ضبط کر لی جائے گی۔ بااعتماد لوگ رنگ کے متعلق جھگڑے کا تصفیہ کریں گے اور ماہر لوگ اجرت طے کریں گے۔

اچھی دھلائی کی اجرت ایک پن' متوسط درجہ کی دھلائی آدھا پن اور معمولی دھلائی پر اجرت چوتھائی پن' پتھر کے تختے پر پٹک کر دھونے کی صورت میں اجرت ایک پن کا آٹھواں حصہ ہو گی۔

جو قوانین دھوبیوں کے متعلق بیان ہوئے ہیں وہی جولاہوں (یا درزیوں) کے متعلق بھی درست ہیں۔

زرگر اگر بغیر اطلاع دیے اچھوت ہاتھوں سے چاندی یا سونے کی کوئی چیز خریدے اور اس کی شکل کو تبدیل نہ کر دے تو جرمانہ بارہ پن ہو گا' تبدیلی شکل کی صورت میں 24 پن۔ چور سے خریدے تو 48 پن' صحیح قیمت سے کم پر خریدے تو چوری کی سزا کا مستحق ہو گا۔ ڈھالے ہوئے مال میں فریب کاری کی سزا بھی یہی ہو گی۔ ایک سورن سونے میں سے ایک ماشہ چرانے کا جرمانہ 200 پن ہو گا۔ چاندی کا ایک ماشہ چرانے کی صورت میں بارہ پن' اسی

طرح بتدریج سزاؤں میں اضافہ ہوگا۔ اگر کوئی زرگر ایک سورن سونے میں سے "اسپارنا" یا کسی اور ترکیب سے سارا ہی سونا اڑا لے تو اس سے پانچ سو پن جرمانہ لیا جائے۔ کسی قسم کی ملاوٹ یا رنگ بدلنے کو جرم سمجھا جائے گا۔ ایک دھرن چاندی کی ڈھلائی ایک ماشہ' ایک سورن کی آٹھواں حصہ اور اگر کام زیادہ باریک ہو تو اجرت دگنی ہو سکتی ہے۔

تانبے' پیتل' ویکرنتک اور آرکوٹ کی ڈھلائی پانچ فیصد ہوگی۔ تانبے کی چیزیں بنوانے میں دسواں حصہ ہجن میں چلا جاتا ہے۔ اگر وزن ایک پل کم ہو جائے تو نقصان کی نسبت سے دگنا جرمانہ۔ سیسے اور رانگ کی چیزیں ڈھالنے میں 20 واں حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ان کی ایک پل وزن کی ڈھلائی ایک کاکنی ہوگی۔

لوہے کی ڈھلائی میں ایک تہائی حصہ حجم کم ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک پل وزن کی ڈھلائی دو کاکنی ہوگی۔ یہ ہے اجرتوں کا درجہ وار فرق۔

اگر صراف کھوٹے سکے کو خزانہ شاہی میں جمع کرے یا کھرے سکے قبول نہ کرے تو اس پر 12 پن جرمانہ ہوگا۔ یہ تھے تدریجا" جرمانے۔ اگر کوئی جعلی سکے ڈھالے یا قبول کرے یا انہیں اصل سکوں سے تبدیل کرائے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ ہوگا۔ جو شخص جعلی سکے خزانے میں داخل کرے اس کو سزائے موت دی جائے۔

جھاڑو دینے والے صفائی کے دوران اگر کوئی قیمتی چیز پائیں تو اس میں سے ایک تہائی حصہ ان کا ہوگا اور دو تہائی سرکار کا۔ لیکن قیمتی موتی سب کے سب بادشاہ کے ہوں گے۔ ان کو اپنے پاس رکھنے پر انتہائی سزا دی جائے گی۔

کوئی شخص نئی کان دریافت کرے یا جواہر یا کسی خفیہ دفینے کی اطلاع دے تو اسے اس کا چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ لیکن اگر تلاش کرنے والا معاوضے پر رکھا گیا ہو تو اسے بارہواں حصہ ملے گا۔ خزانہ اگر ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کا ہوگا تو وہ سارے کا سارا بادشاہ کا ہوگا۔ اگر اس سے کم قیمت کا ہو تو پھر دریافت کرنے والے کو اس کا حصہ ادا کیا جائے گا۔ اگر کوئی دفینے کو اپنے باپ دادا کی ملکیت ثابت کرتا ہے تو پھر سارے کا سارا اس کو ملے گا۔ ثبوت مہیا کیے بغیر رکھ لینے پر 500 پن جرمانہ اور چوری چھپے رکھ لینے پر ایک ہزار پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

کوئی طبیب کسی شخص کے مہلک مرض کا علاج مرض کی اطلاع دیے بغیر کرے اور وہ

مریض مر جائے تو اس کو ابتدائی درجہ کی سزا دی جائے۔ اگر موت بے احتیاطی سے واقع ہو تو درمیانے درجے کی سزا' معالجہ میں لاپروائی کو انتہائی جارحانہ اقدام سمجھا جائے گا۔

گانے بجانے والے موسم برسات میں ایک خاص جگہ پر مقیم رہیں گے۔ وہ کسی کو بہت زیادہ محظوظ کرنے یا کسی قسم کے نقصان کا باعث بننے سے محتاط رہیں۔ اگر کوئی بہت خوش ہو کر ضرورت اور معمول سے زیادہ انعام و اکرام سے نوازے تو وہ قبول نہ کریں۔ خلاف ورزی پر بارہ پن جرمانہ عائد ہو گا۔ وہ اپنی منشاء سے اپنے ملک' ذات' خاندان یا پیشے وغیرہ کے متعلق کھیل تماشا دکھا سکتے ہیں۔ یہی اصول نرتکوں' سوانگ کرنے والوں اور دوسرے مانگ کر کھانے والوں کے لیے بھی درست ہے۔ مانگ کر گزارا کرنے والے اگر جرمانہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں تو ان کو ایک پن کے بدلے ایک لوہے کا ڈنڈا مارا جائے گا۔

اسی قسم کے بیوپاری' کاریگر' موسیقار' بھکاری' مسخرے اور دوسرے بے کار لوگ اگرچہ چور نہیں سمجھے جاتے لیکن دراصل چور ہیں۔ ان لوگوں کو قابو میں رکھا جائے گا۔ تاکہ یہ ملک کے لیے عذاب نہ بنیں۔

باب:2

تاجروں کی نگرانی

تجارت کا نگران پرانے غلے کو اس صورت میں بیچنے دے گا کہ فروخت کنندہ اس پر اپنی ملکیت ثابت کرے۔ وہ فریب دہی کو روکنے کی خاطر اوزان و آلات پیائش وغیرہ کی بھی نگرانی کرے۔ اس طرح کے اوزان میں جیسے کہ "ہریکانی اور درون" آدھے پل کا فرق جرم متصور نہیں ہوگا۔ لیکن پورے ایک پل کا فرق ہو تو 12 پن جرمانے کا مستحق ہوگا۔

فرق زیادہ نکلے تو اسی ترتیب سے جرمانہ بڑھتا جائے گا۔ ایک تلا میں ایک کرش کا فرق جرم نہیں گنا جائے گا۔ لیکن دو کرش کا فرق ہو تو چھ پن جرمانہ لگے گا۔ ایک آڑھک میں آدھے کرش کی کمی جرم نہیں لیکن پورے ایک کرش کا فرق ہو تو جرمانہ تین پن لگایا جائے گا۔ دوسرے پیمانوں کے فرق پر بھی اسی حساب سے جرمانے لگائے جائیں گے۔ اگر کوئی تاجر نقلی اوزان سے مال تلوا کر خریدے یا جعلی اوزان سے گاہک کو تھوڑی مقدار میں مال دے تو اس پر محولہ بالا جرمانوں سے دگنا جرمانہ کیا جائے۔ فروخت کنندہ ایک پن مالیت کی گنتی سے بیچی جانے والی شے میں آٹھویں حصے کا فرق ڈال دے تو اس پر 96 پن جرمانہ ہوگا۔

کار آمد لکڑی، لوہا، موتی، رسیاں، چمڑا، ظروف، دھاگے، ریشمی لباس اور اونی کپڑے نہایت قیمتی بنا کر فروخت یا رہن رکھے جائیں جبکہ وہ کم قیمت اور گھٹیا ہو تو مال کی اصل قیمت سے آٹھ گنا جرمانہ لگایا جائے گا۔

کوئی تاجر کسی اور جگہ کی بنی ہوئی معمولی چیز کہیں اور بہت اعلیٰ چیز بنا کر فروخت یا رہن کرے یا بیچے ہوئے مال کی جگہ پر دوسرا مال رکھ دے تو اس پر 54 پن جرمانہ ہوگا اور وہ اس نقصان کی تلافی بھی کرے گا۔

ایک پن کے نقصان پر دو پن اور 100 پن کے نقصان پر 200 پن جرمانہ ہوگا۔

وہ تاجر جو آپس میں گٹھ جوڑ کر کے ہنرمندوں کے کام کا معیار گرائیں تاکہ رکاوٹ ڈال کر اپنی آمدنی بڑھائیں یا خرید و فروخت میں رکاوٹ کا باعث بنیں تو ان پر 1000 پن جرمانہ لگے گا۔

وہ دلال جو دکاندار یا خریدار کو عیاری سے اوزان یا مال میں تبدیلی کر کے ایک پن کے آٹھواں حصہ کا نقصان پہنچائے اس پر 200 پن جرمانہ ہوگا۔ اس سے زیادہ نقصان پر جرمانہ اسی تناسب سے بڑھتا چلا جائے گا۔ غلہ، روغن، قلعی، نمک، عطر اور ادویات میں گھٹیا مال کی ملاوٹ کرنے پر 12 پن جرمانہ۔ تاجر کو چاہیے کہ اپنے کارندوں کی روز کی آمدنی کا حساب لگا کر ان کی مناسب دہاڑی مقرر کر دے کیونکہ کمیشن آمدنی سے مختلف شے ہے۔ صرف وہی لوگ غلہ یا دوسرا تجارتی مال اٹھائیں جن کو اجازت ہو۔ بلا اجازت کوئی مال اٹھائے گا تو ضبط کر لیا جائے گا۔

تجارت کا نگران ملکی مال پر پانچ فیصد منافع اور غیر ملکی مال پر دس فیصد منافع طے کر دے گا۔ جو لوگ اس سے آدھ پن زیادہ پر خرید و فروخت کریں وہ سو پن وصول کرنے پر پانچ پن جرمانہ ادا کریں گے۔ اس حساب سے 200 پن تک جرمانہ عائد کیا جائے۔

اگر مقررہ قیمت پر مال نہ بک سکے تو قیمتوں میں ردوبدل کر دیا جائے۔ مال کی رسد زیادہ ہونے کی صورت میں بیچنے کی خاص جگہ مقرر کر دی جائے اور کسی دوسری جگہ فروخت کرنے پر پابندی لگا دی جائے۔ تاوقتیکہ مقررہ جگہ پر مال ختم نہ ہو جائے۔ تاجر حضرات لوگوں کی بھلائی کے لیے مرکزی جگہ پر مال روزانہ اجرت پر فروخت کریں۔

تجارت کا نگران قیمت طے کرتے ہوئے ان باتوں کا خیال رکھے کہ مال پر کتنی لاگت آئی ہے۔ کتنا مال تیار ہوا ہے۔ اس پر کتنا محصول دیا گیا ہے۔ لاگت پر کتنا سود لگا ہے۔ مزید کون سے اخراجات ہوئے ہیں۔ مال تازہ ہے یا پرانا، ملکی ہے یا غیر ملکی۔

باب:3

قدرتی آفات

آٹھ طرح کی آفات سے سابقہ پڑ سکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔ آگ' سیلاب' وبا' قحط' چوہوں' شیروں' سانپوں اور راکشسوں (36) کی لائی ہوئی مصیبت۔

بادشاہ کا فرض ہے کہ عوام کو ان سے محفوظ کرنے کی تدابیر کرے۔

آگ

موسم گرما میں گاؤں والوں کو چاہیے کہ کھانا گھر کے باہر پکائیں یا آگ سے بچاؤ کے لیے دشمولی (دس اشیاء) مہیا کریں۔ آگ سے بچنے کی تدابیر گاؤں کے نگران کے ضمن میں اور شاہی حرم کے خدام کے سلسلے میں بیان ہوئی ہیں۔ عام دنوں کے علاوہ چاند کی پہلی تاریخ اور چاند رات کو خصوصاً آگ کی عبادت کی جائے اور چڑھاوے چڑھائے جائیں۔

سیلاب

بارش کے دنوں میں دریا کنارے بسنے والے دور چلے جائیں۔ ان کے پاس بانس' لکڑی کے تختے اور کشتیاں ہونی چاہئیں۔ وہ بڑے کدووں' درختوں کے تنوں یا کشتیوں کے ذریعے سیلاب میں ڈوبتے لوگوں کو بچائیں۔ جو لوگ اس کام میں لاپروائی کا مظاہرہ کریں سوائے ان کے جن کے پاس کشتیاں نہ ہوں' ان پر بارہ پن جرمانہ لگایا جائے۔ نوچندی (37) اور چاند رات کو دریا کی عبادت کی جائے۔ منتر جاننے والوں' ویدوں کے عالم اور روحانیات کے ماہرین سے بارش کو رکوانے کے لیے منتر پڑھوائے جائیں۔ خشک موسم میں (38) اندر' گنگا' (39) پربتوں اور سمندر کی عبادت کی جائے۔

وبائیں

وباؤں سے بچاؤ کے وہ طریقے اختیار کیے جائیں جو چودھویں حصہ میں بیان کیے جائیں گے۔ طبیب' اپنی دواؤں کے ذریعے' سادھو اور تپسوی ہوا کی ستھرائی (40) کے لیے کی جانے والی ریاضتوں کے ذریعے وبا کو ٹالنے کی کوشش کریں۔ ایسے ہی طریقے چھوت کی بیماریوں سے بچنے کے لیے اختیار کیے جائیں۔ اس کے علاوہ دیوتاؤں کو چڑھاوا' مہاکچھ وردھن (41) کی رسم' شمشانوں اور قبرستانوں' گایوں کا دودھ دوہنا' لاش کے دھڑ کو جلانا اور دیوتاؤں کی عبادت کے لیے رات جاگنا بھی ضروری ہے۔

جانوروں میں بیماری پھوٹے تو گاؤں کے باڑے میں "نیرا جنم" کی آدھی رسم آرتی کے ساتھ ادا کی جائے اور گھرانوں کے دیوتاؤں (42) کی عبادت بھی کی جائے۔

قحط

قحط کے دوران بادشاہ اپنی رعایا سے اچھا سلوک کرے انہیں گندم اور خوراک فراہم کرے۔ وہ ایسی سب تدابیر اختیار کرے جو مصیبت کے وقت اختیار کی جاتی ہیں۔ اپنا خوراک کا ذخیرہ بانٹ دے۔ مال دار لوگوں کی جمع کی ہوئی اشیاء تقسیم کرائے۔ دوست ملکوں سے مدد کی درخواست کرے یا بادشاہ اپنی رعایا سمیت کسی دوسری ریاست میں چلا جائے۔ فصل اچھی ہو یا سب کو ساتھ لے کر سمندر یا کسی جھیل کے کنارے قیام کرے۔ رعیت سے غلہ' سبزیاں اور پھلوں کے پودے بوائے۔ بڑے پیمانے پر شکار اور ماہی گیری کے ذریعے جنگلی جانوروں' پرندوں' ہاتھیوں' شیروں کا گوشت لوگوں کو فراہم کرے۔

چوہے

چوہوں کو ختم کرنے کے لیے ان پر بلیاں اور نیولے چھوڑے جائیں۔ پکڑے ہوئے چوہوں کو مارنے پر 12 پن جرمانہ لیا جائے گا اور اتنا ہی جرمانہ ان پر ہوگا جو اپنے کتوں کو قابو میں نہ رکھیں۔

چوہوں کو مارنے کے لیے تھوہر میں دانے بھگو کر بکھیر دیے جائیں، یا ایسی دوائیں ملا کر

جو چودھویں حصہ میں مندرج ہیں۔ ساد ھوئیں اور تیسویں سے خیر کی رسوم ادا کرائی جائیں۔ نوچندی اور پورے چاند کی رات کو چوہا پوجا کی جائے۔ اس طرح کے طریقے' ٹڈیوں' پرندوں اور کیڑوں مکوڑوں سے بچنے کی غرض سے اختیار کیے جائیں۔

سانپ

جس وقت سانپوں سے خطرہ محسوس ہو' سانپوں کے علاج کے ماہرین جادو' ٹونہ اور دواؤں کا استعمال کریں یا بڑے پیمانے پر سانپوں کو ختم کیا جائے۔ اتھروید (43) کے گیانی خیر اور سلامتی کی رسوم ادا کریں۔ نوچندی اور چودھویں کو سانپ پوجا کی جائے۔ اسی طرح کے طریقے آبی جانوروں سے بچاؤ کے لئے اختیار کیے جائیں۔

شیر

شیروں کے خاتمے کے لیے مردہ جانوروں کے جسم' مدن بوٹی (44) ملا کر مختلف جگہوں پر پھینک دیے جائیں۔ یا شکاری کتے رکھنے والے شیروں کو گھیر کر جال میں پھانسنے کی کوشش کریں یا اسلحہ سے لیس لوگ مقابلہ کرکے انہیں مار ڈالیں۔

کسی شخص کو شیر سے بچانے میں لاپروائی اختیار کرنے پر 12 پن جرمانہ ہوگا اور اتنا ہی انعام اس کو دیا جائے جو شیر کو مارے۔

نوچندی اور پورن ماشی (45) کو پہاڑوں کی عبادت کی جائے۔ ایسے ہی طریقے' دیگر درندوں' خطرناک پرندوں اور مگرمچھوں سے محفوظ رہنے کے لیے اختیار کیے جائیں۔

راکھشس

راکھشسوں سے بچنے کے لیے اتھروید کے گیانی 'جادو اور روحانیات کے ماہرین اہم رسمیں ادا کریں۔ نوچندی اور چاند رات کو چیتیہ پوجا کی جائے۔ جس میں چبوترے پر چھتری' ایک بازو کی تصویر' ایک جھنڈی اور تھوڑا سا بکری کا گوشت رکھا جاتا ہے۔ راکھشسوں سے خطرے کی صورت میں یہ جملہ مسلسل پڑھا جاتا ہے۔ "ہم تمہارے لیے چاول پکاتے ہیں۔"

بادشاہ اپنی رعایا کے مصیبت کے شکار لوگوں کی اپنی اولاد کے مانند حفاظت کرے گا۔

باب :4

بدمعاشوں کا قلع قمع

ریاست کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کا بیان کلکٹر جنرل کی ذمہ داریوں کے ضمن میں آچکا ہے۔ اب ہم ان اقدامات کا تفصیل سے ذکر کریں گے جو پرامن زندگی میں خلل برپا کرنے والے عناصر کی بیخ کنی کے لیے ضروری ہیں۔ کلکٹر جنرل ایسے خبر رساں بھرتی کرے جو مختلف جعلی حیثیتوں سے کام کریں گے۔ جیسے فقیر، عبادت گزار، بیراگی، خانہ بدوش، پردیسی، بھاٹ، بھنیے، سائیں لوک، نجوم کے عالم، قسمت کا حال بتانے والے، پیش گوئیاں کرنے والے، حکیم، مجذوب، گونگے، بہرے، خبطی، اندھے، رنگساز، بڑھئی، رقاص، گلو کار، کلال، اور طباخ وغیرہ۔ ان لوگوں کو ریاست کے مختلف حصوں میں حکومت کے مفادات کی نگرانی اور حفاظت کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ یہ جاسوس مختلف آبادیوں اور ان کے حاکموں کے ہر عمل پر کڑی نظر رکھیں گے اور اس بارے میں اپنی رپورٹیں مرتب کر کے مسلسل حاکم اعلیٰ کو بھیجتے رہیں گے۔ اگر کوئی شخص کسی طرح کی بداعمالی کا مرتکب ہوگا تو اس کی نگرانی کے لیے ویسا ہی آدمی مقرر کیا جائے گا۔

کسی جج یا مخصوص علاقے کے منتظم سے تعلقات پیدا کر کے جاسوس اس سے درخواست کرے کہ اسکا ایک جاننے والا کسی مشکل میں گرفتار ہے اور وہ کچھ رقم لے کر اس کی جان بخشی یا گلوخلاصی کروا دے۔ اگر جج مان جائے تو اسے راشی قرار دے کر ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ ایسی ہی ترکیب سے کمشنروں کے اعمال کی بھی نگرانی کی جائے۔ ایک جاسوس گاؤں والوں کے اجتماع یا ان کے معتبر شخص سے کہے کہ ایک امیر آدمی کسی مشکل میں مبتلا ہے اور اس سے رقم بٹورنے کا یہ بہت اچھا موقع ہے۔ اگر اس کا مشورہ مان لیا جائے تو بلیک میلنگ کے الزام کے تحت مشورہ ماننے والے افسر کو ملک بدر کر دیا جائے۔

کوئی جاسوس کسی مقدمے میں پھنس جانے کا بہانہ کر کے لوگوں کو لالچ دلائے کہ وہ

ایسے سادھو اور عابد جو جادو منتر کے ماہر ہوں اور ماورائی قوتوں کے مالک ہوں اور جو مصیبتوں کو ٹال سکیں احترام و تکریم کے حق دار ہیں۔ بادشاہ کو چاہیے کہ انہیں اپنی مملکت میں آباد کرے۔

ایک پرکشش رقم کے عوض اسکے حق میں گواہی دیں۔ اگر کچھ لوگ اس کی بات پر عمل کریں تو ان کو جھوٹے شاہد قرار دے کر ملک سے نکال باہر کیا جائے۔ جعلی سکے تیار کرنے والوں سے بھی اس طرح نمٹا جائے۔

اگر کوئی روحانی طاقتوں' جادو ٹونے یا دواؤں کے زور پر عورتوں کو رام کرنے اور محبوب سے وصال کروانے کا دعویدار ہو تو جاسوس اس سے کہے کہ فلاں فلاں کی بیٹی یا بیوی کا دل میری طرف پھیر دو اور اس کے عوض معقول رقم بطور معاوضہ وصول کرلو۔ اگر وہ یہ کرنے کی حامی بھرلے تو اسے بداعمال اور سیاہ کار قرار دے کر ملک بدر کردیا جائے۔ ایسا ہی سلوک لوگوں کو نقصان پہنچانے والے جادوگروں اور مفسدین کے ساتھ روا رکھا جائے۔

اگر کوئی شخص غیرقانونی طور پر زہر بیچتا ہو' پارہ کی خریدوفروخت کرتا یا اسے دواؤں میں ملاتا ہو تو جاسوس اسے یہ من گھڑت کہانی سنائے کہ اس کا ایک جانی دشمن ہے اور اسے وہ مارنے کا خواہشمند ہے۔ اس خواہش کی تکمیل میں وہ بڑی رقم بھی دینے کو تیار ہے۔ اگر وہ دوا فروش اس پر تیار ہو جائے تو اس کو زہر دینے والا قاتل قرار دے کر ملک سے نکال دیا جائے۔ جو لوگ مدن بوٹی سے مختلف ادویات تیار کرتے ہوں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جانا چاہیے۔

اگر کسی پر شک ہو کہ وہ جعلی سکے تیار کرتا ہے۔ یا مختلف دھاتیں' قلعی' چار کول' دھونکنی' چمٹے' کٹھالیاں' انگیٹھی' ہتھوڑے وغیرہ خرید لیتا ہے' اس کے ہاتھ اور کپڑے دھوئیں اور راکھ میں اٹے رہتے ہیں' یا اس کے پاس ایسے آلات ہیں جو کسی غیرقانونی دھندے میں برتے جاتے ہیں تو جاسوس اس سے درخواست کرے کہ میں تمہارا شاگرد بننا چاہتا ہوں۔ بعد میں جاسوس اس کا راز فاش کردے۔ ایسے شخص کو علانیہ طور پر جعلساز قرار دے کر ریاست کی حدود سے باہر نکال دیا جائے۔

جعلی سکوں کا دھندہ کرنے والوں کے علاوہ سونے میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف بھی ایسے ہی اقدامات کرنے چاہئیں۔

ملک میں شر پھیلانے اور ناجائز کمائی کرنے والے ایسے ہی 13 قسم کے جرائم پیشہ لوگ ہیں۔ انہیں ملک بدر کرنا چاہیے۔ یا پھر ان سے معقول حد تک تاوان وصول کرنا چاہیے۔ تاوان ان کے جرم کی نوعیت کے لحاظ سے مقرر کیا جانا چاہیے۔

باب: 5

سادھوؤں سنتوں کے ذریعے آوارہ گردوں کی نگرانی

چند جاسوس پہلے جاکر راہ ہموار کریں۔ پھر خاص جاسوس یہ ظاہر کرکے کہ وہ غیر معمولی روحانی طاقت کا حامل ہے اور اسے ایسے ایسے منتر اور جادو آتے ہیں کہ دوڑتے آدمی کو پر لگ جائیں اور ہاتھ نہ آئے یا نظر سے اوجھل رہے یا مضبوطی سے بند کیے ہوئے دروازوں کو کھولنے کی اہلیت اس کو مل جائے۔ ایسا ظاہر کرنے کے بعد وہ لٹیروں اور ڈاکوؤں کو ترغیب دے کہ وہ اپنی پسندیدہ جگھوں پر ڈاکے ڈالیں۔ یہی جاسوس' عورتوں کو رام کرنے کے منتر جاننے کا دعوی کرکے زناکاری کے عادی لوگوں کو اپنی چال میں پھانس لے۔ پھر ان سر پھرے لوگوں کو ایک اور بستی تک لے کر جائے جہاں عورتیں اور مرد پہلے سے تیار بیٹھے ہوں۔ جاسوس ان سے کہے کہ جس گاؤں میں جانے کا ارادہ تھا وہ تو یہاں سے بہت دور ہے۔ کیوں نہ ہم منتروں کے موثر ہونے یا نہ ہونے کی پرکھ اسی بستی میں کریں۔ دروازے کو گویا منتر کے زور سے (لیکن حقیقت میں کسی اور طریقے سے) کھلوا کر جوانوں کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جائے۔ جاسوسوں کے پہریدار ساتھی بظاہر سو رہے ہو۔ گزرنے والے سمجھیں گے کہ وہ ان کی آنکھوں سے واقعی اوجھل ہوگئے ہیں اور اس کے پیچھے انہی روحانی ہستیوں (یعنی جاسوسوں) کا ہاتھ ہے۔ اب نوجوانوں سے کہا جائے کہ وہ اطمینان سے ان عورتوں کی چارپائیاں اٹھا کر لے جائیں۔ کچھ افراد دوسروں کی بیویاں بن کر اور بظاہر جادو کے زیر اثر جوانوں کو خوش کریں۔

جب یہ جوان منتروں کا اثر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ان کی اثر آفرینی کے قائل ہو جائیں تو ان کو منتر پڑھنے سکھا دیئے جائیں۔ اور اس کارروائی کے دوسرے گر بتا دیئے جائیں۔ اس کے بعد کہا جائے کہ اب وہ اپنے طور پر ان منتروں کی صداقت کو آزمائیں اور ایسے گھروں کو جاکر لوٹیں جہاں خصوصی طور پر نشان زدہ کی گئی اشیاء' یا رقوم پہلے سے ہی

رکھ دی گئی ہوں۔ اس موقع پر ان شرپسند اور آوارہ عناصر کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جائے' یا چوری کا سامان بیچتے' رہن رکھتے یا خریدتے وقت حراست میں لے لیا جائے یا پھر اس وقت انہیں گرفتار کیا جائے جب وہ نشہ آور اشیاء کے نشے میں دھت ہوں۔

اس کے بعد ان لوگوں سے اور ان کے ساتھیوں سے ان کی سابقہ زندگی اور ماضی میں کی وارداتوں کے متعلق تمام باتیں اگلوا لی جائیں۔

کچھ جاسوس پرانے اور تجربہ کار ڈاکوؤں کا بھیس بدل کر بھی ان کے ساتھ شامل ہونے کے بعد انہیں گرفتار کروا سکتے ہیں۔ کلکٹر جنرل ان لوگوں کو عوام کے سامنے پیش کر کے بتائے گا کہ ان کو راجا کے حکم سے گرفتار کیا گیا ہے۔ جس نے ڈاکوؤں کے پکڑنے کا روحانی طریقہ سیکھ لیا ہے وہ کہتا ہے: "میں اسی طریقے سے ڈاکوؤں کو آئندہ بھی پکڑتا رہوں گا۔ تم لوگ اپنے آدمیوں کو اس مکروہ دھندے سے بچائے رکھو۔"

جس آدمی کے پاس جاسوسوں کی وساطت سے چوری کے رسے' کوڑے یا زرعی آلات پائے جائیں اسے حراست میں لیکر اس سے کہا جائے کہ اس کی یہ گرفتاری راجہ کے حکم اور اس کی کرتوتوں کے بارے میں راجہ کے علم کی بنا پر ہوئی ہے۔

پرانے ڈکیتوں' گاؤں کی محافظوں' شکاریوں یا شکاری کتے پالنے والوں کے روپ میں بھی کچھ جاسوس جرائم پیشہ قبائلیوں سے سازباز کریں اور اس کے لیے ان تک جنگلوں میں رسائی کریں اور انہیں کہیں کہ آؤ فلاں فلاں گاؤں یا قافلہ یا سرائے پر حملہ کرتے ہیں' جہاں پہلے سے ہی بہت سا نقلی سونا اور دوسری اشیاء رکھ دی گئی ہوں گی۔ حملے کے وقت جاسوسوں کو چاہیے کہ افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہی قبائلیوں کو ہلاک کرنا شروع کردیں۔ یا اگر ایسا موقع نہ ملے تو جب وہ بہت سا مال لوٹ لیں تو انہیں مدن بوٹی کا رس ملا کر نشہ آور کھانا کھلایا جائے اور حراست میں لے لیا جائے۔ اس کے علاوہ جب وہ جرائم پیشہ قبائلی لوٹ مار کر کے واپس آنے کے بعد تھک ہار کر سو جائیں یا جب وہ اپنے مقدس مذہبی تہواروں وغیرہ کے موقع پر دوا ملے شربت پی کر ہوش و حواس کھو بیٹھیں تو ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ کلکٹر جنرل انہیں اور دیگر جرائم پیشہ لوگوں کو عوام کے سامنے لائے گا اور کہے گا کہ یہ دیکھو راجہ کی قوت کا کرشمہ۔ یعنی تم کو لوٹنے والے مجرم اب ریاست کے قانون کی ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے ہیں۔

باب: 6

جرائم پیشہ افراد کو موقع پر یا شک کی بنا پر گرفتار کرنا

صاحب کرامت بزرگوں کے بھیس میں جاسوسوں کی طرف سے کی جانے والی کارروائیوں کے علاوہ مشکوک نقل و حرکت اور مسروقہ سامان کی شناخت پر بھی کارروائی کی جانی چاہیے۔

جو ہمیشہ مسلح افراد کو ساتھ لے کر چلتے ہوں' جو دھونس جماتے ہوں' جن کا چہرہ زرد' آواز مدھم اور لہجے میں لکنت ہو' جو ناحق گھبرائیں اور اختلاجی کیفیت میں نظر آئیں' جن کا اکیلے بیٹھے دم پھول جاتا ہو' جو گاؤں کے سربراہ ہونے کے باوجود وزیراعلیٰ کو ملنے سے جھجکیں اور یا تو چھپ جائیں یا کہیں کھسک جائیں' جن کی شہرت خراب ہو' جو بناوٹی روپ رکھتے ہوں اور مختلف ذاتوں کی نشانیاں لیتے پھریں جو اپنے آبائی طور طریقوں کو حیلے بہانے سے بدل ڈالیں' جن کی ذات اور پیشہ بہت کمتر ہو' جن کی مجرمانہ حرکتوں کا علم ہو' جو نادر اور انمول اشیاء مشکوک طریقہ کار سے خریدیں' جو دیواروں کے پیچھے یا اندھیرے میں کھڑے ہوئے پائے جائیں' جو قابل مذمت علوم پر دسترس رکھنے والوں سے میل جول رکھتے ہوں' جو عورتوں سے بہت رغبت رکھتے ہوں' جو دوسروں کے مال و اسباب اور عورتوں کی بابت ضرورت سے زیادہ دلچسپی دکھائیں' جو اکثر گھر سے غائب رہتے ہوں' جن کے کاروبار' باقی معاملات' سفر اور منزل کا کسی کو علم نہ ہو' جو ویران جنگلوں اور پہاڑوں میں اکیلے چلے جاتے ہوں' جو اپنے گھر سے قریب یا دور کسی سنسان مقام پر صلاح و مشورہ کرتے ہوں' جو ہمیشہ گھر کے اندرونی حصوں میں چھپے رہیں' جو اپنے تازہ زخموں کے علاج کے سلسلہ میں فوراً حکیموں کے پاس جا پہنچیں' جو لوگ قلاش ہو گئے ہوں اور تنگی سے گزارہ کرتے ہو' جنہیں کوئی بھی آسائش نصیب نہ ہو' جو اکثر اپنی جائے سکونت' ذات یا نام بدل لینے کے عادی ہو' جو نہ صرف اپنا نام بلکہ اپنی ذات کا نام بھی مختلف مواقع پر مختلف بتاتے ہوں' جو

اپنے پیشے سے متعلق استفسار پر اسے چھپاتے ہوں' جو گوشت' اچار اور مربے کھانے کی عیاشی کرتے ہوں' جو شراب پیتے' خوشبویات استعمال کرتے' ہار' پھول' قیمتی لباس اور جواہرات پہنتے ہوں' پیسہ اندھا دھند لٹاتے ہوں' فضول خرچ ہوں' اکثر آوارہ عورتوں کے ساتھ دیکھے جاتے ہوں یا جو لوگ آوارہ' جواری یا کلال ہوں۔ ایسے اور اس طرح کے دوسرے لوگ یا تو قاتل ہوں گے یا ڈاکو یا مجرم۔ یہ لوگ ایسے ہوں گے جو حرام کی کمائی کھاتے ہوں گے یا جنھوں نے خفیہ خزانہ پایا ہوگا یا کسی قسم کی بدمعاشی کی ہوگی۔ یہی لوگ غبن کرنے کے بھی مرتکب رہے ہوں گے۔

مال مسروقہ کا پکڑنا

گمشدہ مال کی بابت اطلاع مال نہ ملنے کی صورت میں ان لوگوں کو دی جانی چاہیے جو ایسی ہی اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہوں۔ جو تاجر چوری کے مال کی اطلاع مل جانے پر بھی اسے چھپائے رکھیں وہ جرم میں برابر کے شریک تصور کیے جائیں گے۔ اگر ان کو اطلاع نہیں دی گئی تھی تو مال ان کے پاس سے پکڑا جانے کی صورت میں مال رکھ کر انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

نگران تجارت کو اطلاع دیئے بغیر کوئی شخص نہ تو قدیم استعمال شدہ شے خریدے گا اور نہ ہی اپنے پاس گروی رکھے گا۔

نگران اطلاع ملنے پر مالک سے پوچھے گا کہ اس کے پاس وہ چیز کہاں سے آئی۔ وہ جواب میں یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے یہ چیز تو ورثے میں ملی تھی' کسی تیسرے شخص نے دی تھی یا خود خریدی تھی۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ چیز میں نے خود تیار کروائی ہے۔ ایسا شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے یہ نہ بتانے کی قسم ڈالی گئی ہے۔

لیکن ایسے شخص کو بالکل درست بتانا ہوگا کہ وہ چیز کب اور کہاں سے آئی اگر اس نے خریدی ہے تو قیمت خرید اور اس پر دیئے ہوئے بٹے کا ثبوت پیش کرے۔ اگر اس کی بتائی ہوئی تفصیلات درست ثابت ہوں تو اس کو بغیر سزا دیئے چھوڑ دیا جائے۔

اگر وہ کسی دوسرے شخص کی گمشدہ شے ہو' جس کا بیان اس کے پچھلے بیان سے اختلاف نہ رکھتا ہو تو وہ چیز اس شخص کی ملکیت قرار پائے گی جو عرصے تک اس کا مالک رہا

تھا اور نیک چلن تھا۔ چوپائے اور دو پائے جاندار بھی اپنے رنگ' چال' شکل و صورت اور اسی نوعیت کی دیگر خصوصیات کی وجہ سے باآسانی شناخت ہو سکتے ہیں۔ پھر ایسی اشیاء کو پہچاننے میں کیا رکاوٹ درپیش ہو سکتی ہے جیسے کہ خام مال' جواہر اور برتن جو کہ ایک ہی جگہ تیار کیے گئے ہوں یا کسی خاص مقصد سے بنائے گئے ہوں۔

جس کے پاس کوئی مسروقہ چیز پائی جائے وہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے کہیں سے مانگ کر یا کرائے پر لی ہے۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ چیز اس کے پاس کسی نے امانت کے طور پر رکھوائی ہے یا بیچنے کے لیے دی ہے۔ اس صورت میں اگر وہ متعلقہ شخص کو پیش کر سکے جس نے کہ وہ چیز اسے سونپی ہے اور وہ شخص اس کے بیان کی تصدیق کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کا حوالہ دیا گیا ہو وہ اس معاملے سے اپنی لاتعلقی ظاہر کردے۔ جس چیز کے بارے میں یہ عذر کیا جائے کہ یہ چیز تحفے یا انعام کے طور پر ملی ہے اس کے بارے میں گواہی پیش کرنا لازمی ہوگا۔ یہ گواہی نہ صرف ان کی ہوگی جنہوں نے وہ چیز دی بلکہ ان کی بھی ہوگی جن کے ذریعے دی گئی' جو لے کر آئے یا جو ہبہ کے شاہد تھے۔

اگر کوئی اپنے زیر قبضہ چیز کے بارے میں کہے کہ اسے پڑی ہوئی ملی تھی یا کوئی شخص چھوڑ گیا تھا تو وہ اپنے بے گناہ ہونے کو ثابت کرنے کے لیے گواہ پیش کرنے کا پابند ہوگا کہ وہ چیز اسے کب' کہاں اور کن حالات میں ملی تھی۔ اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو اس شخص سے نہ صرف وہ چیز واپس لے لی جائے گی بلکہ اس کے علاوہ اسی چیز کی مجموعی مالیت سے دگنا جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ جرمانہ نہ دے سکے تو اسے چوری کی مقررہ سزا بھگتنا پڑے گی۔

قرائنی شہادت

چوری اور نقب زنی کی اکثر وارداتوں میں بعض قرائن سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کسی اندر کے آدمی کا ہاتھ تھا یا باہر کے آدمی کی کارروائی ہے یا دونوں کی ملی بھگت سے ایسا ہوا ہے۔ مثلاً " دروازے کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اندر گھسنا' بعض خاص ترکیبوں سے کواڑ توڑ دینا' جالی دار یا بے جالی دار کھڑکی کو توڑنا' چھت میں شگاف ڈالنا' سیڑھیاں چڑھنا اترنا' دیوار میں نقب لگانا' سرنگ بنانا یا ایسی اور ترکیبیں جن سے چھپے ہوئے مال کو

چوری کرنا ممکن ہو گھر ہی کے کسی فرد یا جاننے والے کی تیار کردہ ہوتی ہیں۔ اگر اندرونی سازش کا شک ہو تو دیکھا جائے کہ کون سا شخص سٹپٹایا ہوا نظر آتا ہے یا بدمعاش لوگوں سے راہ و رسم رکھتا ہے۔ کس کے پاس ایسے اوزار ہیں جو چوری میں مدد دے سکتے ہیں' کوئی غریب گھر کی عورت یا ایسی جس کا دل کہیں اور ہو' بدچلن ملازموں میں سے وہ شخص جو بہت سوتا ہو یا جسے نیند نہ آتی ہو' جو بہت تھکا ہوا ہو یا جس کی رنگت پیلی اور جلد سوکھی ہوئی نظر آئے' جس کی آواز میں لکنت ہو' جو دوسروں کی نقل و حرکت کو بغور دیکھ رہا ہو' جو ضرورت سے زیادہ شور مچا رہا ہو' جس کے جسم پر خراشیں ہوں یا کپڑے لپٹے ہوئے نظر آئیں' جس کے ہاتھوں یا پیروں پر رگڑ یا خراش کے نشان پائے جائیں' کوئی شخص جس کے ناخنوں یا بالوں میں بہت میل ہو یا ناخن تازہ ٹوٹے ہوں' جو ابھی نہا کے نکلا ہو' جس نے جسم پر صندل ملا ہو' جس نے جسم پر تیل ملا ہو اور کچھ دیر پہلے ہاتھ پاؤں صاف کیے ہوں' جس کے قدموں کے نشان ان نشانوں سے ملتے ہوں جو چوروں کے داخل ہونے اور باہر نکلنے کی جگہ پر پائے گئے۔ جس کے جوتے یا کپڑے کا کوئی حصہ دروازے کی جگہ کے قریب اٹکا پایا جائے' وہ جس کے پسینے یا شراب کی بو کو اس پارچے سے تاڑا جا سکے جو مکان کے اندر یا باہر پڑا ہوا ملے۔ اس طرح کے اور دوسرے لوگوں کا بغور مشاہدہ کرکے اور جائزہ لے کر کارروائی آگے بڑھائی جائے۔ ناجائز جنسی تعلقات کی جانب میلان طبع رکھنے والے بھی اس حوالہ سے مشکوک قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

مامور شدہ بااختیار افسر اپنے ماتحت ساتھیوں اور مقامی لوگوں کی مدد اور باہمی تعاون سے بیرونی علاقوں سے تعلق رکھنے والے چوروں کو تلاش کرے۔ اس کے علاوہ شہر کا نگران مندرجہ بالا آثار و شواہد کی مدد سے اندرونی چور کی سرکوبی کی کوششیں کرے۔

باب: 7

اچانک موت کی تحقیقات

ناگہانی موت کی صورت میں لاش کو تیل میں ڈبو کر اس کا معائنہ کیا جائے۔ اگر کسی کی لاش پر ناک کی رطوبت یا پیشاب کے نشانات موجود ہوں' جسم بادی کی وجہ سے پھول گیا ہو' ہاتھ پاؤں سوجے ہوئے ہوں' آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں' گلے پر ڈوری کا نشان ہو تو سمجھا جائے کہ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا ہے اور موت کی وجہ دم گھٹنا ہے۔ کسی کے بازو اور رانیں کھچاؤ کا شکار ہوں تو اسے پھانسی دے کر ہلاک کیا گیا ہوگا۔ کسی کے ہاتھ پاؤں اور پیٹ پھول گیا ہو' آنکھیں اندر دھنس چکی ہوں' ناف ابھر آئی ہو تو اسے سولی پر چڑھایا گیا ہوگا۔ کسی کی مقعد اور آنکھیں اکڑی ہوئی ہوں' زبان دانتوں کے درمیان دبی ہوئی ہو' پیٹ پھولا ہوا ہو تو اسے ڈبو کر ہلاک کیا گیا ہوگا۔ جسم پر خون کے دھبے ہوں' اعضاء مضروب دکھائی دیں تو اسے لاٹھیوں یا کوڑوں سے تشدد کرکے مارا گیا ہوگا۔ ہڈیاں ٹوٹی' ہاتھ پاؤں شکستہ ہوں تو بلندی سے نیچے گرا کر موت کے گھاٹ اتارا گیا ہوگا۔

جس شخص کی لاش کے ہاتھ پاؤں' دانت' ناخن سیاہ ہوں' کھال ڈھیلی پڑ گئی ہو' بال گر رہے ہوں' گوشت کم ہو گیا ہو' چہرے پر تھوک اور جھاگ ہو تو یہ علامات زہر خورانی سے موت واقع ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔ اسی حالت میں پائے جانے والے کسی شخص کے جسم پر اگر کاٹے کا نشان موجود ہو تو اسے سانپ یا کسی اور زہریلے جانور نے ڈسا ہوگا۔ کوئی ہاتھ پاؤں پھیلائے پڑا ہوا اور لگاتار قے و دست آنے کے بعد لباس اتار کر پھینکا گیا ہو تو اسے مدن بوٹی کا رس پلا کر ہلاک کیا گیا ہوگا۔

مذکورہ بالا اقسام کی اموات کو بعض اوقات خودکشی ظاہر کیا جاتا ہے اور اس کے پیچھے سزا ملنے کا خوف کارفرما ہوتا ہے۔ ایسی صورتحال میں گردن پر رسی کے نشان ڈال دیے جاتے ہیں۔

زہر سے واقع ہونے والی موت پر متوفی کے معدے کی غیر ہضم شدہ غذا کو دودھ میں ڈال کر اس کا بغور مشاہدہ کیا جائے یا اسے پیٹ میں سے نکال کر آگ پر ڈالا جائے۔ اگر اس میں سے چٹ چٹ کی آواز آئے اور دھنک کے رنگ کا دھواں نکلے تو زہر خورانی ہی موت کی وجہ بنی ہوگی۔ اگر لاش تمام تر بھسم ہو چکی ہو مگر پیٹ نہ جلا ہو تو یہ معلوم کیا جائے کہ مرنے والے نے اپنے ملازمین کے ساتھ کوئی ظلم تو نہیں کیا تھا۔ مرنے والے کے ایسے رشتہ دار جو کسمپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہوں' کوئی عورت جس کا دل کہیں اور اٹکا ہوا ہو' کوئی عزیز جو کسی ایسی عورت کی طرف سے پیروی کر رہا ہو جسے مرنے والے نے اس کی میراث سے محروم کردیا ہو' ان سب لوگوں سے بھی تفتیش کی جائے۔

اسی نوعیت کی تحقیقات ان افراد کے بارے میں بھی ہوں گی جن کو مارنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا ہو۔ خودکشی کی صورت میں معلوم کیا جائے کہ مرنے والے نے کیا بدعملی کی تھی یا دوسروں کو کیا نقصان پہنچایا تھا۔

ہر قسم کی ناگہانی اموات حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر مشتمل ہوتی ہیں:

عورتوں یا رشتے داروں کو جو میراث میں سے اپنا حصہ طلب کرتے ہو' میراث سے محروم کرکے زک پہنچانا' مدمقابل حریف کے خلاف نفرت کے جذبات' کاروباری یا گروہی جھگڑا اور قانونی مقدمہ جو غصہ دلاتا ہے اور غصہ ہی موت کا سبب بن جاتا ہے۔

اگر کوئی کسی غلط فہمی کے نتیجہ میں کسی اور کے دھوکے میں مارا یا مروا دیا گیا ہو یا چوروں نے مارا ہو یا کسی تیسرے آدمی کے دشمن کو موت کے گھاٹ اتار دیں تو مرنے والے کے عزیزواقارب سے یہ باتیں معلوم کی جائیں۔

مرنے والے کو کس نے طلب کیا تھا' اس کے ہمراہ کون کون تھا' سفر میں ہمراہی کون تھے اور اسے جائے واردات پر کون لے کر گیا تھا۔ پاس پڑوس کے لوگوں سے الگ الگ لے جا کر یہ سوالات پوچھے جائیں۔

مرنے والے کی ذاتی اشیاء کا مشاہدہ کرکے مثلاً" سامان سفر' لباس' زیورات وغیرہ جو قتل کے وقت اس کے جسم پر ہوں' ان لوگوں سے' جنہوں نے وہ چیزیں متوفی کو بہم پہنچائیں ہوں یا جن سے ان اشیاء کا کوئی بھی تعلق ہو' جرح کی جائے کہ اس کے ساتھ کون کون تھے۔ کہاں کا مکین تھا' کس مقصد سے سفر پر روانہ ہوا تھا' کیا پیشہ تھا اور کہاں

کہاں گیا تھا۔ اگر کوئی مرد یا عورت عشق کے چکر میں یا غصے یا کسی اور قابل مذمت جذبے کے تحت رسی کے پھندے، ہتھیار یا زہر سے خود کو ہلاک کر لے تو اس کی لاش کو رسی سے باندھ کر کسی چنڈیلے (46) کے ہاتھوں چوراہوں اور شارع عام پر گھسیٹا جائے۔ ایسی موت پر نہ سوگ منایا جائے اور نہ دیگر رسوم ادا کی جائیں جیسی کہ عموماً عزیزواقارب کرتے ہیں۔ اگر کوئی رشتہ دار اس موقع پر سوگ کا اظہار کرے گا یا کوئی رسم ادا کرے گا تو اس کی موت پر بھی یہی پابندی لاگو کر دی جائے گی یا پھر اس کی برادری اس کا ہر طرح سے بائیکاٹ کرے گی۔ جو کوئی ان رسوم میں شرکت کرے یا ایسے لوگوں سے تعلق رکھے جو یہ رسوم ادا کرتے ہیں تو اسے سال بھر کے لیے کوئی قربانی ادا کرنے یا اس میں شرکت کے حق سے محروم کر دیا جائے گا اور خودکشی کرنے والے کی رسم ادا کرنے والا، اس کی موت پر سوگ منانے والا، یا سوگ منانے والے یا رسم ادا کرنے والے سے تعلق رکھنے والا کسی قسم کا دان یا خیرات بھی نہیں لے دے سکے گا۔

باب:8

اعتراف جرم کروانے کے لیے تشدد اور قانونی کارروائی

ملزم فریادی کا عزیز ہو یا کوئی اجنبی' اس کی طرف سے صفائی کے گواہ فریادی کی موجودگی میں ان سوالوں کے جوابات دیں گے کہ ملزم کہاں کا رہنے والا تھا' اس کی ذات کیا ہے' کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے' اس کا نام کیا ہے' کام کیا کرتا ہے' اس کی املاک کی تفصیل کیا ہے اور جائے سکونت کہاں ہے؟ ان کے جوابات کو ملزم کے اپنے بتائے ہوئے جوابات سے ملا کر غور کیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ واردات سے ایک روز قبل وہ کہاں تھا اور کیا کر رہا تھا۔ اس سے یہ بھی استفسار کیا جائے گا کہ حراست میں آنے سے پہلے کی رات اس نے کہاں بسر کی۔ اگر اس کے جوابات کی معتبر اور قابل اعتماد شہادتوں سے تصدیق ہو جائے اور واردات سے اس کا کوئی تعلق ثابت نہ ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں اسے تکلیف دی جائے۔

جب تک الزام کے لیے مضبوط بنیاد نہ ہو جرح کا کوئی موقع نہیں اور واردات کے تین روز بعد کسی مشکوک آدمی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

جو لوگ کسی بے گناہ شخص پر چوری کا من گھڑت الزام لگائیں یا کسی چور کی پشت پناہی کرتے ہوئے اسے بچانے کی کوشش کریں' ان کو وہی سزا دی جائے جو کہ قانون میں چور کے لیے مخصوص ہے۔

کوئی ملزم اگر اپنی صفائی میں یہ ثابت کر دے کہ الزام لگانے والے کو اس سے عداوت

یا نفرت ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔

کسی کو حبس بے جا میں رکھنے والے کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ مشکوک آدمی کے خلاف الزام ثابت کرنے کے لیے کچھ شواہد ضروری ہیں مثلاً اس نے کون سے ہتھیار استعمال کیے' اس واردات میں اسکے ساتھ شریک لوگ کون تھے' کون سا مال چرایا گیا' اگر مسروقہ مال بیچا گیا ہو تو یہ دیکھا جائے کہ کیا سودا کسی ذریعے کے حوالے سے طے پایا۔ ان شہادتوں کی سچائی کو جائے واردات اور مسروقہ مال کی دیگر کیفیات اور آثار کے حوالے سے بھی پرکھا جانا چاہیے۔

ایسے شواہد نہ ملیں اور ملزم بہت زیادہ نالہ و فریاد کرے تو اسے بے گناہ تصور کیا جھائے گا کیونکہ بعض اوقات کسی کے جائے واردات کے آس پاس موجود نہ ہونے یا کسی شخص سے اتفاقی طور پر مشابہ ہونے یا ویسے ہی ہتھیار' لباس اور اشیاء رکھنے کی بنا پر جو چوری کی گئیں یا مسروقہ اشیاء کے قریب موجود ہونے کی بنا پر اسے ناحق چوری کے الزام میں گرفتار کرلیا جاتا ہے جیسا کہ مانڈویہ کے ساتھ ہوا جس نے جسمانی تشدد کیے جانے کے خوف سے چور ہونے کا اعتراف کرلیا تھا۔ اس لیے حتمی شہادت کی موجودگی پر اصرار کرنا اشد ضروری ہے۔ سزا اس صورت میں دی جائے جب الزام پوری طرح ملزم پر ثابت ہو چکا ہو۔ ایسے لوگوں کو تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے جو خود بخود اپنے جرم کا اعتراف کرلیں یا وہ نابالغ' کم عقل' بیمار' ضعیف' نشے میں مدہوش دیوانے' بھوکے پیاسے' لمبے سفر کے تھکے ہارے یا پیٹ بھر کے کھانا کھائے ہوئے ہوں۔

مخبروں میں سے بھٹیارے' داستان گو' ستے اور مسافروں کو پانی پلانے والے یا کوئی ایسا شخص جو مشکوک آدمی کا ہی پیشہ رکھتا ہو' اس کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لیے مقرر کیا جائے جیسا کہ مہر شدہ امانتوں میں خیانت کرنے کا پتہ چلانے کے سلسلے میں بتایا گیا تھا۔

ایسے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے جو اعتراف جرم نہ کررہے ہوں لیکن ان کی بابت سرکاری کارندوں کو یقین ہو کہ جرم انہوں نے ہی کیا ہے۔ ایسی عورتوں کو جنہیں بچہ جنے ایک مہینے ہوا ہو یا جو ابھی حاملہ ہوں' ایذا نہ دی جائے۔ عورتوں کو اس سے آدھی ایذا دی جائے جتنی مردوں کے لیے مخصوص ہے یا پھر ان سے زبانی جرح کی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ سے ہی حقائق اگلوائے جائیں۔

عبادت گزاروں، ویدوں کے علماء اور برہمنوں کے پیچھے صرف جاسوس لگائے جائیں۔ جو لوگ ان اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں یا اس میں مددگار ہوں ان کو پہلے درجے کی سزا کا مستحق گردانا جائے۔ کسی کو تشدد سے ہلاک کرنے کی بھی یہی سزا مقرر ہوگی۔

تشدد کے لیے چار طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ چھ ضربیں، سات کوڑے، دو طریقوں سے الٹا لٹکانا اور پانی کی نلکی کا استعمال جس کے ذریعے ملزم کے ناک میں نمک ملا پانی ڈالا جاتا ہے۔

جن لوگوں کا جرم سنگین نوعیت کا ہو ان پر تشدد کرنے کے لیے ہاتھ لمبے بیت کی بارہ ضربیں، دو رانیں، دو پھندے، 20 ضربیں نکٹ مالا کی چھڑی سے لگانا، ایک ایک ہتھیلی پر 32 ضربیں اور اتنی ہی پاؤں کے تلوؤں پر۔ دو طرح کی جکڑ بندی، دونوں ہاتھ اور پاؤں اس طرح باندھ دیئے جاتے ہیں کہ بچھو کی طرح نظر آئے، دو طرح سے الٹا لٹکانا، ملزم کو چاول کی پیچھ پلا کر اس کی ایک انگلی کے ایک جوڑ کو جلانا، تیل پلا دینے کے بعد جسم کو دن بھر گرم رکھنا، لسی پلا کر پیشاب نہ کرنے دینا، انگلیوں پر سوئیاں چبھو کر اذیت دینا، گھی پلا کر تمام دن دھوپ میں یا آگ کے پاس بٹھائے رکھنا، جاڑوں میں کھردری گھاس پر رات بھر لٹائے رکھنا اور بھیگی ہوئی گھاس پر سلانا وغیرہ یہ ایذا رسانی کے اٹھارہ طریقے ہیں۔

ملزم کے اوزار، ان کی لمبائی، ہتھیار، لباس اور شناخت کو کرائم رجسٹر سے ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔ ہر روز ملزم پر تشدد کا نیا طریقہ آزمایا جائے۔ ان مجرموں کو جو پہلے دھمکی دے کر لوٹیں، جو چرائے مال کا ایک حصہ ہضم کر چکے ہوں اور جنہوں نے شاہی خزانے کو لوٹا ہو یا مذموم جرائم کیے ہوں، راجہ کے حکم سے ایک یا کئی بار یہ سب ایذائیں دی جائیں۔

جرم کی نوعیت کچھ بھی ہو لیکن کسی برہمن کو اذیتیں نہیں دی جائیں گی۔ برہمن کے چہرے کو داغ دیا جائے گا جس سے معلوم ہو کہ یہ چور ہے۔ چوری کی صورت میں کتے کا نشان اور قتل کی صورت میں سربریدہ لاش کا نشان، گرو کی استری (عورت) سے زنا کرنے کی صورت میں عورت کی شرمگاہ کا نشان اور شراب پینے کی شکل میں شراب فروش کے جھنڈے کا نشان برہمن کے چہرے پر داغ دیا جائے گا۔

برہمن کو داغدار کرنے اور اس کے جرم کا اعلان کرنے کے بعد ریاست کا حکمران یا تو اسے دیس سے باہر نکال دے گا یا تمام عمر کے لیے کانوں کی طرف بھجوانے کا حکم صادر کرے گا۔

باب: 9

ریاستی اداروں کی نگرانی

کلکٹر جنرل جن کمشنروں کو مقرر کرے وہ پہلے منتظمین اور ان کے تحت کام کرنے والوں کی بابت تحقیقات کریں۔

کارخانوں اور کانوں سے قیمتی پتھر چرانے والوں کے سر قلم کر دیئے جائیں۔ جو معمولی چیزیں یا عام پتھر اور ضروریات کی اشیاء چرائیں ان کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ جو کارخانوں یا ریاستی ذخیرہ گاہ سے ایک پن کا سولھواں حصہ یا ایک پن کا آٹھواں حصہ مالیت کی اشیاء چرائیں ان پر 12 پن جرمانہ عائد کیا جانا چاہیے۔ ایک چوتھائی سے آدھ پن قیمت کی اشیاء پر 24 پن جرمانہ عائد کیا جائے۔ آدھ پن سے تین چوتھائی پن مالیت کی اشیاء پر 36 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ تین چوتھائی پن سے ایک پن تک کی مالیتی اشیاء چرانے پر 48 پن جرمانہ ملزم سے وصول کیا جائے جو ملزم ایک سے دو پن مالیت کی اشیاء چرانے کا مرتکب پایا جائے اس کو پہلے درجے کی سزا کا مستحق گردانا جانا چاہیے۔ دو سے چار پن تک کی چیز پر درمیانے درجے کی سزائیں لاگو ہوں گی اور چار سے آٹھ پن مالیت کی چیز چرانے پر انتہائی سخت درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ جو شخص آٹھ سے دس پن قیمت کی اشیاء چرائے اور اس پر جرم ثابت ہو جائے تو اسے موت کی سزا دی جائے۔

اگر کوئی شخص 'گودام' دوکانوں یا اسلحہ خانوں سے خام مال یا تیار شدہ مال اوپر دی گئی قیمتوں سے آدھی مالیت کا چوری کرے تو اس کو بھی وہی سزا دی جائے گی۔ ان قیمتوں سے ایک چوتھائی قیمت کی اشیاء چرانے پر اوپر کی سزاؤں سے دوگنا جرمانہ لاگو ہوگا۔

جو چوروں کو بھاگ جانے کا اشارہ دینے کے لیے دھمکائیں تو شاہی جرم کے سلسلے میں یہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ ان کو موت کی سزا دی جائے۔

جب کوئی شخص، سرکاری اہلکار کے علاوہ، دن کے وقت کھیت یا غلہ گاہنے کے مقام یا

دوکان یا مکان سے خام اشیاء یا تیار مال چوری کرے جن کی مالیت ایک پن کے سولھویں حصہ سے آٹھویں حصہ تک ہو تو اس پر تین پن جرمانہ عائد کیا جائے یا پھر اس کے جسم پر گوبر مل کر اور اس کی رانوں سے مٹی کا ایک برتن باندھ کر جس میں خوب روشنی ہو اسے بازار میں گھمایا جائے۔ اگر کوئی ایک چوتھائی سے آدھ پن مالیت کی اشیاء چرائے تو اس پر 9 پن جرمانہ لاگو ہو گا یا پھر اسے شہر سے نکال دیا جائے۔ آدھ پن سے تین چوتھائی پن مالیت تک کی چیز چرانے والے پر 9 پن جرمانہ یا اس کے جسم پر گوبر اور راکھ مل کر بازاروں میں گھمایا جائے۔ اس کے علاوہ اس کی کمر سے مٹی کا برتن بھی باندھا جا سکتا ہے جس میں کہ خوب روشنی ہو۔ اگر کوئی شخص ایک تہائی سے ایک پن مالیت کی شے چرائے تو 12 پن جرمانہ عائد کیاجائے یا اس کا سر مونڈ دیا جائے۔ ایسے شخص کو شہربدر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو شخص ایک سے دو پن قیمت کی چیز چرائے تو اس پر 24 پن جرمانہ ہو گا یا اس کا سر اینٹ کی کسی ٹکڑے سے مونڈ دیا جائے۔ 2 سے چار پن مالیت کی اشیاء چوری کرنے والے سے 36 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ چار سے پانچ پن قیمت کی اشیاء چرانے والے سے 48 پن جرمانہ لیا جائے۔ پانچ سے دس پن قیمت کی اشیاء کی چوری پر پہلی تعزیز دی جائے۔ دس سے بیس پن مالیت کی اشیاء چرانے والے پر 300 پن جرمانہ عائد ہو گا۔ 20 سے 30 پن مالیت کا مال چوری کرنے والے پر 500 پن جرمانہ لاگو ہو گا۔ 30 سے 40 پن قیمت کی چیز کے چور پر ایک ہزار پن جرمانہ عائد کرنا چاہیے اور 40 سے 50 پن مالیت کی اشیاء چرانے والے کو موت کی سزا دی جانی چاہیے۔

اگر کوئی شخص صبح سویرے یا شام کو زبردستی مذکورہ بالا قیمتوں سے آدھی قیمت کی چیز چرائے تو اس پر متذکرہ بالا جرمانوں سے دوگنا جرمانہ لاگو کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص ہتھیار لیکر زبردستی مذکورہ قیمتوں سے ایک چوتھائی قیمت کی چیز ہتھیائے' خواہ دن کو یا رات کو تو اس پر اتنا ہی جرمانہ عائد ہو گا جتنا کہ اوپر لکھا ہے۔

ذمہ دار افسر' سپرنٹنڈنٹ یا محل کا داروغہ بغیر اجازت کوئی مہر لگائے یا حکم نامہ جاری کرے تو اس کو (بالترتیب) انتہائی' درمیانی اور پہلی سزا دی جائے یا موت کی سزا ہو۔ اسکے علاوہ بھی کوئی سزا دی جا سکتی ہے جو کہ جرم کی سنگینی سے مطابقت رکھتی ہو۔

اگر کوئی جج مقدمے کے دوران فریقین میں سے کسی کو دھمکائے' آنکھیں دکھائے' باہر

نکال دے یا زبردستی خاموش کرا دے تو اس کو پہلے درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ اگر وہ دونوں فریقوں میں سے کسی کو بدنام کرے یا گالیاں دے تو سزا دگنی کر دی جانی چاہیے۔ اگر وہ پوچھنے کی بات نہ پوچھے اور غیر مقصدی سوال کرے، سکھائے پڑھائے یا یاد دلائے اور جو خود پوچھے اسے خارج کر دے تو اسے درمیانے درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ اگر منصف مقدمے کے ضروری کوائف نہ پوچھے اور غیراہم کوائف کی بابت استفسارات کرے، اپنے فرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرے، بدنیتی سے کارروائی ملتوی کرے اور دیر کی وجہ سے فریقین کو تنگ کرکے اجلاس سے باہر جانے پر مجبور کرے علاوہ ازیں ایسے بیان لینے سے انکار یا عذر اور ٹال مٹول کرے جن پر مقدمے کے فیصلے کا انحصار ہے، گواہوں کو شہہ دے، ان کی مدد کرے یا فیصلہ ہو چکنے کے بعد کسی مقدمے کو دوبارہ شروع کرے تو اسے انتہائی سزا دی جانی چاہیے۔

عدالت کا منشی اگر فریقین میں سے کسی کا بیان نہ لکھے، لکھے کو بدل دے، برے بیان کو نظرانداز کرے یا تشفی بخش بیان کو ناحق بدل دے یا ناقابل فہم بنا دے تو اسے پہلی سزا یا پھر اس کے جرم سے مطابقت رکھنے والی سزا دی جانی چاہیے۔ کوئی کمشنر یا جج سونے کے سکے میں غیر منصفانہ جرمانہ عائد کرے تو اس پر جرمانے کی رقم سے دوگنی رقم کا جرمانہ لاگو کیا جائے یا واجبی جرمانے سے زیادہ جتنی رقم کا جرمانہ کیا گیا ہو اس کا آٹھ گنا۔

اگر کوئی منصف یا کمشنر ناروا طور پر جسمانی سزا دے تو اس کی پاداش میں اسے بھی وہی سزا دی جائے یا اس رقم سے دگنی رقم کا جرمانہ جو اس طرح کی زیادتی پر بطور جرمانہ عائد ہوتی ہے اگر کوئی منصف صحیح رقم کو غلط اور غلط کو صحیح بنائے تو اس پر اس رقم سے آٹھ گنا زائد جرمانہ لاگو ہونا چاہیے۔ کوئی افسر اگر مجرموں کو حراست میں سے نکل جانے دے یا اس میں معاون ہو یا قیدیوں کو ان کے جائز کاموں سے روکے جیسے کہ کھانا، پینا، سونا، بیٹھنا یا حوائج ضروریہ سے فارغ ہونا تو اس پر کم از کم تین پن اور اس سے زائد بھی جرمانہ لاگو ہوگا۔

اگر کوئی افسر کسی قرضدار کو حراست میں سے فرار ہونے دے تو نہ صرف اسے درمیانے درجے کی سزا کا مستحق گردانا جائے بلکہ وہ قرض خواہ کو اس کے قرضے کی رقم بھی ادا کرے۔

اگر کوئی قیدی کو جیل سے بھگائے یا اس کے فرار ہونے میں اس کی مدد کرے تو اسے اس جرم کی پاداش میں موت کی سزا دی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس کی تمام جائیداد بھی ضبط کی جانی چاہیے۔

اگر جیل کا داروغہ کسی کو سبب بتائے بغیر جیل میں بند کرے تو اس پر 24 پن جرمانہ لاگو ہوگا۔ کسی کو بلاوجہ جسمانی تشدد کا نشانہ بنائے تو 48 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ کسی قیدی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے یا کسی قیدی کو کھانے اور پانی سے محروم کرے تو اسے 96 پن جرمانہ ادا کرنے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ کسی قیدی کو ناجائز طور پر تنگ کرے یا رشوت لے تو درمیانے درجے کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اگر وہ کسی قیدی کو جان سے مار ڈالے تو ایک ہزار پن جرمانہ ادا کرے گا۔ کوئی قیدی یا ملازم عورت کی عصمت پامال کرے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ کسی چور کی بیوی یا وبائی مرض سے مرجانے والے کی بیوی کے ساتھ زنا کے مرتکب کو دوسرے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر جیل میں کوئی کسی آریہ عورت کی بے حرمتی کرے گا تو انتہائی سخت سزا کا مستحق گردانا جائے گا۔

اگر کوئی مجرم قیدی اسی قیدخانے میں بند کسی آریہ عورت کے ساتھ زنا کرے گا تو اسے اسی جگہ موت کی سزا دی جائے گی۔ اگر کوئی افسر کسی ایسی عورت کی بے حرمتی کرے جو رات کو بے وقت گھومتی ہوئی پکڑی گئی ہو تو اس کو بھی وہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اگر یہی جرم کسی غلام عورت کے ساتھ کیا جائے تو مجرم کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔

جیل توڑے بغیر کسی قیدی کو فرار کروانے والے افسر کو درمیانے درجے کی سزا ملے گی۔ کوئی افسر اگر کسی قیدی کو جیل توڑ کر فرار ہو جانے دے تو وہ موت کی سزا کا حقدار ہوگا۔ جو اہلکار قیدی کو فرار کروائے گا اسے بھی موت کی سزا ملے گی اور اس کی تمام جائیداد ضبط کرلی جائے گی۔ اس طرح راجہ مناسب سزائیں مقرر کرکے اپنے ملازمین کے کردار و اعمال کی تحقیقات کرے گا اور پھر معتبر اور قابل افسروں کے ذریعے شہروں اور دیہات میں اپنی رعایا کے کردار کا بھی مشاہدہ کرے گا۔

باب: 10

جسمانی اعضاء کاٹنے کی سزائیں یا متبادل جرمانے

پہلی بار اگر سرکاری ملازم کوئی ایسا جرم کریں جیسے کہ مقدس یاتراؤں کی بے حرمتی یا جیب تراشی وغیرہ تو ان کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کاٹ ڈالی جائے گی یا پھر وہ 54 پن جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر دوسری بار ایسا کریں گے تو ان کا عضو تناسل قطع کر دیا جائے گا یا پھر اس سزا سے بچنے کے لیے انہیں ایک سو پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ تیسری بار یہی جرم کرنے کی پاداش میں ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ یا 400 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ چوتھی بار اسی نوعیت کے جرم کا ارتکاب کرنے کی صورت میں مجرم کو موت کی سزا دی جائے گی۔

54 پن مالیت سے کم کا مرغا' نیولہ' بلی' کتا یا سور چرانے یا مار ڈالنے والے کی ناک کی نوک کاٹ دی جائے گی یا اسے 54 پن جرمانہ دینا ہوگا۔ اگر یہ جانور چنڈالوں یا جنگلی قبائل کے ہوں تو اس سے آدھا جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

کوئی شخص جنگلی جانور مویشی' پرندہ' ہاتھی' شیر' مچھلی یا کوئی اور جانور جو جال' باڑے یا گڑھے میں بند رکھا گیا ہو' چرائے گا تو وہ اس جانور کی قیمت کے برابر جرمانہ ادا کرے گا اور جانور بھی واپس کرنے کا پابند ہوگا۔

جنگل میں سے جانور یا خام مال چوری کرنے پر سو پن جرمانہ دینا پڑے گا جبکہ شفاخانے سے خوبصورت چڑیوں' پرندوں یا خوبصورت جانوروں کو چرانے والا 200 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

کوئی بڑی چیز جیسے زرعی اوزار وغیرہ چرانے پر 200 پن جرمانہ مجرم کو ادا کرنا ہوگا البتہ کوئی چھوٹی چیز' جو کسی کاریگر' موسیقار یا سادھو کی ملکیت ہو چرانے والا 100 پن جرمانہ ادا کرے گا۔

قلعے میں بلا اجازت سرنگ نکال کر یا نقب لگا کر داخل ہونے والے کو موت کی سزا یا دو سو پن جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

کوئی شخص اگر کشتی' چھوٹا چوپایہ یا ٹیلہ وغیرہ چرائے تو اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے۔ اس سزا سے بچنے کے لیے اسے 300 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اگر کوئی جواری صحیح پانسے کی جگہ جو ایک کاکنی (47) کا ملتا ہے جعلی پانسے لگائے' جوئے میں استعمال ہونے والی کوئی اور چیز بدل دے یا ہاتھ کی صفائی سے بے ایمانی کرنے کا مرتکب ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا اس سے 400 پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی چور یا زنا کار کی مدد کرے تو اس کے اور زنا پر بخوشی رضا مند ہونے والی عورت کے ناک اور کان کاٹ دیئے جائیں یا دونوں سے پانچ پانچ سو پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ البتہ وہ چور یا زنا کرنے والا اس سے دگنا جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

اگر کوئی مردے کا مال بیچے' مرد غلام یا لونڈی کو بھگا کر لے جائے یا بڑے جانوروں کی چوری کرے تو اس کی دونوں ٹانگیں قطع کر دی جائیں یا اس پر 600 پن جرمانہ عائد کیا جائے۔

اپنی ذات سے بڑی ذات کے آدمی یا گرو کے ہاتھ پاؤں کی طرف حقارت سے حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھنے والے یا شاہی سواری کے گھوڑے' ہاتھی یا گاڑی پر چڑھنے والے کی ایک ٹانگ کاٹی جائے یا اس سے 700 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

راجہ کے خلاف سازش کرنے والے' کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑنے والے' دیول کی اشیاء کے چور اور شودر ہو کر خود کو برہمن کہلانے والے کی دونوں آنکھیں نکال لی جائیں یا اس سے 800 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

اگر کوئی راجہ کا شاہی حکم نامہ لکھتے ہوئے کوئی بات چھوڑ جائے' کسی چور یا زانی کو چھڑوا دے' زیورات سے سجی ہوئی لڑکی یا لونڈی کو بھگا کر لے جائے اور دھوکے بازی کا کام کرے یا پھر اگر کوئی سڑا ہوا گوشت بیچے تو اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی جائیں یا 900 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

انسانی گوشت فروخت کرنے والے کو موت کی سزا دی جانی چاہیے۔

اگر کوئی آدمی دیوتاؤں یا جانوروں کی مورتی چرائے' لوگوں کو اغوا کرنے اور زمینوں' مکانوں' سونے' اشرفیوں' جواہرات یا فصلوں پر غاصبانہ قبضہ کرے تو اس کا سر قلم کر دیا جائے یا انتہائی جرمانہ وصول کیا جائے۔

جرم کی نوعیت' اس کے سبب اور سنگینی' پیش رفتہ حالات' موجودہ صورتحال' لوگوں کی سماجی حیثیت اور جائے واردات وغیرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور مجرموں کے درمیان یہ امتیاز نظر انداز کرتے ہوئے کہ وہ خواص سے ہیں یا عوام سے کمشنر کو چاہیے کہ غور و فکر کر کے فیصلہ دے اور پہلے یا دوسرے درجے کی یا انتہائی سزائیں جرم کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے تجویز کرے۔

باب: 11

تشدد کے ساتھ یا اس کے بغیر موت کی سزا

باہمی لڑائی میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو جان سے مار ڈالے تو اسے اذیت ناک سزا دی جائے۔ اگر کسی لڑائی میں زخمی ہونے والا انہی زخموں سے لڑائی کے سات دن کے اندر مرجائے تو جس شخص نے زخم لگائے ہوں گے اسے فوراً موت کی سزا دی جائے گی۔ اگر مرنے والا 15 دن کے اندر مرے تو قاتل کو انتہائی سزا دی جائے گی۔ اگر مضروب ایک مہینے کے اندر مرے تو ملزم 500 پن جرمانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مقتول کے ورثاء کو معقول خون بہا بھی دینے کا پابند ہوگا۔

کوئی شخص اگر کسی دوسرے آدمی کو ہتھیار سے زخمی کرے گا تو انتہائی درجے کا جرمانہ ادا کرے گا۔ اگر نشے میں ایسا کرے گا تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اگر زخمی فوراً ہی مرجائے تو مارنے والے کو بھی موت کی سزا دی جائے گی۔

اگر کوئی ناقابل برداشت جبری مشقت' دوا یا مار پیٹ کے ذریعے کسی عورت کا حمل گرادے تو اسے اسی ترتیب سے پہلے درجے کی' درمیانی اور انتہائی سزائیں دی جا سکیں گی۔

جو لوگ اکثر رنڈیوں کے پاس جایا کرتے ہوں' جو لوگ شدید ضرب لگا کر کسی مرد یا عورت کو قتل کردیں' جو جھوٹی باتیں پھیلائیں' جو دوسروں کو ناواجب سزائیں دیتے ہوں' دوسروں کو بدنام کرتے ہوں' مسافروں کا راستہ روکیں اور ان پر حملہ کریں' ڈاکہ ڈالیں یا نقب لگائیں اور جو لوگ شاہی ہاتھی' گھوڑے یا سواری کو چرائیں یا نقصان پہنچائیں انہیں موت کی سزا پھانسی کی صورت میں دی جائے۔ اگر کوئی ان تمام (مندرجہ بالا) مجرموں کی لاش کو پھونکے یا اٹھا کر لے جائے تو اسے انتہائی درجے کی سزا کا حقدار سمجھا جائے گا۔

جو کوئی قاتلوں' چوروں' کو کھانا' کپڑا یا آگ فراہم کرے یا اطلاعات دے' یا ان کے

کسی منصوبے میں مددگار ہو تو اسے انتہائی درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ ناواقفیت کی بنا پر یہ عمل کرے تو اسے وارننگ دی جائے۔ قاتلوں اور ڈاکوؤں کے بیٹے اور بیویاں اگر ان کے جرم میں شریک ہوں تو انہیں بھی پکڑ لیا جائے ورنہ کچھ نہ کہا جائے۔ اگر کوئی فوج دیہات یا قلعوں میں بے چینی پھیلائے' قبائلیوں یا دشمنوں کو راجہ کے خلاف اکسائے' راجہ کے حرم میں زبردستی داخل ہو جائے یا راجہ کے خلافت بغاوت کا اعلان کرے تو اسکو سر سے پاؤں تک زندہ ہی جلا دیا جائے۔ اگر کوئی برہمن ایسا کرے تو اسے غرق کر دیا جائے۔ اگر کوئی اپنے ماں باپ' بیٹے' بھائی' راہنما یا کسی ریاضت کرنے والے کو مارے تو اس کے سر اور کھال کو جلا دیا جائے۔ اگر کوئی انہی میں سے کسی کی توہین کا مرتکب ہو تو اس کی زبان ہی قطع کر دی جائے۔ اگر کوئی ان میں سے کسی کے کسی عضو پر کاٹے تو کاٹنے والے کا بھی وہی عضو کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی ناحق کسی کا مویشیوں کا گلہ (کم از کم دس راسوں پر مشتمل) چرا لے جائے یا کسی کو ناحق وحشی پن کا مظاہرہ کرتا ہوا قتل کر ڈالے تو اس جرم کے مرتکب کی گردن اڑا دی جائے۔

پانی کے ذخیرے کا بند توڑنے کے جرم میں ملوث مجرم کو اسی جگہ پانی میں ڈبو کر ہلاک کر دیا جائے۔ اگر حوض وغیرہ کو توڑے تو اس پر انتہائی جرمانہ لاگو کیا جائے۔ اگر توڑا جانے والا حوض زیر استعمال نہیں تھا تو توڑنے والے کو دوسرے درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

کوئی مرد کسی عورت کو یا کوئی عورت کسی دوسرے کو زہر دے کر ہلاک کرے تو قاتل کو ڈبو کر مارا جائے۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند یا اولاد یا گرو کو مار ڈالے' کسی کی املاک کو آگ لگا دے' کسی آدمی کو زہر دے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو کاٹ ڈالے تو اسے بیلوں کے پاؤں تلے کچلوا کر ہلاک کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں یہ نہ دیکھا جائے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے۔

جو شخص عمارتی لکڑی' ہاتھیوں کے جنگل' مکانوں' چراگاہوں' کھیتوں اور کھلیانوں کو آگ لگانے کا مرتکب ہوگا اسے آگ میں جلا دیا جائے گا۔

اگر کوئی برہمن کے باورچی خانہ کو ناپاک کرے' راجہ سے گستاخی کرے' راجہ کے راز فاش کرے اور اس کے خلاف سازش کرے تو اس کی زبان کاٹ دینی چاہیے۔

سپاہی کے علاوہ اگر کوئی شخص ہتھیار یا زرہ چوری کرے گا تو اسے تیروں سے چھلنی کر

دیا جائے گا۔ اگر کوئی سپاہی یہ حرکت کرے تو اسے انتہائی درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اگر ایک مرد دوسرے مرد کو نامرد بتائے گا تو ایسا کہنے والے کا عضو تناسل کاٹ دیا جائے گا۔ جو شخص کسی کی زبان یا ناک کاٹے گا تو اس کی انگلیاں کاٹ دی جائیں گی۔

مندرجہ بالا پر اذیت سزائیں عظیم آچاریوں (48) کے شاستروں میں لکھی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تلقین ہے کہ جس شخص نے صرف جرم کیا ہے اور ظلم آج تک نہیں کیا اسے بلا اذیت سزائے موت دی جانی چاہیے۔

باب: 12

لڑکیوں کے ساتھ جنسی اختلاط

ہم پلہ ذات کی کسی لڑکی کے ساتھ جنسی فعل کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یا اس سے چار سو پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ اگر اس فعل کے نتیجہ میں نابالغ لڑکی مر جائے تو مجرم کو سزائے موت دی جائے۔ جو نوجوان لڑکی کے ساتھ اس نوعیت کے جرم کا ارتکاب کرے اس کی بیچ کی انگلی کاٹ دی جائے یا اس پر 200 پن جرمانہ عائد کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ لڑکی کے باپ کو معقول زر تلافی دینے کا بھی مجرم پابند ہوگا۔ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف جنسی فعل نہیں کرے گا۔ جو کسی کنواری لڑکی کے ساتھ اس کی مرضی سے ایسا کرے وہ 54 پن جرمانہ دینے کا پابند ہوگا۔ اور لڑکی اس سے آدھا جرمانہ ادا کرے گی۔ کوئی شخص اگر کسی اور مرد کی جگہ جو لڑکی کو استری دھن ادا کر چکا ہو' جعلسازی سے ملے تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے یا چار سو پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ اس صورت میں مجرم استری دھن دینے کا بھی پابند ہوگا۔

ایسا شخص جو کسی کنواری لڑکی سے رابطہ رکھے جسے سات بار ماہواری آچکی ہو اور پھر بھی اس کی شادی نہ ہوئی ہو اگرچہ وہ اس کے ساتھ منسوب ہو چکی ہو تو اس صورت میں وہ یا تو مجرم ہوگا یا لڑکی کے باپ کو تلافی کی رقم ادا کرے گا۔ کیونکہ لڑکی کا والد اس پر اپنے اختیار سے محروم ہوگیا اور سات بار کی ماہواری بے نتیجہ رہی۔

یہ بھی جرائم میں شمار نہیں ہوگا کہ کوئی شخص اپنی ہی ذات کی کسی ایسی لڑکی کے ساتھ جسمانی تعلق رکھے جس کی پہلی ماہواری کو تین برس گزر چکے ہوں اور وہ ابھی تک شادی نہ کر سکی ہو۔ نہ یہ جرم ہے کہ کوئی شخص کسی دوسری ذات کی لڑکی سے جنسی تعلقات

استوار کرے جس کی پہلی ماہواری کو تین برس گزر چکے ہوں' اس کی شادی نہ ہوئی ہو اور نہ اس کے پاس کوئی زیور ہو کیونکہ ایسی صورت میں ماں باپ کا مال لینا چوری تصور کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی لڑکی کو حاصل کرنے کے لیے کسی اور کا حوالہ دے اور بعد میں لڑکی کسی دوسرے شخص کے حوالے کر دے تو وہ 200 پن جرمانہ ادا کرے گا۔

کوئی مرد کسی عورت سے اس کی مرضی کے خلاف جنسی ملاپ نہیں کر سکے گا۔

اگر کوئی ایک لڑکی دکھا کر بعد کو شادی کسی دوسری لڑکی سے طے کر دے جو کہ اسی ذات کی ہو جس سے پہلی لڑکی کا تعلق تھا تو مجرم 100 پن جرمانہ ادا کرے گا اور اگر دوسری لڑکی پہلی لڑکی سے نیچی ذات کی ہو تو مجرم 200 پن جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

ایسی لڑکی پر جو بدلے میں آئی ہوئی ہو 54 پن جرمانہ اور مجرم اس کے شوہر کو شادی کا خرچ ادا کرنے کے علاوہ چڑھاوا بھی واپس کرے گا' اگر کوئی ایک بار اقرار کرنے کے بعد بھی لڑکی کا بیاہ کرنے سے انکار کر دے تو اس پر مذکورہ رقم سے دوگنا جرمانہ عائد ہو گا۔ بیاہ کے وقت اگر کوئی دوسری لڑکی کو پیش کرے جس کا خون الگ ہو یا اس لڑکی میں وہ خوبیاں بتائے جو اس میں موجود نہ ہوں تو وہ بھی اخراجات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دی ہوئی رقم لوٹانے کا پابند ہو گا۔

کوئی عورت اگر اپنی مرضی سے کسی مرد سے ملے تو وہ راجہ کی لونڈی بن جائے گی۔

کسی لڑکی سے گاؤں کے باہر زبردستی جنسی ملاپ کرنا اور ان باتوں کی بابت غلط افواہوں کو پھیلانا عام جرمانوں سے دوگنا زیادہ جرمانے کا مستوجب ہو گا۔ زبردستی لڑکی اٹھانے والے کو 200 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ اگر لڑکی کے پاس زیور بھی ہو تو مجرم کو انتہائی درجے کی سزا دی جانی چاہیے۔ اغواء میں اگر ایک سے زیادہ آدمی شریک ہوں تو سب پر اتنا ہی جرمانہ لاگو ہو گا۔

رنڈی کی بیٹی سے ملنے والے شخص کو 54 پن جرمانہ ادا کرنا ہو گا اور اس کے علاوہ اس کی ماں کو اس کی روزانہ آمدنی سے 16 گنا زیادہ رقم جرمانے کے طور پر ادا کرنے کا بھی پابند ہو گا۔

کوئی شخص اگر اپنے غلام کی بیٹی یا لونڈی کی آبرو ریزی کا ارتکاب کرے تو اس پر 24

پن جرمانہ لاگو ہوگا اور اس کو زیور اور شلک کی رقم الگ ادا کرنا پڑے گی۔ قرضداری کے سلسلے میں بطور غلام آئی عورت سے جنسی فعل کرنے والے کو بارہ پن جرمانہ دینا ہوگا۔ اس کے علاوہ عورت کو کھانا اور کپڑے بھی مجرم کو ہی دینا پڑیں گے۔ اس حوالے سے مدد گاروں کو بھی اتنا ہی جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

باہر گئے شخص کا کوئی رشتہ دار یا غلام اس کی آوارہ بیوی کو اپنی حفاظت میں رکھ سکتا ہے۔ اس کی حفاظت میں رہ کر وہ شوہر کی واپسی کی منتظر رہے۔ اگر خاوند واپس آکر معاف کر دے تو اس عورت اور اس کے محافظ دونوں کو کسی قسم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ لیکن اگر شوہر نہ مانے تو عورت کے کان اور ناک کاٹ دیئے جائیں گے اور مرد کو زانی قرار دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

اگر کسی نے زانی پر جان بوجھ کر چوری کا الزام عائد کیا ہو تو الزام لگانے والے کو 500 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

سونا بطور رشوت لیکر اگر کوئی زنا کو چھپائے تو سونے کی قیمت سے آٹھ گنا زیادہ مالیت کا جرمانہ ہوگا۔ دست بدست لڑائی' اغوا' جسم کے نشانات' قرائن پر ماہرین کی آراء اور واردات سے تعلق رکھنے والی عورتوں کے بیانات سے زنا کا پتہ چل سکتا ہے۔

جنسی ملاپ کی خواہشمند عورت اپنی ہی ذات کے کسی مرد سے ملے تو اس پر بارہ پن جرمانہ ہوگا۔ اگر دوسری عورت اس کی مدد کرے تو اس کو چوبیس پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر کوئی عورت کسی کنواری لڑکی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی مرد سے ملوائے تو مجرمہ کو 100 پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور لڑکی کو تلافی کی معقول رقم بھی ادا کرنے کی پابند ہوگی۔

کوئی مرد کسی عورت کو دشمنوں کے چنگل سے چھڑا لائے یا جنگل' سیلاب' درندوں اور سیلاب کی بدحالی سے بچا کر پناہ دے تو پناہ دینے یا بچانے کے دوران دو طرفہ اقرار پر وہ اس سے باطمینان صحبت کر سکتا ہے۔ وہ عورت اگر اونچی ذات کی ہو' بچوں والی ہو یا جنسی ملاپ سے رغبت نہ رکھتی ہو تو اسے چھوڑ دے اور مناسب معاوضہ وصول کرے۔

ڈاکوؤں سے چھڑائی ہوئی' سیلاب' قحط اور آسمانی آفتوں سے بچائی ہوئی' گمشدہ یا جنگل میں مردہ سمجھ کر چھوڑ دی گئی عورتوں سے رضامندی سے مباشرت کی جا سکتی ہے۔ لیکن جو عورتیں شاہی حکم کے تحت نکالی گئی ہو' جنہیں ان کے رشتے داروں نے نکالا ہو' جو اونچی

ذات کی ہو یا جن کے بال بچے ہوں ان کو جنسی صحبت یا نقد اجرت کے بدلے میں بھی نہیں بچایا جائے گا۔

باب: 13

ناانصافی کا جرمانہ

کوئی برہمن کو اگر ممنوعہ چیز کھانے پر مجبور کرے تو اسے انتہائی درجے کی سزا دی جائے' اگر کوئی کھتری کو ایسا کرنے پر مجبور کرے تو اسے درمیانے درجے کی سزا کا مستوجب سمجھا جائے۔ ویش کو مجبور کرنے والے مجرم کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اور اگر کوئی شودر کو ایسی چیز کھانے پر مجبور کرے جس کی اسے ممانعت ہے تو مجرم سے 54 پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

جو شخص کوئی ممنوعہ شے اپنی رغبت اور مرضی سے کھائے وہ ذات سے باہر کردیا جائے۔

دن کے وقت اگر کوئی کسی کے گھر میں زبردستی گھسے تو پہلے درجے کی سزا کا حقدار ہوگا۔ اگر رات کو داخل ہو تو درمیانے درجے کی سزا دی جائے۔ کوئی ہتھیار لیکر رات کو یا دن کو کسی کے گھر میں گھسے تو اس کو انتہائی سخت سزا دی جائے۔ اگر کوئی فقیر' پھیری ولا' پاگل یا ہمسایہ پناہ لینے کی غرض سے گھر میں داخل ہو جائیں تو کوئی سزا نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خاص طور پر داخلے کی ممانعت نہ کی گئی ہو۔

رات کے وقت اگر کوئی اپنے گھر کی چھت پر چڑھے تو اسے پہلے درجے کی سزا دیجائے اور اگر کسی دوسرے کی چھت پر چڑھے تو چڑھنے والا درمیانے درجے کی سزا کا حقدار ہوگا۔

جو گاؤں کی سرحدوں کو پامال کریں' کھیت یا باغ کی حفاظتی دیوار کو ڈھائیں ان کو متوسط درجہ کی سزا دی جائے۔ جو تاجر بستی میں آئیں اپنے مال کا نرخ بتا کر کسی جگہ ٹھہر جائیں۔ اگر ان کے مال کی رات کو چوری ہو جائے تو گاؤں کا سردار اس کے نقصان کو پورا کرے۔ اگر مال دو بستیوں کے درمیان گم ہو تو گڈریوں کا منتظم اس نقصان کی تلافی کرے۔ اگر اس علاقے میں گھاس کے میدان نہ ہوں تو اس چوری شدہ مال کی تلافی چوروں کو

پکڑنے والا افسر کرے گا۔ اگر چوری کسی ایسی جگہ ہو جہاں پر ایسے حفاظتی انتظامات موجود نہ ہوں تو پھر اردگرد کے گاؤں والے تلافی کریں۔

خستہ مکان، ناقص سواری، غیر محفوظ ہتھیار یا ایسا کنواں جس کی حفاظتی منڈیر نہ ہو، کسی کی جان کے ضیاع کا باعث بنیں تو یہ جارحانہ اقدام متصور ہوگا۔

درخت کو کاٹ دینا، کسی درندے کی رسی کھول دینا، بغیر سدھائے ہوئے جانور کو استعمال کرنا، گاڑیوں پر یا ہاتھیوں پر مٹی، کنکر، ڈنڈے یا تیر پھینکنا، یا رتھوں اور ہاتھیوں کے سامنے ہاتھ ہلانا بھی اس کے ذیل میں آتا ہے۔

اگر کوئی گاڑی چلانے والا کسی راہ چلتے کو کہے کہ ہٹ جاؤ تو اس کو دھکا مارنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

کسی کو کسی کے ہاتھی سے نقصان پہنچے، جسے اس نے خود ہی چھیڑا ہو تو ایک درون کم ایک "کنبہ" شراب، غلہ، پھولوں کے ہار، عطر اور علاوہ ازیں ہاتھی کے دانت کا صاف کرنے والا کپڑا بھی ہاتھی کو پیش کیا جائے، کیونکہ ہاتھی سے مرنے والے کو وہی نیکیاں ملتی ہیں جو گھوڑے کی قربانی دینے سے ملتی ہیں۔ اس نذر کو "پاؤں دھونا" کہتے ہیں۔ کوئی بے خبر راہ چلنے والا ہاتھی کے نیچے کچلا جائے تو مہاوت کو انتہا درجے کی سزا ملے گی۔ اگر کوئی اپنے پالتو، سینگ یا دانت والے جانور سے کسی شخص کو نہ بچائے تو اسے پہلے درجے کی سزا ملے گی۔ اگر وہ چیخنے چلانے اور مدد کے لیے پکارنے کے باوجود اس آدمی کو نہ بچائے تو سزا دوگنا ہوگی۔ اگر کوئی آدمی دو لڑتے ہوئے جانوروں کو نہ چھڑائے اور ان دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو مرنے والے جانور کی قیمت اسے ادا کرنا پڑے گی۔ علاوہ ازیں جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ کوئی کسی ایسے جانور پر، جس کو کسی دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کے لیے مخصوص کردیا گیا ہو، سواری کرے یا بیل یا بچھیا پر سوار ہو تو اس پر پانچ سو پن جرمانہ ہوگا۔ اگر کوئی ان کو دور چھوڑ آئے تو انتہائی سزا کا مستوجب ہوگا۔ کوئی ایسے جانوروں کو بھگا دے جن سے دودھ یا اون حاصل کیا جا سکتا ہو یا سواری یا باربرداری کے کام آسکتے ہوں تو وہ نہ صرف ان کو واپس لائے گا بلکہ ان کی قیمت کے مساوی جرمانہ بھی ادا کرے گا۔ یہی سزا کم قیمت والے جانوروں کو ہنکانے پر بھی ہوگی بجز اس کے کہ وہ جانور دیوی دیوتاؤں کی عبادت کے سلسلے میں نہ لے جائے گئے ہوں۔ وہ جانور جس کی نکیل نکل گئی ہو یا اچھی طرح سدھا نہ

ہو کسی شخص کو نقصان پہنچائے یا جب کوئی جانور بدمست ہو کر آرہا ہو اور کوئی شخص اس کی زد میں آجائے یا اس گاڑی کو جس میں وہ جتا ہوا ہو پیچھے کی طرف دھکیلے جس سے کسی کو چوٹ آجائے یا افراتفری میں انسانوں یا جانوروں کے ہجوم میں داخل ہو جائے اور گھبراہٹ میں کوئی نقصان پہنچائے تو اس جانور کے مالک کو جرمانہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ کوئی نقصان پہنچے تو محولہ صدر سزائیں واجب ہوں گی۔ اگر کوئی جانور ضائع ہو جائے تو اس کی قیمت بھی ادا کرنا ہوگی۔ اگر گاڑی بان نابالغ ہو تو گاڑی میں سوار اس نقصان کی تلافی کرے گا اگر مالک خود موجود نہ ہو تو گاڑی پر جو بیٹھا ہو وہ، ورنہ گاڑی چلانے والا جو بالغ ہو۔ ایسی گاڑیاں جن کو بچے چلاتے پھرتے ہوں، یا جن پر کوئی سوار نہ بیٹھا ہو وہ بادشاہ کے قبضہ میں چلی جائیں گی۔ اگر کوئی کسی کے خلاف جادو وغیرہ کرے تو جس بات کے لیے کیا گیا ہو گا وہی اس کے ساتھ کی جائے گی۔ خاوند اپنی بیوی کی ناراضی ختم کرنے کے لیے یا کوئی اپنی معشوقہ کا پیار حاصل کرنے کے لیے یا بیوی اپنے خاوند کی توجہ اور محبت حاصل کرنے کے لیے جادو ٹونہ کرے تو یہ جرم نہیں لیکن اگر کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے جادو کیا جائے تو پھر یہ جرم ہے اور اس کے مرتکب کو درمیانے درجہ کی سزا دی جائے گی۔ اگر کوئی اپنی چچی، ممانی، گرو کی بیوی، بہو، بیٹی یا بہن کے خلاف بری نیت سے جادو کرائے تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر مار دیا جائے اور وہ عورت جو اس قسم کے اقدام کو قبول کرے اس کو بھی وہی سزا دی جائے۔ کوئی کھتری کسی برہمن عورت کو تنہا پاکر اس کے ساتھ زنا کرے تو اس کو انتہائی درجہ کی سزا ملنی چاہیے۔ اگر کوئی ویش ایسا کرتا ہے تو اس کی ساری جائیداد ضبط کرلی جائے اور کوئی شودر ایسا کرے تو اسے چٹائیوں میں لپیٹ کر زندہ نذر آتش کردیا جائے۔ اگر کوئی بادشاہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے تو اس کو مٹکے میں بند کرکے جلا دیا جائے۔ کوئی گھٹیا ذات عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس کی پیشانی کو داغ کر ملک بدر کر دیا جائے یا اس ذات میں شامل کردیا جائے جس ذات کی عورت کے ساتھ وہ بدفعلی کا مرتکب ہوا ہو۔ کوئی گھٹیا ذات کا آدمی کسی گھٹیا ذات عورت کے ساتھ بدفعلی کرے تو اسے مار دیا جائے اور عورت کے ناک اور کان کاٹ دیئے جائیں۔

کسی دیوداسی کے ساتھ برائی کرنے والے پر چوبیس پن جرمانہ اور جو راہبہ برضا و رغبت ایسا کرنے دے اس پر بھی اتنا ہی جرمانہ عائد ہوگا۔ اگر کوئی کسی رنڈی کے ساتھ

زبردستی کرے تو بارہ پن جرمانہ ہوگا۔ اگر بہت سے آدمی مل کر کسی عورت کے ساتھ بدفعلی کریں تو ہر ایک پر چوبیس پن جرمانہ ہوگا۔

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ غیر فطری فعل کرے تو پہلے درجہ کی سزا کا مستحق ہوگا۔

کوئی حیوانوں کے ساتھ بدفعلی کرے تو اس پر بارہ پن جرمانہ اور دیوی کی مورتی کے ساتھ ایسا کرے تو چوبیس پن جرمانہ۔ کوئی بادشاہ کسی بے گناہ پر ناجائز جرمانہ عائد کرے تو اس سے تیس گنا زیادہ رقم پہلے ورون دیوتا کے نام پر پانی میں ڈبوئی جائی۔ پھر نکال کر برہمنوں میں تقسیم کر دی جائے۔ یوں بادشاہ کے سر سے جبر کی مصیبت ٹل جائے گی۔ کیونکہ ورون خطاکار بادشاہوں کا نگران ہے۔

پانچواں حصہ

آداب و قواعد دربار

باب:1

خفیہ سزائیں دینا

سماج دشمن عناصر کو شہروں اور دیہاتوں سے صاف کرنے کے بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے اب بادشاہ اور مملکت کے خلاف سازشوں کا بیان ہوگا۔

وہ سردار جو بادشاہ کی ملازمت میں ہونے کے باوجود اس سے دشمنی رکھتے ہوں یا اس کے دشمنوں کے حمایتی ہوں۔ ان کی جاسوسی وہ کرے گا جو بادشاہ کا خیرخواہ ہو۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ وہ جاسوس جو نفاق پیدا کرنے کا ماہر ہو' کارروائی کرے گا جیسا کہ "دشمن گاؤں پر حملے" میں بیان ہو چکا ہے۔

بادشاہ ان درباریوں کے خلاف خفیہ تعزیری کارروائی کرے جن کے ساتھ علانیہ نمٹنا ناممکن ہو۔ کوئی جاسوس باغی وزیر کو لالچ دے کر بادشاہ کے پاس لے جائے۔ بادشاہ اس کو اس کے بھائی کے اعزازات اور جائیداد دینے کا عہد کرے۔ اور اس کے ذریعے اس کے بھائی کو مروا دے۔ جب وہ اپنے بھائی کو ہتھیار کے ذریعے یا زہر دے کر مار دے تو اس کو اسی جگہ قتل کے جرم میں مروا دیا جائے۔ اسی قسم کی کارروائی کسی باغی پارسو (برہمن کا بیٹا شودر عورت کے پیٹ سے) یا ملازمہ کے باغی بیٹے کے خلاف بھی کی جا سکتی ہے۔

یا بدطینت وزیر کے بھائی کو اس کے خلاف کسی جاسوس کے ذریعے اکسایا جائے کہ وہ اس کی جائیداد میں سے اپنا حصہ مانگے جب مطالبہ کرنے والا بھائی اس وزیر کے دروازے پر رات کو کہیں اور لیٹا ہو تو ایک تیز طرار جاسوس اسے مار ڈالے اور شور مچا دے کہ " ہائے ہائے وراثت میں حصہ مانگنے پر بھائی کو قتل کر دیا۔" اس طرح مظلوم کا ساتھ دینے کے بہانے بادشاہ دوسرے بھائی کو بھی ٹھکانے لگا دے۔

یا کوئی جاسوس باغی وزیر کے سامنے اس کے بھائی کو جو حصہ مانگ رہا ہے' قتل کر دینے کی دھمکی دے' پھر وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ یعنی جب حصہ مانگنے

والا بھائی رات کے وقت دروازے پر لیٹا ہو۔ ایسی ہی کارروائی ان جھوٹے جھگڑوں کے پیچھے بھی ہوگی۔ جب کسی باغی وزیر کے گھر میں باپ پر بہو کے ساتھ یا بھائی پر بھاوج کے ساتھ ناجائز تعلقات کا الزام ہو۔

کوئی جاسوس باغی وزیر کے مہذب سے بیٹے سے چاپلوسی کے ساتھ کہے کہ تم بادشاہ کے بیٹے ہو اور تم کو یہاں دشمنوں کے خوف سے رکھا گیا ہے۔ بادشاہ خفیہ طور پر اس لڑکے کی عزت افزائی بھی کرے اور کہے کہ اگرچہ تم اب جوان ہوگئے ہو لیکن میں وزیر کے خوف سے تمہاری ولی عہدی کا اعلان نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد جاسوس اس کو اکسائے کہ وہ وزیر کو قتل کردے۔ جب یہ کام ہو چکے تو لڑکے کو بھی باپ کے قتل کے جرم میں مروا دیا جائے۔ کوئی درویش باغی وزیر کی بیگم کو قوت باہ بڑھانے کی دوائیں دے اور پھر دوائی کی جگہ شوہر کو زہر دلوا دے۔

یہ طریقے کامیاب نہ ہوں تو بادشاہ باغی وزیر کو ناکافی تعداد کے ساتھ کسی مہم پر روانہ کرے۔ مثلاً" کسی وحشی قبیلے یا بستی کی بغاوت کو دبانے یا ویران علاقے میں سرحدوں کا نگران مقرر کرے یا غیر ملک سے بادشاہ کے لیے خراج لے کر آنے والے قافلے کی حفاظت کے لیے بھیجے۔ پھر دن یا رات کے وقت چالاک جاسوس ڈاکوؤں کے بھیس میں وزیر کو مار ڈالیں اسی طرح یہ تاثر دیا جائے کہ وزیر لڑائی میں کام آگیا۔ کسی دشمن کے خلاف حملہ کے وقت یا شکار کے دوران' بادشاہ باغی وزیر کو طلب کرے۔ اسے بادشاہ کے پاس لے جاتے وقت اس کے ساتھ چالاک جاسوس اپنی تلاشی دیں اور ان سے ہتھیار برآمد ہوں' پوچھنے پر وہ محافظوں سے کہیں کہ وہ باغی وزیر کے ساتھ سازش میں شریک تھے۔ اس بات کو عوام میں مشہور کردیا جائے اور محافظ وزیر کو مار ڈالیں۔ اس کے بعد جاسوسوں کی جگہ دوسرے لوگوں کو پھانسی دے دی جائے۔

بیرون شہر تفریح کے مواقع پر بادشاہ باغی وزیر کو اپنی قیام گاہ کے نزدیک رہنے کا شرف بخشے۔ کوئی آوارہ ملکہ کے لباس میں اس وزیر کے پاس پکڑی جائے اور پھر اوپر بیان کردہ طریقے سے کارروائی کی جائے۔

کوئی اچار' چٹنی بنانے والا یا حلوائی باغی وزیر کے ہاں سے خوشامد کرکے کچھ اچار اور مٹھائی مانگے اور کہے کہ "حقیقتاً آپ ہی بادشاہی کے لائق ہیں۔" ان دونوں چیزوں کو ملا کر

اور نصف پیالی پانی میں زہر حل کرکے انہیں شہر کے باہر بادشاہ کے کھانے میں شامل کردیا جائے۔ اس بات کا عوام میں اعلان کرکے وزیر اور اس کے باورچی کو زہر کھلانے کے جرم میں مروا دیا جائے۔

اگر باغی وزیر کو جادو وغیرہ سے شغف ہو تو جاسوس ماہر جادوگر بن کر اس کو یقین دلائے کہ کسی خوبصورت شے کو ظاہر کرکے جیسے ایک برتن میں بند مگرمچھ' کچھوا یا کیکڑا' وہ اپنا مقصود حاصل کرسکتا ہے۔ جب وہ اس سفلی عمل میں محو ہو تو جاسوس اس کو زہر دے کر یا لوہے کے ڈنڈے مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دے اور ظاہر یہ کرے کہ اس نے اسی خطرناک عمل سے اپنی موت کو خود بلایا ہے۔

کوئی جاسوس طبیب کے روپ میں وزیر سے ملے اور اس کو ڈرائے کہ وہ کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے اور پھر طریقے سے اسے دوائی میں زہر دے دے۔

مٹھائی' اچار' مربہ بنانے والے کے روپ میں بھی جاسوس اسے زہر دے کر مار سکتے ہیں۔ باغیانہ رویے رکھنے والے لوگوں سے خفیہ طور پر چھٹکارا حاصل کرنے کے یہ طریقے ہیں۔ بادشاہ اور ملک دونوں کے خلاف سازش کرنے والوں کے لیے درج ذیل تدابیر اختیار کی جائیں۔

جب کسی باغی شخص سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو تو کوئی دوسرا باغی ناکافی نفری کے ساتھ تیز طراز جاسوس کی معیت میں کسی مہم پر بھیجا جائے کہ جاؤ فلاں قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں فوج بھرتی کرو۔ لگان وصول کرو' یا کسی درباری سے اس کا سونا چھین لو' کوئی قلعہ تعمیر کرو' باغ لگاؤ' شاہراہ بناؤ' نئی بستی بساؤ' کان کھودو' ہاتھیوں کے جنگل یا قیمتی کار آمد لکڑی کے جنگل کی حفاظت کرو اور جو لوگ مزاحم ہوں یا معاونت نہ کریں ان کو گرفتار کرلو' پھر دوسرے گروہ کو کہا جائے گا کہ وہ پہلے کے کام میں رکاوٹ پیدا کرے۔ جب دونوں میں لڑائی ہو تو چالاک جاسوس ایک باغی کو قتل کردیں جبکہ دوسروں کو اسی جرم میں سزا دے دی جائے۔

اگر کسی وقت زمینوں کی حد کے متعلق جھگڑا پیدا ہو یا کھیت کو نقصان پہنچے یا مویشی کے متعلق جھگڑا ہو یا جلوس یا کھیل تماشے کے دوران بھگدڑ مچے تو چالاک جاسوس اسلحہ پھینک کر پکاریں کہ جو کوئی فلاں کے ساتھ لڑے اس کا انجام یہی ہوتا ہے۔ اور اس جرم

پر دوسروں کو سزا دی جائے۔

جب دو باغی باہم جھگڑا کریں تو جاسوس چپکے سے ان کے کھیتوں اور مکانوں کو آگ لگا دیں۔ ان کے اعزہ و اقرباء اور جانوروں پر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوں اور کہیں کہ انہوں نے ایسا فریق ثانی کے کہنے پر کیا ہے۔ جبکہ اس جرم کی پاداش میں دوسروں کو گرفتار کرلیا جائے۔

جاسوس باغی فریقوں کو ایک دوسرے کی دعوت کرنے کی تجویز دیں۔ اس دعوت میں ایک فریق کو زہر دلوا دیا جائے جبکہ دوسرے کو اس جرم کی سزا میں دھر لیا جائے۔

کوئی کٹنی کسی امیر کو یہ کہے کہ فلاں امیر کی بیوی' بیٹی یا بہو تجھ پر فریفتہ ہے۔ اسے الو بنا کر کچھ زیور اس کی جانب سے اس عورت کے لیے لے جائے اور اسے دوسرے امیر کو دکھا کر کہے کہ پہلا اپنی جوانی کے زور پر اس کی بیوی' بیٹی یا بہو پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ پھر جب دونوں امیروں کے درمیان رات کے وقت جھگڑا ہو تو وہی کارروائی عمل میں لائی جائے جیسا کہ اوپر بیان کی گئی ہے۔ کسی ایسے باغی فریق سے جسے بادشاہ کی باغی فوج نے مغلوب کرلیا ہو' شہزادہ یا فوج کا جرنیل پہلے تو تلطف و مہربانی سے پیش آئے پھر اس سے لڑائی کرلے۔ پھر دوسرے لوگ جو اسی طرح مغلوب کیے گئے ہوں پہلے فریق کے خلاف ناکافی فوج کے ساتھ روانہ کیے جائیں۔ جاسوس اس کے ساتھ جائیں۔ اس طرح باغی لوگوں سے نمٹنے کے طریقے ایک جیسے ہی ہیں۔ جن باغیوں کو ختم کیا جائے ان کے بیٹوں میں اگر کوئی پریشانی نہ پائی جائے تو انہیں ان کے باپوں کی جائیدادیں بخش دی جائیں۔ اسی طرح یہ ممکن ہے کہ تمام ملک' بادشاہ اور اس کے بیٹے پوتوں کے ساتھ وفاداروں کے فتنہ و فساد سے محفوظ رہے۔ برداشت اور بردباری کے ساتھ اور پیش آمدہ خطرات سے محفوظ و مطمئن ہو کر بادشاہ اپنی رعیت اور غیروں میں سے جو دشمن کے حامی ہوں انہیں خفیہ طور پر کیفرکردار تک پہنچا سکتا ہے۔

باب:2

خزانہ بھرنے کے مختلف طریقے

جس بادشاہ کو مالی مشکلات درپیش ہوں اور دولت کی ضرورت ہو۔ وہ ان علاقوں سے رقم جمع کرسکتا ہے' جہاں فصل کا دارومدار بارش پر ہو اور پیداوار اچھی ہو۔ وہ غلہ کا ایک چوتھائی یا ایک تہائی ان کی حیثیت کے مطابق طلب کرسکتا ہے۔ مگر ایسے لوگوں سے نہیں جن کا گزربسر ادنیٰ درجے کی زمین پر ہو' نہ ان لوگوں سے جو قلعہ جات کی تعمیر' باغ لگانے' شاہراہیں بنانے' غیرآباد زمینوں کو آباد کرنے' کان کنی' لکڑی یا ہاتھیوں کی خاطر محفوظ جنگلات لگانے کا کام کرتے ہوں۔ نہ ان لوگوں سے جو سرحدوں پر رہتے ہوں اور نہ ان سے جو مفلس ہوں بلکہ ایسے لوگوں کی جو بنجر زمینوں کو آباد کریں' غلہ اور مویشیوں سے امداد کرنی چاہیے۔ فصل میں سے بیج اور گزارے کے لیے غلہ نکال کر جو بچے وہ اس کا ایک چوتھائی سونے سے خرید سکتا ہے۔ اگر یہ وسائل مکتفی نہ ہوں تو محصل اعلیٰ کے اہلکار کسانوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ موسم گرما کی فصلیں اگائیں۔ ان سے کہا جائے کہ جو کسان ایسا نہیں کریں گے ان پر دوگنا جرمانہ لگایا جائے گا۔ بادشاہ کے کارندے بیجائی کے وقت بیج بوئیں۔ جب فصل تیار ہو جائے تو وہ سبزیوں اور دوسری پیداوار کا ایک حصہ طلب کرسکتے ہیں۔ وہ ان دانوں کو نہ چنیں جو کھیتوں میں پڑے رہ جائیں۔ تاکہ وہ غلہ دیوتاؤں کو نذر چڑھانے' گایوں کو کھلانے' فقراء اور گاؤں کی خدمت کرنے والوں کے کام آئے۔

جو کسان اپنا غلہ چھپائے وہ اس سے آٹھ گنا جرمانہ کا سزاوار ہوگا اور جو کسی دوسرے کے کھیت سے غلہ چوری کرے وہ پچاس گنا جرمانہ ادا کرے گا۔ چرانے والا اگر باہر کا ہو تو اسے جان سے مار دیا جائے۔

وہ کسانوں سے غلہ کا چوتھا حصہ اور جنگلی پیداوار کا چھٹا حصہ مانگ سکتے ہیں۔ نیز اس قسم کی اشیاء جیسے کہ کپاس' صندل' پھل پھول' موم' ریشے' درختوں کی چھال' سن ہیزم'

بانس، تازہ یا خشک گوشت (کا آٹھواں حصہ)۔ ہاتھی دانت اور جانوروں کی کھالوں کا نصف لے سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو سزائیں دیجائیں، جو بلااجازت ان اشیاء کا کاروبار کریں۔

سونے، چاندی، ہیروں، نگوں، موتیوں، مونگوں، اسپوں اور فیلوں کی تجارت کرنے والے پچاس کرا دیں گے۔ سوت، پارچہ جات، تانبا، پیتل، جست، صندل، دواؤں اور شراب کے تاجر چالیس کرا، غلے، عرقیات بیچنے والے اور چھکڑے گاڑیاں فروخت کرنے والے 30 کرا، شیشہ اور کانچ فروش نیز اعلیٰ دستکار بیس کرا ادا کریں گے۔ عام دستکار نیز داشتائیں رکھنے اور قحبہ خانے چلانے والے دس کرا ٹیکس ادا کریں گے۔ ایندھن، بانس، پتھر، مٹی کے برتن، بھنے چاول اور سبزیاں بیچنے والے پانچ کرا دیں گے۔ کلاکار اور طوائفیں اپنی آمدن کا پچاس فیصد دیں گے۔

سناروں کی ساری جائیداد ضبط کرلی جائے اور ان کا کوئی جرم معاف نہ کیا جائے کیونکہ یہ لوگ فریب کار ہوتے ہیں اور ظاہرا" بڑے ایمان دار بنتے ہیں۔ یہاں تک تھا بیوپاریوں سے وصولیوں کا ذکر۔

مرغ بان اور سور پالنے والے پچاس فیصد آمدن حکومت کو دیں گے۔ بھیڑ بکریاں پالنے والے چھٹا حصہ، گائیں، گدھے، خچر اور اونٹ پالنے والے دسواں حصہ ادا کریں گے۔ یہاں تک گلہ بانوں سے وصولی کا ذکر تھا۔

یہ مطالبات صرف ایک بار کیے جائیں گے۔ دوسری بار نہیں۔ اگر ان مطالبات سے خزانے کی کمی پوری نہ ہو تو محصل اعلیٰ شہریوں اور دیہاتیوں سے کسی ضروری کارروائی کے بہانے چندہ وصول کرے گا۔ اعتماد میں لیے گئے لوگ عوام کے سامنے بھاری چندہ دیں۔ پھر ان کی مثال دے کر دوسرے لوگوں سے مانگا جائے۔ جاسوس عام لوگوں کے بھیس میں ان لوگوں پر طعنہ زنی کریں جو کافی مقدار میں چندہ نہ دیں۔ امیروں سے خاص طور پر کہاجائے کہ وہ اپنی دولت میں سے زیادہ سے زیادہ چندہ دیں۔ جو رضا مندی سے اور نیک کام جان کر بادشاہ کو اپنی دولت پیش کریں۔ دربار میں ان کا رتبہ بڑھایا جائے اور ان کو دولت کے بدلے، پگڑی اور رقوم پیش کی جائیں۔ ادھرمیوں کی پونجی نیز مندروں کے خزانے جاسوس، ساحر بن کر اڑا لے جائیں۔ اسی طرح مرے ہوئے لوگوں کی دولت یا ان آدمیوں کی جن کا گھر جل گیا ہو۔ البتہ وہ برہمنوں کے کام نہ آتی ہو۔

مندروں کا منتظم تمام مندروں کی آمدنی ایک جگہ جمع کرائے۔ اور اسے بحفاظت بادشاہ کے خزانہ میں جمع کرا دے۔ کسی علاقے میں کسی دیوتا کا بت کھڑا کر کے' قربان گاہ بنوا کے' کوئی آشرم کھول کر یا کسی بدشگونی کے ازالے کی خاطر میلہ منعقد کرانے کے بہانے' بادشاہ رقم اکٹھی کر سکتا ہے۔

بادشاہ کے باغ کے کسی ایسے پیڑ کے متعلق' جس پر بے موسم پھل پھول لگے ہوں' یہ افواہ اڑائی جائے کہ یہ دیوتا کا معجزہ ہے۔ یا لوگوں میں اس طرح خوف و ہراس پیدا کیا جائے کہ فلاں درخت پر بھوت کا بسیرا ہے۔ اس درخت پر ایک آدمی چھپ چھپ کر مختلف آوازیں نکالتا رہے۔ اور بادشاہ کے کارندے مہنت بن کر روپیہ بٹورتے رہیں۔ یا کسی کنویں میں کئی سروں والے ناگ کو دکھا کر لوگوں سے پیسے لیے جائیں یا کسی مندر کے کسی کونے میں سانپ کو بند کر کے اسے دواؤں کی مدد سے قابو میں کرنے کے بعد لوگوں سے پیسے جمع کیے جائیں۔ جو لوگ شکی مزاج ہوں ان پر ایسا پانی چھڑکا جائے یا پینے کو دیا جائے جس میں بے ہوش کرنے والی دوا ملی ہو اور کہا جائے کہ یہ دیوتاؤں کا عذاب ہے یا کسی ادھری کو سانپ سے کٹوا کر ردبلا کے لیے چندہ جمع کیا جائے۔

بادشاہ کا ایجنٹ کسی کاروباری کے ساتھ مل کر کاروبار کرے جب اچھی خاصی دولت جمع ہو جائے تو خود کو ڈاکوؤں سے لٹ جانے دے۔ یہی طریقے بادشاہ کے صراف اور جوہری بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

بیوائیں' نیک عورتوں کے بھیس میں امیروں کو متوجہ کریں اور جب وہ ان کے گھر جائیں تو پکڑ لیے جائیں اور ان کی ساری جائیداد ضبط کر لی جائے۔ جب کوئی جھگڑا دو باغیوں کے درمیان شروع ہو تو ان میں سے ایک کو مروا دیا جائے اور دوسرے کی املاک اسی جرم میں ضبط کر لی جائیں۔

جب کوئی ذات باہر کیا ہوا آدمی کسی رئیس زادے سے رشتہ داری کا دعویٰ کر کے جائیداد میں حصہ طلب کرے یا اپنی امانت یا قرضہ جو اسے دیا تھا واپس مانگے' ذات باہر کا آدمی کسی عیش پسند آدمی کا غلام بن کر اس کی بیوی' بیٹی یا بہو کو لونڈی ہونے کا طعنہ دے یا اپنی بیوی بتائے۔ پھر رات کو جب وہ اس امیر کے گھر کے باہر سو رہا ہو تو خفیہ کارندہ اس کو قتل کر دیں اس کا الزام امیر آدمی پر رکھ کر اس کی اور اسکے حامیوں کی ساری جائیداد ضبط

کرلی جائے۔

یا کوئی خفیہ کارندے باغی امیروں میں سے کسی کو یقین دلائے کہ وہ جادو کے زور پر دولت حاصل کر سکتا ہے یا عورت کو مطیع کر سکتا ہے یا دشمن کو تباہ کر سکتا ہے یا زندگی کا عرصہ بڑھا سکتا ہے یا نرینہ اولاد دلا سکتا ہے۔ اگر وہ باغی امیر راضی ہو جائے تو وہ جاسوس قبرستان کے پاس دیوتا کو گوشت، شراب اور خوشبوؤں کا خوب چڑھاوا چڑھائے۔ پرستش کے بعد قبرستان میں کسی بچے یا بوڑھے کی قبر میں سے پہلے سے چھپائی ہوئی رقم نکال لائے اور کہے کہ چڑھاوا کم تھا اس لیے رقم کم نکلی، اسے کہے کہ وہ اس رقم سے مزید نذر کا سامان خرید کر کل پھر آئے۔ پھر اس آدمی کو سامان کی خریداری کرتے ہوئے گرفتار کرلیا جائے۔

ایک خفیہ ایجنٹ خود کو بچے کی ماں ظاہر کر کے فریاد کرے کہ اس کے بچے کو جادو کی خاطر قتل کر دیا گیا ہے۔ جب وہ مخالف آدمی رات کو جادو کے کام میں مشغول ہو یا جنگل میں قربانی کی رسم ادا کر رہا ہو یا باغ میں تفریح میں مشغول ہو تو تیز طرار کارندے اسے قتل کردیں اور لاش کسی ادھری کی لے جائیں۔

یا کوئی خفیہ کارندہ کسی مخالف کا نوکر بن کر اپنی تنخواہ میں کھوٹے سکے ملا لے گا اور کہے کہ یہ مجھے تنخواہ میں ملے ہیں۔ اس طرح اس آدمی کو گرفتار کرنے کا جواز بن جائے گا۔

یا کوئی جاسوس اس مخالف کے گھر سنار کے روپ میں جائے اور وہاں ایسے اوزار رکھ کر آئے جو سکے ڈھالنے کے کام آتے ہیں۔

یا کوئی جاسوس طبیب کے بھیس میں کسی بھلے چنگے مخالف کو ڈرائے کہ وہ سخت بیمار ہے (دوا دینے کے بہانے اسے زہر دے دے)

یا کوئی جاسوس جو مخالف امیر کے ہاں ملازم ہو، اس کے گھر میں تاج پوشی کا سامان اور دشمن بادشاہ کے خطوط پکڑے۔ یہ کارروائیاں صرف باغیانہ اطوار رکھنے والے اور بدطینت افراد کے خلاف ہوں گی دوسروں کے خلاف ہرگز نہیں۔

جس طرح درخت سے پھل اپنے خاص وقت پر توڑے جاتے ہیں اسی طرح مالیہ بھی اپنے وقت پر وصول کیا جائے گا۔ نہ ہی پھل اور نہ ہی مالیہ بے وقت وصول کیا جا سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جڑ ہی ختم ہو جائے اور الٹی خرابی پیدا ہو۔

باب: 3

ریاستی ملازمین کے عوضانے

سرکاری قلعہ جات اور ملکی ضروریات کے مطابق ملازمین کو بھرتی کیا جائے اور مالیہ کا حصہ ان کے نان و نفقہ کے لیے مقرر ہونا چاہیے۔ بادشاہ انہیں دنیاوی سہولیات فراہم کرے تاکہ وہ زیادہ جوش و جذبہ سے کام کریں۔ ایسا کوئی اقدام نہیں ہونا چاہیے جس سے مذہب یا ملک کو کوئی نقصان پہنچے۔

قربانیاں کرانے والا پجاری' گرو' منتری پروہت' سپہ سالار' ولی عہد' ہر ایک کو 48 ہزار پن سالانہ ملیں گے۔ یہ رقم ان کو خوش اور مطمئن رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔

دربان' حرم کا داروغہ' کمانڈر' محصل اور توشہ خانے کا داروغہ' ان کو چوبیس ہزار پن فی کس سالانہ ملیں گے۔ اس رقم پر وہ مستعدی سے مصروف کار ہوں گے۔

شہزادہ' شہزادے کی دایہ' پولیس کا سربراہ' شہر کا حاکم' عدالتوں اور تجارت کے نگران' کارخانوں کا نگران' وزیروں کی کونسل کے ارکان' ضلعوں کے حاکم' سرحدوں کے نگران' بارہ بارہ ہزار پن حاصل کریں گے۔ اس تنخواہ پر وہ بادشاہ کے فرمانبردار اور پشت پناہ بنے رہیں گے۔

پیادہ فوج کا کمانڈر' سواروں' رتھوں اور ہاتھیوں کے افسر' قیمتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات کے نگران' رتھ بان' فوجی طبیب' گھوڑوں کو سدھانے والے' نجار اور جانوروں کی نسل کشی کرنے والا دو دو ہزار پن حاصل کریں گے۔

جوتشی' (49) شگون بتانے والا' ستارہ شناس' پران خوان' قصہ گو' مدح خواں' پجاری کے معاون اور مختلف شعبوں کے نگران ایک ایک ہزار پن سالانہ۔

تربیت یافتہ فوجی سپاہی' محاسب' منشی 500 پن' موسیقار 250 پن' ان میں سے نفیری بجانے والے کو دگنا دیا جائے گا' کاریگر اور بڑھئی 120 پن سالانہ۔ چوپایہ اور دوپایہ

جانداروں کی پرورش کرنے والے، مختلف کاموں پر مقرر ملازمین شاہی خدمت گار، شاہی محافظ، اور بیگار پکڑنے والے ساٹھ پن تنخواہ وصول کریں گے۔

بادشاہ کا معزز مصاحب، مہاوت، ساحر، کان کن اور ہر طرح کے شاگرد پیشہ لوگ، استاد اور عالم حسب لیاقت اعزازیہ حاصل کریں گے جو 500 سے 1000 پن تک ہو سکتا ہے۔

درمیانی رفتار سے جانے والے پیغام رساں کو فی یوجن (فاصلے کی مقدار) 10 پن دیے جائیں گے۔ دس یوجن سے 100 یوجن تک سفر کرنے والے کو دوگنا۔

جو کوئی راجیہ سویا (ایک قسم کی قربانی) اور دوسری قربانیوں پر بادشاہ کی نمائندگی کرے گا اس کو دوسرے برابر کی اہلیت رکھنے والوں کی نسبت تین گنا دیا جائے گا بادشاہ کے رتھ بان کو ایک ہزار پن۔

جاسوس جیساکہ دھوکے باز، خبررساں، عام گھریلو آدمی تاجر اور تپسوی ایک ہزار پن۔

گاؤں کے عام ہنرمند، فسادی، زہر دینے والے اور فقیرنی کو 500 پن، جاسوسوں کو کام پر لگانے والوں کو 250 پن یا ان کے کام کے مطابق سو یا ہزار افراد پر مشتمل گروہ کے نگران اپنے زیرِ نگرانی کام کرنے والوں کی معاش، منافع، تقرر، تبادلہ وغیرہ کے ذمہ دار ہوں گے۔ شاہی عمارات، قلعہ جات اور اضلاع کے محافظوں کا تبادلہ نہیں کیا جائے گا۔

فرض کی ادائیگی کے دوران مرنے والے ملازمین کے بیٹے، بیوی کو وظیفہ دیا جائے گا۔ اس کے چھوٹے بچوں اور بوڑھے ماں باپ پر بھی بادشاہ کو چاہیے کہ نگاہ کرم رکھے۔ موت، بیماری یا پیدائش پر بھی بادشاہ کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی مدد کرے۔ اگر خزانے میں رقم نہ ہو تو بادشاہ جنگلات کی پیداوار میں سے مویشی یا زمین بھی عطا کر سکتا ہے۔ اگر وہ غیرآباد زمین کو بسانا چاہے تو ملازموں کو صرف روپیہ فراہم کرے اور سب گاؤں کے معاملات کو سنوارنا چاہے تو کسی ملازم کو گاؤں نہ دے۔

اس طرح بادشاہ اپنے ملازمین کی پرورش کرے گا۔ ان کی قابلیت اور محنت کے مطابق ان کے معاوضوں میں اضافہ بھی کرتا رہے گا۔ ساٹھ پن تنخواہ کے بدلے ایک آڑھک (غلہ کی مقدار) بھی دیا جا سکتا ہے۔

پیدل سپاہیوں، گھوڑوں اور ہاتھیوں کو ضروری تربیت روزانہ علی الصبح دی جائے گی۔

لیکن سندھی دنوں (50) میں نہیں۔ اس دوران راجہ خود موجود رہے۔ ہتھیار اور زرہ وغیرہ اسی وقت شاہی اسلحہ خانے میں جمع کیے جائیں۔ جب ان پر شاہی مہر لگ چکی ہو۔ مسلح افراد اجازت نامہ کے بغیر ادھر ادھر پھرتے نظر نہیں آنے چاہئیں۔

اگر ہتھیار گم یا ضائع ہو جائے تو نگران دگنی قیمت ادا کرے۔ ضائع ہونے والے ہتھیاروں کا ریکارڈ رکھا جائے۔

سرحدوں کے محافظ قافلہ والوں کے ہتھیار رکوا لیں گے۔ بجز اس کے کہ ان کے پاس ہتھیاروں سمیت سفر کرنے کا اجازت نامہ ہو۔

جب بادشاہ کسی فوجی مہم پر جائے تو فوج کو الرٹ کر دیا جائے۔ ان مواقع پر جاسوس تاجروں کے روپ میں مختلف فوجی اہمیت کے مقامات پر ہر قسم کا تجارتی سامان دگنی مقدار میں مہیا کریں گے۔ جس کی قیمت بعد میں وضع کی جاتی رہے گی۔ اس طرح سرکاری مال کی نکاسی بھی ہو سکے گی اور ادا کی جانے والی تنخواہ کا بدل بھی مل جائے گا۔

اگر آمدن اور خرچ میں توازن ہو تو بادشاہ کو کبھی مالی مشکلات پیش نہیں آتیں۔ یہ بیان تھا' تنخواہوں اور حدود معاش کے مختلف طریقوں کا۔

جاسوس طوائفوں' کاریگروں' ارباب عیش اور عمر رسیدہ فوجی افسروں اور فوجیوں کے کردار پر نظر رکھیں۔

باب: 4

درباریوں کے آداب و قواعد

تجربہ کار، گرم و سرد زمانہ چشیدہ شخص اپنے کسی دوست کی وساطت سے بادشاہ کی نوازشات و عنایات کا امیدوار ہو سکتا ہے۔ جو خوش اطوار ہو اور تمام شاہانہ خصوصیات کا حامل، وہ کسی بھی بادشاہ کی توجہ کا طالب ہو سکتا ہے، بایں شرط کہ یوں سوچے کہ اس کو کسی سرپرست کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس بادشاہ کو جو نیک صلاح کو قبول کرنے والا ہے اور خوش مزاج ہے (ایک اچھے مصاحب کی ضرورت ہوتی ہے) وہ ایسے بادشاہ کی مصاحبت تو کر سکتا ہے جو شاہانہ خصوصیات کا حامل نہ ہو، لیکن کسی بدکردار بادشاہ کا مصاحب ہرگز نہ بنے، کیونکہ جو بادشاہ بھی مزاج کا اچھا اور نیک کردار نہ ہو وہ فن جہاں بانی سے متنفر ہونے اور فطرتاً" برے اطوار میں مبتلا ہونے کے باعث اپنے اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکتا چاہے اس کے پاس لوازم شاہی کی افراط ہی کیوں نہ ہو۔

پسندیدہ عادات کے حامل بادشاہ کا قرب حاصل کرنے کے بعد وہ اسے علم و دانائی مہیا کرے۔ اگر بدشاہ نے اس کی رائے رد نہ کی تو وہ مستحکم ہوگا۔ اگر کسی حالیہ یا آئندہ منصوبے کی بابت مشورہ طلب کیا جائے جس پر بہت زیادہ سوچ بچار کی ضرورت ہو تو وہ وزراء وغیرہ کی مخالفت کی پروا کیے بغیر آزادانہ اپنی رائے کا اظہار کرے جو صداقت اور کفایت کے اصولوں پر مبنی ہو، اگر اس سے سوال کیے جائیں تو وہ مذہب اور کفایت کو مدنظر رکھ کر یوں گویا ہو:

"چونکہ برے لوگوں کے گروہ کو ختم کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے، آپ کو برائی کے خلاف طاقت استعمال کرنا ہوگی۔ ان کو خواہ بڑی مضبوط پشت پناہی کیوں نہ حاصل ہو، میری رائے، میرے کردار اور میرے رازوں کو رسوا نہ کریں۔ جب آپ جان کر یا بھڑکائے جانے پر کسی کو سزا دینے پر آمادہ ہوں تو میں آپ کو اشاروں کنایوں سے منع کروں گا"۔

ان شرائط کے ساتھ مصاحب پیش کیے جانے والے عہدہ کو قبول کر سکتا ہے۔ وہ بادشاہ کے پہلو میں اسکے نزدیک بیٹھے اور دوسرے مصاحبوں سے دور رہے۔ وہ مجلس کے کسی دوسرے فرد کی رائے پر تنقید نہ کرے' ناقابل یقین اور بے بنیاد بیان نہ دے' بلاوجہ قہقہہ نہ لگائے نہ زور سے بولے اور نہ تھوکے۔ کسی سے ہرگز سرگوشی نہ کرے۔ درباری لباس میں عوام کے روبرو نہ جائے' ہٹ دھرمی' مسخرو پن سے یا منہ پھاڑ کر زر و جواہر یا ترقی کی درخواست نہ کرے۔ آنکھ نہ مارے' ہونٹ نہ چبائے' دھمکی یا جھڑکی نہ دے' بادشاہ کی بات نہ کاٹے' طاقتور فریق سے مخالفت نہ مول لے۔ عورتوں' ان کے دلالوں' دشمن بادشاہ کے پیغام رسانوں' باغی گروہوں' فارغ کیے گئے عہدہ داروں اور شریر لوگوں سے تعلق واسطہ نہ رکھے اور نہ کسی گروہ میں شامل ہو۔ میسر موقع کو گنوائے بغیر مطلب کی بات کرے' اپنے مطلب کی اس وقت بات کرے جب اس کے ہم درد لوگ موجود ہوں اور دوسروں کے مطلب کی بات مناسب وقت اور مقام پر اور وہ بھی دیانت اور مصلحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرے۔

دریافت کرنے پر بادشاہ کو وہی بات بتائے جو خوشگوار ہو' ایسی نہیں جو خوشگوار تو ہو مگر بھلی نہ ہو' اگر بادشاہ سننے کے لیے تیار ہو تو وہ بات بھی کرے جو اگرچہ خوشگوار تو نہ ہو لیکن بھلی ہو۔

وہ چاہے خاموش رہے لیکن قابل نفریں باتوں کے بیان کرنے سے محترز رہے۔ جو بات بادشاہ کو ناپسند ہو اس سے احتراز کرے۔ نامعقول لوگ بھی بڑے مراتب پر فائز ہو جاتے ہیں۔ بادشاہ کے تیور دیکھ کر اسے خوش کرنے کی خاطر غلط باتیں بھی کرتے جاتے ہیں۔

ہنسی کی بات پر زور کا قہقہہ نہ لگائے۔ دوسروں کی مذمت یا بدگوئی نہ کرے۔ اپنے ساتھ جو برائی ہو اسے بھول جائے اور ایسا متحمل اور بردبار رہے جیسی کہ دھرتی۔

عقل مند آدمی اپنی حفاظت کا پہلے خواہاں ہوتا ہے۔ بادشاہ کی ملازمت اختیار کرنا آگ پر چلنے کے مترادف ہے۔ آتش جسم کے کسی حصہ یا سارے بدن کو جلا کر راکھ کر سکتی ہے۔ بادشاہ سارے خاندان اور بیوی بچوں کو تباہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ان کا نصیب بنا دینے کی بھی۔

باب: 5

سرکاری عہدہ داروں کا کردار

وزیر بننے کے بعد مصاحب کو چاہیے کہ ہر طرح کا خرچ نفی کرنے کے بعد خالص آمدن بادشاہ کو بتائے۔ تمام داخلی' خارجی' عیاں' نہاں' عام' اہم کاموں کا صحیح صحیح نقشہ بادشاہ کو پیش کرے۔ وہ بادشاہ کے تمام مشغلے' شکار' جوا' شراب نوشی اور جنسی تلذذ میں اس کے پیچھے پیچھے رہے۔ خوشامد' منت سماجت کے ذریعے اس کو بری عادات سے بچائے۔ اسی طرح دشمنوں کی سازشوں سے بھی محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ وہ اس کی کیفیات اور دل کی بات کو تاڑتا رہے۔ بادشاہ اپنے منتشر خیالات کو مجتمع کرنے' کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کی سعی میں اپنے چہرے اور تیوروں سے اپنی کیفیت' ایما' منشا' غصے' خوشی' غم' ارادے' خوف اور حیرانی کو ظاہر کرے گا۔ وہ دوسروں میں دانائی دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے۔ دوسروں کی بات کو توجہ سے سنے۔ بیٹھنے کی اجازت دے' تنہائی میں ملے' شک و شبہ سے گریز کرے' بات چیت میں دلچسپی لے' جتائے بغیر بعض باتوں کا خیال کرے۔ معقول بات برداشت کرے' حکم دے تو مسکرا دے' ہاتھ سے چھوئے' اچھی اور قابل تعریف باتوں کو ہنسی میں نہ اڑائے' پیٹھ پیچھے تعریف کرے۔ مصاحب کو کھانے کے وقت یاد کرے' مصاحب کو کھیل میں شریک رکھے۔ مشکل وقت میں اس سے مشورہ کرے' مصاحب کے دوستوں سے عزت کے ساتھ پیش آئے' راز کی بات بتائے' مصاحب کے درجات بڑھائے اسے انعام و اکرام سے نوازے' اس کی مشکلات کو حل کرے تو ان تمام باتوں سے اس کی خوشنودی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف ہو تو ناراضی کا اظہار ہوگا۔ ہم ان کی بھی تفاسیل بتاتے ہیں۔

مصاحب کی موجودگی میں ماتھے پر بل' اس کی بات کو توجہ سے نہ سننا' اسے بیٹھنے کو نہ کہنا' ملاقات سے گریز کرنا' اس سے بات کرتے وقت لہجہ اور طرز گفتگو تبدیل کرلینا' اسے

نیم وا آنکھ سے دیکھنا' ہونٹ چبانا' ماتھے پر پسینا آجانا' سانس کا تیز ہونا' آپ ہی آپ بڑبڑانا' بلاوجہ مسکرانا' کسی اور کے جسم کو چھونا' اچانک جھکانا یا اچکانا' کسی کو ناحق مار بیٹھنا' علم' ذات یا دشمن کا حقارت سے ذکر کرنا' کسی ملتے جلتے عیب والے آدمی کی مذمت کرنا' کسی متضاد خامی رکھنے والے کی مذمت کرنا' اس کے اچھے کاموں کو نظرانداز کرنا' اس کے برے کاموں کا تذکرہ چھیڑنا' کمرے میں جو کوئی داخل ہو اس پر توجہ' بہت زیادہ عطیات' غلط بیانی' بادشاہ کے پاس آنے جانے والے لوگوں کا متغیر رویہ' حتی کہ جانوروں کا رویہ بھی بدلا ہوا محسوس ہوگا۔

کاتیائن کا کہنا ہے کہ یہ راجہ اپنے کرم کی پھوار دور دور تک پھینک رہا ہے۔

کانتک کا قول ہے "کونج دائیں سے بائیں کو اڑ گئی"

چارائن کہتا ہے کہ یہ راجہ ایک لمبا سرکنڈا ہے۔ گھوٹ مکھ کہتا ہے کہ یہ راجہ ٹھنڈا کپڑا ہے۔

کنجلک کہتا ہے کہ وہ پانی پھینکتے ہوئے ہاتھی کی طرح ہے۔ پشونا کا خیال ہے کہ اسے رتھ کا گھوڑا کہنا چاہیے۔ پشونا کا بیٹا کہتا ہے کہ اذیت اس وقت ہوتی ہے کہ جب اس کے مخالف سے مصاحبت بڑھائی جائے۔

جب نوازشات اور بخششوں میں کمی آجائے تو اس وقت بادشاہ کو چھوڑ دینا چاہیے یا بادشاہ کے مزاج اور اپنی خامیوں پر نظر کرتے ہوئے اصلاح کرلینی چاہیے یا بادشاہ کے کسی عزیز دوست کی حمایت حاصل کرلینی چاہیے۔

بادشاہ کے دوست کے ساتھ رہ کر مصاحب اپنے دوستوں کے ذریعے اپنے آقا کی خامیاں ختم کرانے کی کوشش کرے۔ اور پھر اپنے عہدہ پر واپس آجائے۔ چاہے بادشاہ زندہ ہو یا مرچکا ہو۔

باب 6:

ریاست کا استحکام

بادشاہ کو مشکل درپیش ہو تو وزیر درج ذیل طریقوں سے اس کا حل پیش کرے۔ بادشاہ کی موت کا امکان ہو تو بہت پہلے بادشاہ کے دوستوں اور وفاداروں سے مشاورت کر کے ملاقاتیوں کو مہینے دو مہینے بعد ایک بار ملنے دے اور کہا جائے کہ بادشاہ دیس کی مشکلات دور کرنے کے لیے یا دشمن کی تباہی یا عمر کی درازی کے لیے یا بیٹے کی پیدائش کی خاطر ریاضت میں مصروف ہے۔

مناسب مواقع پر کسی کو بادشاہ کے روپ میں دور سے دکھا دیا جائے بلکہ دوست یا دشمن ملکوں سے آئے ہوئے سفیروں کو بھی دیکھ لینے دیا جائے۔ اس بناوٹی بادشاہ کی بجائے وزیر خود ہی اس کی جانب سے گفتگو کرے جو بالکل مناسب بات ہے اور وزیر یہ بھی ظاہر کرے کہ اسے محل کے حاجب اور داروغہ محلات کے ذریعے بادشاہ سے احکام وصول ہوتے رہتے ہیں۔ مجرموں پر عتاب اور لطف و مہربانی کا ظہور بھی بالواسطہ ہوگا۔

خزانہ اور فوج دو معتبر او ہم راز افراد کے پاس رہیں۔ ان دونوں کو محل کے اندر سرحد پر ایک ہی مقام پر رکھا جائے۔ بادشاہ عزیزوں' شہزادوں اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو مختلف النوع کاموں پر مامور کردیا جائے۔ جیسے کہ باغی سردار کی گرفتاری جسے قلعے یا ویران علاقوں کا نگران مقرر کیا گیا تھا' باغی ہوگیا ہے اور اس کے ساتھ حامیوں کا ایک مضبوط گروہ ہے۔ یا کسی اور مشکل مہم پر یا بادشاہ کے دوستوں کے خاندان سے ملنے کے لیے بھیج دیا جائے۔

ہمسایہ بادشاہوں میں اگر کوئی حملہ کرنے پر آمادہ نظر آئے تو اسے کسی میلے یا کسی

شادی یا ہاتھیوں کے شکار یا گھوڑوں کی خریداری یا تجارتی سامان کی خریداری یا قطعہ زمین پر قبضہ کرنے کے لیے جو اس کو دیا گیا ہو مدعو کیا جائے اور گرفتار کرلیا جائے۔ یا کوئی حلیف بادشاہ اس کو روکے رکھے جب تک کہ کوئی باعزت معاہدہ نہ ہو جائے یا وحشی قبائل یا اس کے مخالفوں کو بھڑکا دیا جائے' یا اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار حراست یا پناہ میں ہو تو اس کو اس ملک کے ایک حصہ کا لالچ دے کر اس کے مقابلے پر کھڑا کر دیا جائے۔ یا وزیر دیگر سرداروں اور شہزادوں کے اتفاق رائے سے ولی عہد کو تخت نشین کر دے اور اسے عوام کے سامنے لے آئے۔ یا پھر جیسا کہ تعزیرات کے باب میں کہا گیا ہے ریاست کے کانٹوں کو صاف کرکے حکومت کا کاروبار چلاتا رہے۔ اگر کوئی اردگرد کا بادشاہ مائل بہ فساد نظر آئے تو وزیر اسکو دعوت دے کہ وہ آئے اور تخت پر قابض ہو جائے' اسکے آنے پر اس کو قتل کرا دے یا پھر کسی اور تدبیر سے اس کو روکے رکھے۔

یا حکومت کا بوجھ آہستہ آہستہ ولی عہد کے دوش پر ڈال کر وزیر بادشاہ کی موت کا اعلان کرا دے۔ اگر بادشاہ کی موت کسی دشمن ملک میں واقع ہوئی ہو تو وزیر کسی ایسے شخص کے ساتھ معاہدہ طے کرکے جو خود کو مرے ہوئے بادشاہ کا مخالف ظاہر کرے' خود الگ ہو جائے یا بادشاہ کے قلعہ میں کسی ہمسایہ بادشاہ کو تخت نشین کرکے خود علیحدہ ہو جائے۔ یا ولی عہد کو تخت نشین کرکے دشمن پر حملہ آور ہو اور اگر دشمن حملہ کرے تو ایسے طریقے اختیار کرے جو خطرات کو دور کرنے کے لیے دوسرے ابواب میں بتائے گئے ہیں۔ کوٹلیہ کہتا ہے اس طرح وزیر اپنے آپ شاہی اختیارات حاصل کرلے گا۔

بھر دواج کہتے ہیں کہ نہیں' جب راجہ بستر مرگ پر ہو تو وزیر شہزادوں اور دوسرے سرداروں کو آپس میں لڑا دے۔ جو کوئی ریاست پر حملہ کرے اسے فساد پھیلانے اور رعایا کو ناراض کرنے کے جرم میں قتل کرا دیا جائے۔ یا خفیہ طور پر شاہی خاندان کے خاص مخالفوں کو مغلوب کرکے وزیر' سلطنت پر قبضہ کرلے' کیونکہ حکومت ایسی شے ہے جس کی خاطر باپ بیٹے سے نفرت کرتا ہے اور بیٹا باپ سے۔ وزیر جو سلطنت کا سب سے اہم ستون ہے (کیوں محروم رہے) لہٰذا وہ اس نعمت کو جو اس کی آغوش میں آگرے کس لیے رد کرے۔ مثل مشہور ہے کہ جو عورت خود محبت کا اظہار کرے اسے ٹھکرا دیا جائے تو محبت کے بدلے وہ انتقام پر اتر آتی ہے۔

"آس لگانے والے کو سنہری موقعہ ایک بار میسر آتا ہے۔" مگر کوٹلیہ کہتا ہے ایسا اقدام قابل تحسین نہیں جس سے عوام بھڑک اٹھیں نہ ہی یہ کوئی مسلمہ قاعدہ کلیہ ہے لہٰذا وزیر کو چاہیے کہ وہ تخت پر بادشاہ کے کسی ایسے لڑکے کو بٹھائے جو پسندیدہ خصوصیات کا حامل ہو اگر کوئی باکردار شہزادہ یا شہزادی نہ ملے تو کسی برے شہزادے یا شہزادی کو سامنے لائے' یا ملکہ اگر حاملہ ہو تو اسے اور دوسرے وزیروں سے کہے کہ "فیصلہ اب تم کرو" اس کے باپ کو دیکھو اور اپنے تیور اور خاندانی حیثیت کو۔ یہ محض ایک نشانی ہے۔ دراصل اختیار تمہارے پاس ہے۔ اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ جب وہ یہ کہے گا تو دوسرے جن کو اعتماد میں لے لیا گیا ہوگا۔ جواباً" کہیں گے تمہاری رہنمائی و قیادت کے سامنے اور کون دعوی کرسکتا ہے کہ وہ رعایا کی چاروں جاتیوں کی حفاظت کرسکتا ہے۔ اس پر دوسرے وزیر بھی یقیناً" تائید کریں گے۔ چنانچہ وہ کسی شہزادے یا شہزادی یا حاملہ ملکہ کو تخت پر بٹھا کر انہیں عوام اور دوست و دشمن ممالک کے سامنے لے آئے گا۔ وہ وزیروں اور فوجی حکام کی تنخواہوں میں اضافہ کرے گا اور یقین دلائے گا کہ یہ (لڑکا) بڑا ہوکر اس میں مزید اضافہ کرے گا۔ وہ اسی طرح کی تسلیاں قلعہ داروں اور اضلاع کے حاکموں کو بھی دے گا اور دوست یا دشمن ممالک کے افسروں کو بھی۔ پھر وہ شہزادے کی تعلیم اور تربیت کا انتظام کرے گا۔

یا وہ شہزادی کے بیٹے کو جو اسی ذات کے کسی آدمی سے ہو تخت نشین کرے۔ بادشاہ کے نمائندے کے طور پر اسی خاندان کے کسی کمزور مگر خوبرو فرد کو رکھے تاکہ ماں کا دل برا نہ ہو اور اس کے دل میں وسوسے اور وہم نہ پیدا ہوں۔ وہ اس کی خاطر خواہ خاطر مدارات کرے۔ اپنی خاطر عیاشی کے سامان حاصل نہ کرے۔ بادشاہ کے لیے البتہ نئی رتھ' گھوڑے' جواہرات' لباس' عورتیں اور محل مہیا کرے۔

جب وہ شہزادہ بڑا ہو جائے تو اس سے درخواست کرے اسے اس ذہنی بوجھ سے سبکدوش کیا جائے (یہ دیکھنے کے لیے کہ) اگر راجہ اسے خوش نہیں تو اس کو چھوڑ دے اگر خوش ہے تو اس کے ساتھ رہے۔ اگر وہ اس وزارت سے اکتا گیا ہو تو وہ کسی جنگل میں لمبی ریاضت کے لیے چلا جائے اور ملکہ کو بتا جائے کہ شہزادے کے تحفظ پر کون لوگ مقرر ہیں۔ اگر بادشاہ دوسرے سرداروں کے زیراثر ہو تو وہ اس کے پسندیدہ اشخاص کے ذریعے

اس کو حکمرانی کے طریقے سکھائے اور تاریخ اور پرانوں (51) کی مثالوں سے واضح کرے۔
ایک پختہ سنیاسی کا بھیس بدل کر وزیر بادشاہ کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اسے
اپنے زیراثر لاکر مخالفوں کی سرکوبی کرے۔

چھٹا حصہ

ریاست کے بنیادی لوازمات اور وسائل

باب 1:

حکمرانی کے بنیادی عوامل

بادشاہ' وزیر مملکت' قلعہ' خزانہ' سپاہ' حلیف' حریف اور خودمختاری درج ذیل عوامل سے متشکل ہوتے ہیں۔ ان میں بادشاہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔ اعلیٰ خاندان' خدا خوفی' دلیری' بزرگوں کی رہنمائی حاصل کرنا' بھلائی' صداقت' استقلال' احسان مندی' جرات مندانہ عزائم' جوش و جذبہ' قوت فیصلہ' ٹال مٹول سے احتراز' ہمسایہ ملکوں کو زیر اثر رکھنے کی صلاحیت' مضبوط قوت ارادی' قابل وزراء کا ساتھ' نظم و ضبط کی طرف رجحان' بادشاہ کی یہ خوبیاں دل کش کہلاتی ہیں۔ تفحص و تجسس' تحمل و برداشت کے ساتھ سماعت' مشاہدہ کی گہرائی' حاضر دماغی' غور و تفکر' صحیح نتیجہ پر پہنچنا' اپنے فیصلے پر قائم رہنا' ذہنی خوبیاں کہلائیں گی۔ تہور' پکا ارادہ' ذکاوت اور معاملے کی تہہ تک پہنچ جانا جوش اور جذبے کے چند پہلو ہیں۔ عقل سلیم' مضبوط یادداشت اور سریع ذہن کا حامل' محنتی' قوت مند' تمام فنون کا جاننے والا' برائی سے پاک' سزا اور جزا میں' انصاف کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے والا' خطروں سے بچاؤ کے لیے بروقت قدم اٹھانے والا' عاقبت اندیش' گرم لوہے پر مستعدی کے ساتھ ضرب لگانے والا' حریف سے جنگ کرنے اور معاہدہ کو توڑنے کے وقت کو بھانپنے والا' مناسب وقت کے انتظار میں معاہدہ کرنے والا' فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا' دشمن کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کا اہل' باوقار اور محتاط انداز میں ہنسی مذاق میں حصہ لینے والا' جو نہ ڈرائے نہ دھمکائے نہ غصہ بھری آنکھوں سے دیکھے' ضد' لاابالی پن' عجلت پسندی اور غیبت جیسی برائیوں سے پاک' ہنس مکھ' بزرگوں کی رہنمائی قبول کرنے والا' ان سب خصوصیات کو بردباری سے عبارت کرتے ہیں۔

وزیر کی خصوصیات کتاب کے آغاز' درمیان اور آخر پر بیان کی گئی ہیں۔ جس ملک کے وسطی اور کناروں کے علاقوں میں بڑے شہر ہوں' اچھی خوراک نہ صرف خود اپنے لیے

پیدا کرے بلکہ دوسروں کو بھی مصیبت کے وقت مہیا کرے' دشمنوں کا مقابلہ کر سکے' اردگرد کے بادشاہوں کو زیر اثر لا سکے' دلدلی' پتھریلے' اونچے نیچے' صحرائی علاقوں والا نہ ہو' سازشیں کرنے والے لوگوں' خونخوار درندوں اور وسیع و عریض ویران علاقے جس میں نہ ہوں' اچھے مناظر والا' زرخیز مٹی' معدنوں' کارآمد لکڑی' ہاتھیوں کے جنگل اور چراگاہوں سے پر ہو' جس میں ہنرمند ہوں' خفیہ راستے ہوں' مویشی بکثرت ہوں' بارشیں خوب ہوتی ہوں' میدانی اور آبی ذرائع آمدورفت ہوں' مختلف اقسام کی تجارتی اشیاء سے مالا مال ہو' بڑی فوج اور بھاری ٹیکسوں کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہو' کسان محنتی اور جفاکش ہوں' مالک اور ملازم سمجھدار ہوں' رعایا باوفا اور خوش اطوار ہو۔ یہ ہیں ایک اچھے ملک کی خصوصیات۔

قلعوں کی خوبیاں قبل ازیں بیان ہو چکی ہیں۔

بہترین خزانہ وہ ہے جو چاہے وراثت میں منتقل ہوا ہو' یا اپنے طور پر حاصل کیا گیا ہو' جس میں بکثرت سونا' چاندی اور مختلف رنگوں اور اقسام کے جواہر سونے کی مہریں موجود ہوں اور مصیبت کے دنوں میں طویل مدت تک ضروریات کو پورا کر سکے۔

اچھی فوج وہ ہے جس کی سپاہی پشت در پشت اسی پیشے سے منسلک چلے آ رہے ہوں' ہر وقت مستعد' باوفا' جس کے جوان اپنے اہل و عیال کی با آسانی پرورش کر سکیں۔ طویل مدت تک دور دراز کے علاقوں میں قیام کر سکیں' ہمیشہ ہر جگہ چاق و چوبند رہیں' قوت برداشت کے حامل ہوں' لڑائی کے مختلف فنون سے آراستہ ہوں اور مختلف اقسام کے ہتھیاروں کا استعمال جانتے ہوں' بادشاہ کا اچھے' برے وقت میں ساتھ دیں' کبھی اس سے بے وفائی نہ کریں اور خالص کھتری قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔

بہترین حلیف یا دوست وہ ہے جس سے پشتینی دوستی ہو' مناسب بات سننے کے لیے تیار ہو' کبھی لڑائی جھگڑا نہ کرے اور وقت پر مستعدی سے بڑی سطح پر حربی تیاریاں کر سکے۔

جو دشمن شاہی خاندان سے تعلق نہ رکھتا ہو' لالچی ہو' نااہل وزیروں اور نافرمان رعایا میں گھرا ہوا ہو' بداطوار ہو' ہمیشہ خلاف مذہب کام کرتا ہو' گھٹیا قسم کی تعیش پسندیوں میں مبتلا ہو' جوش و جذبہ سے خالی ہو' تقدیر پر بھروسا کرتا ہو' بغیر سوچے سمجھے کام کرتا ہو' کمزور اور بے یارومددگار ہو' مردانہ خوبیوں کا حامل نہ ہو' ہر وقت نقصان پہنچانے کے لیے تیار

رہے' اگرچہ بدترین دشمن ہے لیکن اسے باآسانی زیر کیا جا سکتا ہے۔ دشمن سے قطع نظر بیان کیے گئے چھ عوامل' اپنی اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ بادشاہت کے اعضاء و جوارح ہیں۔

عقل مند بادشاہ کمزور عوامل کو بھی روبہ قوت کر سکتا ہے' مگر نااہل بادشاہ اچھے اور پھلنے پھولتے عوامل کو بھی برباد کر سکتا ہے۔

لہٰذا بداطوار و بدکردار بادشاہ چاہے وہ شاہ شاہاں کیوں نہ ہو یا تو اپنی ہی رعایا کے ہاتھوں تباہ ہو جائے گا یا اپنے دشمن کے ہاتھوں۔

البتہ ایک عقل مند اور دانش مند حکمران جو سیاسی حکمت عملی سے بہرہ مند ہو خواہ وہ چھوٹی سی ریاست کا مالک ہو' اپنے لائق ارکان ریاست کی مدد سے ساری دنیا پر قابض ہو سکتا ہے اور کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا۔

باب: 2

زمانہ امن اور مہم جوئی

منصوبوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے محنت اور کوشش ثمر آور عمل ہے' عمل سے حاصل شدہ پھل سے لطف اندوز ہونے کے لیے سفر اور فساد سے بچاؤ اور مزاحمت' یہ ہے امن و امان کی تعریف۔

امن اور پیداواری عمل کا انحصار بادشاہ کی شش گانہ حکمت عملی پر ہے' زوال' جمود یا عروج و ترقی' کسی بھی زمانے میں صورت حال انہی تین کیفیات سے عبارت ہوتی ہے۔ جو عوامل اس صورت حال کو ترتیب دیتے ہیں' جہاں تک انسان کا تعلق ہے' دو ہیں یعنی حکمت عملی یا اسکا فقدان۔ خوش بختی یا بدقسمتی کا تعلق آسمان سے ہے دونوں طرح کے عوامل انسانی یا آسمانی دنیا کے حالات کی تشکیل کرتے ہیں۔

جن کی پیش گوئی ناممکن ہو وہ آسمانی عوامل ہیں۔ کسی ایسے مقصد کا حاصل ہو جانا جو بظاہر ناممکن الحصول تھا خوش قسمتی تصور ہوگا۔ جس نتیجے کی توقع پہلے سے کی جا سکے وہ انسانی عمل کے دائرہ میں آتا ہے۔ اس کا حاصل کرنا حکمت عملی پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر نتیجہ خلاف توقع ہو تو اس کا باعث غلط حکمت عملی یا اس کا فقدان ہوگا۔ اس کا پہلے سے دیکھ لینا ممکن ہے جب کہ آفات آسمانی کی پیش بینی ناممکن ہے۔

وہ بادشاہ جو خوش کردار ہو اور بادشاہت کے لیے ضروری خصوصیات کا حامل ہو وہ حکمت عملی کا سرچشمہ اور ظفرمند کہلاتا ہے۔

جو بادشاہ اس بادشاہ کی سرحدوں سے ملحق ہو وہ حریف کہلائے گا جو بادشاہ اسی طرح حریف بادشاہ سے ملحق ہو اور حریف کی عمل داری درمیان میں پڑتی ہو اسے حلیف کہیں

گے۔

نزدیکی طاقتور بادشاہ کو دشمن کہیں گے۔ جب وہ مصیبتوں میں گھرا ہو اور اپنی بداعمالیوں میں مبتلا تو وہ زیر کیے جانے کے قابل ہوگا۔ اگر اس کا کوئی حلیف نہ ہو تو وہ مٹا دینے کے قابل ہوگا۔ بصورت دیگر وہ اس قابل ہوگا کہ اسے زچ کیا جا سکے یا اس کی طاقت کو کم کیا جا سکے۔ یہ وہ صورتیں ہیں جو دشمن سے متعلق پیش آسکتی ہیں۔

بادشاہ کے حریف کی طرف دشمن کے قرب و جوار میں اور بادشاہ بھی ہو سکتے ہیں جن میں سے کوئی بادشاہ کا طرف دار بھی ہو سکتا ہے (جسے فاتح کہا گیا ہے) اس کے بعد دشمن کے طرفدار کا طرفدار۔ اسی طرح عقب میں ایک اور عقبی دشمن ہوگا اور ایک عقبی دوست علاوہ ازیں عقبی دوست کا دوست بھی ممکن ہے۔

جو حریف حسب نسب میں برابر درجہ کا ہو اور جس کی عملداری "فاتح راجہ" سے ملحق ہو' قدرتی دشمن ہے اور جو محض مخالف ہو اور "فاتح راجہ" کے خلاف دوسرے لوگوں کو اکسائے وہ غیر حقیقی دشمن ہے۔

جو پشتینی دوست ہو اور اس کی عملداری حریف بادشاہ سے ملتی ہو وہ قدرتی دوست ہے اور جس سے اپنی حفاظت کے مقصد سے معاہدہ کرلیا جائے وہ بنایا ہوا دوست ہے۔

جس بادشاہ کی عمل داری دونوں بادشاہوں (فاتح اور دشمن) کے قریب مقابل کی طرف واقع ہو اور دونوں کی مدد کے لیے پہنچ سکتا ہو' خواہ اتحادی ہوں یا مخالف اور سب سے فردا" فردا" نمٹ سکے اسے "ثالث راجہ" کہا جائے گا۔

جو بادشاہ اوپر بیان کیے گئے سب بادشاہوں سے دور واقع ہو' بہت طاقتور ہو اور دشمن' فاتح اور ثالث تینوں کی مدد کے لیے آسکتا ہو یا تینوں کا فردا" فردا" مقابلہ کرسکتا ہو۔ اسکو غیر جانبدار کہیں گے۔ یہ ہیں بادشاہوں کی بنیادی اقسام۔

فاتح' اس کا دوست اور اسکے دوست کا دوست یہ تینوں ایک دائرہ بناتے ہیں۔ چونکہ ان تینوں بادشاہوں کے پاس بادشاہی کے بنیادی ارکان وزیر' عمل داری' قلعہ' خزانہ اور فوج موجود ہیں۔ اس دائرے میں بنیادی ارکان کی مجموعی مقدار (بادشاہوں کو ملا کر) 18 ہوتی لہٰذا یہ سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ ریاستوں کے یہ تین دائرے یا گروہ' فاتح بادشاہ کے دائرے سے الگ ہیں۔ لہٰذا چار بنیادی دائرے بنے جن میں بارہ بادشاہ ہوئے۔ بادشاہت

کے بنیادی ارکان کی تعداد ساٹھ ہے اور ریاست کے بنیادی ارکان یا اجزاء کی تعداد 72۔ ان بارہ بادشاہوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنے وسائل ملوکیت ہوں گے نیز اپنی اپنی طاقت اور مقاصد۔ طاقت ذریعہ اور مقصد مسرت ہے۔

طاقت تین قسم کی ہوتی ہے' غور و تفکر کی طاقت ذہنی قوت ہے' بھرا ہوا خزانہ اور بھاری فوج بادشاہی کی قوت ہے۔ بہادری جسمانی قوت ہے۔ مقصد تین کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو تفکر سے حاصل ہو' جو بادشاہانہ اختیارات سے حاصل ہو' اور وہ جو کوشش اور جہد سے حاصل ہو سکے اس کے لیے شجاعت و بہادری کی ضرورت ہوتی ہے۔ قوت اور مسرت کی بیشی ایک بادشاہ کو دوسرے پر برتری دلاتی ہے اور کمی کمتر ہونے کی دلیل ہے اور برابری ہم سری کی دلیل ہے۔ لہٰذا بادشاہ ہمیشہ طاقت میں اضافہ اور مسرت میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ جو بادشاہ وسائل بادشاہی میں حریف کے برابر ہوگا وہ اپنی خوش اطواری کے باعث یا ان کی مدد سے جو دشمن کے دشمن ہوں یا اس کے خلاف سازش میں مصروف ہوں' دشمن کی قوت کو مغلوب کر سکتا ہے' یا اگر وہ یوں سوچتا ہو کہ :

میرا دشمن اگرچہ بڑا طاقت ور ہے لیکن عنقریب اپنی بادشاہی کو نقصان پہنچا کر رہے گا۔ مثلاً" بدزبانی کے ذریعے' سخت سزائیں دے کر یا دولت کو لٹا کر اور اس نے عارضی فتح بھی حاصل کر لی تو پھر سیروشکار' قماربازی اور زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ چونکہ اس کی رعیت اس سے بددل ہے اور وہ خود کمزور اور سرپھرا' میں اس کا تختہ الٹ سکتا ہوں۔ یا جب اس پر حملہ کیا گیا تو وہ اپنا سب کچھ لے کر کسی قلعے میں یا کسی اور جگہ پناہ گزیں ہوگا' یا اگرچہ اس کے پاس فوج کثیر ہے پھر بھی میں اس سے نمٹ سکتا ہوں کیوں کہ اس کا نہ کوئی دوست ہے نہ اس کے پاس کوئی مضبوط قلعہ' یا ایک دور کا بادشاہ کسی اپنے دشمن کو شکست دینا چاہتا ہے اور مجھے بھی مدد دینے پر تیار ہے کہ میں دشمن کو نیچا دکھا سکوں جو اس وقت زد میں ہے مگر میرے پاس کافی وسائل نہیں ہیں یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے ثالث بننے کی پیش کش کی جائے۔ ان اسباب کے باعث بادشاہ اپنے دشمن کو چھوٹ دے کر طاقت مجتمع کرنے اور وقتی کامیابی کے حصول کا موقع دے سکتا ہے۔ ریاستوں کے حلقے کو دوست بادشاہ کی حدود سے آگے تک بڑھا کر وہ ان ریاستوں کو پہیے کے ارے (بیرونی حصے) اور خود کو پہیے کا مرکز (52) بنا لے گا۔

شکست کھانے کے قابل بادشاہ جب فاتح راجہ اور اس کے دوست کے درمیان واقع ہو تو اس کی قوت بڑھتی ہوئی نظر آئے گی۔

ساتواں حصہ

ریاست کی خارجہ پالیسی کے اصول

باب: 1

زوال، جمود اور ترقی میں اصول شش گانہ کا استعمال

ریاستوں کا حلقہ اصول شش گانہ کا مرکز ہے۔ میرے استاد کہتے ہیں کہ امن، جنگ، غیرجانبداری، سرگرمی، اتحاد اور ایک کے ساتھ صلح تو دوسرے کے ساتھ لڑائی۔ یہ ہیں ریاستی حکمت عملی کی چھ ممکنہ صورتیں۔

لیکن واتو یادھی کے نقطہ نظر کے مطابق حکمت عملی کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ امن اور جنگ اور کل چھ شکلیں انہی دو شکلوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے چونکہ صورت حال تغیر پذیر رہتی ہے اس لیے حکمت عملی کی چھ ہی اشکال بنتی ہیں۔

ان میں سے معاہدہ جو ضمانتوں کے ساتھ امن کی صورت حال ہے۔ جارحانہ اقدام جنگ ہے۔ دخل اندازی نہ کرنا غیرجانبداری ہے۔ تیاری، سرگرمی و حرکت ہے۔ دوسرے کا سہارا یا مدد حاصل کرنا اتحاد ہے۔ ایک کے ساتھ امن معاہدہ اور دوسرے کے ساتھ جنگ دو رویہ حکمت عملی کہلاتی ہے۔ بس یہی چھ شکلیں ہیں۔

جو کسی سے کمزور ہوگا وہ صلح کا خواہش مند ہوگا اور جو طاقت ور ہوگا وہ جنگی کارروائی کرے گا۔ جس کا یہ خیال ہو کہ نہ کوئی مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ میں کسی کو تباہ کرسکتا ہوں، وہ غیرجانبدار رہے گا۔ جس کے پاس اپنے دشمن کے خلاف تیاری کے اسباب ہوں گے۔ وہ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ جو اپنا بچاؤ آپ کرنے کے قابل نہیں ہوگا وہ دوسروں کی مدد حاصل کرے گا۔ جو یہ سوچے گا کہ حصول مقصد کی خاطر مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔ وہ ایک کے ساتھ صلح اور دوسرے کے ساتھ لڑائی کرے گا۔ یہ راج نیتی (53) کے چھ روپ ہیں۔

ان میں سے عقل مند بادشاہ وہ طریقہ اختیار کرے گا جس سے اس کو موقع ملے کہ

قلعہ کی تعمیر کرا لے۔ عمارتیں اور تجارتی شاہراہیں بنائے زراعت کو ترقی دے اور نئی بستیاں بسائے' معدنوں سے کام لے' کار آمد لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات سے فائدہ حاصل کرے اور اس کے ساتھ ہی دشمن کی ایسی ہی سرگرمیوں میں خلل انداز ہو۔

جو یہ خیال کرتا ہو کہ اس کی قوت' کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے دشمن کی نسبت سے زود افزوں ہے۔ وہ عارضی طور پر دشمن کی ترقی سے صرف نظر کرسکتا ہے اگر دو بادشاہ یہ دیکھیں کہ ان کی رفتار ترقی برابر ہے تو وہ باہم صلح کرلیں گے۔

کوئی بادشاہ ایسی حکمت عملی وضع نہیں کرے گا جس سے اس کو نقصان کا اندیشہ ہو اور دشمن کو زک نہ پہنچے کیونکہ یہ تنزل اور انحطاط کی راہ ہے۔ ہاں اگر یہ امکان ہو کہ اس نقصان کی تلافی ممکن ہے اور دشمن کی نسبت زیادہ فائدہ حاصل ہوگا تو وقتی نقصان کو برداشت کرلینا چاہیے۔

اگر بادشاہ ایک دوسرے کے دشمن ہوں اور دونوں زوال پذیر ہوں اور خیال کرتے ہوں کہ برابر وقت میں برابر طاقت مجتمع کرلیں گے تو وہ باہم صلح کرلیں گے۔ اس طرح کی صورتحال کہ نہ ترقی ممکن ہو اور نہ زوال' جمود کہلائے گی۔ جو یہ سوچے کہ اس کی جمود کی کیفیت کی مدت دشمن کی نسبت کم ہوگی اور فائدے مستقبل میں دشمن کے مقابلے میں زیادہ حاصل ہوں گے۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ عارضی جمود کو برداشت کرے۔ میرے استاد کہتے ہیں کہ اگر دو بادشاہ جو ایک دوسرے کے دشمن ہوں بیک وقت حالت جمود میں ہوں' یکساں وقت میں یکساں فوائد کی توقع رکھتے ہوں تو وہ آپس میں صلح کرلیں گے۔ کوٹلیہ کا کہنا ہے لاریب ان کے لیے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ یا اگر کوئی بادشاہ یہ خیال کرے کہ معاہدہ صلح کرنے کے بعد وہ اہم تعمیری کام کرسکتا ہے اور ساتھ ہی دشمن کے منصوبوں کو سبوتاژ کرسکتا ہے یا اپنے کاموں سے فوائد حاصل کرنے کے علاوہ دشمن کے کیے ہوئے کاموں سے بھی امن معاہدے کے تحت متمتع ہوسکتا ہے یا اس کے کاموں کو جاسوسوں' خفیہ کارروائیوں کے ذریعے تباہ کرسکتا ہے۔ یا لالچ دے کر مثلاً" انعام و اکرم' اچھا مکان' ٹیکسوں میں چھوٹ کم محنت میں زیادہ فائدہ وغیرہ سے دشمن کے آدمیوں کو اپنی جانب مائل کرسکتا ہے یا کسی قوی بادشاہ سے اتحاد کرکے دشمن بادشاہ کے کیے ہوئے کاموں کو تباہ کردے گا۔ یا حریف بادشاہ کی کسی دوسرے بادشاہ کے ساتھ عداوت کو طول دلوا سکتا ہے جس کی دھمکیوں

کی بنا پر اس نے اس کی پناہ مانگی ہے۔ یا اس سے اتحاد کرکے اس کا حریف بادشاہ کسی دوسرے بادشاہ کو تنگ کرسکے جو اس سے دشمنی رکھتا ہو یا کسی دوسرے بادشاہ کے دباؤ سے تنگ آکر اس کے دشمن بادشاہ کی رعیت اس کی عمل داری میں پناہ لے گی اور وہ اپنے تعمیری کام زیادہ سہولت سے سرانجام دے سکے گا یا اس کا حریف اپنے کاموں کے خراب ہونے کی وجہ سے اتنا طاقت ور نہیں رہے گا کہ وہ اس پر حملہ کرسکے۔ یا کوئی سے دو بادشاہوں کے اتحاد سے وہ اپنے اسباب و وسائل سے اپنی آمدن میں اضافہ کرسکے گا یا اگر اس کے حریف نے دوسرے بادشاہوں سے مل کر کوئی حلقہ بنایا تو وہ ان میں پھوٹ ڈلوا سکے گا اور دوسرں کے ساتھ اتحاد کرلے گا۔ یا وہ دھمکی یا حسن سلوک سے حریف کو راہ پر لاسکتا ہے اور جب وہ اسکے حلقے میں داخل ہونے کے خواہش مند ہوں تو دوسروں کو اس کے خلاف کرسکتا ہے اور ان کے عتاب کا نشانہ بنوا سکتا ہے۔ اگر بادشاہ اس طرح سوچتا ہو تو امن کے معاہدے کو طول دے سکتا ہے اور اس عرصے میں وسائل میں اضافہ کرسکتا ہے۔

اگر کوئی بادشاہ اسی طرح سوچے کہ "میرے ملک میں جدی پشتی سپاہی اور جنگجو گروہ موجود ہیں اور قدرتی دفاع پہاڑوں' جنگلات اور دریاؤں یا قلعوں کی شکل میں میسر ہے اور داخل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے اور ہم بیرونی حملہ کو باآسانی ناکام بنا سکتے ہیں یا اپنے ناقابل تسخیر قلعے میں سرحد کے نزدیک مورچہ بنا کر دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کرسکتے ہیں۔ یا اندرونی بے چینی کے باعث کمزور ہو جانے پر دشمن جلد اپنے مفید ٹھکانے گنوا بیٹھے گا یا جب میرے دشمن پر کوئی بادشاہ حملہ آور ہو تو میں اس کے باشندوں کو اپنے پاس آنے کی دعوت دے سکتا ہوں۔" تو وہ غیرجانبداری اختیار کرے اور خاموشی سے اپنی طاقت میں اضافہ کرتا رہے یا اگر کوئی بادشاہ یہ خیال کرے کہ "فوج کے ساتھ حملہ آور ہوکر دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کرنا ممکن ہے اور خود میں نے اپنے تعمیری ٹھکانوں کے تحفظ کا مناسب بندوبست کرلیا ہوا ہے۔" تو وہ حملہ آور ہوکر اپنی قوت میں اضافہ کرسکتا ہے۔

یا اگر بادشاہ سوچے کہ: "میں اس قدر قوت نہیں رکھتا کہ دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کرسکوں' یا اپنے ٹھکانوں کا دفاع کرسکوں۔" تو وہ کسی زیادہ طاقتور بادشاہ سے پناہ مانگے گا اور زوال پذیری کے دور سے نکل کر جمود کے دور میں آنے کی کوشش کرے گا بعدازاں

ترقی اور عروج کے دور میں داخل ہونے کی۔

یا اگر بادشاہ یوں خیال کرے کہ: "کسی ایک سے صلح کرنے کے بعد میں اپنے وسائل بروئے کار لا سکوں اور دوسرے سے جنگ چھیڑ کر میں اسکے کاموں کو تباہ کر سکوں گا تو وہ دو رویہ پالیسی اختیار کرے اور اپنے وسائل کو ترقی دے۔"

چنانچہ بادشاہ ریاستوں کے حلقوں میں شش گانہ حکمت عملی اپنا کر زوال سے جمود اور جمود سے عروج کی منزل کی جانب بڑھنے کی کوشش کرے۔

باب: 2

پناہ طلب کرنا

اگر جنگ اور صلح کے فائدے ایک جیسے ہوں تو صلح کو ترجیح دینا چاہیے کیونکہ جنگ میں ہمیشہ طاقت اور دولت کے ضائع ہونے، گھر سے دور رہنے اور گناہ یا بدی میں مبتلا ہونے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے یہی بات جنگ اور غیرجانبداری کے بارے میں صادق آتی ہے اتحاد اور دو رویہ پالیسی میں سے آخرالذکر کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ جو کوئی یہ پالیسی اختیار کرے وہ اپنے آپ کو مالا مال کرلیتا ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے تعمیری یا پیداواری کاموں پر توجہ مبذول کرسکتا ہے جبکہ اتحادی کو اپنے حلیف کی اپنے وسائل سے مدد کرنا پڑتی ہے۔ اتحاد اسے کرنا چاہیے جو اپنے ہمسایہ دشمن سے زیادہ قوت والا ہو۔ اگر یوں نہ ہو تو پھر ہمسایہ دشمن سے تعلق بڑھانا چاہیے۔ خواہ اس کو دولت اور فوج دے کر مائل کیا جائے یا ملک کا ایک حصہ دے دیا جائے اور خود کو الگ رکھنا چاہیے کیونکہ بادشاہ کے لیے اس سے بری بات کوئی ہو نہیں سکتی کہ کسی طاقت ور بادشاہ سے اتحاد کرے جب تک کہ اس پر بیرونی حملہ نہ ہو۔ کمزور بادشاہ ایسا رویہ رکھے جیسا کہ مغلوب غالب کے ساتھ رکھتا ہے لیکن جب محسوس کرے کہ اس کے برتری حاصل کرنے کا موقع آگیا ہے یعنی کسی وبا کے پھیلنے، اندرونی خلفشار، دشمنوں کے بڑھنے یا دوست کے مصائب کی بنا پر اس کا حریف مشکلات کا شکار ہے تو وہ کسی بہانے مثلاً" اسی دشمن کے خطرات کو دور کرنے کے لیے کفارے کی پوجا، وہ اس کے دربار سے نکل آئے، یا اگر اپنی ہی عمل داری میں ہو تو ان مشکلات میں گرفتار بادشاہ سے ملنے نہ جائے یا اگر موقع پائے تو اس کو مار ڈالے۔

جو بادشاہ دو طاقت والے بادشاہوں کے بیچ ہو وہ اس کی پناہ مانگے گا جو دونوں میں سے زیادہ طاقت والا ہوگا یا جس پر وہ اعتماد کرسکے۔ یا پھر دونوں سے برابر شرائط پر صلح کرلے۔ پھر وہ ان میں سے ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائے اور ایک سے کہے کہ دوسرا جابر ہے

اور اسے تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے اس طرح دونوں میں پھوٹ ڈلوا دے۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے کٹ جائیں تو خفیہ طریقے سے دونوں کو کیفرکردار تک پہنچا دے۔ یا کسی ہمسایہ دشمن سے اپنے اپنے دفاع کے لیے دونوں طاقت ور بادشاہوں میں سے کسی کی پناہ میں آجائے جو کافی مضبوط ہو یا کسی مضبوط قلعے میں کسی سردار کے ساتھ اتحاد کرکے' دو رویہ حکمت عملی اختیار کرے' یا حالات کو دیکھتے ہوئے صلح اور جنگ کا طریق اپنائے یا وہ ان باغیوں اور وحشی قبائل سے سازباز کرے جو دونوں بادشاہوں کے خلاف سازش کررہے ہوں' یا خود کو دونوں میں سے ایک کا دوست ظاہر کرتے ہوئے وہ دوسرے کے کسی کمزور پہلو پر اس کے دشمنوں یا وحشی قبائل کے ذریعے حملہ کرے۔ یا دونوں سے دوستی کرکے ریاستوں کا ایک دائرہ بنائے یا وہ غیر جانبدار بادشاہ کے ساتھ اتحاد کرے اور اس کی مدد سے ایک یا دونوں کو زیر کرے یا اگر دونوں سے نقصان اٹھائے تو غیر جانبدار بادشاہوں میں سے کسی نیک دل بادشاہ یا اس کے دوستوں میں سے کسی کی پناہ مانگے' یا کسی اور بادشاہ کی مدد حاصل کرے جس کی رعایا اس کو خوش رکھنے اور امن سے رہنے کے لیے تیار ہو اور ان کی مدد سے وہ اپنی سابقہ حیثیت کو بحال کرسکتا ہو یا جن کے ساتھ اس کے بزرگوں کے اچھے روابط یا خونی رشتے رہے تھے۔ اور جن کی بادشاہت میں اسے بااثر دوست معقول مقدار میں میسر آسکتے ہوں۔

دو طاقتور بادشاہوں میں سے جو ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہوں اس کے ساتھ اتحاد کرنا چاہیے جو اسے پسند کرتا ہو۔ یہ اتحاد کے طریقے ہیں۔

باب: 3

کمزور بادشاہوں سے معاہدات

جو بادشاہ اپنی طاقت میں اضافہ چاہتا ہے وہ شش گانہ پالیسی پر عمل پیرا ہو گا۔ معاہدے برابر اور بہتر بادشاہوں سے کیے جائیں اور کمزور پر غلبہ حاصل کر لیا جائے جو کوئی اپنے سے قوی بادشاہ کے مقابل آئے گا اس کا حشر اس طرح ہو گا جس طرح فیل کے آگے پیدل کا ہوتا ہے۔ دو برابر طاقت کے حامل بادشاہ اگر ایک دوسرے سے متصادم ہوں تو دونوں اس طرح تباہ ہوں گے جس طرح ایک مٹی کا ہنڈا دوسرے سے ٹکرا کر۔ ایک قوی بادشاہ کم قوت والے بادشاہ کو ایسے تباہ کر دیتا ہے جیسے ایک پتھر مٹی کے برتن کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ اگر کوئی زیادہ طاقتور بادشاہ کم زور بادشاہ کی طرف سے معاہدہ امن کی پیشکش کو ٹھکرا دے تو کمزور بادشاہ کو مغلوب کی حیثیت قبول کر لینا چاہیے یا اس کا باج گزار بن جانا چاہیے۔

اگر کوئی برابر قوت کا حامل بادشاہ امن نہ چاہتا ہو تو اس کو اس طرح پریشان کرنا چاہیے جس طرح اس نے اپنے مدمقابل کو کیا ہو۔ کیونکہ دو بادشاہوں کے درمیان صلح قوت کے بل پر ہی ممکن ہے۔ لوہے کا ٹکڑا آگ میں تپا کر سرخ کیے بغیر دوسرے لوہے کے ٹکڑے کے ساتھ نہیں جوڑا جا سکتا۔

اگر کمزور بادشاہ انکساری کا مظاہرہ کرے تو اس کے ساتھ صلح کر لینا چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کو مزید پریشان کیا گیا تو وہ جنگل کی آگ کی مانند اپنے دشمن کو گھیر لے گا۔ مزید براں اس کو حلقے کی دوسری بادشاہتوں سے بھی امداد مل سکتی ہے۔

جب کوئی بادشاہ جس کا دوسرے بادشاہ کے ساتھ معاہدہ امن ہو چکا ہو' یہ محسوس کرے کہ اس کے حلیف کی رعیت حریص اور تباہ حال ہونے کے باوجود اس کی عملداری میں اس لیے قدم نہیں رکھتی کہ کہیں ان کا آقا ان کو اپنے حلیف سے واپس نہ مانگ لے تو اس کو چاہیے کہ وہ کمزور ہونے کے باوجود اعلان جنگ کر دے۔ جب کوئی بادشاہ جس کی

دوسرے بادشاہ کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہو وہ یہ دیکھے کہ اس کے حریف کی رعایا باوجودیکہ وہ تنگ حال حریص اور ستم رسیدہ ہے' جنگ کی صورت حال کے پیش نظر اس کی جانب مائل نہیں ہو رہی تو اس کو چاہیے کہ وہ طاقت ور ہونے کے باوجود اعلان صلح کر دے اور جنگ کے باعث پیدا شدہ مصائب و مشکلات کو دور کرے۔

جب دو جنگ میں مصروف بادشاہوں میں سے کوئی یہ دیکھے کہ اس کے مصائب و مشکلات اس کے حریف سے زیادہ ہیں اور اس کا اندازہ یہ ہو کہ مقابل اپنی مشکلات کو ختم کرنے کے بعد اس کے خلاف زیادہ موثر وار کر سکتا ہے تو اس کو صلح کی پیش کش کر دینا چاہیے۔

جب زمانہ جنگ یا امن میں کوئی بادشاہ یہ دیکھے کہ جنگ کرنے کی صورت میں نہ تو وہ اپنے حریف کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ غیر جانبدار ہو جائے۔

جب کوئی بادشاہ یہ دیکھے کہ اس کا حریف اپنی مشکلات پر غالب نہیں آسکے گا تو باوجود کمزور ہونے کے اسے حملہ آور ہونا چاہیے۔

جب کسی بادشاہ کو فوری طور پر کسی خطرہ کا سامنا ہو تو باوجود برتر ہونے کے اس کو چاہیے کہ وہ پناہ مانگ لے۔

جب کسی بادشاہ کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ ایک سے صلح کر کے اور دوسرے سے لڑائی آغاز کر کے اپنا مطلب نکال سکتا ہے تو اس کو دو رویہ حکمت عملی پر کاربند ہونا چاہیے۔

یوں چھ اقسام کے طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔

جب کسی کمزور بادشاہ پر کوئی طاقت ور بادشاہ حملہ آور ہو جو کسی ریاستوں کے حلقے کا حاکم ہو تو اسے انتہائی عاجزی سے صلح کی درخواست کرنا چاہیے اور صلح کی شرائط میں اگر اسے خزانہ' فوج' خود اس کی اپنی ذات اور زمین بھی پیش کرنا پڑے تو بلا پس و پیش کر دے۔

ایسا معاہدہ جس کے مطابق فوج کی ایک معین تعداد اور منتخب فوجیوں کے ہمراہ بادشاہ خود کو پیش کر دے "آمائش صلح" کہلاتا ہے۔ (خود کو گوشت پوست کی صورت میں پیش کر

دینا)

جب شرط (صرف) یہ ہو کہ فوج کا سالار اور ولی عہد پیش ہوں تو اس صلح کو "پروشاتر صلح" کہا جاتا ہے۔ (بادشاہ کے بغیر یرغمالیوں کو پیش کرنا) اس کا مقصد بادشاہ کی جان کا تحفظ ہوتا ہے جس کو خود پیش نہیں ہونا پڑتا۔

اگر معاہدہ اسی شرط پر ہو کہ بادشاہ یا کوئی اور فوج کے ساتھ کسی مقررہ مقام پر پہنچیں تو یہ صلح بلاقید اشخاص (54) ہے اس سے بادشاہ اور فوج کے سالار کا تحفظ مقصود ہوتا ہے۔

اول دو صورتوں میں کسی عالی نسب خاتون کو یرغمال بنایا جائے اور آخری صورت میں حریف کو خفیہ طریقے سے گرفتار کرلیا جائے۔ اس نوع کی صلحیں فوج پیش کرنے کی صورت میں کی جاتی ہیں۔

جس صلح میں مال و دولت دے کر بادشاہت کے دوسرے لوازمات کو تحفظ دیا جائے "پرکریہ" یا تاوان کہلاتی ہیں۔

صلح کی خاطر جب اس قدر رقم پیش کی جائے جسے ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھا کر لے جا سکے تو وہ "اپ گرہ" یعنی امدادی رقم کہلاتی ہے۔ اس کی کئی شکلیں ہیں۔ دوری یا دیر سے ادا کرنے کی وجہ سے رقم بعض اوقات دیر تک بقایا کی صورت میں واجب الادا رہتی ہے۔ کیونکہ اس نوع کا بوجھ آہستہ آہستہ کم کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے یہ اس سے اچھا ہے کہ کسی خاتون کو یرغمال بنایا جائے۔ جب دو متحارب صلح کرکے اتحاد کرلیں تو یہ " سورن سندھی" سنہری صلح کہلاتی ہے۔ اس سے قطعی الٹ وہ صلح ہے جو "کپال سندھی" کہلاتی ہے جس میں بہت زیادہ رقم ادا کرنا پڑتی ہے۔

پہلی دو صورتوں میں بوڑھے ہاتھی گھوڑے روانہ کیے جائیں یا ان کو ایسا زہر دیا جائے کہ وہ وہاں پہنچنے کے دو تین روز بعد مرجائیں۔ تیسری صورت میں رقم پیش کر دی جائے اور چوتھی صورت میں یہ کہا جائے کہ کارخانوں سے کچھ نہیں ملا۔ یہ اس صلح کی صورتیں ہیں جو رقم کے عوض کی جاتی ہیں۔

جب ایک قطعہ زمین پیش کردینے سے باقی ملک اور آبادی کو بچا لیا جائے تو اس کو " آدشٹ" کہا جاتا ہے۔ (یعنی حوالے کرنا) اس طرح اس فریق کو فائدہ ہوتا ہے جو ادا کردہ علاقہ میں رہنے والے چوروں اور بدمعاشوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہو۔

جب اپنی ریاست کو بچا کر وہ سارا علاقہ دے دیا جائے جس کو خوب نچوڑا جا چکا ہو تو اس قسم کی صلح کو "اچھن سندھی" کہتے ہیں یعنی ایسی صلح جس سے دوسرے فریق کو کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ اور یہ اس بادشاہ کے حق میں ہوتی ہے جو حریف کی مشکلات میں اضافہ کرنا چاہتا ہو۔

اگر ملک کو بایں شرط آزاد رکھا جائے کہ وہ اپنی زمین کی آمدن سے تاوان دیتا رہے گا تو اسے ادکریہ کہتے ہیں۔ یعنی ایسی صلح جس کے بدلے لگان دینا پڑے۔

اگر یہ شرط ہو کہ پیداوار سے زیادہ ادا کیا جائے تو اسے "پری بھوشن" کہتے ہیں یعنی زیور۔

پہلی صورت میں موقع کا انتظار کرنا چاہیے۔ دوسری دو صورتوں میں جن میں پیداوار کے ادا کرنے کی شرط ہے۔ صرف اسی وقت شرط کی پابندی کرنا چاہیے جب طاقت کا بہت زیادہ دباؤ ہو۔ زمین کے عوض صلح کی یہ مختلف صورتیں تھیں۔ یہ تین اقسام کی صلح ہے جو کمزور بادشاہ کو طاقت ور بادشاہ سے کرنا پڑسکتی ہے جو پیداوار میں کمی یا وقت اور حالات کے بگڑنے کے باعث اس حال کو پہنچا ہو۔

باب: 4

یلغار اور دوسرے بادشاہوں سے مل کر چڑھائی

غیرجانبدار ہوتے ہوئے یا جنگ کا اعلان کرنے کے بعد یلغار کا بیان پہلے آچکا۔ خاموشی' واپس آنا یا جنگ بندی ایک ہی معنی کے حامل ہیں اور غیرجانبداری کے مترادف ہیں۔ اس کی مختلف حالتیں یہ ہیں۔ کسی حکمت عملی کے تحت خاموش رہنا' محاذ سے اپنی رضا سے واپس آجانا اور مزید کوئی اقدام نہ کرنا۔

جب دو بادشاہ جو فتوحات کے ارادے رکھتے ہوں اور ایک دوسرے کا کچھ نہ بگاڑ سکتے ہوں اور صلح کے آرزومند ہوں تو وہ اعلان جنگ یا صلح کے بعد خاموش رہ سکتے ہیں۔ جب کسی بادشاہ کا یہ اندازہ ہو کہ وہ اپنے سے طاقت ور یا اپنے برابر کے بادشاہ کو اکیلا یا کسی کے ساتھ مل کر یا قبائلی سرداروں کی مدد سے مغلوب کر سکتا ہے تو وہ جنگ کا اعلان کرنے کے بعد اور اپنی حفاظت کا سامان کر کے خاموش بیٹھ سکتا ہے۔

جب کسی بادشاہ کو یقین ہو کہ اس کی اپنی رعیت متحد اور خوش حال ہے۔ اپنے تعمیری اور پیداواری کام جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ دشمن کے منصوبوں کو نقصان پہنچانے کے قابل ہے تو وہ جنگ کا اعلان کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہے۔

اگر حریف کی رعیت ظلم و ستم سے تنگ' بدحال اور لالچی ہو اور مستقل فوج یا لٹیروں اور قبائلیوں کی زد میں رہتی ہو تو ان کو اپنی جانب مائل کیا جا سکتا ہے اگر اس کی اپنی زراعت اور تجارت روز افزوں ہو' دشمن کی گھٹ رہی ہو یا حریف کی رعیت کو قحط نے گھیرا ہو تو وہ اس کی طرف منتقل ہو سکتی ہے۔ اگر یوں ہو کہ اس کی اپنی زرعی پیداوار کم ہو رہی ہو اور حریف کی روزافزوں ہو باوجود اس کے اسے یقین ہو کہ اس کی رعایا پھر حریف کی جانب مائل نہ ہوگی یا وہ جنگ کے اعلان کے بعد دشمن کے غلے کے ذخائر اور مال مویشی چھین کر لے آسکتا ہے یا وہ دشمن کی درآمدات کو روک سکتا ہے جن کی وجہ سے خود اس

کی تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے یا یہ کہ قیمتی تجارتی مال دشمن ملک کے بجائے اس کے ملک کی جانب آنے لگے گا یا یہ کہ لڑائی شروع ہونے کے بعد دشمن اپنے مخالفوں' باغیوں اور وحشی قبائلیوں وغیرہ سے نمٹ نہیں سکے گا اور ان کے ساتھ لڑائی کرنے پر مجبور ہو گا یا یہ کہ خود اس کے اپنے دوست زیادہ نقصان اٹھائے بغیر قوت حاصل کرلیں گے اور حملہ آور ہونے کے بعد اس کی مدد کو پہنچ سکیں گے کیونکہ ان کو بھی زرخیز اراضی کے حصول اور کامیاب اور خوش حال بادشاہ کی دوستی کی خواہش ہوگی تو وہ دشمن کو نقصان پہنچانے اور اپنی قوت کی نمائش کے لیے جنگ کا اعلان کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہے۔

لیکن میرے استاد کہتے ہیں کہ اس طرح دشمن بادشاہ پلٹ کر اس کو تباہ کر سکتا ہے۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ نہیں۔ مقصود دشمن کو کمزور کرنا یا اس کے سکون کو خراب کرنا ہے۔ کیونکہ اس طرح کا بادشاہ جس وقت بھی طاقت ور ہوگا' اپنے دشمن کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسے بادشاہ کو دشمن کے دشمن بھی تعاون کی پیشکش کریں گے تاکہ وہ خود بہ عافیت رہیں۔ اس لیے جس کے پاس طاقت ہو وہ جنگ کا اعلان کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہے۔ اگر جنگ کے اعلان کے بعد خاموش رہنے کا نتیجہ حسب منشا نہ نکلے تو صلح کر لینے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھا جا سکتا ہے۔

جو فریق جنگ کے اعلان کے بعد خاموش بیٹھنے سے طاقت جمع کرلے وہ پھر اپنے سے کم تر حریف کو فتح کرنے کے لیے چڑھائی کرے۔

جب کوئی بادشاہ یہ دیکھے کہ اس کا دشمن مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور اس کی رعیت کے مصائب دور ہونے کے امکانات دور دور تک نہیں اور وہ زبردستی اور زیادتی سے سخت پریشان ہیں۔ ان میں حوصلہ نہیں رہا اور وہ مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ تو ان کو اپنے آقا سے پھیر کر اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے یا اگر دشمن ملک آگ' سیلاب' وبا یا قحط وغیرہ کی ناگہانی مصیبتوں میں گرفتار ہے' اس کے جوان لقمہ اجل بن رہے ہیں' دفاع کی طاقت ختم ہو چکی ہے تو وہ جنگ کے اعلان کے بعد حملہ کر دے۔

جب اتفاق کی خوبی سے بادشاہ کے آگے اور پیچھے دونوں جانب ایک ایک مستحکم حلیف موجود ہو' دونوں بہادر ہوں اور ان کی رعایا وفادار ہو۔ آگے والا حلیف سامنے سے دشمن کی مزاحمت کرے اور پیچھے والا عقب سے' تو وہ جنگ کا اعلان کرنے کے بعد سامنے والے

دشمن پر یلغار کرسکتا ہے۔

جب بادشاہ کے اندازہ کے مطابق مختصر لڑائی کے بعد حسب دل خواہ نتائج نکل سکتے ہوں تو وہ سامنے والے دشمن پر چڑھائی کردے علاوہ ازیں پیچھے والے دشمن سے جنگ کا علان قائم رکھے۔ بہ صورت دیگر پیچھے والے دشمن سے پہلے صلح کرلے بعد میں حملہ آور ہو جائے۔

جب بادشاہ اکیلا دشمن کا مقابلہ کرسکتا ہو لیکن حملہ کیے بنا کوئی چارہ نہ ہو تو وہ اپنے سے کمزور، مساوی یا طاقت ور بادشاہوں کو اپنے ساتھ ملا کر پیش قدمی کرے۔ اگر کسی خاص علاقہ پر قبضہ کرنا مطلوب ہو تو مال غنیمت میں سب کا حصہ طے کرلیا جائے۔ اگر مقصد پیچیدہ ہو تو ضروری نہیں۔ اگر اتحاد سے عمل کرنا ناممکن ہو تو وہ کسی بادشاہ سے مقرر شدہ رقبے کے بدلے فوجی امداد کی درخواست کرے۔ یا اسے برابر کی حصہ داری پر یہاں آنے کی دعوت دے۔

اگر مال غنیمت کا ملنا یقینی ہو تو حصہ پہلے سے طے کرلیں۔ بصورت دیگر نہیں۔

حصہ کا تعین کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ فوجی طاقت کی نسبت سے ہو۔ لیکن بہترین صورت یہ ہے کہ اپنی اپنی جدوجہد کے حساب سے ہو یا پھر اس کی بنیاد جنگ میں جھونکی گئی دولت اور اس سے حاصل شدہ منافع پر ہو۔

باب: 5

دشمن کے خلاف حملہ، فوجی بغاوت اور بین الریاستی اتحاد

طاقتور اور کمزور دشمن بیک وقت داخلی بحران اور مشکلات کا شکار ہو جائیں تو پہلے کس پر حملہ کیا جائے؟

اس سوال کا مناسب ترین جواب یہ ہے کہ طاقتور دشمن پر پہلے حملہ کرنا چاہیے کیونکہ جب آپ اپنے قوی دشمن پر غلبہ حاصل کرلیں گے تو کمزور دشمن خود بخود مغلوب ہو جائے گا مگر کمزور دشمن پر آپ کی فتح کے بعد طاقتور دشمن ایسا نہیں کرے گا۔

کمزور دشمن زیادہ مشکلات میں ہو اور طاقتور دشمن کے داخلی مسائل اور بحران کم ہوں تو پہلے کس پر چڑھائی کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

اس حوالے سے میرے استاد کا فرمان ہے کہ آسان فتح حاصل کرنے کے لیے کمزور دشمن پر پہلے حملہ کیا جائے مگر مجھے (کوٹلیہ کو) اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ کم داخلی اور خارجی مشکلات کے شکار طاقتور دشمن کے خلاف پہلے پیش قدمی کرنی ضروری ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ شدید مشکلات میں گھر جائے گا۔ یہ اپنی جگہ درست ہے کہ زیادہ مشکلات میں پھنسے کمزور دشمن پر حملہ کرنے سے اس کی رہی سہی مزاحمت بھی جواب دے جائے گی۔ مگر اسے ترجیح دینے سے کم مشکلات کا شکار طاقتور دشمن فائدہ اٹھائے گا۔ اسے اپنی مشکلات پر قابو پانے کے لئے وقت مل جائے گا اور اس دوران وہ کسی اور دشمن سے دفاعی اتحاد کے معاہدے کرکے ناقابل شکست بن جائے گا۔

آپ کا ایک کمزور دشمن ملک ہے جو بہت زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا ہے مگر وہاں کی حکومت کا تاثر عوام [illegible]

ملک آپکا دشمن ہے مگر کم مشکلات کا شکار ہے' وہاں کی حکومت کو عوام بدکردار اور ظالم سمجھتی ہے اور حکومت کے خلاف ہے۔ اس صورتحال میں آپ پہلے کس ملک پر حملہ کریں گے؟

جب بہت زیادہ داخلی و خارجی مشکلات کا شکار اچھے حاکم پر حملہ ہو گا تو اس کی رعایا اس کے ساتھ ہوگی مگر دوسرے حکمران کی رعایا اسے ظالم تصور کرکے لاتعلقی کا مظاہرہ کرے گی۔ اگر رعایا ریاست کے مسائل سے لاتعلق یا حاکم سے باغی ہو تو طاقتور راجا کو بھی شکست دینا بہت آسان ہوتا ہے' اس لیے حملہ اس کے خلاف کیا جائے جس کی رعایا اس کے لیے اپنے دل میں عزت کی جگہ نفرت اور تعمیل کی جگہ سرکشی کے جذبات رکھتی ہو۔

ایک حکمران کی رعایا غریب اور لالچی ہے اور دوسرے کی مظلوم۔ اگر دونوں آپ کے دشمن ہوں تو آپ پہلے کس کے خلاف فوج کشی کریں گے؟

اس سلسلہ میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ پہلے اس حکمران کے خلاف کارروائی کی جائے جس کی رعایا لالچی اور غریب ہے کیونکہ انہی قباحتوں کی وجہ سے وہ بہت آسانی سے سازش کا شکار ہو جائیں گے۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں' میرا خیال ہے کہ اول الذکر حاکم کی رعایا غریب اور لالچی ہونے کے باوجود بھی اپنے حکمران سے وفاداری کے باعث اس کی حمایت کرے گی اور سازشوں کا تمام تانا بانا ادھیڑ کر رکھ دے گی۔ وفاداری سو خوبیوں کی ایک خوبی ہوتی ہے' اس لیے حملہ آور مظلوم رعایا پر حکومت کرنے والے حکمران کے ملک پر ترجیحی طور پر حملہ کریں (وہاں کی مظلوم عوام اپنے حاکم کے ظلم سے تنگ ہوگی لہذا یا تو حملہ آور کی حامی ہو جائے گی یا اپنے بادشاہ کی حمایت ہی نہیں کرے گی۔ دونوں صورتوں میں حملہ آور ہی فائدے میں رہیں گے۔)

ایک دشمن طاقتور مگر ظالم اور بدکردار ہے جبکہ دوسرا کمزور مگر نیک چلن ہے' اس صورتحال میں کس کے خلاف فوج کشی کے بہتر نتائج برآمد ہوں گے؟

طاقتور مگر ناپسندیدہ اور بدکردار بادشاہ کے خلاف پہلے کارروائی کی جانی چاہیے کیونکہ حملہ کی صورت میں اس کی رعایا حملہ آوروں کی امداد کرے گی اور اپنے بادشاہ کی حمایت

کرنے کی بجائے اس کی شکست بلکہ موت تک کی خوشگوار توقع کرے گی۔ دوسری طرف اگر کمزور لیکن ہر دلعزیز اور نیک حکمران کے خلاف حملہ ہو تو اس کی رعایا کا بچہ بچہ اس کی جگہ اپنی جان دینے پر کمر کس لے گا اور حملہ آور کے لیے شدید مشکلات اور ناموزوں حالات پیدا ہو جائیں گے۔

عوام غربت میں لالچی ہو جاتی ہے اور لالچی ہونے کے سبب حملہ آور سے بخوبی تعاون کرتی ہے یا خود ہی اپنے راجہ کی تباہی اور بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔ کسی بھی ملک کی عوام کے مفلس، حریص اور باغی ہونے کے پس منظر میں مندرجہ ذیل محرکات اور حکومتی اقدامات کارفرما ہوتے ہیں :

1- حکمرانوں کی لاپروائی، بے احتیاطی اور عوام کے تحفظ میں ناکامی اور غفلت۔

2- مناسب اور مفید کام نہ کرنا اور برائی کی روک تھام سے گریز کرنا۔

3- اپنے رہنماؤں یا تجربہ کار بزرگ افراد کو عیاری اور مکر و فریب کی پالیسیوں کے سبب ناراض کرنا۔

4- محنتی اور قابل افراد کو نظرانداز کرنا۔

5- لوگوں میں مقبول اور ہردلعزیز رہنماؤں کو اذیت دینے سے نہ ہچکچانا۔

6- اچھے کاموں کی راہ میں روڑے اٹکانا اور برے کاموں کو روکنے کے لیے اقدامات نہ کرنا۔

7- لوگوں کو چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کی بجائے خود ہی انھیں لوٹنے کے لیے تیار ہو جانا۔

8- خطرناک اقدامات کی جانب راغب ہونا اور مفید منصوبوں کو بگاڑنا۔

9- مجرموں کو سرعام دندنانے کی کھلی چھٹی دینا۔

10- بے گناہوں کو بلاوجہ گرفتار کر کے ذلیل و رسوا کرنا۔

11- مجرموں کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دینا۔

12- جرم کی سزا سے مطابقت نہ ہونا اور معمولی جرائم پر شدید تعزیرات کا عائد کرنا۔

13- قابل عمل منصوبوں کو منسوخ کرنا اور ناقابل عمل منصوبہ جات کی تکمیل کی ناکام کوشش کرنا۔

14- جو ادا کرنا چاہیے وہ ادا نہ کرنا اور جو نہ لینا چاہیے اسے طاقت کے بل بوتے پر ہڑپ کر لینا۔

15- اچھے لوگوں اور اچھے رویوں کو حقارت سے دیکھنا جبکہ شیطانی سوچ رکھنے والوں کو عزت اور تکریم و تعظیم کا حقدار ٹھہرانا۔

16- بدبختی سے بے گناہ انسانوں کی جان سے کھیلنا۔

17- بھلائی اور نیکی کی رسومات اور تقریبات سے گریز کرنا۔

18- شیطانی افعال بخوبی سرانجام دینا۔

19- اقربا پروری سے کام لینا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کرنا۔

بادشاہ کو مندرجہ بالا اسباب نہیں پیدا کرنے چاہئیں کیونکہ ان سے رعایا میں بددلی' مایوسی' بے عملی' افلاس' لالچ اور بغاوت کے عنصر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ایسا ہو جائے تو اچھے حکمران کو فوری طور پر اس کا ازالہ کرنا چاہیے۔

غریب' حریص اور مایوس لوگوں میں سے بدترین کون سے ہیں؟

حریص اور لالچ کے مارے لوگ کسی بھی حال میں آسودہ نہیں رہتے اور باآسانی سازش میں آلہ کار بن جاتے ہیں جبکہ بددل اور مایوس لوگ دشمن کے حملہ کے وقت خود بھی اپنے ملک اور حکومت کے خلاف عملی اقدامات میں شریک ہو جاتے ہیں۔ غریب لوگ ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں انہیں مزید محصولات نہ ادا کرنا پڑیں۔ یہ لوگ خواہش رکھتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان کا افلاس دور ہونا چاہیے۔ یہ جنگ یا ہجرت کرنے کے بارے میں فکرمند رہتے ہیں۔

نقد یا غلے کی کمی کے باعث آبادی کی تخفیف خطرناک ہوتی ہے اور پوری ریاست کی بربادی کا سامان پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا تدارک بہت مشکل ہوتا ہے۔ قابل اور باصلاحیت لوگوں کی قلت کو سونے اور اجناس سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ چند بڑے عہدیداروں کو چھوڑ کر زیادہ لوگوں میں لالچ نہیں ہوتا۔ اگر ہو تو ان کی یہ ہوس دشمن کی دولت لوٹنے کا موقع دے کر پوری کریں۔ باغی گروہوں کے سرکردہ افراد کو ختم کرنے سے حکومت مخالف کارروائیوں کی روک تھام کی جا سکتی ہے' کیونکہ کسی رہنما کی عدم موجودگی میں عوام کو قابو کرنا آسان ہوتا ہے اور وہ دشمن کے ساتھ ملی بھگت کر کے سازش کا جال بننے کی پوزیشن

میں نہیں ہوتے۔ لوگوں میں مشکل وقت کی کڑی آزمائش سے گزرنے کا حوصلہ نہ ہو تو وہ اپنے رہنماؤں کی سرکوبی کے بعد منتشر ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ان پر دباؤ بڑھایا جائے تو وہ سب کچھ برداشت کرلیتے ہیں۔

جنگ اور امن کے اسباب پر غوروخوض کرنے کے بعد مضبوط اور اچھے حکمرانوں سے دفاعی معاہدہ کرکے دشمن کے خلاف فوجی کارروائی شروع کرنی چاہیے۔ جس ملک کے ساتھ اتحاد کریں وہ دوست کے عقبی دشمن کو روکنے کی صلاحیت اور حملہ کے وقت موثر امداد فراہم کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔ ہرحال میں وعدے کی پابندی کرنے والا حاکم ہی باکردار ہوتا ہے۔

خود سے طاقتور ایک ملک یا اپنے برابر کے دو ممالک سے اتحاد کرنے کے بعد دشمن پر حملہ کیا جانا چاہیے؟

اپنے برابر کے دو ممالک کے ساتھ ملکر فوجی کارروائی کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر یہی کارروائی اپنے سے برتر بادشاہ کے ساتھ اتحاد کرکے کی جائے تو یوں محسوس ہوگا کہ جیسے سب کچھ اسی طاقتور بادشاہ کے حکم سے ہورہا ہے جبکہ دو برابر کے حکمرانوں کے ساتھ مل کر حملہ کرنے میں مندرجہ بالا صورت صرف اسی طرح پیدا ہو سکتی ہے جب وہ بہت زیادہ شاطر' مکار' عیار اور چالاک ہوں۔ دو اتحادی ہوں تو ان میں پھوٹ ڈال کر اپنا کام نکالنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ دو اتحادیوں میں سے اگر ایک تنگ کرے تو دوسرے کی مدد سے اسے سبق سکھانا بھی مشکل نہیں ہے جبکہ طاقتور حکمران کے سلسلے میں یہ مواقع میسر نہیں ہوتے۔

اپنے ہم پلہ ایک ملک سے ملکر حملہ کیا جائے یا فوج کشی میں اپنے سے کمتر دو ممالک کو اتحادی بنانا چاہیے؟

دشمن کے خلاف دو کمتر ممالک کو اتحادی بنا کر کارروائی کرنا بہتر ہے کیونکہ اس طرح دونوں اتحادیوں کو دو مختلف محاذوں پر لڑایا جا سکتا ہے اور انہیں دسترس میں رکھنے کے حوالہ سے بھی کوئی خاص مشکل درپیش نہیں ہوتی۔ جب مقاصد کی تکمیل ہو جائے تو وسائل اور افراد کی تعداد کے حوالے سے کمزور حکمران ایک خاموش سمجھوتے کے تحت واپس اپنی جگہ چلا جائے گا۔

جب تک آپ کا کمزور حلیف اپنے مقام پر خیروعافیت کے ساتھ نہ پہنچ جائے' بدکردار اور مکار دشمن پر کڑی نظر رکھیں۔ اس نگرانی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اچانک ظاہر ہوکر اس کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں یا اس کی بیوی کو یرغمال بنا لیں تاکہ وہ کوئی مخالفانہ اقدامات نہ کرسکے۔ جب اتحادی افواج اپنا مشن مکمل کرلیں تو حلیف حکمران کو چاہیے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب اور فوج کو ہمراہ لے کر کسی محفوظ مقام یا اپنے ملک واپس چلا جائے۔

کمزور حلیف کا اتحاد چاہے خلوص کی بنیاد پر ہی ہو مگر فتوحات کے بعد اس سے محتاط رہیں کیونکہ کامیابیوں کے نتیجہ میں طاقت بڑھ جانے کے باعث وہ اپنے سے برتر حکمران سے بھی بے رخی کا مظاہرہ کرسکتا ہے۔

طاقتور اتحادی پر بھی مکمل اعتماد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مزید فتوحات کے بعد اسکا رویہ بدل سکتا ہے۔ وقتی طور پر ہو سکتا ہے کہ وہ غنیمت کے مال میں سے اپنا حصہ نہ لیکر بھی بظاہر خوش اور مطمئن ہوکر لوٹ جائے مگر بعد میں کسی مناسب موقع پر سارا ادھار بمعہ سود چکا دے۔ (اس فقرے کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ برتر حلیف کو چاہیے کہ متحدہ فوج کے سربراہ کی طرف سے مساوی فوائد نہ ملنے پر بھی سیخ پا ہونے کے بجائے مصلحت کوشی سے کام لیتا ہوا خاموش رہے مگر مناسب موقع ملنے پر اگلا پچھلا سارا حساب برابر کردے۔)

فتوحات کے بعد اتحادی افواج کا سربراہ اپنے اتحادیوں کو جنگی لوٹ مار کا جائز حصہ دے کر ہنسی خوشی رخصت کرے۔ اسے چاہیے کہ لوٹ مار کے مال کی تقسیم کے وقت اتحادی کا زیادہ خیال کرے' اس حکمت عملی کے باعث وہ مالی طور پر نقصان اٹھانے کے باوجود بھی اپنے اتحادی حکمرانوں میں ہردلعزیزی اور عزت و وقار حاصل کرے گا۔ یہی ہردلعزیزی مستقبل میں اس کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔

باب:6

اتحادی افواج کا حملہ، مشروط یا غیر مشروط امن معاہدے اور بد عہدوں کے ساتھ سمجھوتے

حلیف افواج کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے بیک وقت پیش قدمی کی حکمت عملی اختیار کی جائے اور حلیفوں سے کہا جائے:

"تم اس طرف سے فوج کشی کرو اور میں اس سمت سے حملہ کرتا ہوں جبکہ مال غنیمت مساوی طور پر تقسیم ہوگا۔"

مساوی مالیت کا مال غنیمت ہاتھ آنے کی صورت میں کوئی تنازعہ کھڑا نہ کیا جائے لیکن اگر اپنے ہاتھ زیادہ مال لگے تو دوسرے سے جنگ کی جا سکتی ہے۔

امن معاہدے دو طرح کے ہوتے ہیں مشروط اور غیر مشروط۔ مخصوص علاقوں، مقررہ مدت اور متعین مقاصد کی بنیاد پر مشروط معاہدے عمل میں آتے ہیں۔

اگر فاتح دیکھے کہ بظاہر میرا حلیف اندر سے میرا دشمن ہے تو وہ مخصوص علاقوں میں کارروائی کا معاہدہ کرے اور اپنے حلیف کو کارروائی کے لیے ایسے علاقے کی طرف روانہ کرے جو دشوار گزار اور مصائب سے بھرپور ہو۔

اگر فاتح یہ سمجھے کہ میرے حلیف (عارضی طور پر حلیف لیکن مستقل دشمن) کو طویل مدت کی لڑائی کے دوران یا فوری طور پر موسمی شدت، غذائی قلت، وبائی مصیبت یا علاقائی مزاحمت کا سامنا کرنا ہوگا اور میں ان آلام سے محفوظ ہوں تو وہ معاہدہ کرتے وقت مدت مقرر کرے۔

ایسا معاہدہ جو متعینہ مقاصد کی بنیاد پر کیا جائے اس میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا

چاہیے۔

1- آپ کے ظاہری حلیف اور باطنی دشمن کی افواج کو اس پیش قدمی کے فوائد معمولی ہوں۔

2- اس کی افرادی قوت بہت زیادہ مصروف رہے۔

3- اخراجات اور وقت بہت زیادہ صرف ہو۔

4- نتائج حوصلہ افزا نہ نکلیں۔

5- مار دھاڑ ضرورت سے زائد کرنی پڑے۔

6- غیرجانبدار یا منصف طاقتوں کی ناراضگی ہو سکے اور آپ کے ظاہری حلیف کے ساتھ ان کی دوستی ختم ہو جائے۔

اگر مندرجہ بالا مقاصد حاصل ہوتے ہوں تو مخصوص مقاصد کا تعین کر کے معاہدہ کیا جائے۔ متعین مقاصد کی بنیاد پر ہونے والے معاہدوں کی سات شکلیں بنتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- کام

2- وقت

3- جگہ

4- جگہ اور وقت

5- وقت اور کام

6- جگہ اور کام

7- جگہ اور مقاصد

اس نوعیت کا عہدنامہ کرنے سے پہلے حکمران کو چاہیے کہ ترجیحی طور پر اپنے مقاصد کا تعین کرے اور پھر اتحادی طاقتوں کو شکار کر کے اپنے ساتھ ملانے کے بعد کارروائی کا آغاز کر دے۔

عاجل' ست' بے وقوف اور مشکلات کا شکار ہو رہے دشمن کو تباہ و برباد کرنے کے لیے دوسرے ہمسایہ ممالک کے ساتھ صرف باہمی امن کا معاہدہ کرلیا جائے' اس کی آڑ میں دشمن پر حملہ کر کے اسے نیست و نابود کر دیا جانا چاہیے۔ اس نوعیت کے معاہدے غیرمشروط

ہوتے ہیں۔ ان اقسام کے عہدناموں کا لب لباب اس قول سے ظاہر ہے:

"ایک ہمسایہ دشمن کو دوسری پڑوسی دشمن طاقت سے لڑا کر عقل مند حکمران تیسرے دشمن کو ختم کرے اور اس کے ملک پر قبضہ کر لے۔"

صلح کی مزید صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1- کسی مقصد کا تعین کیے بغیر صلح کا معاہدہ۔

2- حتمی شرائط کا تعین کر کے صلح کا عہدنامہ تشکیل دینا۔

3- صلح نامہ کو منسوخ کر دینا۔

4- منسوخ شدہ صلح نامہ کی دوبارہ بحالی کے لیے مشترکہ طور پر اتفاق رائے کرنا۔

دشمن ملک کے ساتھ تین قسم کی جنگ لڑی جا سکتی ہے۔

1- کھلی جنگ، جس میں دونوں ممالک کی افواج ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوتی ہیں۔

2- چالبازی، جس کے تحت دشمن ملک کو دھوکہ دے کر مغلوب کیا جاتا ہے۔

3- خاموش یا سرد جنگ، جس میں جنگ چھیڑے بغیر دہشت گردی اور خفیہ کارروائیوں سے دشمن ملک کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔

مصالحت یا دیگر تدابیر کے ذریعے طاقتور، ہمسر یا کمزور ممالک کے حقوق ان کی حیثیت کے مطابق مخصوص کر کے امن معاہدہ کیا جائے تو یہ محض اپنے تحفظ کے لیے طے پانے والا ایسا عہدنامہ ہو گا جس میں مقاصد کا تعین نہیں کیا جائے گا۔

حتمی شرائط کے ساتھ صلح کا معاہدہ ہو تو اس میں دونوں فریق مخالف درباروں میں اپنے اپنے نمائندے مقرر کر کے اس بات کی نگرانی کرتے ہیں کہ کیا طے شدہ شرائط پر عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ یہ نمائندے کسی اختلاف سے بچنے کے لیے متعین کیے جاتے ہیں۔

دوسرے ملک میں موجود اسی ملک کے باغیوں یا اپنے جاسوسوں کے ذریعے دوسرے حکمران کی بدعہدی کا پتہ چلا کر صلح نامہ ختم کرنے کو صلح نامہ کی منسوخی کہا جاتا ہے۔

کسی ملازم، حلیف یا باغی سے مصالحت ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں طے پانے والا عہدنامہ "صلح کی بحالی" کہلاتا ہے۔

جو افراد اپنے آقا کی دسترس سے فرار ہو کر پھر واپس آجائیں وہ چار طرح کے ہوتے ہیں۔

1- وہ جن کے فرار ہونے اور واپس لوٹنے کا کوئی سبب نہیں۔
2- وہ جن کے فرار ہونے اور لوٹنے کے اسباب ہیں۔
3- وہ جن کے فرار ہونے کا کوئی سبب تھا مگر واپس آنے کا کوئی سبب نہیں۔
4- وہ جن کے فرار ہونے کا کوئی سبب نہیں تھا مگر واپس لوٹنے کا کوئی سبب ہے۔

جو آقا کی برائی کے سبب فرار ہو مگر بھلائی کا سوچ کر آجائے یا جو آقا کی دولت کے لالچ میں فرار ہو مگر ضمیر کے ملامت کرنے پر لوٹ آئے اس کے ساتھ مصالحت کر لینی چاہیے۔ کیونکہ ان کے اس عمل کے پس منظر میں معقول اسباب موجود ہیں۔

ایسا شخص جو غیر مستقل مزاجی' اپنے آقا سے لاتعلقی اور اپنی غلطی کی وجہ سے فرار ہو تو اس کے پاس کوئی معقول سبب نہیں ہو گا جو اس کے اس عمل کی توجیہہ بن سکے لہٰذا ایسے آدمی سے کسی بھی شرط پر مصالحت نہیں کرنی چاہیے۔

آقا کی غلطی پر فرار ہو کر اپنی کوتاہی کی بنیاد پر واپس آنے والا بد عہد شمار ہو گا کیونکہ اس کے جانے کا سبب تھا مگر لوٹنے کا کوئی سبب نہیں اس لیے ایسے شخص کے ساتھ مصالحت کرتے ہوئے خوب سوچ بچار سے کام لینا چاہیے۔

جو اپنی مرضی سے اپنے سابق آقا کو نقصان پہنچانے کی نیت سے' دشمن کی طرف سے شہہ پا کر اپنے سابق آقا کے خلاف کارروائی کرنے کے خیال سے یا نئے آقا کی طرف سے پرانے آقا کے خلاف کارروائی کا حکم پا کر واپس لوٹے' اسے اچھی طرح جانچنا چاہیے اگر وہ باکردار ثابت ہو تو مصالحت کر لی جائے ورنہ اس کے قریب بھی نہ پھٹکا جائے۔

جو اپنی ہی غلطی کی بنا پر مفرور ہو کر نئی جگہ جائے اور پھر نئے آقا کے جبر سے تنگ آکر لوٹے وہ غدار ہو گا کیونکہ اس کے جانے کا معقول سبب نہیں تھا مگر واپس آنے کی منطقی وجہ ہے۔ ایسے شخص کی بھی اچھی طرح نگرانی کی جائے اور اس کے متعلق پوری چھان بین کر کے ہی دوبارہ اس پر بھروسہ کیا جانا چاہیے۔

بھگوڑا اگر مالک کو دشمن کے متعلق مفید معلومات فراہم کرے' اس کے دوست مالک کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن سمجھیں' لالچی اور ظالم لوگوں کو برداشت نہ کریں تو مالک کو چاہیے کہ وہ اس مفرور کے ساتھ مناسب رویہ اختیار کرے اور اسے دوبارہ مفید سمجھ کر اپنا لے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اوصاف کے حامل افراد کو چھوڑ دینا چاہیے۔

1- جو اپنے اعمال سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

2- احسان فراموش ہوں۔

3- علم کو کاروبار بنا لیں۔

4- بہت سے دشمن پال لیں۔

لیکن کوٹلیہ (اس کتاب کا مصنف) کہتا ہے کہ ایسا کرنا بے مہری بزدلی اور تحمل کے فقدان کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جو آدمی اپنی سرگرمیوں سے حکمران کے مفادات کو نقصان پہنچائے اسے چھوڑ دینا چاہیے جبکہ دشمن کے مفادات کو ٹھیس پہنچانے والے سے مصالحت کرلینی ضروری ہے۔ دونوں کو ضرر پہنچانے کی اہلیت رکھنے والے کی بابت فیصلہ کرتے وقت بہت غوروخوض اور چھان بین کرنا اشد ضروری اور بنیادی اہمیت کا حامل رویہ ہے۔ بدکردار حکمران سے صلح کرتے وقت یہ پیش بندی کرلیں کہ کن طریقوں سے وہ آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے' اس طرح آپ اسکے شر سے محفوظ رہ سکیں گے۔ کوئی شخص دشمن کی ریاست سے آکر آپ کے پاس پناہ لے اور پھر واپس لوٹ کر دشمن کی ریاست میں چلا جائے' ایسا شخص اگر دوبارہ واپس آنا چاہے تو اسے چند خاص شرائط پر دوبارہ اپنایا جائے اور اس ضمن میں شرائط ایسی ہونی چاہئیں کہ وہ آدمی دور رہ کر بھی تمام عمر آپ کی ریاست کے لیے مفید ثابت ہو۔ اسے دشمن کے خلاف کسی اہم مشن کی تکمیل پر متعین کردیا جائے' فوج میں بھرتی کرکے وحشی قبائل کی سرکوبی کے لیے روانہ کردیا جائے یا سرحدی فوج میں بھرتی کرکے سرحد پر تعینات کردیا جائے۔ ایسے شخص کو خفیہ اشیاء کی تجارت کے سلسلہ میں دشمن ریاست میں بھیج کر' دشمن سے سازباز کرنے کے بعد وہیں مروا دیا جائے۔ اس نوعیت کے آدمی کا کام تمام کر دینا ہی بہتر ثابت ہوتا ہے کیونکہ شروع سے ہی دشمن کی گود میں پلنے والا بدقماش آدمی خطرناک ہوتا ہے اور اسے اپنی ریاست کے لیے کسی خدمت پر مامور کرنا سانپ کو آستین میں رکھنے کے مترادف ہے۔ ایسے آدمی سے نقصان کا خطرہ ہمیشہ رہتا ہے۔

کسی محاذ پر دن کے اجالے میں دونوں ریاستوں کی فوجوں کا ایک دوسرے سے نبرد آزما ہونا کھلی جنگ کہلاتا ہے۔

عیاری، مکاری، چالبازی اور دھوکہ سے لڑی جانے والی جنگ میں ایک طرف سے دشمن پر حملہ کا دکھاوا کرکے دوسری طرف سے بھرپور پیش قدمی کی جاتی ہے، غافل ہو چکے دشمن پر شب خون مارا جاتا ہے، دشمن کی فوج کے کارآمد دستوں کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملایا جاتا ہے اور مخالف لشکر یا ریاست کے انتہائی قابل افسران کو رشوت دے کر اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہ تمام حربے دھوکے کی جنگ میں جائز تصور ہوتے ہیں۔ حالت امن میں دشمن ریاست کے اہم عہدیداران، فوجی افسران اور معتبر افراد کو توڑنے کی سازش، تخریب کاری اور خفیہ کارروائیاں کرنا سرد یا خاموش جنگ کے زمرے میں آتا ہے۔

باب: 7

منافقانہ حربوں کے ذریعے صلح یا لڑائی

حکمران دوسرے فریق (یعنی نزدیکی حریف) کی امداد ایسے حاصل کر سکتا ہے:
ایک پڑوسی حکمران کو اتحادی بنا کر دوسرے پر حملہ کرے۔ اگر ایک حکمران سے صلح کر کے دوسرے پر حملہ کرنا ضروری ہو تو جس فریق سے صلح کا معاہدہ کیا جائے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل امور یقینی ہونے ضروری ہیں:

1- عقب سے حملہ نہ کرے۔
2- کمزور دشمن کے ساتھ نہ ملے۔
3- اس کے ساتھ مل کر طاقت میں اضافہ ممکن ہو۔
4- مالیے اور رسد کے سلسلہ میں مدد کرے۔
5- اندرونی مخالفین کو قابو کر سکے۔
6- وحشی قبائل اور ان کے مورچہ بند ساتھیوں کی سرکوبی کرے۔
7- معتوب دشمن کو خطرناک حد تک کمزور کر دے۔
8- صلح کی شرائط دشمن کو منوانے کی کوشش کر سکتا ہو۔
9- ابتدائی فوائد حاصل ہونے کے بعد دوسرے دشمنوں کو بھی حملہ آور حلیف سے متفق کرنے کی کوشش کرے۔

اس کے بعد حملہ آور حکمران اپنے ہمسایہ ممالک سے نقد رقم کے بدلے فوج یا فوج کے لیے نقد رقم کے حصول کی کوشش کرے۔

جب بالادست' برابر یا کمزور حکمران امن معاہدے پر متفق ہوں اور فراہم کی جانے والی فوج سے زیادہ' مساوی یا کم نفع پر اتفاق رائے کریں تو اس کو توازن کی حامل صلح کہا جائے گا' اس کے الٹ ہو تو توازن نہ رکھ سکنے والا صلح نامہ ہوگا اور اگر بہت زیادہ مادی

فوائد کا مطالبہ ہو تو بدعہدی یا بری صلح کہلائے گا۔

اگر کوئی حکمران مصائب و آلام میں گرفتار ہو، کسی صدمے کا شکار ہو یا کسی اور آفت سے متاثر ہو جائے تو کمزور ہونے کے باوجود اس کا حریف اس سے فوجی مدد کی درخواست کرے اور امداد کے تناسب سے مال غنیمت سے حصہ دینے کا اقرار کرے۔ اگر مخالف حکمران مضبوط ہوا تو جوابی حکمت عملی جنگ کی صورت میں اختیار کرے گا ورنہ تمام شرائط تسلیم کرلے گا۔

اگر کوئی کمزور حکمران اپنی طاقت اور وسائل بڑھانے کی غرض سے کہیں حملہ کرنا چاہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے مضبوط حکمران سے گزارش کرے کہ وہ اس کے ٹھکانے اور عقبی لشکر کی حفاظت کے لیے فوج عطا کرے۔ اس مطالبے کے ساتھ اسے یہ بھی کہا جائے کہ امداد سے زیادہ مال اسے غنیمت کی دولت سے دیا جائے گا۔ اگر یہ تجویز پیش کرنے والے حکمران کی نیت اچھی ہو تو دوسرا حاکم اس سے اتفاق کر سکتا ہے ورنہ تجویز پیش کرنے والے سے جنگ کرنے کا حق بھی اسے حاصل ہوگا۔

کسی اہل ثروت مگر کمتر راجہ کو (جس کی ملکیت میں متعدد قلعے بھی ہوں) اگر مختصر جنگی یا افادی و توسیعی مختصر مہم پر جانا ہو تو وہ اپنے سے برتر مگر مشکلات میں گھرے ہوئے حکمران سے فوجی مدد طلب کرسکتا ہے۔ اس مطالبہ کے ساتھ وہ برتر حکمران کو مال غنیمت سے مخصوص حصہ ادا کرنے کا وعدہ بھی کرے گا تاکہ متوقع حلیف کی مشکلات کم ہو سکیں۔ اگر کمتر راجہ اس معاہدہ پر دیانت داری سے عمل پیرا رہے تو ٹھیک ہے۔ دوسری صورت میں طاقتور راجہ اس پر حملہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔

طاقتور حکمران کمتر حلیف کے ساتھ مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل کی غرض سے فوجی امداد کے بدلے مال غنیمت میں سے اپنا مخصوص حصہ لیکر اتحاد کرسکتا ہے:

1- دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچانے کے لیے جو خواہ مخواہ مہم جوئی کی کوشش میں ہو۔

2- سرکش اور باغی افواج کو ریاست کے مرکز سے دور بھیجنے کے لیے۔

3- دشمن کو مخالف فوج کے سے لڑائی میں الجھانے کی غرض سے۔

4- مشکلات میں گھرے دشمن کے کسی کمتر دشمن کو امداد دے کر مقابلے میں کھڑا کرنے

کی غرض سے۔

5- اپنا فائدہ دیکھ کر امن کے لیے کوشش کرنے کے لیے۔

اگر طاقتور حکمران محسوس کرے کہ وہ مشکلات میں گرفتار نہیں ہے اور اپنے سے کمتر ملک کے ساتھ فوجی اتحاد کے نتیجے میں اسے مندرجہ بالا مقاصد بھی حاصل نہیں ہوں گے یا دوسرا حکمران بدنیت ہے تو اسے مدمقابل حکمران پر حملہ کر دینا چاہیے۔

کوئی حکمران اپنے برابر طاقت رکھنے والے حاکم کو اس طرح امداد یا دھوکہ دے سکتا ہے:

اگر ہمسر حکمران ان ضروریات کی بنیاد پر فوجی امداد مانگے کہ اسے اپنی سرحد' مرکز' لشکر کے عقب' دوست کی مدد یا ویران علاقوں کا تحفظ کرنا ہے اور اسکے بدلے مال غنیمت میں سے مناسب حصہ دینے کا وعدہ کرے تو جس سے امداد مانگی گئی ہے اگر وہ مطالبہ کرنے والے حکمران کی نیت اور کردار کو اچھا سمجھتا ہے تو اسے یہ مطالبہ پورا کرنا چاہیے ورنہ جنگ کا اعلان کرنا چاہیے۔

ایک حکمران ہے جو کسی بھی ملک سے امداد حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہے۔

دوسرا حکمران داخلی مشکلات اور مالی بحران کے سبب شاہی لوازمات کی قلت کا شکار ہونے کے علاوہ کئی دشمنوں کی چالوں کا سامنا کر رہا ہے۔

پہلا حکمران اگر دوسرے سے فوجی امداد مانگے اور اس کے عوض مال غنیمت سے فوجی امداد کی مناسبت سے کم حصہ دینے کی پیشکش کرے تو دوسرا حکمران طاقتور ہونے کی صورت میں اس سے جنگ پر آمادہ ہو جائے گا ورنہ اس کی شرائط تسلیم کر کے اس کا اتحادی بن رہے گا۔

مالی مشکلات میں گھرا ہونے کے باوجود فوج تیار کرنے کا خواہشمند حکمران اپنے ہمسر حاکم سے فوجی امداد کی درخواست کرے اور اس کے بدلے اسے مال غنیمت میں سے فوجی امداد کے تناسب سے بڑھ کر حصہ دینے کی پیشکش کرے۔ اگر اس کے ارادے نیک اور نیت راست ہو تو جسے تجویز پیش کی گئی ہے وہ حاکم اسے منظور کر لے' دوسری صورت میں تجویز پیش کرنے والے سے جنگ کا اعلان کر دے۔

مخصوص مقاصد کی تکمیل کی غرض سے دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعض اوقات

کسی حکمران کو نامعقول مطالبات بھی ماننے پڑتے ہیں۔ یہ مقاصد بالعموم مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

1- لوازمات شاہی کے انحطاط پذیر ہونے کی وجہ سے کمزور ہو چکے حکمران کو مزید کمزور کرنے کی غرض سے یا اس کے لیے اشد مفید منصوبہ جات کو تباہ برباد کرنے کے لیے۔

2- کسی حریف حاکم کو اس کے اپنے ٹھکانے پر یا کسی مہم پر روانہ ہوتے وقت شدید نقصان سے دوچار کرنے کے لیے۔

3- اگر مطالبہ کرنے والے کی فوج کو استعمال کرکے کسی دوسرے دشمن یا دشمن کے دوست (بالواسطہ حریف) کا ناقابل تسخیر قلعہ تباہ کرکے یا ملک تاراج کرکے اپنی قوت کی دھاک بٹھانا مطلوب ہو۔

4- حلیف کی افواج کو موزوں موسم اور مناسب سڑکوں کے باوجود دشوار گزار اور پر پیچ علاقوں میں بھیج کر سرکشی پر آمادہ کرنے کے لیے۔

5- حلیف کی افواج کے تجربے' اہلیت اور قابلیت سے استفادہ کرنے کے لیے۔

6- حلیف کی فوج میں چالبازی سے سازشوں کا جال بن کر اپنے دفاع کو ناقابل تسخیر اور حلیف (ظاہری) کی فوج کو کمزور کرنے کی غرض سے۔

7- ظاہری حلیف (مگر باطنی دشمن) کی فوج میں خفیہ کارروائیوں کے ذریعے تخریب کاری کروانے کے لیے۔

اگر کوئی حکمران کسی دوسرے طاقتور یا ہم پلہ حاکم کو بے بس کرنا چاہتا ہو اور وقتی طور پر اس سے اتحاد کرکے کسی اور دشمن ملک کو نیست و نابود کرنے کے بعد پھر اسے شکست دینا چاہتا ہو یا اس سے پہلے ادا کی جا چکی جنگی امداد کی رقوم کی واپسی کا خواہشمند ہو تو وہ مزید فوجی امداد اس شرط کے ساتھ دے کہ اس کے عوض مناسب معاوضہ سے زیادہ وصول کرے گا۔ جسے یہ شرط پیش کی گئی ہے اگر وہ حکمران مقابلہ کرنے کی سکت رکھتا ہو تو ایسی صورتحال میں مطالبہ کرنے والے سے جنگ شروع کر دے گا۔ ورنہ بے بس ہو کر ہر شرط قبول کرلے گا۔ یا تو وہ مدد کے طالب حکمران کی فوج میں غداروں' دشمنوں اور وحشی قبائلیوں کو شامل کرکے بھیج دے گا یا وقت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے برتر حکمران کا حلیف بنا رہے گا۔

طاقتور حکمران کسی کمزور حاکم سے غنیمت کے مال میں سے فوجی امداد کی مناسبت سے کم حصہ پیش کرنے کا وعدہ کر کے عسکری امداد طلب کر سکتا ہے۔ کمتر حکمران اگر باوسیلہ ہوا تو اس غیر معقول اور غیر منصفانہ مطالبہ کے جواب میں جنگ چھیڑ دے گا ورنہ وہ یہ مطالبہ پورا کرنے پر مجبور ہوگا۔

جس حکمران کو صلح کی تجویز پیش کی جائے اور وہ حاکم جو یہ تجویز پیش کرے دونوں کو اس نکتہ پر غور وخوض کرنا چاہیے کہ آخر کن مقاصد کی تکمیل کے لیے صلح کی تجویز پیش کی جارہی ہے۔ دونوں حکمرانوں کو ایسی صورتحال میں خوب سوچ بچار کر کے ایسا فیصلہ کرنا چاہیے جس میں انہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ نظر آرہا ہو۔ یاد رہے کہ بعض اوقات مستقل فوائد کے حصول کے لیے وقتی کامیابی سے دستبردار بھی ہونا پڑتا ہے۔

باب:8

ہزیمت کے لائق حریف اور مدد کے قابل حلیف

کسی حکمران کو دو اتحادی ممالک کی طرف سے فوجی کارروائی کا خطرہ ہو تو وہ ان میں سے کسی ایک موزوں فریق کو ان کے درمیان اتحاد کے لیے طے شدہ ادائیگی سے دگنی ادائیگی کی پر کشش تجویز پیش کرکے اپنا اتحادی بنا لے' یہ معاہدہ کرنے کے بعد وہ معاہدہ کرنے والے کو بتائے کہ اس نے بہت بہتر فیصلہ کیا ہے کیونکہ جنگ کی صورت میں جانی و مالی نقصان' مہم جوئی کی مشکلات' خونریزی اور مصائب و آلام برداشت کرنے پڑتے ہیں' جب معاہدہ کرنے والا ان باتوں پر قائل ہو جائے تو وعدے کے مطابق اسے ادائیگی کردی جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حریصانہ پیشکش سے اسے اپنا حلیف بنا کر باقی حکمرانوں کی نظروں میں ذلیل اور تنہا کرنے کے بعد اس سے معاہدہ ہی ختم کردیا جائے۔

بلاخوف و خطر مہم جوئی پر نکلے ہوئے اپنے حریف کو جانی و مالی نقصان پہنچانے' اس کے افادی منصوبوں کو تباہ کرنے' کوچ یا قیام کے وقت اس پر دھاوا بولنے اور دشمن کے دشمن کا دوست بن کر حریف پر دباؤ ڈالنے کے بعد اس سے رقم وصول کرنے کا خواہشمند حکمران' جسے رقم کی ضرورت ہو مگر اتحادی پر اعتبار نہ کرنا چاہیے' کم فائدے کو بھی بہت سمجھے۔

جب کسی حکمران کے لیے کسی دوست ملک کی امداد کرنا ضروری ہو' یا تھوڑی امداد سے زیادہ فوائد ملنے کی توقع ہو' یا جس کی امداد کررہا ہو اس سے مستقبل میں زیادہ کام لینے کی ضرورت ہو تو وہ بڑے فائدے کو پس پشت ڈال کر تھوڑا فائدہ قبول کرلے۔ کسی دوسرے حکمران کی اس کے باغیوں' غداروں یا برتر دشمن حکمرانوں سے جان چھڑانی ہو اور آئندہ اپنے حق میں مدد طلب کرنے کے حوالے سے مثالی قدم اٹھانا ہو تو بغیر کوئی معاوضہ طلب کیے مدد پر آمادہ ہونا چاہیے۔

جب ایک حکمران کسی دوسرے حاکم کی رعایا کو پریشانی میں مبتلا کرنا چاہتا ہو یا ایک

حریف اور ایک حلیف کے درمیان طے شدہ معاہدہ صلح منسوخ کروانے کا خواہشمند ہو یا اسے کسی دشمن کی طرف سے فوجی کارروائی کا خدشہ ہو اور ان اسباب میں سے کسی بھی سبب کے پیش نظر وہ اپنے کسی حامی سے معاہدہ ختم کرنا چاہے تو وہ اس سے طے شدہ ادائیگی سے زیادہ ادائیگی وقت سے پہلے کرے۔ ایسی صورتحال میں ادائیگی کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اس وقت اور آئندہ کے لیے اچھی طرح غوروخوض کرے اور یہی پالیسی اس نوعیت کے معاملات طے کرتے وقت اختیار کرنی چاہیے۔

حکمران اور اس کے حلیف جو اس کے حامیوں کے امدادی ہو' ان کے درمیان خط تفریق کھینچنے میں بنیادی نکتہ یہ ہوگا کہ ان کے دوست کیسے ہیں؟ یہاں یہ سوال بھی ابھریں گے کہ کیا وہ قابل عمل' مفید اور قابل تعریف منصوبہ جات پر کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟ اور ان کو اپنی رعایا سے باوفا اور محنتی افراد مل سکتے ہیں یا نہیں؟

اپنی استعداد کی مطابقت سے عمل کرنے والا مبتدی ہوتا ہے اور جو خوبی و صفائی سے کام شروع کرے وہ قابل تعریف کام کرنے والا کہتا ہے' جو انتہائی افادی اور مستقل طور پر افادیت کے حامل منصوبہ جات پر حوصلہ مندانہ انداز سے کام کرے۔ وہ تعمیری کام کرنے والا کہلائے گا۔ دھن کا پکا' مستقل مزاج اور ثابت قدم وہی ہوگا جو کام شروع کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے سے پہلے نہ چھوڑے۔ ہمیشہ وہی منصوبہ ساز سرخرو ہوتا ہے' جسے وفا شعار' محنتی اور حوصلہ مند افرادی قوت میسر ہو جس کے ذریعے وہ تمام کام خوش اسلوبی سے مقررہ وقت پر انجام دے سکے۔ ایسے دوستوں کو اپنانے اور خوش رکھنے والے ہمیشہ فائدہ اٹھائے گا۔ البتہ جن لوگوں میں مذکورہ بالا اوصاف نہ ہوں انہیں قریب نہیں پھٹکنے دینا چاہیے۔

اگر حکمران اور اس کے حریف کا کوئی مشترکہ حلیف ہو تو ان میں سے جو زیادہ معتبر یا بھروسے کے لائق فریق کی حمایت کرے گا وہ اپنے دشمن پر غالب رہے گا' دوسرا نہ صرف مادی نقصانات برداشت کرے گا بلکہ ایسے حریف کی مدد بھی کرے گا جو اپنے محسن کے احسانات کے بوجھ تلے دب کر اسے مزید نفرت کے قابل سمجھے گا۔

دو حکمرانوں کی تیسرے حکمران سے دوستی ہو تو زیادہ معتبر فریق کی حمایت کرنے والا فائدہ اٹھائے گا۔ اگر تیسرے حاکم کا کردار اچھا نہ ہو گا تو اس سے دوستی رکھنے والے کا

حریف فائدے میں رہے گا' کیونکہ ایسی صورتحال میں بیچ کا (تیسرا) حکمران بے فائدہ مہمات میں قیمتی جانوں اور دولت کے ضیاع کے علاوہ سفر کی مشکلات بھی برداشت کرے گا' اور امداد حاصل کرنے کے بعد واپس اپنی جگہ چلا جائے گا۔

حالات یکساں ہوں تو مندرجہ بالا پہلوؤں سے یہی باتیں غیرجانبدار حکمران کی بابت بھی صادق ہیں۔

دو حریف ممالک کی درمیانی ریاست کے حکمران کی' اپنی بہادری' ہنرمند' قابل' وفادار اور محنتی افواج سے مدد کرنے والا حاکم خسارہ میں رہے گا جبکہ ایسا نہ کرنے والا اس کا حریف فائدہ اٹھائے گا۔

جس سے امداد ملنے کی توقع ہو وقت پڑنے پر اس کی مدد کو کئی طرح کی فوج روانہ کی جا سکتی ہے مثلاً" پشتینی آزمودہ فوج' کرائے کی فوج' تجارتی تنظیموں کے ذریعے حاصل کردہ سپاہ' دوست ریاست کی فوج یا وحشی قبیلوں کے افراد بھرتی کرکے تشکیل دی ہوئی فوج۔ ایسی عسکری قوت یا تو ہر قسم اور ہر نوعیت کے موسم اور علاقے میں جنگ کر سکتی ہے یا وحشی قبائل کا لشکر جو وقت اور جگہ کی نسبت سے موزوں نہ ہو۔

اگر امداد کرتے وقت حکمران کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ کامیابی کی یقینی توقع کے باوجود بھی میرا دوست حاکم میری فوج کو دشمن کے علاقے میں لڑا کر' ویرانوں میں پھنسا کر یا موسمی شدت سے متاثر کرکے میرے لیے بے کار کر دے گا تو اسے فوج نہیں دینی چاہیے۔ اس صورتحال میں یہ بہانہ بنانا چاہیے کہ یہ فوج کسی دوسری جگہ بھیجنی ہے اور حلیف کی مدد کسی اور طریقے سے کر دینی چاہیے۔ اگر ہر صورت میں فوج ہی بھیجنی پڑے تو امداد کرنے والا حکمران ایسی فوج بھیجے جو کہ متوقع لڑائی کے وقت درپیش موسم اور علاقے سے مناسبت رکھتی ہو' فوج بھیجتے وقت وہ امداد کے طالب حلیف سے یہ شرط بھی منوائے کہ وہ اس فوج کو خطرات میں نہیں دھکیلے گا اور مہم ختم ہوتے ہی واپس روانہ کر دے گا۔ فوجی امداد بھیجنے والے کو بھی چاہیے کہ جب اس کے حلیف کی مہم کامیابی یا ناکامی پر ختم ہو وہ فوراً" کوئی معقول بہانہ بنا کر اپنی فوج کو واپس بلائے' دوسری صورت میں باغیوں' سرکشوں' غداروں اور وحشی قبائلیوں پر مشتمل فوج امداد کے طور پر روانہ کرے' ایک اور راستہ یہ بھی ہے کہ حلیف کے دشمن سے جو جنگ کا ہدف ہو' ملی بھگت کرکے اندر ہی اندر تعلق

استوار کیا جائے۔ یہ بھی حلیف کو دھوکہ دینے کا ایک اچھا طریقہ ہے۔

فوجی اتحاد کے معاہدے میں شامل تمام فریقوں کو حقیقی مطابقت و مناسبت سے مال غنیمت میں سے حصہ ملنے کے عمل کو سندھی (صلح) اور غیر منصفانہ تقسیم کے تحت ملنے والے حصہ کو ہزیمت کہتے ہیں۔ حصہ منصفانہ ہو تو اتحادیوں کو صلح کی حالت میں ہی رہنا چاہیے۔ بصورت دیگر اپنا حق وصول کرنے کے لیے بندر بانٹ کرنے والے یا مجبوری سے فائدہ اٹھانے والے سے جنگ بھی جائز ہے۔

باب: 9

فوائد کی بنیاد پر طے پانے والے عہدنامے

اتحادی افواج کی یلغار سے حاصل ہونے والے فوائد مثلاً" دوسرے ممالک کی دوستی' دولت اور زمین میں سے زمین کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ حلیف (دوست) ملک اور دولت تو علاقہ (زمین) حاصل کرنے کے بعد بھی دسترس میں آسکتے ہیں' اور یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے حصول میں معاون بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔

کسی کو حلیف بنانے کی بنیاد پر طے پانے والا معاہدہ متوازن صلح کہلائے گا۔ اگر ایک ملک فقط حلیف کی ہمدردیاں حاصل کرے اور دوسرا دولت اور علاقے پر قابض ہو جائے تو یہ غیرمتوازن صلح کہلائے گی۔ اسی طرح اگر ایک فریق دوسرے سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس کا یہ عمل فریب اور چالبازی تصور ہوگا۔

ہمسری کی بنیاد پر طے پائی والی صلح میں اگر فریق کو نیک نیت حلیف یا دوست حاصل ہو یا وہ کسی دیرینہ حلیف حکمران کو مشکلات کے بھنور سے نکالنے میں کامیاب رہے تو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ فائدہ حاصل کرے گا کیونکہ کڑے وقت کی امداد دوستی کو مضبوط اور ناقابل شکست بنا دیتی ہے۔ دیرینہ سرکش حلیف اور عارضی فرمانبردار اتحادی میں سے کون بہتر ہے؟

میرے استاد فرماتے ہیں کہ دیرینہ دوست بہتر ہے خواہ وہ اطاعت گزار ہو یا نہ ہو' کیونکہ اگر وہ مفید ثابت نہ ہوا تو نقصان بھی نہیں پہنچائے گا۔

مگر کوٹیلیہ کو اس اصول سے اتفاق نہیں ہے۔ فرمانبردار عارضی حلیف بہتر ہے کیونکہ وہ جب تک مددگار رہے گا پورے خلوص سے ساتھ دے گا۔ حقیقی دوستی یہی ہے کہ اتحادی کی مدد کی جائے اور اسے مشکل میں تنہا نہ چھوڑا جائے۔

دو فرمانبردار حلیف ہوں' ایک سے زیادہ عرصہ تک تھوڑی وصولی کی امید ہو

اور دوسرے سے تھوڑے عرصہ کے لیے زیادہ امداد کی توقع تو ان میں سے کون سے اتحادی کو ترجیح دی جائے؟

اس سوال کے جواب میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ وہ اتحادی بہتر ہے جس سے تھوڑے عرصہ میں زیادہ فوائد کا حصول ممکن ہو کیونکہ اس طرح کم وقت میں زیادہ فائدے ہوں گے اور کئی بگڑے امور درست ہو جائیں گے۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ دیرینہ دوست جس سے کم فوائد کی توقع ہو وہ قابل ترجیح ہے کیونکہ عارضی حلیف جو زیادہ وسائل رکھتا ہو' وہ نقصان ہوتا دیکھ کر امداد بند بھی کرسکتا ہے یا پھر اس کے عوض خود کچھ فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا مگر زیادہ وسائل نہ رکھنے کے باوجود پرانا دوست زیادہ وقت میں تھوڑی تھوڑی کرکے کافی امداد فراہم کردے گا۔

ایک طاقتور حلیف جو مشکل سے کسی مہم کے لئے آمادہ ہو' دوسرا کمزور اتحادی جو آسانی سے ساتھ دینے کے لیے تیار ہو جائے' ان دونوں میں سے کون بہتر ہے؟

اس ضمن میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ طاقتور' خودسر اور مشکل سے آمادہ عمل ہونے والا حلیف بہتر ہے' کیونکہ بے شک وہ آسانی سے ساتھ دینے کے لیے تیار نہ ہوگا لیکن اگر میدان میں آگیا تو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے انتہائی موثر اور مفید ثابت ہوگا۔

مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ فوراً" مدد کو آنے والا کمزور حلیف بہتر ہے کیونکہ وہ بروقت امداد دے گا اور وقت ضائع نہیں کرے گا اس کے علاوہ اپنے احساس کمتری کی وجہ سے وہ ہربات بغیر بحث و تکرار کے قبول کرلے گا جبکہ طاقتور حلیف ایسا رویہ ہرگز نہیں اپنائے گا اور اس طرح نقصان کا باعث بنے گا۔

فرمانبردار منتشر فوج بہتر ہے یا نظم و ضبط کی حامل غیراطاعت گزار فوج؟

میرے استاد کہتے ہیں کہ منتشر مگر اطاعت گزار لشکر بہتر ہے کیونکہ اسے فرمانبردار ہونے کی وجہ سے وقت آنے پر جمع کیا جا سکتا ہے۔ مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ مجھے اس بات سے بھی اختلاف ہے۔ غیراطاعت شعار حاضر فوج ہی قابل ترجیح ہے کیونکہ اسے کسی نہ کسی طرح اطاعت پر مائل کرکے کڑا وقت ٹالا جا سکتا ہے مگر منتشر فوج کو مصیبت کے وقت جمع

کرنا ایک نئی مصیبت کے مترادف ہے۔

کثیر دولت رکھنے والا حلیف مفید ہے یا کثیر آبادی کا حامل اتحادی بہتر ثابت ہوتا ہے؟

میرے استاد فرماتے ہیں کہ زیادہ آبادی رکھنے والا اتحادی (ملک) بہتر ہے کیونکہ اس کی افرادی قوت زیادہ ہوگی اور جب وہ مہم جوئی پر آمادہ ہوگا تو مقاصد کی تکمیل زیادہ یقینی ہوگی۔ کوٹلیہ کا خیال ہے کہ زیادہ آبادی کے حامل حلیف کی بجائے اہل ثروت اتحادی بہتر ہے کیونکہ دولت ہر حال میں ضروری ہوتی ہے جبکہ فوج کی ہر وقت تو ضرورت نہیں ہوتی اور پھر دولت سے فوج سمیت ہر ضروری چیز خریدی جا سکتی ہے۔

وسیع علاقہ پر قابض حلیف بہتر ہے یا بڑی دولت رکھنے والا؟

میرے استاد فرماتے ہیں کہ دولت مند اتحادی بہتر ہے کیونکہ وہ ناگزیر اخراجات کا بوجھ آسانی سے اٹھا سکے گا۔

مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ نہیں' حلیف اور زر تو زمین سے بھی حاصل کیے جانے ممکن ہیں اس لیے وہ اتحادی زیادہ مفید ہے جس کی عملداری میں وسیع علاقہ ہو۔

دشمن اور دوست حکمران مساوی آبادی والے ہوں تب بھی ان کے افراد کے مابین' خصائل' دلیری' قوت برداشت' دوست نوازی اور فوج مجتمع کرنے کی قابلیت کے حوالے سے اختلاف ہونا ممکن ہے۔ دونوں ہی اہل ثروت ہو تو بھی ان میں تحرک' فراخی اور سخاوت کے لحاظ سے فرق ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر وقت ان تک رسائی ممکن ہو۔ اس بابت مندرجہ ذیل اقوال سنے جاتے ہیں:

مستقل مزاج' دیرینہ' سریع الحرکت' آسانی سے قائل ہو جانے والا' پشت سے لشکر کی حفاظت پوری طاقت سے کرنے کا اہل اور طاقتور حکمران ہی اچھا حلیف ثابت ہو سکتا ہے۔

موزوں اتحادی میں مندرجہ ذیل خصائص ہونے ضروری ہیں۔

1- دوستی کو بے لوث ہو کر نبھانے اور دولت سے قائم کردہ تعلقات کو برقرار رکھنے والا ہی قدیم حلیف ہوتا ہے۔

2- سخاوت کا مظاہرہ کرنے والے اتحادی کی تین خصوصیات اہم ہیں۔ (i) جس سے ایک ہی فریق فائدہ اٹھاتا ہے یعنی فاتح حاکم۔ (ii) جس سے دونوں فریق (فاتح حکمران اور اس کا دشمن) مستفید ہوتے ہیں اور (iii) جس سے عموماً" سبھی کو فائدہ ہوتا ہے۔ ایسا

حلیف آسانی سے قابو آجاتا ہے۔

3- دشمنوں کے ساتھ امداد کے لین دین میں سخت رویہ رکھنے والا' جس کے پاس بہت سے قلعے اور وحشی قبائل کی فوج ہو' نافرمانبردار دیرینہ دوست کہلائے گا۔

4- حملوں یا مشکلات کے بھنور میں پھنس جانے کے بعد اپنی بقا کے لیے اتحادی بننے والا عارضی اور انتہائی اطاعت شعار حلیف ثابت ہوگا۔

5- بامروت' مستقل مزاج اور کسی واحد مقصد کے لیے اتحاد کرنے والا مستحکم دوست کڑے دنوں میں بھی دوستی نبھائے گا۔

6- سچا دوست وہی ہے جو مروت والا ہو۔ جو دشمن سے بھی تعلق استوار رکھے وہ کسی بھی وقت بدل سکتا ہے اور جو اپنے متوقع حلیف راجہ یا اس کے دشمن' دونوں سے سروکار نہ رکھے وہ دوطرفہ دوست ثابت ہو سکتا ہے۔

اتحاد کی پیشکش کرنے والے یا اس کے دشمن سے یکساں بغض رکھنے والا خطرناک دوست ثابت ہوتا ہے خواہ مدد کررہا ہو یا اس کی اہلیت رکھتا ہو۔ ایسے اتحادی پر سوچ سمجھ کر بھروسہ کرنا چاہیے۔

جو حریف کے حلیف' رشتہ دار یا طفیلی ملک کا مددگار ہو وہ اتحاد کی پیشکش کرنے والے اور اسکے دشمن' دونوں کا دوست ہو سکتا ہے' مطمئن' طاقتور' کاہل اور وسیع و عریض زرخیز زمین کا مالک حکمران مشکلات کے باعث ناگوار ثابت ہونے والے حلیف سے غفلت اور لاپروائی برتے گا۔

جو حکمران دو دشمن ریاستوں کے طاقتور حاکموں کی بات صرف اپنی کمزوری کے باعث سن لے' دونوں کی حتی الامکان امداد کرے مگر برائی نہ چاہے وہ مشترکہ حلیف کہلاتا ہے۔

مشکل وقت میں حلیف کی مدد سے (کسی وجہ سے یا بلاوجہ) پیچھے ہٹنے والا حکمران اصل میں خود کو خطروں کے حوالے کردیتا ہے۔

فوراً حاصل ہونے والے محدود فوائد اور مستقبل کے لامحدود فوائد میں سے قابل ترجیح کون سے ہیں؟

میرے استاد کہتے ہیں کہ محدود مگر فوری فوائد کو ترجیح دی جائے تاکہ درپیش مسائل اور مشکلات کے فوری حل کی صورت نکل آئے۔

مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ مسلسل اور مستقل جاری رہنے والے فوائد بہتر ہیں۔ اگر ان کا امکان نہ ہو تو پھر فوری طور پر ملنے والے محدود مفادات پر بھی تکیہ کیا جا سکتا ہے۔

مستقل فوائد میں سے حصہ وصول کرنے کے تمام پہلوؤں پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد اپنی طاقت بڑھانے کی خواہش رکھنے والا حکمران دوسروں کے ساتھ اتحاد کرکے یا انہیں اپنا حلیف بنا کر فوجی کارروائیوں میں حصہ لے۔ مستقل فوائد اسی طرح حاصل ہوتے ہیں۔

باب: 10

ریاستی توسیع کے مقصد سے کیے گئے معاہدے

زمین کے حصول کی غرض سے جو معاہدے سرانجام پاتے ہیں' ان میں شریک حکمران اس ایک بنیادی مقصد اور ارادے پر متفق ہوتے ہیں کہ:

"آیئے ہم زمین پر قبضہ کریں۔"

ایسا معاہدہ اگر دو فریقوں کے درمیان ہو تو نتیجہ میں کھڑی فصلوں کے ساتھ زرخیز اراضی حاصل کرنے والے دوسرے سے زیادہ فوائد اٹھائے گا۔

اگر اراضی میں فریقین کو مساوی حصہ ملے تو زیادہ طاقتور دشمن کو مغلوب کرنے والا دوسرے کی نسبت زیادہ فوائد حاصل کرے گا کیونکہ اس نے دشمن کو برباد کرکے اپنی طاقت بھی بڑھائی۔ کمتر دشمن کو زیر کرکے حاصل ہونے والی زمینوں کی افادیت اپنی جگہ مگر یہ زمینیں معمولی ہوں گی اور مغلوب ریاست کا ہمسایہ حکمران فاتح کا حریف بن کرکے ابھرے گا۔

دو حلیف اگر دو ہمسر دشمنوں کے خلاف نبرد آزما ہوں تو قلعہ بند دشمن کو شکست سے دوچار کرنے والا فائدہ میں رہے گا کیونکہ قلعہ اس کی دسترس میں آنے سے مفتوحہ علاقے کا تحفظ ہوگا اور وحشی قبائل کی سرکوبی زیادہ بہتر انداز میں ہو سکے گی۔

مفتوحہ علاقے کے قریب کمزور دشمن کی ریاست ہونے کی صورت میں علاقے کا تحفظ کرنے میں آسانی پیدا ہوگی جبکہ طاقتور دشمن کی سرحد قریب ہونے کی صورت میں مفتوحہ علاقے کے تحفظ کے لیے بہت سے اخراجات اور افرادی قوت کا ہونا ضروری ہوگا۔

عارضی حریف کے قریب واقع ویران زمین بہتر ہے یا مستقل دشمن کی سرحد کے قریب واقع زرخیز زمین۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مستقل اور دیرینہ حریف کی سرحد کے قریب واقع

پیداواری اراضی مفید ہے کیونکہ اس سے زیادہ آمدن ہوگی جو دشمن کے حربوں کے توڑ اور حفاظتی لشکر پر خرچ کی جا سکے گی۔

کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ پیداواری زمین ہمیشہ دوسروں میں حسد کا جذبہ پیدا کر کے نت نئے حریف کھڑے کرتی رہتی ہے۔ مستقل دشمن تو دشمن ہی رہے گا خواہ اسے مصالحت کی غرض سے فوائد بھی دیئے جائیں۔ لیکن عارضی حریف اپنی کمزوری' مروت یا خوف کے سبب جارحانہ اقدامات نہیں کر سکے گا۔ جس اراضی میں جرائم پیشہ افراد اور وحشی قبائل کی پناہ کے لیے موزوں مساکن قلعوں کی صورت میں موجود ہوں گے وہ ہمیشہ غیر محفوظ اور دشمنوں میں گھری رہے گی۔ اگر اس کے برعکس صورتحال ہو تو اراضی کے نظم و نسق اور حفاظت میں خاطر خواہ آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

دور واقع وسیع و عریض اراضی کی نسبت زمین کا نزدیکی چھوٹا قطعہ بہتر ہے کیونکہ اسے حاصل کرنا اور پھر حفاظت سے اپنے قبضہ میں رکھنا مشکل نہیں ہوتا۔

ایک زمین اپنے اخراجات خود پورے کرتی ہے جبکہ دوسری کے لیے فوج بھیجنا پڑتی ہے تو کون سی بہتر ہے؟

پہلی زیادہ قابل ترجیح ہے کیونکہ یہ فوجی اخراجات اور دیگر ضروریات کے لیے خود ہی آمدن مہیا کرنے کی اہلیت رکھتی ہوگی۔

بیوقوف حریف سے زمین لینا بہتر ہے یا عقلمند دشمن سے؟

بیوقوف دشمن سے اراضی لینا بہتر ہے کیونکہ زمین کا حصول اور حفاظت دونوں مشکل نہیں ہوں گے جبکہ رعایا کے حمایت یافتہ عقلمند دشمن سے زمین لینے کے لیے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر مفتوحہ اراضی کے تحفظ کے لیے مزید سخت حالات سے گزرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

دو حریفوں میں سے کسی ایک کا محض ناک میں دم کرنا اور دوسرے کو شکست دینا مقصود ہو تو دوسرے کی زمین کے حصول کی کوشش کریں۔ جب اس پر حملہ ہوگا تو وہ امداد حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اپنا خزانہ اور فوج لیکر فرار ہوگا' اس کی رعایا اس کے خلاف ہو جائے گی۔ اس کے برعکس پہلا دشمن ایسا رویہ اختیار نہیں کرے گا۔

میدانی علاقوں میں قلعے رکھنے والے حکمران کو دریا میں قلعے رکھنے والے حاکم کی نسبت

زیادہ آسانی سے موخرالذکر کے قلعوں کو فتح کرنے کے لیے دگنی تگ و دو اور محنت کی ضرورت ہوگی اور حریف کو رسد پانی کی فراہمی بھی جاری رہے گی۔

دو حریف حکمران جن میں سے ایک پہاڑوں میں قلعہ بند ہو اور دوسرا دریا کے بیچ واقع قلعے کا مالک ہو تو موخرالذکر کی زمین پر قبضہ کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ دریائی قلعوں کو ہاتھیوں کی قطار یا کشتیوں کا پل بنا کر فتح کرنا ممکن ہے اور دریا ہر جگہ سے گہرا نہیں ہوتا' اس مقصد کے لیے دریا کے پانی کو بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے لیکن پہاڑی قلعے بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ پہاڑی قلعہ خود اپنا محافظ ہوتا ہے کیونکہ اسے باآسانی تسخیر نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے قلعوں پر حملہ کے وقت اگر مخالف لشکر کا ایک حصہ مغلوب بھی ہو جائے تو دوسرا بروقت اور باسلامت فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پہاڑی قلعہ کی محافظ فوج کو یہ اضافی حربہ بھی مہیا ہوتا ہے کہ وہ بلندی سے حملہ آوروں پر پتھر اور درختوں کے تنے لڑھکا کر ان کی پیش قدمی متاثر کرسکتے ہیں۔ میدانی علاقے کے حریف کی نسبت نشیبی علاقے کے حریف پر حملہ زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ غیر موزوں اور ناموافق مقام سے مزاحمت کرے گا جبکہ میدانی علاقے کا دشمن کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت آپ کے حملے کا موثر یا معقول جواب دے سکتا ہے۔

بلندی سے مزاحم ہونے والے حریف کی نسبت خندق پر انحصار کرکے مقابلہ کرنے والے دشمن کا علاقہ ترجیحی طور پر ہتھیانا چاہیے کیونکہ ایسا حریف خندق اور سامان حرب دونوں کا محتاج ہوتا ہے جبکہ بلندی پر موجود دشمن صرف ہتھیاروں پر تکیہ کرتا ہے۔

جو حکمران سیاست کے جملہ نشیب و فراز اور داؤ پیچ سمجھتا ہو اور اوپر ذکر کیے گئے مختلف الاقسام حریفوں سے نبرد آزما ہو کر ان کے علاقہ جات فتح کرکے اپنی ریاست میں توسیع کرنے کا اہل ہو وہ ریاستی اور بین الریاستی سطح پر ممتاز حیثیت کا حامل ہوگا۔

باب: 11

منسوخ نہ ہونے والے عہدنامے

جو معاہدہ اس اصول پر اپنی بنیاد رکھتا ہو کہ "آؤ ہم ویران اراضی کو آباد کریں" وہ آفت زدہ اراضی کا منسوخ نہ ہو سکنے والا عہدنامہ کہلائے گا۔

فریقین میں سے جو اراضی کو آباد کر کے فصل کاٹنے میں سبقت لے جائے گا دوسرے کی نسبت زیادہ ترقی کرے گا۔

آباد کرنے کے لیے خشک زمین بہتر ہے یا جل تھل؟

رقبہ کے لحاظ سے کم اراضی جس کے لیے پانی کی سہولت موجود ہو، وسیع مگر خشک اراضی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں زیادہ پیداوار ہوگی۔

ایسے میدانی علاقہ میں جہاں کم اور زیادہ مدت میں تیار ہونے والی (یعنی دونوں قسم کی) فصلیں اگائی جا سکتی ہوں، ایسی اراضی کا انتخاب بہتر ہے جس پر زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے اور پانی کے لیے بارش کے علاوہ دیگر وسائل بھی میسر ہوں۔

غلے کی کاشت کے لیے موزوں اراضی ایسی زمین سے بہتر ہے جس میں دوسری فصلیں کاشت کی جائیں البتہ سیراب اراضی میں سے غلہ کے علاوہ دیگر اجناس پیدا کرنے والی وسیع زمین ایسی محدود زمین کی نسبت بہتر ہے جو صرف غلہ اگا سکے۔ کیونکہ ایسے وسیع اور باآسانی سیراب ہونے والے قطعہ اراضی پر جڑی بوٹیاں بھی پیدا ہوں گی اور گرم مسالہ جات بھی، علاوہ ازیں اس پر قلعے اور دفاعی نقطہ نظر سے مفید عمارات بھی تعمیر کی جا سکتی ہیں۔ زمین کی مختلف خصوصیات (55) حقیقت میں مصنوعی ہوتی ہیں۔

غلہ کی عمدہ پیداوار دینے والی زمین اور ایسی زمین جس میں معدنی ذخائر ہوں ان میں سے موخرالذکر ریاست کے خزانے میں اضافہ کے حوالے سے زیادہ مفید ہے جبکہ اول الذکر خزانہ بھرنے کے ساتھ ساتھ غلہ بھی مہیا کر سکتی ہے، قلعوں اور گوداموں میں ذخیرہ

کرنے کے علاوہ چونکہ عوامی ضروریات کا انحصار بھی غلے پر ہے لہٰذا اس کی اہمیت سے انکار تو نہیں کیا جا سکتا مگر قیمتی دھاتوں کی کانیں جس اراضی میں موجود ہوں تو وہ ترجیح کے قابل ہو گی کیونکہ ان کانوں میں موجود معدنیات سے مزید زمین خریدی جا سکتی ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ لکڑی کی وافر پیداوار فراہم کرنے والے جنگل ایسے جنگلات کی نسبت زیادہ مفید ہیں جن میں ہاتھی پائے جائیں کیونکہ اول الذکر قسم کے جنگلوں کی لکڑی سے بہت سے کام لیے جا سکتے ہیں۔

مگر کوٹلیہ کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ لکڑی کی پیداوار حاصل کرنے کے لیے تو مصنوعی جنگل بھی اگائے جا سکتے ہیں مگر ایسا جنگل خود نہیں اگایا جا سکتا جس میں وسیع پیمانے پر ہاتھی بھی موجود ہوں۔ ہاتھی چونکہ دشمن کی فوج کو شکست سے دوچار کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اس لیے ایسا جنگل جو ہاتھیوں کا مسکن ہو زیادہ مفید ہو گا کیونکہ اس سے فوج کے لیے ہاتھی بھی میسر آئیں گے اور ضروریات کے لیے لکڑی بھی فراہم ہو سکے گی۔

بحری اور بری راستوں میں سے موخرالذکر مکمل بھروسے کے لائق ہیں کیونکہ یہ ہمیشہ کار آمد ہوتے ہیں جبکہ بحری راستے ہمیشہ استعمال نہیں کیے جا سکتے۔

منتشر آبادی والا علاقہ بہتر ہے یا گنجان آباد؟

نظم و نسق کے حوالہ سے منتشر آبادی والا علاقہ بہتر ہے کیونکہ اسے قابو میں رکھنا مشکل نہیں ہوتا' ایسے علاقہ میں حریف کی مکارانہ سازشیں بھی عموماً" ناکام بنائی جا سکتی ہیں جبکہ گنجان آبادی اس پہلو سے مفید ثابت نہیں ہوتی کیونکہ وہ بہت جلد جذباتی اور مشتعل ہو سکتی ہے۔ کسی بستی میں اعلیٰ ذاتوں کی نسبت گھٹیا ذات کے لوگوں کی آبادکاری بہتر ہوتی ہے کیونکہ انہیں آسانی سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے (یعنی وہ احکامات کی تعمیل کے سلسلہ میں ریاستی دباؤ کو اعلیٰ ذات کے برعکس جلدی قبول کر لیتے ہیں) اس کے علاوہ گھٹیا ذات کی افرادی قوت بہت سے کام سرانجام دینے میں بھی حد درجہ سودمند ثابت ہوتی ہے' ایسی آبادی مستقل اور بکثرت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

غیرزرعی اور زرعی اراضی میں سے غیرزرعی زیادہ مفید ہے کیونکہ اس پر صنعتیں لگائی جا سکتی ہیں اور اس سلسلہ میں کھاتے پیتے تجار کو دعوت دی جا سکتی ہے اگر ایسی زمین زرخیز

کرلی جائے تو اس سے زرعی پیداوار کا حصول بھی ممکن ہے لیکن زرعی زمین روایتی طور پر صرف کھیتی باڑی ہی کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔

گنجان آباد علاقہ بہتر ہے یا وہ زمین جس پر قلعے تعمیر کیے گئے ہوں؟

آباد زمین قلعوں والے علاقہ کی نسبت بہتر ہے کیونکہ آبادی سے ہی ریاست کی چہل پہل قائم رہتی ہے۔ غیر آباد اراضی کی مثال ایسی گائے کی مانند ہے جو دودھ نہ دے۔ جو حکمران اپنی ریاست کی اراضی آباد کرنے کے لیے فروخت کرے اور بعد میں واپس لے لینے کی خواہش بھی رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ زمین ایسے خریدار کے ہاتھ فروخت کرے جو بزدل' بدمعاش' بدکردار' کمینہ' بے یارومددگار' صابر و شاکر اور بے وقوف ہو' ویران زمین کو آباد کرنے کے لیے افرادی قوت اور اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی گھٹیا اور بزدل شخص اسے آباد کرنے کی سعی کرے گا تو وہ اپنی افرادی قوت سمیت ناکام رہے گا۔ نتیجہ کے طور پر تباہی و بربادی اس کا مقدر ہوگی' اس کا تمام خرچ بے سود ثابت ہوگا خواہ وہ طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص کمینہ ہوگا اس کی رعایا اس سے ترک تعلق کرلے گی تاکہ اس کی نحوست سے متاثر نہ ہو جائے' خواہ ایسے شخص کے پاس جتنی بھی فوج اور عسکری ذرائع ہوں' وہ نقصانات اور شدائد برداشت نہ کرتے ہوئے برباد ہو جائیں گے۔ دولت کو کسی کی بہتری اور اپنے مفاد میں خرچ نہ کرنے والا دولت مند آخرکار بے سہارا رہ جاتا ہے۔ بدمعاش شخص زمین بسا تو شاید لے مگر اسے چونکہ آسانی سے بھگایا جا سکتا ہے اس لئے وہ آباد زمین پر اپنا قبضہ برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ تقدیر کی پرستش میں مبتلا آدمی جو محنت سے گریز کرے اور بدکردار شخص جو عوام میں غیر مقبول ہو وہ بھی اس حوالہ سے ناکام ثابت ہو گا۔ جو شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے والا اور مستقبل کے لیے سوچنے سے عاری یا بے تدبیر ہوگا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ ایسے افراد کا کوئی بھی منصوبہ تکمیل نہیں پا سکے گا۔

استاد فرماتے ہیں کہ بے تدبیر اور غیر محتاط شخص جو آباد کاری کا بار اپنے کاندھوں پر رکھے گا تو کسی بھی وقت وہ اپنے ہی حکمران کے کمزور اور دشمن کے لیے اہم پہلوؤں کا پول کھول سکتا ہے' ایسی حرکت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

مگر کوٹلیہ کا خیال (56) ہے کہ ایسے خصائص و خصائل کا حامل شخص حکمران کے

ہاتھوں اپنی ہی تباہی و بربادی کے لیے راہ ہموار کرے گا۔

جب متذکرہ بالا قسم کے لوگ جن کو آبادکاری کے لیے زمین دے کر بعد میں واپس لی جا سکے نہ ملیں تو حکمران خود اراضی کو آباد کرے اور وہ طریقے اختیار کرے جو اگلے صفحات میں "دشمن پر عقب سے قابو پانا" کے زیر عنوان بیان ہوں گے۔

اوپر جن معاہدوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ زبانی معاہدے کہلاتے ہیں۔ جب کوئی حکمران طاقت کے بل بوتے پر دباؤ ڈالتے ہوئے مدمقابل کی اراضی کا کوئی زرخیز حصہ خریدنا چاہے جسے وہ اپنے لیے سودمند خیال کرتا ہو تو کھلے معاہدے کے تحت زمین اس کے ہاتھ فروخت کر دینی چاہیے۔

اگر مساوی طاقت کا حامل حکمران مندرجہ بالا طریقے سے زمین خریدنا چاہے تو بیچنے والا اچھی طرح سوچ و بچار کرلے کہ "کیا وہ مستقبل میں یہ زمین واپس حاصل کر سکے گا یا خریدنے والا اس پر اپنا قبضہ برقرار رکھ سکے گا؟ زمین فروخت کر کے میں خریدنے والے حکمران پر موثر ثابت ہو سکوں گا یا نہیں؟ اور اس زمین کو فروخت کر کے کیا اتنی دولت اور سفارتی دوست حاصل ہو سکتے ہیں کہ جن سے میرے ریاستی منصوبہ جات تکمیل پا سکیں؟"

کمزور حکمران اگر اراضی خریدنے کی خواہش ظاہر کرے تو اس کے بارے میں بھی مندرجہ بالا امور پیش نظر رکھ کر سوچا جانا چاہیے۔

سیاسیات کا عالم اور ایسا حکمران جو مندرجہ بالا طریقوں سے سفارتی ہمدرد' دولت اور غیر آباد یا آباد علاقہ حاصل کرنے کا اہل ہو اپنے ہم عصر حکمرانوں سے سبقت لے جائے گا۔

باب: 12

مشترکہ منصوبوں کی تکمیل کے معاہدے

جب کوئی مشترکہ تعمیراتی معاہدہ اس نکتہ پر متفق ہو کر کیا جائے کہ "آؤ ہم باہمی تعاون سے ایک قلعہ بنائیں۔" تو فریقین میں سے جو کم افرادی قوت اور لاگت سے بہترین محل وقوع پر مضبوط اور ناقابل شکست قلعہ تعمیر کرے گا وہ دوسرے سے سبقت لے جائے گا۔

دریا میں (یعنی جزیرے پر) میدان میں' پہاڑ میں یا پہاڑ پر تعمیر کیا گیا قلعہ زیادہ محفوظ اور مفید ہوتا ہے۔ آبپاشی کے منصوبہ جات میں سے مستقل طور پر جاری رہنے والے ان سے بہتر ہیں جن میں پانی کی فراہمی دیگر ذرائع سے ہوتی ہو اور ان میں بھی وہ قابل ترجیح ہیں جو زمین کے وسیع قطعہ کو پانی پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

ایسے جنگلات جن سے قیمتی لکڑی حاصل ہو سکے ان میں سے زیادہ مفید وہ ہے جو ویران علاقوں کی طرف پھیلتا ہوا قریبی دریا کے کنارے تک پہنچ جائے۔ ایسے جنگل کی افادیت مسلمہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ خودبخود ترقی کرتا رہتا ہے اور مشکل وقت میں لاتعداد افراد کے لیے بہترین پناہ گاہ کا کام بھی دیتا ہے۔

شکاری معاملات کے سبب اگائے جنگلات کے ضمن میں وہ حکمران جو درندوں سے بھرپور جنگل دشمن حکمران کے جنگل کے قریب اگائے جس سے حریف حاکم کو نقصانات پہنچ سکیں اور وہ جنگل اپنی سرحد پر اگے ایسے جنگل سے جا ملے جس میں ہاتھی بکثرت ملتے ہو' وہ بہت سے مادی فوائد اور دیگر سہولتیں حاصل کر سکے گا۔

استاد فرماتے ہیں کہ دو ریاستوں میں سے ایک میں کمزور آدمی زیادہ ہو اور دوسری میں بہادر آدمی زیادہ ہوں تو آخرالذکر قابل ترجیح ہے کیونکہ چند بہادر افراد ہمت سے کمزوروں پر

چھا جانے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ان چند بہادروں کو ہلاک کر کے تمام فوج کو تباہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ عموماً" ہر فوج اور ریاست اپنے سرکردہ سورماؤں پر ہی انحصار کرتی ہے۔ مگر کوٹلیہ کو مندرجہ بالا بات سے اتفاق نہیں ہے۔ میرے خیال میں کمزور افراد کی بڑی تعداد بہتر ہے کیونکہ وہ لشکر میں رہ کر بہت سے دوسرے عسکری فرائض سرانجام دے سکتے ہیں اور جنگ لڑنے والوں کی امداد کے علاوہ اپنی بڑی تعداد سے حریف کو پریشان کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں کمزور افرادی قوت میں اعلیٰ تربیت اور تنظیم قائم کر کے جذبہ جوش اور اہلیت بھی پیدا کی جا سکتی ہے' لہٰذا ایسے لوگ قابل ترجیح ہونے چاہئیں۔ کم اخراجات اور مناسب محنت سے قابل رسائی اور دولت سے بھرپور کان حاصل کرنے والا حکمران زیادہ فوائد کے حصول میں کامیاب ہو گا۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ ایسی چھوٹی کان جس سے سونا' ہیرے' چاندی اور مونگے وغیرہ دستیاب ہو سکیں ایسی بڑی کان سے بہتر ہے جس سے ادنیٰ درجے کی اشیاء وسیع پیمانے پر ہاتھ لگیں۔

کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ وسیع پیمانے پر ادنیٰ اشیاء کی پیداوار دینے والی بڑی کان سے حاصل ہونے والے وسائل سے قیمتی اشیاء خریدی جا سکتی ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بحری راستہ بری گزرگاہ سے بہتر ہے کیونکہ کم خرچ اور سودمند ثابت ہوتا ہے۔

لیکن کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ خشکی کے راستہ کی نسبت بحری راستہ زیادہ دشوار' مخدوش اور غیر محفوظ ہوتا ہے۔ سمندری گزرگاہوں میں پانی کے درمیانی راستوں کی نسبت ساحلی گزرگاہیں زیادہ مفید ہوتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے قرب و جوار میں متعدد تجارتی منڈیاں ہوتی ہیں۔ اسی سبب سے دریائی جہاز رانی بھی مفید ہے کیونکہ اس میں پیش آنے والی دشواریاں عمومی اور معمولی نوعیت کی ہوتی ہیں جن سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بری گزرگاہوں میں سے ہمالیہ کی طرف جانے والی گزرگاہ دکن کی طرف جانے والے راستوں کی نسبت مفید اور محفوظ ہے۔

لیکن کوٹلیہ کا خیال ہے کہ دکن کی طرف جانے والی گزرگاہوں کو ہمالیائی راستوں پر

ترجیح دینی چاہیے کیونکہ کمبلوں' کھالوں اور گھوڑوں کے علاوہ ہیرے' جواہرات' موتی' سونا' کوڑیاں اور دیگر تجارتی سامان دکن میں بکثرت میسر ہوتا ہے۔

دکن کی طرف جانے والے راستوں میں سے مندرجہ ذیل خصائص کے حامل راستے کا انتخاب کرنا چاہیے:

1- جو بہت سی کانوں کے پاس سے گزرتا ہو۔

2- جہاں لوگوں کی آمدورفت نسبتاً زیادہ ہو۔

3- جو دوسرے راستوں کی نسبت سستا اور آرام دہ (آسان) ہو۔

4- جس سے گزرتے ہوئے مختلف قسم کا سامان خریدا جا سکے' جو تجارتی نکتہ نظر سے منافع بخش ہو۔

مندرجہ بالا بیان مغرب اور مشرق کی طرف جانے والے راستوں پر بھی کامل طور پر منطبق ہوتا ہے۔

گاڑیوں کی گزرگاہ اور پیدل راستہ میں سے اول الذکر قابل ترجیح ہے کیونکہ اس کے ذریعہ زیادہ مال لیکر جایا جا سکتا ہے۔ جن راستوں پر گدھے اور اونٹ ہر طرح کے جغرافیائی حالات اور موسمی صورتحال میں سفر کر سکتے ہوں دیگر راستوں کی نسبت زیادہ بہتر اور مفید ہیں۔

اسی سے ان راستوں کے متعلق بھی سمجھا جا سکتا ہے جن سے آدمی اپنے کاندھوں پر سامان لاد کر سفر کریں۔

دشمن کے لیے مفید کام اپنے لیے ضرررساں ثابت ہوتا ہے اور جس کام کے نقصانات دشمن کو ہوں وہ اپنے لیے مفید ہے۔ اگر فوائد برابر ہوں تو حکمران کو اچھی طرح غوروفکر کرلینا چاہیے کیونکہ ایسا کام کرنے سے بھی وہ وہیں رہے گا جہاں کام کرنے سے پہلے ہے۔

ایسا کام جس میں اخراجات زیادہ اور فوائد کم ہوں نقصان دہ ہوتا ہے اس کے برعکس ایسا منصوبہ جس پر لاگت کم آئے اور فوائد زیادہ ہوں مفید ہوگا۔ اگر اخراجات اور فوائد یکساں ہوں تو خوب غوروفکر کرلینا چاہیے کیونکہ "جتنا خرچ کیا' اتنا حاصل ہوگیا" کے فارمولے میں ترقی کی گنجائش نہیں ہوتی۔

حکمران کو ہمیشہ ایسے منصوبہ جات شروع کرنے چاہئیں جو اسکے لیے فائدہ مند ہوں اور ایسے قلعہ جات تعمیر کرنے چاہئیں جن سے ریاست اور حکومت مضبوط ہو۔ یہی پہلو کسی حکمران کو برتر اور طاقتور بناتے ہیں۔

باب: 13

عقب سے حملہ آور ہونے والے دشمن سے احتیاط

جب حکمران اور اس کا حریف اپنے اپنے مدمقابل فریق کے لشکروں پر عقب سے یلغار کے لیے، جو پہلے سے ہی دیگر افواج سے نبرد آزما ہوں، پیش قدمی کریں تو جو حکمران اس بادشاہ کے عقب پر قبضہ کرے جس کے پاس دولت کے بہت زیادہ ذرائع ہوں وہ فائدہ اٹھائے گا کیونکہ زیادہ وسائل ہونے کے باوجود اس کے گھیرے میں آنے والا لشکر اسی صورت میں اس (عقبی حریف) سے فاتحانہ لڑائی لڑ سکے گا کہ پہلے سامنے والے دشمن سے نجات حاصل کرے جس پر وہ حملہ کر چکا ہے۔ کچھ بھی حاصل نہ کرسکنے والا کمتر حکمران ایسا نہیں کرے گا۔

ہمسری کا معاملہ ہو تو لڑائی کی زیادہ تیاری کرنے والے حکمران کا عقبی علاقہ سنبھال کر اس کی سرکوبی کا منصوبہ بنانے والا حاکم زیادہ فوائد حاصل کرے گا کیونکہ وسیع تر جنگی تیاریاں کرکے میدان میں اترنے والا پہلے مدمقابل لشکر پر قابو پائے گا اور پھر عقبی دشمن کا مقابلہ کرنے کی سوچے گا۔ لیکن بہت کم یا معمولی نوعیت کی جنگی تیاریاں کرکے حملہ آور ہونے والے حکمران کی کارروائیوں میں اسی بنا پر ریاستوں کا ایک حلقہ بھی رکاوٹیں پیدا کرے گا۔

اگر تیاریاں متوازن ہوں تو اپنے جملہ جنگی و غیرجنگی سازوسامان کے ساتھ دور نکل جانے والے حکمران کے عقب پر قبضہ کرنے والا حملہ آور زیادہ فوائد حاصل کرے گا۔ کیونکہ جس فوج کا عقب محفوظ نہ ہو وہ آسانی کے ساتھ شکست کھا جاتی ہے۔ مگر فوج کا صرف ایک حصہ لیکر پیش قدمی کرنے والا یہ نقصان نہیں اٹھائے گا بشرطیکہ اس نے اپنے عقب کی حفاظت کا بھی معقول بندوبست کیا ہو۔

عسکری وسائل یکساں ہونے کی صورت میں گشت کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کے لیے

گئے لشکر کے عقب پر قبضہ کرنے والا فائدہ اٹھائے گا کیونکہ وہ متحرک حریف فوج پر بغیر کسی خاص مشکل کے قابو پا لے گا۔ لیکن صف آراء، منظم اور مورچے سنبھال کر بیٹھے دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لیے جائے تو اس کا دشمن کے قلعہ جات پر حملہ ناکام ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں اور ہزیمت اٹھا کر واپس آتے ہوئے وہ خود کو دو حریفوں کے درمیان بے بس محسوس کرے گا۔

عام حالات میں، جو حکمران کسی نیک اور ہر دلعزیز حاکم پر حملہ کرنے کے لیے نکلا ہو، اس کے لشکر کے عقب پر حملہ کرنے والا فتح پائے گا کیونکہ نیک اور قابل حکمران سے برسرپیکار ہونے والے سے سب نفرت کرتے ہیں جبکہ بدخصلت اور بدکردار حکمران پر حملہ آور ہونے والے کے ساتھ عوام کی ہمدردیاں عموماً ہوتی ہیں اس لیے ایسے حملہ آور پر یلغار کرنا مفید ثابت نہیں ہوتا۔ مفلس، فضول خرچ، کینہ پرور اور اپنے مخلص حلیف پر حملہ آور ہونے والے حکمران پر بھی عقب سے حملہ بہتر اور افادی نتائج کے حصول میں معاون ہوگا۔

ایک حکمران کے دو حریف حاکموں میں سے ایک اپنے دوست کے خلاف لڑ رہا ہو اور دوسرا اپنے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہو تو دشمن کے خلاف لڑنے والے حکمران کی فوج پر عقب سے حملہ کرنا زیادہ سودمند ثابت ہوگا کیونکہ دوست کے ساتھ جنگ کرنے والا کسی بھی وقت اس سے صلح کا معاہدہ کرکے عقبی حملہ آور کو بھرپور جواب دے سکتا ہے۔

دو حکمرانوں میں سے ایک اپنے حلیف کو تباہ کرنے پر آجائے اور دوسرا دشمن کو نیست و نابود کرنے کی ٹھان لے تو پہلے کی فوج پر عقب سے حملہ کرنے والا زیادہ فائدے میں رہے گا۔ کیونکہ دشمن کے خلاف لڑنے والے کو اپنے دیگر حلیف حکمرانوں کی حمایت حاصل ہوگی اور وہ طاقتور ہوگا جبکہ اپنے ہی دوست کے خلاف جنگ کرنے والا ہر طرح کی حمایت سے محروم ہونے کی وجہ سے عقبی حملہ آور کے لیے تر نوالہ ثابت ہوگا۔ جبکہ حکمران اور اسکا حریف کسی ایسی رقم کے لیے، دشمن کے عقب پر حملہ کرکے وصولی کے لیے دباؤ ڈالیں، جو واجب الوصول نہیں تو جس کے دشمن کو منافع چھوڑ کر زیادہ نقصان ہوگا، وہ فائدے میں رہے گا۔ اگر یہ دباؤ واجب الوصول رقم کے لیے ہو تو جس کے دشمن کو زیادہ فوجی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑے گا وہی زیادہ فوائد کے حصول میں کامیاب گردانا جائے گا۔

جب جوابی کارروائی کے قابل فریق پر حملہ کیا جائے اور حملہ کرنے والے کا عقبی حریف اپنی فوجی اور غیرفوجی صلاحیت بڑھانے کا اہل بھی ثابت ہو سکتا ہو، حملہ آور کے ایک پہلو پر مورچہ بندی کرکے ڈٹ جائے تو عقبی حریف کو فوائد حاصل ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس فریق سے رابطہ بھی رکھ سکے گا جس پر حملہ کیا گیا اور حملہ کرنے والے کے ٹھکانوں اور عسکری تنصیبات کو بھی نشانہ بنا سکے گا۔ دوسری صورت میں پیش قدمی کرنے والے کا عقبی حریف حملہ آور کو صرف عقب ہی سے تنگ کرسکے گا۔

دشمن کی عسکری نقل و حرکت کو سبوتاژ کرنے اور اس پر عقب سے حملہ کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ حلیف حکمران حریف کے عقب میں مورچہ بند ہوں یا اس کے دونوں میں سے کسی ایک پہلو پر منظم ہوکر ڈٹ جائیں۔

اگر کوئی عقبی حملہ آور ایک حکمران اور اس کے حریف کے درمیان ہو اور وہ حکمران قلعوں اور وحشی قبائل کی مدد بھی ساتھ رکھتا ہو تو طاقتور فریق کی راہ میں شدید رکاوٹ ثابت ہوتا ہے اور اسے دبانا آسان نہیں ہوتا۔

درمیانی حریف کو شکست دینے کے لیے اگر ایک حکمران اور اس کا حریف مل کر حملہ کریں تو جو خراج کی ادائیگی کے لیے دباؤ ڈالتے وقت درمیان کے حکمران کو اس کے دوست سے الگ کرلے اور اس طرح ایک حریف کو حلیف بنالے زیادہ فائدے حاصل کرے گا۔ صلح پر مجبور دشمن اس دولت کی نسبت زیادہ فائدہ دے گا جو متروکہ اتحاد نبھانے پر اس سے طلب کی گئی تھی۔ غیرجانبدار حکمران کو ہزیمت سے دوچار کرنے کے معاملہ پر بھی یہی اصول لاگو ہوگا۔

حملہ سامنے سے بھی کیا جا سکتا ہے اور پیچھے سے بھی۔ جس طرح زیادہ شاطرانہ چالیں چلنے کے مواقع ملیں وہ طریقہ اختیار کرلیا جائے۔ استاد فرماتے ہیں کہ کھلی لڑائی میں فریقین بھاری جانی اور مالی نقصان برداشت کرتے ہیں اور جو فاتح نظر آتا ہے وہ بھی خسارے میں ہی ہوتا ہے۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ خواہ کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے دشمن کو نیست و نابود کیے بغیر نہ چھوڑنا چاہیے۔

جانی اور مالی نقصان کی اس ۔۔۔ صورت میں جو اپنے مدمقابل حریف کو شکست

دے کر پھر عقبی دشمن پر بھی فتح پالے وہ زیادہ فوائد اٹھائے گا۔ جب ایک حکمران اور اس کا دشمن حکمران اپنے اپنے حریفوں سے نبرد آزما ہوں تو جو اپنے مدمقابل وافر وسائل رکھنے والے دیرینہ دشمن کو تباہ کرے گا وہ زیادہ فائدے حاصل کرسکے گا۔

بے قابو وحشی قبیلوں اور دیگر حریفوں کے معاملات پر بھی انہی اصولوں کا اطلاق ہوگا۔

عقبی حریف' مدمقابل دشمن اور وہ جس کے خلاف پیش قدمی کرتا ہو' ملے ہوئے دکھائی دیں تو مندرجہ ذیل لائحہ عمل اختیار کرلینا چاہیے۔ عقبی حریف عموماً" ہمارے حکمران کے مدمقابل دشمن کو ہمارے حکمران کے حلیف پر یلغار کرنے کی ترغیب دے گا اور پھر عقبی حریف کا ایک اور عقبی دشمن پیدا کرکے اس کے دوست پر ضرب لگائی جائے گی۔

دونوں میں نفاق اور لڑائی کروانے کے بعد ہمارا حکمران عقبی حریف کے منصوبے کو ناکام بنا دے اس طرح وہ "آکرند" (عقبی دشمن کے عقبی حریف) کے اتحادیوں اور عقبی دشمن کے حلیف حکمرانوں میں بھی لڑائی کروا دے۔

وہ اپنے مدمقابل حریف کے حلیف کو اپنے اتحادی سے الجھائے رکھے اور اپنے اتحادی کے حلیف کے ذریعے اس پیش قدمی کو روکے جو اس کے دشمن کا دوست کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

وہ اپنے حلیف کی مدد سے عقبی حریف کی پیش قدمی کو روکے اور اپنے دوست کی مدد سے عقبی حریف کو "آکرند" (یعنی عقبی دشمن کے عقبی حریف) پر یلغار کرنے کی مہلت نہ دے۔

اس حکمت عملی کو اپنا کر ہمارا حکمران اپنے حلیفوں کی مدد سے مدمقابل اور عقبی ریاستوں کے حلقے کی قیادت سنبھال سکتا ہے۔

اسے جاسوسی کے لیے حلقے میں شامل تمام ریاستوں میں اپنے مخبر اور جاسوس پھیلا کر حریفوں کی طاقت کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہ دوستوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہوئے بھی اپنی حکمت عملی اور ارادے ظاہر نہ کرے۔

جس کی مستقبل کے لیے پیشگی منصوبہ بندی خفیہ نہ ہو وہ عارضی کامیابی کے باوجود نقصان اٹھائے گا۔

باب : 14

متاثرہ جنگی و ریاستی طاقت بحال کرنیکی حکمت عملی

اگر کسی حکمران کے متعدد حریف اتحاد کر کے اس پر حملہ کرنا چاہیں تو وہ ان کے مشترکہ سپہ سالار سے ان الفاظ میں مخاطب ہو:

"یہ سنبھالو دولت کے ذرائع۔ میں تمہارا حریف نہیں حلیف ہوں۔ اس سے تمہیں حملے کی نسبت دگنے فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ حکمت عملی تمہارے شایان شان نہیں کہ اپنے وسائل خرچ کر کے دوسروں کو مضبوط کرو' جو فی الحال ظاہری طور پر تمہارے حلیف بنے ہوئے ہیں' کیونکہ طاقت کے حصول کے بعد وہ پھر تمہیں مغلوب کرنے کے لیے کمر باندھ لیں گے۔"

یا وہ ان کے نظم و ضبط اور اتفاق کو انتشار اور نفاق میں تبدیل کرنے کے لیے اتحادی افواج کے قائد سے یہ کہے:

"جس طرح یہ مختلف ریاستوں کے حکمران بغیر کسی معقول جنگی سبب کے مجھ پر حملہ کرنے کی تیاری میں ہیں' اسی طرح اتحاد کر کے یہ تم پر یلغار کریں گے کیونکہ طاقت کسی کو بھی مدہوش کر سکتی ہے۔ اس لیے تمہارے مستقل مفاد میں یہی ایک حربہ ہے کہ ان کا اتحاد ختم کر دو۔"

اگر مخالف افواج کا اتحاد ختم ہو جائے تو وہ ان کے (سابقہ) سپہ سالار کو اپنے کمتر حریفوں کے خلاف استعمال کرے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی ایک مجموعی طاقت تشکیل دے کر انہیں پرکشش ترغیبات کے ذریعے اس کے خلاف پیش قدمی پر آمادہ کرے۔ جس طرح بھی ممکن ہو اسے چاہیے کہ اپنے حریف' سابقہ عسکری اتحاد کے سربراہ کو دوسری ریاستوں کے حکمرانوں میں ذلیل و خوار کر کے رکھ دے اور ساتھ ساتھ اس کی اچھی کاوشوں کو بھی برا بنا کر پیش کرے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ مالی مفادات کا لالچ دے کر صلح کر لی جائے اور پھر دونوں ریاستوں کے لیے کام کرنے والے جاسوس لالچ

میں آکر صلح کرنے والے سپہ سالار کے متعلق دوسرے حکمرانوں کو بدظن کریں۔ اس موقع پر وہ طنزاً" یوں کہیں:

"واہ تمہارے اتحاد کی کیا بات ہے۔" (یعنی تم نے جو اتحاد قائم کیا تھا اس کا سربراہ مالی مفادات حاصل کر کے صلح کر چکا ہے اور تمہیں کیا حاصل ہوا۔)

اتحاد کے زیادہ متحرک اور چالاک حکمرانوں کو (کوئی ایک سربراہ نہ ہونے کی صورت میں) بہلا پھسلا کر ان کے نظم و ضبط میں دراڑیں ڈالی جائیں اور پھر دیگر حکمرانوں کو ریاستی جاسوس یہ کہہ کر بھڑکائیں:

"دیکھا' ہم نہ کہتے تھے۔" (یعنی ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ فلاں فلاں حکمران جو فوجی اتحاد میں بڑا متحرک نظر آتا ہے آخرکار دشمن کی باتوں میں آکر تم سے الگ ہو جائے گا اور دیکھ لو ویسا ہی ہو چکا ہے۔)

کسی کے خلاف بہت سے حکمران فوجی اتحاد قائم کر کے حملہ کی تیاریوں میں ہوں مگر کسی کو اتحاد کا مشترکہ سربراہ نہ بنایا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ مندرجہ ذیل قسم کے اتحادی حکمرانوں کو کسی نہ کسی طرح اپنے شاطرانہ لائحہ عملہ کا شکار بنائے۔

1- جو پر عزم ہوں۔

2- جو اتحاد کے بنیادی محرک ہوں۔

3- جو ہر دلعزیز اور مقبول ہوں۔

4- جو لالچ یا خوف کی وجہ سے اتحاد میں شامل ہوئے ہوں۔

5- جن کے ساتھ کوئی خونی رشتہ ہو۔

6- جو دوست (رہے) ہوں۔

7- جو بے قرار اور چلتے پھرتے دشمن ہوں۔

8- جو اس راجا سے باطنی طور پر خوفزدہ ہوں جس کی سرکوبی کے لیے اتحاد بنایا گیا ہے۔

ان لوگوں کو ان کے خصائص و خصائل کے حوالہ سے درج ذیل اقسام کی مفید ترغیبات دی جائیں:

1- بے قرار دشمن کے خلاف عملی کارروائیاں روک کر اسے امداد کی پیش کی جائے۔

2- دوست حکمران کے ساتھ ملکر دو طرفہ مفادات کے حصول میں معاون منصوبہ جات شروع کیے جائیں اور تمام جھگڑے فوری طور پر چھوڑ دیئے جائیں۔

3- جس کے ساتھ خون کا رشتہ ہو اس سے مزید قرابت پیدا کی جائے۔

4- یہ حکمت عملی اختیار کرنے والا حکمران' ایسے حاکموں کو جو اس سے خوفزدہ ہونے کے باوجود اس کی مخالفت میں بننے والے اتحاد میں شامل ہوں' اطمینان اور حوصلہ دلا کر اپنی مٹھی میں کرے۔

5- اتحاد کے محرک کو خوشامد' حسن سلوک اور مصالحت کے ذریعے پھانسا جائے۔

6- پر عزم حکمران کو اپنی بیٹی پیش کردی جائے یا اس کے کسی جوان کے نطفہ سے اپنی بیوی کے ہاں اولاد پیدا کروائی جائے۔

7- ہر دلعزیز حکمران کو بیٹی پیش کی جائے یا حملے کی نسبت دگنے مالی مفادات کی پیشکش کردی جائے۔

8- لالچی کو دولت اور افرادی قوت سے خریدا جائے اور جو دباؤ کے تحت اتحاد میں شامل ہوا ہو اسے یرغمال بنا کر تحفظ کی پیشکش کی جائے۔ ایسا شخص فطری طور پر بزدل ہوگا۔

ان کے علاوہ کسی بھی حکمران کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن طریقہ (یعنی تحائف اور تفرقہ اندازی سے دھمکی تک) اختیار کیا جائے۔

مشکلات میں گھرے حکمران کو اگر دشمن کی طرف سے حملہ کا اندیشہ ہو تو وہ وقت' جگہ اور کارروائی کے واضح تعین کے بعد حتمی شرائط پر فوج اور رقم دے کر (کسی دوسرے کے ساتھ) صلح کرلے۔ اس صورت میں اگر اس سے کسی معاہدے کی خلاف ورزی ہو تو اس کی تلافی بھی کرے۔ اس طرح وہ کسی کو ساتھ ملا کر اپنی نازک صورتحال کو بہتر اور مضبوط بنا سکتا ہے۔

اگر ایسے حکمران کے مددگار نہ ہوں تو اپنے احباب اور اقرباء میں سے ہی ڈھونڈے یا ایسے قلعہ جات تعمیر کرے جو ناقابل تسخیر ہوں۔ کیونکہ اس حکمران کو اپنی اور دشمن کی رعایا سے احترام ملتا ہے جس کے قلعے مضبوط اور دوست وفادار ہوں۔ جو حکمران تیزی سے بدلتے حالات کے نئے تقاضوں اور دیگر امور سلطنت پر غورو فکر کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا

ہو اسے چاہیے کہ دانشمند لوگوں کو اپنے قریب رکھے اور عمر رسیدہ عالموں کی صحبت میں رہے' ایسا کرنے سے اسے اپنے مقاصد کے حصول میں بہت قیمتی رہنمائی میسر آئے گی۔

جو حکمران معقول حد تک دولت کے ذرائع اور فوجی طاقت نہ رکھتا ہو وہ شاہی لوازمات بڑھانے کی کوشش کرے کیونکہ اچھے قلعے اور مضبوط فوجی قوت ہی کسی حکمران کے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

آبپاشی کی غرض سے تعمیر کیے گئے بندوں کے قریب واقع اراضی کو اچھی بارش کا مستقل فائدہ حاصل ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصل کا دارومدار آبپاشی کے ذرائع مضبوط ہونے پر ہوتا ہے۔ حریف پر برتری حاصل کرنے میں آمدورفت کے بہترین راستے بھی معاون ثابت ہوتے ہیں کیونکہ فوجی قافلے اور جاسوس سڑکوں اور راستوں کے ذریعے ہی تیز ترین نقل و حرکت کرسکتے ہیں۔ اسلحہ' رتھیں اور باربرداری کے جانور بھی انہی راستوں سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ راستے اچھے ہوں تو آمدورفت میں آسانی ہوتی ہے۔ دفاعی اور جنگی آلات و اسلحہ کا حقیقی سرچشمہ قیمتی کانیں ہوتی ہیں۔ مفید لکڑی پیدا کرنے والے جنگل' قلعہ جات کی تعمیر' سواریوں اور رتھوں کو بنانے کے لیے اشد ضروری ہیں۔ کچھ ایسے بھی جنگل ہوتے ہیں جن سے ہاتھی ملتے ہیں اور ہاتھی امن اور جنگ دونوں حالتوں میں مسلمہ اہمیت کا حامل جانور ہے۔ چراگاہیں اس لیے ضروری ہیں کہ ان میں گائے' گھوڑے اور اونٹ پرورش پاتے ہیں جو رتھوں کو کھینچتے ہیں۔

مندرجہ بالا وسائل اگر کسی حکمران کے پاس نہ ہوں تو وہ ان کے حصول کے لیے اپنے حلیفوں یا عزیزوں کی طرف رجوع کرے۔ اگر فوج کی کمی کا سامنا ہو تو حکمران کو چاہیے کہ مختلف منظم گروہوں' چوروں' وحشی قبیلوں اور گھٹیا ذات کے آدمیوں کو بھرتی کرے۔ ایسے حکمران کو اپنے جاسوسوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرنا چاہیے۔

کمتر حکمران طاقتور حاکم کے ساتھ وہی رویہ رکھے جو ایک کمزور ریاست کے سربراہ کا ہو سکتا ہے تاکہ حریفوں اور حلیفوں کی طرف سے متوقع خطرات سے بچا جا سکے۔

اپنے ہمدرد لوگوں اور مخبروں کی مدد' تفکر و تدبر کی طاقت' خزانے کی قوت اور فوجی وسائل کے موزوں استعمال سے خود کو دشمن کی سازشوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

باب: 15

غالب حریف کے ساتھ مغلوب فریق کا رویہ

مساوی معیار کی سیاسی حکمت عملی رکھنے والوں میں فرق صرف مستقل خوشحالی اور عقلمند مشیروں کی رفاقت سے جنم لیتا ہے۔

کمزور حکمران جب کسی طاقتور حریف کے نرغے میں ہو تو اسے چاہیے کہ حملہ آور سے زیادہ طاقتور حاکم کی پناہ حاصل کرے جس پر حملہ کرنے والے کی سازشیں اور مکارانہ چالیں اثرانداز نہ ہو سکیں۔

مندرجہ بالا صورت میں اگر پناہ کے لیے طاقتور حکمران میسر نہ آئے تو اسے (مغلوب حکمران کو) چاہیے کہ اپنے برابر کے حکمرانوں سے اتحاد قائم کرے جو حملہ آور کی طاقت کے مساوی وسائل رکھتے ہوں اور دشمن کی دولت' عسکری قوت یا سازشوں کا ڈٹ کر سامنا کر سکیں۔ ایسے حکمران جن کی عسکری صلاحیت' معاشی حالت اور جنگی حکمت عملی ایک ہی معیار کی ہو ان میں فرق وسیع پیمانے پر تیاری (کم سے کم وقت میں) کے معاملے میں عمدہ اہلیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

اگر مغلوب حکمران کو طاقتور دشمن سے محفوظ رہنے کے سلسلہ میں ہمسر حلیف بھی نہ ملیں تو وہ کئی کمتر حاکموں سے اتحاد کرے جو پرجوش اور مخلص ہوں' دشمن کی عملی کارروائیوں کا موثر طور پر جواب دینے کی استعداد کے حامل ہوں اور حریف کے ذرائع دولت' عسکری قوت اور شاطرانہ حکمت عملی سے غیر متاثر رہیں۔

دو فریق اگر یکساں طور پر جوش و جذبے اور قوت عمل کی اہلیت رکھتے ہوں تو بالاتر وہ تصور ہوگا جسے موافق میدان جنگ پر قبضہ کا موقع ملے گا۔ موافق میدان جنگ کے معاملے میں بھی فریقین اگر ہمسر ہوں تو وہ فریق برتری رکھے گا جو جنگ کے لیے ہمہ وقت زیادہ مستعد اور تیار رہے گا۔ اس معاملہ میں بھی خصوصیات یکساں ہوں تو بالاتر وہ ہوگا جس کے

پاس عمدہ آلات جنگ ہوں گے۔ اس نوعیت کی امداد میسر نہ ہو تو مغلوب فریق کو چاہیے کہ کسی ایسے ناقابل تسخیر قلعے میں پناہ لے جس پر اس کا مضبوط دشمن اگر حملہ کرے تو اس کا شدید جانی نقصان ہو اور وہ پناہ گزین فریق کی ہر طرح کی رسد' خوراک' گھاس' لکڑی اور پانی وغیرہ کی مسلسل فراہمی پر اثرانداز نہ ہو سکے۔ اگر پناہ کے لیے بیک وقت ایک سے زیادہ قلعے دسترس میں ہوں تو یہ دیکھاجائے کہ رسد حاصل کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ضرورت کی تکمیل کے حوالہ سے کون سا موزوں ہوگا۔

کوٹلیہ (اس کتاب کے مصنف کا نام) کا خیال ہے کہ پناہ کے لیے ایسا قلعہ منتخب کیا جائے جہاں افرادی قوت اور روزمرہ ضروریات کی اشیاء کا مناسب ذخیرہ موجود ہو۔ مغلوب راجہ کو غالب حکمران کے معاملے میں ان پہلوؤں سے سوچنا چاہیے۔

1- میں اپنے حریف کا مقابلہ اس کے عقبی دشمن کے حلیف' درمیان کے حکمران یا غیرجانبدار سربراہ ریاست کی مدد اور تعاون سے کروں گا۔

2- میں کسی ہمسایہ حکمران' وحشی قبائل' حریف کے کسی عزیز' حریف کے جیل خانے میں مقید کسی شہزادے یا دشمن ملک میں موجود اپنے آدمیوں کی مدد سے مخالف حکمران کے ملک' چھاؤنی یا قلعے میں شدید فسادات اور بدامنی پیدا کر دوں گا۔

3- جب میرا حریف میری دسترس میں ہوگا تو میں اسے آگ' زہر' ہتھیاروں یا دوسرے خفیہ مہلک ذرائع استعمال کرکے ہلاک کر دوں گا۔

4- میں دشمن کو سخت جانی اور مالی نقصانات سے دوچار کروں گا۔

5- میں اپنے دشمن کے ان منصوبوں کو تباہ و برباد کر دوں گا جو وہ خود شروع کرے گا یا میرے آدمی اس سے شروع کروائیں گے۔

6- میں دشمن اور اس کے حلیفوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے کی کوشش کروں گا یا اس کی فوج میں بغاوت کروانے کا بندوبست کروں گا جبکہ وہ شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہو چکی ہوگی۔

7- میں دشمن کی رسد کا سلسلہ منقطع کرکے اس کے عسکری ٹھکانوں پر قبضہ کروں گا۔

8- اگر مجھے دشمن کے مقابلے میں وقتی طور پر ہزیمت اٹھانا پڑی تو بھی میں اس کے ہاں اپنے وسائل سے کام لیکر ایسی منتی کارروائیاں کرواؤں گا کہ وہ ہار مان لے۔

9- اس کے جنگی جوش و جذبے کو ختم یا کم کر کے میں اسے اپنی پیش کردہ شرائط پر صلح کے لیے مجبور کروں گا۔

10- جب میں اپنے حریف کی آزادانہ نقل و حرکت میں مزاحم ہوں گا تو اس کے لیے شدید مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

11- جب میں اپنے حریف کو بے بس اور مجبور سمجھوں گا تو اپنے سپاہیوں' فوج' وحشی قبائلیوں یا اس کے دشمن کی فوج کے ذریعے اسے ہلاک کرا دوں گا۔

12- میں ایک مضبوط قلعے میں پناہ لیکر اپنی وسیع ریاست کو بچانے کی کوشش کروں گا۔

13- جب میری اور میرے حلیف حکمرانوں کی مشترکہ فوج اس قلعے میں جمع ہوگی تو کوئی اسے شکست نہیں دے سکے گا۔

14- اندھیروں' وادیوں اور گھاٹیوں میں لڑنے کے حوالہ سے میری تربیت یافتہ فوج اس کے راستوں اور منصوبوں میں دخل انداز ہوگی۔

15- دشمن راستے میں ہی شدید جانی و مالی نقصان اٹھا کر جب نامساعد حالات اور اور موسم میں میرے قریب پہنچے گا تو خستہ حال ہو چکا ہوگا۔ راستے میں دیگر قلعوں اور وحشی قبیلوں کی آبادی ہونیکی وجہ سے اسے مجھ تک پہنچنے کے لیے بہت سا جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

16- میرا دشمن اپنی فوج کی کارروائی کے لیے موزوں مقام نہ پا کر جب اپنی اور اپنے حلیفوں کی بیمار فوج کے ساتھ یہاں آئے گا تو مصیبت زدہ ہوگا۔ یہاں آنے کے بعد پھر وہ واپس نہیں جا سکے گا۔

اگر حالات مندرجہ بالا حکمت عملی کے لیے خوش آئندہ نہ ہوں تو قلعہ میں محصور حکمران وہاں سے فرار ہو جائے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ دشمن کی طرف اس طرح بھی پیش قدمی کی جا سکتی ہے جیسے پروانہ شمع کی طرف جاتا تھا۔ بے خوف ہو کر جنگ میں جانے والوں کو دو طرح سے (یعنی مر کر یا مار کر) نجات ملتی ہے۔

لیکن کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ محصور حکمران کو اچھی طرح غور و فکر کرنا چاہیے اگر وہ صلح کے لیے حالات سازگار دیکھے تو فوراً" صلح کر لے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کی حکمت

عملی یہ ہونی چاہیے کہ مصالحت کرکے یا دباؤ ڈال کر کسی حلیف کی مدد حاصل کرلے۔ وہ اپنے سفیر کے ہاتھ صلح کا پیغام کسی ایسے حکمران کے پاس بھیجے جو صلح پر تیار ہو۔ اگر دشمن کا سفیر اس کے پاس آئے تو اسے انعام و اکرام سے نواز کر یہ کہے:

"یہ حکمران کے کارخانہ جات ہیں' یہ رانی کا محل ہے اور یہ ولی عہد کا۔ میں اپنے آپ کو ریاست سمیت ان دونوں کی رضامندی سے آپ کے سپرد کرتا ہوں۔"

دشمن کی پناہ لینے کے بعد وہ ایک غلام کی طرح اس کی اطاعت کرے اور اس کے ضروری کام سرانجام دیتا رہے لیکن ہر کام وہ پناہ دینے والے کی اجازت سے کرے۔ بغیر اجازت کے وہ اس ملک کے رہنے والوں سے کوئی معاملہ نہ کرے نہ ہی پوچھے بغیر وہاں سے جانے والوں کو کسی قسم کی سزا دے۔

اگر اس کے ہم وطن اس سے ناراض ہو جائیں یا اس سے دشمنی پر اتر آئیں تو وہ پناہ دینے والے سے کہے کہ مجھے کسی اور ملک میں جانے کی اجازت دے دیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طرح کے ہم وطنوں کو وہ خفیہ طور پر ختم کروا دے جیسا کہ باغیوں کے معاملہ میں کیا جاتا ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنے کسی دوست سے زمین کا عطیہ بالکل قبول نہ کرے۔ پناہ دینے والے کی اجازت کے بغیر پناہ گزین کو اسکے وزیر' ولی عہد' پروہت اور فوجی سربراہ سے ملتے رہنا چاہیے۔ اسے پناہ دینے والے کے لیے خود کو زیادہ سے زیادہ مفید ثابت کرنا چاہیے۔ مذہبی عبادات کے موقع پر پناہ گزین پناہ دینے والے حکمران کے حق میں دعا کروائے اور برابر اس سے کہتا رہے کہ میں ہمیشہ اسی طرح آپ کی خدمت کے لیے حاضر رہوں گا اور مجھ سے آپ کو کبھی کسی قسم کی شکایت نہ ہوگی۔ شکست کھا چکے حکمران کو مشکوک لوگوں سے قطع تعلق کرکے مضبوط حلیف رکھنے والے طاقتور حکمران کی اطاعت کرتے رہنا چاہیے۔

باب: 16

شکست کھاچکے حکمران کا فاتح کے ساتھ رویہ

کوئی باج گزار حکمران جب پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی غرض سے فتوحات کا منصوبہ بنائے تو اسے چاہیے کہ اپنے پناہ دینے والے کی اجازت سے ان خطوں کی طرف بڑھے جہاں کی آب و ہوا اور جغرافیائی صورتحال فوجی نقل و حرکت اور کارروائیوں کے لیے مناسب ترین ہو۔ وہ ایسے خطوں کا انتخاب کرے جہاں دشمن کے قلعے اور مورچے قابل تسخیر ہوں اور عقبی دشمن موجود نہ ہو اگر حملہ آور کو عقبی حریف کی طرف سے کارروائی کا خطرہ ہو تو پہلے اس کی خبر لے۔

چھوٹی چھوٹی کمزور ریاستوں کو لالچ دے کر اپنا وفادار بنایا جا سکتا ہے اور ان کے اندرونی حالات بگاڑے جا سکتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں ڈرا دھمکا کر اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا جائے۔ حملہ آور حکمران اپنے دشمنوں کو اطاعت پر مجبور کرنے کے لیے حالات کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو لائحہ عمل مناسب سمجھے اختیار کرے۔ وہ اس کے دیہاتوں، جنگلات کے مکینوں، مویشیوں کے گلوں، سڑکوں اور آمدورفت کے راستوں کے تحفظ کا عہد کرکے مصالحت کی راہ ہموار کرے اور جو ان مقامات سے نکال دیئے گئے ہوں یا فرار ہوگئے ہوں ان کی واپسی کی ذمہ داری بھی قبول کرے۔

اراضی کے عطیات، تحائف اور کنیا دان (لڑکی دینا) جیسے اعلان کرکے خوف و ہراس کی فضا ختم کرنے کی کوشش کرے اور ساتھ ہی ہمسایہ حکمران کو بھڑکا کر یا قبائلی سردار، شاہی خاندان کے کسی فرد یا مقید شہزادے کو اپنا ہمنوا بنا کر فسادات شروع کروا دے۔

دشمن کسی بھی طریقہ سے پکڑا جائے اسے سزا ضرور دی جائے۔

باحوصلہ اور حملہ آور کی فوجی قوت کو بڑھانے کی استعداد رکھنے والے حکمرانوں کو بحال کردیا جائے۔ یہی حسن سلوک مندرجہ ذیل خصوصیات رکھنے والے حاکموں کے ساتھ بھی کیا جائے۔

1- جن کے پاس دولت کے وسیع ذرائع ہوں۔

2- جن کے پاس مضبوط فوجی طاقت ہو۔

3- جن سے زراندوزی کی امید ہو۔

4- جن سے زمین حاصل ہو سکے۔

5- جو عقلمند اور غور و فکر کرنے کے اہل ہوں۔

جو حملہ آور کو جواہر' قیمتی نوادرات' خام مال' سواریاں' بار برداری کے جانور' لکڑی' ہاتھی' مویشی' زرعی اجناس اور دیگر مفید جانور فراہم کر سکے وہی اس کے حلیفوں میں ممتاز ٹھہرے گا۔

جو وسیع پیمانے پر مالی اور فوجی مدد کرے وہ بہت قابل قدر تصور ہو گا۔ جو فوجی اور مالی نذرانوں کے علاوہ اراضی بھی فراہم کرے وہ مزید اہمیت کا حامل ہو گا۔ پہلو کے کسی دشمن سے بچانے والا ایک طرف کا حلیف ہوتا ہے۔ جو دشمن اور اس کے دوست (کے خلاف) مدد کرتا ہے۔ وہ دونوں پہلوؤں سے مفید اور معاون ہوتا ہے۔ جو دشمن کے حریف کے حلیف' اس کے ہمسائے اور وحشی قبائل کے خلاف بھی مدد کر سکے وہ مکمل حلیف اور مددگار تصور ہوتا ہے۔

اگر اس کا کوئی عقبی حریف ہو یا اس کا سامنا کسی وحشی سردار یا دشمن سے ہو یا کسی ایسے سردار سے اس کی دشمنی ہو جسے زمین کا عطیہ دے کر خوش کیا جا سکے تو اسے بے مصرف و بے کار زمین دی جائے۔ قلعے رکھنے والے دشمن کو ایسی زمین دی جائے جو اپنے علاقے سے دور واقع ہو۔

وحشی سردار کو ایسی اراضی دی جائے جو غیرپیداواری ہو۔ دشمن کے خاندان کا کوئی آدمی ہو تو اسے ایسی اراضی سونپی جائے جو کسی بھی وقت واپس لی جا سکے۔ مسلح افراد کے گروہ کو ایسی زمین دی جائے جو دشمن کے نشانے پر رہے۔ متعدد مسلح گروہوں کو ایسی زمین دی جائے جو کسی حکمران کی سلطنت کی حدود کے قریب واقع ہو۔ بڑے اور ناقابل شکست گروہ کو ایسی اراضی دی جانی چاہیے جو دشمن کے نشانہ پر بھی رہے اور کسی حکمران کی سلطنت کی حدود کے قریب بھی ہو۔ اراضی کے حصول کے لیے جنگ کرنے والے حکمران کو جنگی کارروائی کے لیے ناموزوں زمین دی جائے۔ دشمن کے حلیف کو غیرپیداواری اور بنجر

زمین دی جائے۔ ملک بدر کیے گئے شہزادے کو ایسی زمین دینی چاہیے جس کی پیداواری صلاحیت ختم ہو چکی ہو۔ معاہدہ توڑ کر پھر اسے زمین حاصل کرکے قائم کرنے کے خواہشمند حکمران کو ایسی اراضی دی جائے جس پر بہت سی دولت اور افرادی قوت استعمال کرکے اسے آباد کیا جا سکتا ہو۔ کوئی مفلوک الحال شہزادہ اگر اراضی کا مطالبہ کرے تو اسے ایسی زمین دی جائے جس میں اسے کوئی تحفظ حاصل نہ ہو سکے اور ایسے شہزادے کو پناہ دینے والے کو بالکل ویران اور آباد نہ ہو سکنے والی زمین دی جائے۔

فتوحات کا عزم رکھنے والا حکمران معاون حکمرانوں کو ان کی ریاستوں اور علاقوں پر بحال رہنے دے اور دیگر حاکموں کے ساتھ خفیہ طور پر نبرد آزما رہے۔ جو تعاون کرے انہیں مزید مراعات دے اور ان میں کمی نہ آنے دے۔ جو مشکل میں ہو اس کی مشکل کو حل کرنے کے سلسلہ میں مددگار بنے۔ جو خود ملنے کی خواہش لیکر آئے اس کے ساتھ ملاقات کرے اور اسے غیر مطمئن ہو کر واپس نہ جانے دے۔ حقارت آمیز لب و لہجہ میں بات نہ کرے' دھمکی اور بدگوئی سے بھی اجتناب کرے۔ زیرپناہ لوگوں کے ساتھ باپ کی سی شفقت سے پیش آئے۔ مجرم کو اس کا جرم بتائے بغیر کوئی سزا نہ دے۔ باج گزار یا ماتحت راجہ کو بھی چاہیے کہ بری سرگرمیوں میں ملوث افراد کو خفیہ طور پر سبق سکھائے تاکہ بڑے حکمران کو بدگمانی نہ ہو۔ اسے چاہیے کہ جس حکمران کو قتل کیا گیا ہو اس کی اراضی' بیویوں یا بیٹیوں کو قبضہ میں نہ لے بلکہ اس کے اقرباء کو ان کی جاگیروں پر بحال رکھے۔ معاون اور مددگار حکمران کی وفات کے بعد اس کے بیٹے کو اس کی جگہ حکمرانی کے لیے لایا جائے۔ مفتوح حکمران اور ان کی آئندہ نسلیں اسی طرح وفادار' اطاعت گزار اور غلام رہ سکیں گی۔ جو کوئی مقید یا مقتول حکمران کی بیویوں' بیٹیوں یا زمینوں پر قبضہ کرے گا وہ ریاستوں کے حلقوں میں بدقماش اور نامعتبر تصور ہوگا اور عوام کی ہمدردیاں اس کے ساتھ نہ رہیں گی۔ اس کے وزیر ناراض ہو کر کسی اور ریاست میں چلے جائیں گے اور پھر اس کی جان اور حکومت کے لیے خطرناک ثابت ہوں گے۔ شکست کھا جانے والے حکمرانوں کو اگر مصلحت کی حکمت عملی اپنا کر ان کے منصب پر بحال رکھا جائے تو وہ زندگی بھر فاتح کے اور اس کے بعد اس کی اگلی نسل کے اطاعت گزار رہتے ہیں' اور کبھی من مانی نہیں کرتے۔

باب: 17

باہمی معاہدوں کی تشکیل اور تنسیخ

امن، صلح اور ملاپ حکمرانوں کے باہمی اعتبار کے مظہر اور بنیادی طور پر ایک ہی مفہوم رکھنے والے لفظ ہیں۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ قسم اور خلوص کی بنیاد پر کی گئی صلح ٹوٹ سکتی ہے لیکن یرغمال یا ضمانت پر بنیاد رکھنے والی صلح قائم رہتی ہے۔

لیکن کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ جو صلح قسم اور خلوص پر مبنی ہو وہ نہ اس جنم میں ٹوٹ سکتی ہے اور نہ اگلے جنم میں۔ جبکہ ضمانت اور یرغمال صرف اس جنم میں صلح کے معاہدے کو قائم رکھنے کے لیے درکار ہوتے ہیں۔

"ہم امن و امان کی غرض سے باہم اکٹھے ہوگئے۔" پہلے لوگ یہی کہہ کر صلح کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کے شک کو دور کرنے کے لیے وہ مندرجہ ذیل اشیاء پر حلف اٹھا کر کہتے تھے کہ جو اس عہد کو توڑے یہ چیزیں اسے چھوڑ دیں گی یا تباہ و برباد کردیں گی۔

1- آگ
2- پانی
3- ہل
4- قلعے کی اینٹ
5- ہاتھی کے کندھے
6- گھوڑے کے پٹھے
7- رتھ کی گاڑی
8- ہتھیار
9- بیج

10- عطر

11- عرق

12- ڈھلے ہوئے سونے کے سکے

عہد شکنی کی نوبت سے بچنے کے لیے معاہدہ یا ضمانت تہیا کرنے والے سیاسی لوگوں یا روسا کی ضامنی میں ہوتا تھا۔ اس طرح کے عہدنامے میں دشمن کو قابو میں رکھ سکنے والے آدمی کو ضامن بنانے والا فوائد اٹھاتا اور دوسرا فریق خسارے کا سامنا کرتا۔

جب عہد شکنی سے بچنے کے لیے ایک فریق بچوں' شہزادی یا شہزادے کو بطور ضمانت یرغمال بناتا تو جو شہزادی کو یرغمال بناتا وہ زیادہ فائدے میں رہتا تھا کیوں شہزادی یرغمال بن کر (اپنے خاندان والوں کے لیے) مشکلات پیدا کرسکتی تھی جبکہ شہزادہ ایسا نہیں کرسکتا تھا۔

لڑکوں میں سے جو یرغمال بننے کے لیے اعلیٰ نسب' تربیت یافتہ' ماہر جنگ یا اکلوتے بیٹے کو بھیجے گا وہ زیادہ فوائد نہیں اٹھا سکے گا۔ بہتر یہ ہے کہ نچلی ذات سے تعلق رکھنے والی بیوی سے پیدا ہونے والے بیٹے کو اس مقصد کے لیے بھیجا جائے کیونکہ وہ خود اور اس کی اولاد حکومت کا انتظام سنبھالنے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ دانش مند بیٹے کی جگہ بے وقوف کو بھیجاجائے اور جنگی مہارت رکھنے والے کی جگہ غیر تربیت یافتہ کا انتخاب کیا جائے۔ اگر کئی بیٹے ہوں تو ان میں سے ایک کو بھیج دیا جائے۔ البتہ اکلوتے بیٹے کو یرغمال بننے کے لیے نہ بھیجا جائے کیونکہ کئی بیٹے ضروری نہیں ہوتے لیکن اکلوتا بیٹا ہر چیز کا وارث اور نسل کی بقا کا ضامن ہوتا ہے۔

عالی نسب اور دانشمند بیٹوں میں سے لوگ عالی نسب کے ساتھ زیادہ وفادار ہوں گے خواہ وہ عقلمند نہ بھی ہو۔ گھٹیا ذات سے تعلق رکھنے والا عقلمند بیٹا ریاستی معاملات میں غوروفکر کرسکے گا لیکن اعلیٰ ذات کی ماں سے پیدا ہونے والا بیٹا جسے تجربہ کار اور دانشور بزرگ افراد کی صحبت میسر آئے زیادہ بہتر ثابت ہوگا۔

عقلمند اور بہادر بیٹوں میں سے۔ عقلمند بیٹا بزدل ہونے کے باجود بہتر ذہنی کام سرانجام دے سکے گا جبکہ بیوقوف بہادر صرف جنگجو ہو گا۔ عقلمند بزدل کو بیوقوف بہادر پر اسی طرح برتری حاصل ہے جیسے شکاری کو ہاتھی پر۔ غیرتربیت یافتہ مگر بہادر بیٹا لڑنے میں تیز ہو گا۔ تربیت یافتہ بیٹا گو بزدل ہو مگر اس کا نشانہ خطا نہیں ہوگا۔ اس کے باوجود بہادر بیٹا بہتر ہے

کیونکہ اس میں عزم، قوت فیصلہ اور فیصلوں پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے کی اضافی صلاحیت ہوگی جو اسے دوسروں سے ممتاز کرے گی۔

کسی حکمران کے کئی بیٹے ہوں اور کسی کا صرف ایک، تو اول الذکر جو اپنے کسی ایک بیٹے کو یرغمالی کے طور پر بھیجے، دوسرے کی نسبت صلح کے معاہدے سے منحرف ہونے کا زیادہ اہل ہوگا جس نے اکلوتے لڑکے کو بھیجا ہوگا۔

اگر تمام بیٹوں کو یرغمال بنانا پڑے تو اس کی تلافی اور بیٹے پیدا کر کے کی جا سکتی ہے، اور اگر اس معاملے میں دونوں (حکمرانوں) کی اہلیت برابر ہو تو جو زیادہ عقلمند اور ذہین بیٹے پیدا کرے گا، وہ فائدے میں رہے گا۔ اگر لائق بیٹے پیدا کرنے میں بھی برابری نکلے تو جس کے ہاں پہلے بیٹا پیدا ہوگا اسے برتری حاصل ہوگی۔ اگر کسی کا ایک ہی بیٹا ہو اور ہو بھی بہادر اور اس کے ہاں اور بیٹے پیدا ہونے کی امید نہ ہو تو وہ اپنے اکلوتے بہادر بیٹے کو یرغمال بنانے کی بجائے خود اس کی جگہ یرغمالی بن جائے۔

جس حکمران کی قوت بڑھتی ہی چلی جارہی ہو وہ عہد نامہ توڑ سکتا ہے۔ یرغمال بنائے گئے شہزادے کے آس پاس بڑھئی یا دیگر ہنرمندوں کے بھیس میں مقیم اس کے باپ کی ریاست کے جاسوس سرنگ کھود کر شہزادے کو رہا کروا سکتے ہیں۔ فن کار، رقاص، موسیقار، مسخرے، درباری بھاٹ، تیراک اور شعبدہ باز جو پہلے ہی دشمن کے ہاں موجود ہوں، وہ خفیہ طور پر شہزادے کی خدمت کے لیے سرگرم رہیں۔ ان لوگوں کو بلا رکاوٹ محل میں آمدورفت کی اجازت ہو۔ موقع ملتے ہی یرغمال شہزادہ انہی میں سے کسی ایک کا بھیس بدل کر فرار ہو سکتا ہے۔

طوائفوں اور دیگر خواتین جاسوسوں کی خدمات بھی اس مقصد کے لیے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ شہزادہ ان کے ساز اور برتن وغیرہ اٹھانے والے کے بھیس میں باہر آ سکتا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باورچی، حلوائی اور دیگر ملازمین جو حکمران کی خدمت بجا لاتے ہوں، شہزادے کو سامان (جیسے برتن، پلنگ، کپڑے، تخت اور روزمرہ استعمال کی دیگر اشیاء) میں چھپا کر نکال لے جائیں۔ شہزادہ کسی شاہی ملازم کا بھیس بدل کر رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھی فرار ہو سکتا ہے۔

ان کے علاوہ یرغمال شہزادہ مندرجہ ذیل مزید تدبیروں کے ذریعہ بھی فرار ہو سکتا ہے۔

1- اگر وہ سرنگ کے ذریعے دیکھے جانے والے تالاب میں رات کو لے جایا گیا ہو تو ڈبکی لگا کر دور نکل جانے کا دعویٰ کرے اور اس کی ریاست کے جاسوس تاجروں کے بھیس میں اس کے محافظوں میں تقسیم کیے جانے والے پھلوں اور چاولوں میں زہر ملا دیں۔

2- کسی مذہبی تقریب کے موقع پر کھانے یا مشروب میں نشہ آور محلول ملا کر محافظوں کو دیا جائے اور شہزادہ موقع پاکر فرار ہو جائے۔

3- محافظوں کو رشوت دے کر بھی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

4- جاسوس اپنی اہلیت سے دشمن کے شہر کا اعلیٰ حکومتی عہدیدار بن کر' درباری بھاٹ کا بھیس بدل کر یا حکیم کے روپ میں کسی قیمتی سامان سے بھرپور عمارت کو آگ لگا دے' اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی افراتفری میں شہزادہ فرار ہو جائے۔

5- یرغمال شہزادے کے ملک کے جاسوس تاجروں کے بھیس میں کسی اہم تجارتی گودام کو نذر آتش کر کے بھی شہزادے کو فرار ہونے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔

6- تعاقب سے محفوظ رہنے کے لیے شہزادہ جس جگہ موجود تھا وہاں کسی لاش کو رکھ کر اسے آگ لگا دے اور خود کسی کھڑکی' سرنگ یا مختصر راستے سے فرار ہو جائے۔ (یہ تدبیر آتشزدگی کے موقع پر اختیار کی جائے۔ اس سے دشمن حکمران سمجھے گا کہ یرغمال شہزادہ بھی اس آگ کی نذر ہو گیا ہے۔)

7- شہزادہ شیشے کے تگ' ہانڈیاں اور دیگر سامان ڈھونے والے کے روپ میں بھی وہاں سے بھاگ سکتا ہے۔

8- شہزادہ سر منڈے یا جٹا دھاری (لمبے بالوں والے) جوگیوں کے بھیس میں بھی فرار ہو سکتا ہے۔

9- شہزادہ کسی خاص بیماری میں مبتلا شخص یا جنگلی آدمی کا سوانگ بھر کر فرار ہو جائے۔

10- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ملک کے جاسوس اسے ایک جنازے کی طرح اٹھا کر لے جائیں۔ ایسی صورتحال میں جاسوس جنگلی آدمیوں کے بھیس میں تعاقب کرنے والوں کو بھٹکا کر کسی اور طرف بھیج دیں اور شہزادہ مخالف سمت میں فرار ہو جائے۔

11- یرغمال شہزادہ گاڑیوں میں چھپ کر یا گاڑی بان بن کر بھی فرار ہو سکتا ہے۔ اگر تعاقب کرنے والے نزدیک آجائیں تو اس طرف لے جائے جہاں گھات پہلے سے لگی ہو

(اس کے آدمی اس کے تعاقب میں آنے والوں سے نمٹنے کے لیے موجود ہوں) اگر ایسا نہ ہو سکے تو گھنے جنگل میں گھس کر تعاقب کرنے والوں کو چکمہ دینے کی کوشش کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو راہ پر سونا یا کھانے پینے کی زہر ملی اشیاء پھینکتا ہوا خود دوسری طرف نکل جائے۔

اگر یرغمال شہزادہ فرار ہوتے ہوئے پکڑا جائے تو پکڑنے والوں میں پھوٹ ڈالنے یا زہر دے کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرے۔ یا ورونا دیوتا کی قربانی کے موقع پر اگر کہیں آتش زدگی ہو جائے تو وہاں کسی اور کی لاش ڈلوا کر حکمران (یرغمال شہزادہ کا باپ) مشہور کر دے کہ اس کے بیٹے کو مروا دیا گیا ہے اور اس (جس حکمران کے ہاں اس کا شہزادہ یرغمال تھا) پر حملہ کر دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یرغمال شہزادہ پھرتی سے چھپی ہوئی تلوار نکال کر اپنے محافظوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں قتل یا شدید زخمی کرنے کے بعد قرب و جوار میں پہلے سے چھپے ہوئے اپنی ریاست کے جاسوسوں کے ساتھ نکل بھاگے۔

باب: 18

وسطی حکمران، غیرجانبدار حکمران اور ریاستوں کا حلقہ

وسطی حکمران سے دوسری، چوتھی اور چھٹی ریاست اس کی دشمن جبکہ تیسری اور پانچویں دوست ریاستیں ہوتی ہیں۔ اگر وسطی حکمران ان دونوں حلقوں کی طرف رغبت رکھتا ہو تو ہمارے حکمران کو اس سے دشمنی نہیں پیدا کرنی چاہیے، لیکن اگر وہ ان کا حلیف نہ ہو تو، حکمران کو ان ریاستوں سے دوستی رکھنی چاہیے۔

اگر وسطی حکمران کسی راجہ کے ہونے والے حلیف سے دوستی کا خواہشمند ہو تو (ایسا نہ چاہنے والا حکمران) اپنے اور اپنے حلیف کے دوستوں کو اس (وسطی حکمران) کے خلاف ابھار کر اپنے دوست کو بچائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ وسطی حکمران کے خلاف ریاستوں کے حلقے کو بھڑکائے کہ یہ مغرور ہمیں تباہ کرنے کے ارادے رکھتا ہے اور ہمیں باہمی اتحاد سے اس کی راہ میں مزاحم ہونا چاہیے۔ اگر ریاستوں کا حلقہ اس کا حامی ہو تو وہ وسطی حکمران کو شکست دے کر اپنی برتری کا پرچم بلند کرے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اپنے دوست کی مالی اور فوجی مدد کرے۔ اسے یہ حکمت عملی بھی اختیار کرنی چاہیے کہ وسطی حکمران سے متنفر گروہ سے سرکردہ حکمران کو یا آپس میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے والوں کو یا ان کو جو ایک کے ٹوٹنے پر اس کے ساتھ آجائیں یا باہمی بداعتمادی کی وجہ سے جھجکنے والوں کو مختلف مصالحتی ترغیبات اور تحائف کے ذریعے اپنا حلیف بنانے کی کوشش کرے۔ اس طرح ایک حکمران کو اپنے ساتھ ملانے سے اس کی قوت دگنی ہوگی اور تیسرے حکمران کے حلیف بننے سے مزید بڑھ جائے گی۔ اس طرح قوت اور طاقت حاصل کر کے وہ وسطی حکمران کو شکست دے سکے گا۔

اگر حالات مندرجہ بالا اقدام کے لیے موزوں نہ ہوں تو وسطی حکمران کے حریف کو چاہیے کہ اس کے کسی دشمن سے دوستی کر لے یا وسطی حکمران کے باغیوں کی امداد کر کے

انہیں اس کے خلاف سرگرم کردے۔ اگر وسطی حکمران اس کے دوست کا استحصال کرنا چاہے تو وہ نہ ہونے دے اور جب تک اس کا دوست کمزور رہے وہ اس کی مدد کرتا رہے۔ اگر وسطی حکمران اس کے کسی کمزور دوست کو برباد کرنے کا ارادہ کرے تو "فاتح" (وسطی حکمران کا حریف) اسے بچائے اور اس کے دل سے وسطی حکمران کا ڈر نکال کر اسے پناہ دے۔

اگر "فاتح" حکمران کے دوستوں میں سے کچھ ایسے ہوں جن پر وسطی حکمران حملہ کرسکتا ہو (اور اسی خوف سے) وہ اس کی مدد پر آمادہ ہو جائیں تو فاتح حکمران کو چاہیے کہ کسی تیسرے حکمران کو درمیان میں ڈال کر اپنے دوستوں سے صلح کرے اور انہیں وسطی حکمران کا حلیف نہ بننے دے۔ اگر وسطی حکمران کے حلیفوں میں سے فاتح کے کچھ ایسے حریف ہوں جن پر وہ حملہ کرکے قابو پا سکتا ہو مگر کچھ جارحیت اور مزاحمت کی صلاحیت رکھتے ہو اور فاتح سے دوستی پر آمادہ ہوں تو اسے چاہیے کہ ان سے صلح کرلے۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنا مقصد پورا کرسکے گا بلکہ وسطی حکمران کو بھی خوش رکھ سکے گا۔

اگر وسطی حکمران کسی دوستانہ رویہ رکھنے والے حکمران یا فاتح کو تسخیر کرنا چاہے تو فاتح کو چاہیے کہ کسی دوسرے حکمران کے ذریعے اس سے صلح کرلے یا اپنے حلیف کو وسطی حکمران کا حلیف بننے سے روکے اور کہے کہ جو تم سے اتحاد اور دوستی کا خواہشمند ہو اسے چھوڑ کر جانا اچھی بات نہیں۔ اگر وہ یہ محسوس کرے کہ وسطی حکمران کے اس اقدام سے ریاستوں کے حلقے کے حکمران خود ہی اس سے ناراض ہو جائیں گے کہ اس نے اپنے حلیفوں کو کیوں چھوڑا تو خاموش رہے۔ اگر وسطی حکمران اپنے کسی دشمن کو شکست دینا چاہتا ہو تو فاتح کو چاہیے کہ وسطی حکمران کے دشمن کی خفیہ امداد کرے۔

اگر وسطی حکمران کسی غیرجانبدار حکمران کو اپنانا چاہے تو فاتح ان دونوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرے۔ وسطی یا غیرجانبدار ریاستوں میں سے جو کوئی حلقے کی ریاستوں میں مقبول ہو فاتح کو اس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں وسطی حکمران کے طرز عمل کی بابت کہا گیا ہے اسی کا اطلاق غیرجانبدار حکمرانوں پر بھی ہوگا۔

وسطی حکمران سے اگر غیرجانبدار حکمران اتحاد کرنا چاہے تو فاتح حکمران کو چاہیے کہ

غیرجانبدار کی اس کوشش کو ناکام بنائے۔ وہ کسی دشمن کو دھوکہ دے یا حلیف کی امداد کرے یا کسی غیرجانبدار حکمران کی فوجی امداد حاصل کرے۔ اس طرح اپنی قوت بڑھا کر اور استحکام پیدا کرکے وہ اپنے فاتح حریفوں کو شکست دے اور حلیفوں کو طاقتور بنائے۔ مندرجہ ذیل حکمران فاتح کے حریف ثابت ہوتے ہیں۔

1- وہ حکمران جو بدفطرت ہو اور ہمیشہ نقصان پہنچانے کی فکر میں رہے۔

2- ایسا عقبی دشمن جس کا مدمقابل دشمن سے فوجی اتحاد ہو۔

3- کمزور ہمسایہ جس کے اندرونی حالات اور مالی صورتحال پریشان کن حد تک خراب ہو۔

4- وہ حکمران جو فاتح پر حملہ آور ہونے کی نیت سے اس کے حالات کا جائزہ لے رہا ہو۔

کسی حکمران کے دوست مندرجہ ذیل قسم کے ہوتے ہیں:

1- جو ایک ہی مقصد کی تکمیل کے لیے کسی مہم میں شریک ہو۔

2- جو کسی اور مقصد سے ساتھ دے رہا ہو۔

3- جو کسی مشترکہ حریف سے نبرد آزما ہونے کے لیے اتحاد کرے۔

4- جو کسی صلح نامے (معاہدے) کے تحت شریک جنگ ہو۔

5- جو اپنے کسی خاص مقصد یا مفاد کے حصول کی خاطر ساتھ ہو۔

6- جو دوسروں کے ساتھ ملکر اٹھ کھڑا ہوا ہو۔

7- جو خزانہ یا فوجی امداد معاوضہ پر دینے کے لیے آمادہ ہو۔

8- جو دو رخی حکمت عملی کے تحت ساتھ دے۔ (رقم کے بدلے فوج یا فوج کے بدلے رقم دینے والا)۔

طاقتور دشمن کے خطرے سے دوچار ہمسایہ حکمران، جو فاتح اور اپنے دشمن کے درمیان ہو، کسی طاقتور حکمران کا عقبی دشمن، جس نے ازخود اطاعت قبول کی ہو، جو کسی خوف سے اطاعت کرے اور مغلوب۔ ایسے تمام حکمران نسبتاً" آسانی سے تابع کیے جا سکتے ہیں۔

فاتح جہاں تک ممکن ہو، ان میں سے اس حلیف کی مدد کرے جس کا مقصد کسی مشترکہ دشمن کے خلاف فاتح کے مقصد سے قریب ہو اور ایسا کرنے سے دشمن کے راستے میں

رکاوٹ کھڑی ہو سکتی ہو۔

اگر کوئی حکمران کسی دشمن کو شکست دے کر طاقت حاصل کرنے کے بعد خودسری کا مظاہرہ کرے تو اسے اس کے ہمسائے یا ہمسائے کے پڑوسی سے لڑانے کی تدبیر اختیار کرنی چاہیے۔ فاتح کسی بھی طریقہ سے ایسی صورتحال مستقل پیدا کیے رکھے کہ اس کا تابعدار دوست مزید امداد کی خواہش میں اس کا فرمانبردار بنا رہے۔ لیکن اگر اس کے حالات از خود خراب ہو رہے ہو تو مدد نہ کی جائے کیونکہ سیاست کا تقاضا یہ ہے کہ حلیف کو نہ بہت زیادہ کمزور ہونے دیا جائے اور نہ انتہائی طاقتور بننے کا موقع دیا جائے۔

اگر کوئی خانہ بدوش حکمران فاتح کے ساتھ دولت کے حصول کی غرض سے معاہدہ کرے تو فاتح کو اس کے فرار کے اسباب بھی ختم کر دینے چاہئیں۔

حریف کے ساتھ برابر کے تعلقات رکھنے والے کو پہلے حریف سے الگ کر کے ختم کیا جائے اور پھر حریف سے نبرد آزما ہو کر اسے بھی شکست دی جائے۔

اگر کوئی حلیف غیرجانبدار رہنا چاہے تو اسے اس کے پڑوسی حریف سے لڑوا دیا جائے پھر جب وہ اس کے ہاتھوں خوب تنگ آجائے تو اس کی مدد کر کے اس پر احسان جتایا جائے اس طرح وہ وفاداری کا مظاہرہ کرے گا۔

کمزور حلیف اگر فاتح اور اس کے حریف دونوں سے مدد کا طالب ہو تو فاتح کو چاہیے کہ اس کی فوجی مدد کرے تاکہ وہ اس کے حریف سے مدد نہ مانگے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے سزا دینے کا بندوبست کر کے اپنے علاقے سے نکال کر کسی اور علاقے میں بسا دیا جائے۔ اگر ایسا حلیف طاقتور ہو جائے اور خطرے کے وقت فاتح کی مدد نہ کرے تو فاتح کو چاہیے کہ اسے اچھی طرح اعتماد میں لیکر بعد ازاں عدم تعاون کی پاداش میں تباہ کر ڈالے۔ جب کوئی حریف فاتح کے حلیف کے خلاف اسکی مشکلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پیش قدمی کرے تو اس دوست کو چاہیے کہ خود ہی اپنی مشکلات چھپا کر اسے شکست دینے کی تدبیر کرے۔ جب کوئی حلیف اپنے دشمن کے خلاف جارحانہ حرکت کرے تو وہ دشمن اپنے مسائل پر خود ہی قابو رکھتے ہوئے اسے زیر کرنے کی جدوجہد کرے۔

سیاست سے آگاہی رکھنے والے کو چاہیے کہ دیگر ریاستوں کی تخفیف، ترقی، زوال، جمود اور تباہی کے آثار پر گہری نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ان جملہ سیاسی حربوں سے بھی

آشنا ہو جو مندرجہ بالا مختلف حالات میں اسے اختیار کرنے چاہئیں۔ جو حکمران اس حکمت عملی سے آگاہ اور اس کے بر موقع استعمال پر قادر ہو گا وہ دیگر حاکموں کو اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے جیسے چاہے گا، استعمال کر سکے گا۔

آٹھواں حصہ

آفات اور اسباب

باب:1

قواعد حکمرانی سے غفلت کے سبب نازل ہونیوالی آفات اور قدرتی شدائد

دشمن اور ہم خود بیک وقت آفات کی زد میں ہوں تو دشمن کے خلاف پیش قدمی کی جائے یا اپنی حفاظت کرنا درست لائحہ عمل ہے۔

آفات دو طرح کی ہوتی ہیں:

1- قدرتی

2- اپنی غلطیوں کے نتیجہ میں واقع ہونے والی۔

بدی یا آفت کا مطلب ہے کہ سیاسی اور حکومتی حکمت عملی کے چھ بنیادی ضوابط سے انحراف کیا جائے یا سات اقتداری عناصر میں سے کسی ایک (یا زائد) کا فقدان ہو۔ اندرونی و بیرونی پریشان کن صورتحال، عورت، جواء اور اسی نوعیت کی آٹھ دیگر خباثتیں بھی آفات میں شامل ہیں۔ آفت وہ ہوتی ہے جو انسان سے اس کی مسرت چھین لیتی ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ آفات معلومہ میں سے کچھ اہم یہ ہیں:

1- بادشاہ پر آفت

2- وزیر پر آفت

3- عوام پر آفت

4- ناقص دفاعی حکمت عملی کی وجہ سے نازل ہونے والی آفت

5- مالی آفت

6- فوجی آفت

7- حلیف پر آفت

میرے استاد کے بقول "بادشاہ پر آفت" سب سے اہم ہے۔

لیکن بھردواج کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ ان کے خیال میں وزیر کی آفت بادشاہ کے مقابلے میں زیادہ شدید اور نقصان دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ وزیر کے فرائض میں کونسل کے اجلاسوں میں غوروفکر سے لیکر مطلوبہ نتائج کا حصول' ریاستی منصوبہ جات کی تکمیل' حکومتی واجبات کی وصولی' مصارف کی ادائیگی' فوجی بھرتی' دشمن کی مزاحمت' وحشی قبائل کی سرکوبی' مملکت کا تحفظ' مصائب و شدائد کا تدارک' ولی عہد کی حفاظت' دیگر شہزادوں کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت تک بہت کچھ شامل ہوتا ہے۔ وزراء کے بغیر یہ تمام اہم امور تشنہ تکمیل رہ جاتے ہیں اور بادشاہ بھی ادھورا محسوس ہوتا ہے۔ ایسی صورتحال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن کو حکمران پر وار کرنے کا موقع مل جاتا ہے کیونکہ وزیر کے بغیر حکمران کی اپنی عافیت بھی مشکوک ہوکر رہ جاتی ہے۔

جبکہ اسی ضمن میں کوٹلیہ کہتا ہے کہ بادشاہ ہی وزراء' پروہتوں' محکمہ جات کے سربراہوں اور عام ریاستی اہلکاروں کا تقرر کرتا ہے' عوام اور ریاست کی مصیبتیں دور کرنے کے سلسلہ میں ٹھوس اقدامات کرتا ہے' ریاستی ترقی' فلاح اور بہتری کے منصوبہ جات تشکیل دیتا ہے۔ ایسے میں اگر وزراء پر کوئی آفت آئے تو وہ دیگر باصلاحیت لوگوں کو ان کی جگہ مقرر کرسکتا ہے۔ حکمران ہی قابل افراد کو انعام اور بدقماشوں کو سزا دینے کے لیے سرگرم ہوتا ہے۔ اس لیے اگر حکمران مطمئن ہوگا تو رعایا بھی پرسکون رہے گی۔ جو طور اطوار حکمران کے ہوں گے وہی رعایا بھی اپنائے گی۔ حکمران کے ذاتی رجحانات پر ہی رعایا کی بقاء یا بربادی کا انحصار ہوتا ہے۔ حکمران اپنی رعایا کا عکس کہا جا سکتا ہے۔

وشالاکش کے مطابق حکمران اور وزیر کے مقابلے میں عوام پر نازل ہونے والی آفات اہم ہیں کیونکہ رسد و رسائل' بیگار اور خام مال سے لیکر فوج اور مالیات تک سب کچھ عوام ہی فراہم کرتی ہے۔ عوام نہ ہو تو یہ سب سہولیات و ذرائع کہاں سے دستیاب ہوں' ایسی صورت میں حکمران بھی تباہ ہو جائیں اور ان کے وزراء بھی برباد۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ تمام ریاستی امور وزراء ہی کے ذریعے سرانجام دیئے جاتے ہیں' جیسے کہ انعام و اکرام' حکومتی واجبات کی وصولی' فوجی بھرتی' ویران علاقوں کی آبادی' آفات سے تحفظ' اندرونی اور بیرونی خطرات سے رعایا کی جانی و مالی

حفاظت اور عوامی بھلائی کے حکومتی منصوبہ جات کی تکمیل وغیرہ۔ پراشر مکتب فکر کے خیال میں عوامی مصائب اور ناقص دفاعی حکمت عملی کے سبب واقع ہونے والے مصائب میں سے موخرالذکر اہم ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ناقابل تسخیر قلعوں میں ہی خزانہ اور فوج محفوظ رہ سکتی ہے' علاوہ ازیں یہی قلعہ جات بوقت ضرورت عوامی پناہ گاہوں کا کام بھی دے سکتے ہیں۔ حکمران آفت زدہ ہو تو ریاست یا عوام کی نسبت یہی قلعہ جات دفاع میں اپنا مضبوط کردار ادا کرسکتے ہیں۔ رہی بات عوام کی تو وہ حکمران اور اس کے حریف دونوں کے پاس بکثرت ہوتے ہیں۔ کوٹلیہ کا نقطہ نظر اس سے مختلف ہے کیونکہ قلعہ جات' ذرائع دولت اور فوج وغیرہ کا انحصار عوام پر ہی ہے۔ عوام کے بغیر مختلف اشیاء کی وافر پیداوار' گلہ بانی' شجاعت' استقامت' قوت' عمارات کی تعمیر' تجارت اور زراعت وغیرہ کا تصور بے معنی ہے۔ ہر ملک کے لوگ تو قلعہ جات میں پناہ نہیں لیتے اس لیے اگر عوام پر آفت آئے تو قلعہ جات سونے رہ جائیں گے۔ زراعت پیشہ لوگوں کے ملک میں مضبوط قلعہ دستیاب نہ ہونے کی آفت زیادہ شدید تسلیم کی جائے گی مگر جنگجو لوگوں کی سرزمین پر زمین نہ ہونے کی آفت زیادہ سنگین تصور ہوگی۔

پشنا کے مطابق قلعہ جات اور خزانہ کی آفات میں سے خزانہ کی آفت (یعنی خزانہ کا ختم ہو جانا) زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ قلعہ جات کی تعمیر' مرمت اور دیکھ بھال خزانہ کی ہی مرہون منت ہے۔ خزانہ موجود ہو تو حریفوں کے قلعہ جات تسخیر کرنے کی حکمت عملی وضع کی جاتی ہے۔ خزانہ کی طاقت سے ہی عوام' حلیف اور حریف کو اپنی مرضی کے مطابق عمل پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ خزانہ ہی کے ذریعے بیرونی ریاستوں کو مدد کے لیے ابھارا جا سکتا ہے' یہی فوجی اخراجات کی ادائیگی کا ضامن ہے۔ اگر صورتحال انتہائی نازک ہو تو خزانہ سمیٹ کر کسی دوسری جگہ جایا جا سکتا ہے مگر ایسی ہی صورتحال میں قلعہ جات کو تو ساتھ نہیں لے جایا جا سکتا۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ قلعہ ہی فوج اور خزانہ کی حفاظت کا ضامن ہے۔ قلعے سے حریف کے خلاف خفیہ طور پر کارروائی ہو سکتی ہے اور حلیفوں سے رابطہ بھی قائم رکھا جا سکتا ہے۔ قلعہ ہی میں فوجی نگرانی اور فوج کی دیکھ بھال ممکن ہے۔ یہاں حلیف حکمرانوں کو ملاقات کے لیے طلب کیا جا سکتا ہے۔ قلعہ ہی سے حریف اور وحشی

قبائل کے خلاف بھرپور مزاحمت ممکن ہے۔ خزانہ اگر قلعہ میں محفوظ نہیں ہو گا تو اس کے دشمن کے ہاتھ لگنے کے مواقع زیادہ ہوں گے۔ مضبوط اور ناقابل تسخیر قلعہ جات کی حامل ریاست ہزیمت نہیں اٹھا سکتی۔

کون پدنت کہتے ہیں کہ خزانہ اور فوج کی کمی میں سے موخرالذکر زیادہ اہم اور سنگین آفت تصور ہو گی کیونکہ حلیفوں اور حریفوں پر فوج ہی کے ذریعے گرفت رکھی جاتی ہے۔ ریاستی نظم و نسق بھی فوج پر منحصر ہے۔ فوجی قوت نہ ہو تو صرف خزانہ زیادہ دیر تک محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جبکہ اگر خزانہ میں کمی واقع ہو تو اسے دشمن کے علاقہ پر قبضہ کر کے' زمین یا خام مال کے حصول کے ذریعے پورا کیا جا سکتا ہے۔ مضبوط فوج کی موجودگی میں خزانہ میں کمی کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ فوج وزراء کی ذمہ داریاں بھی سرانجام دینے کی اہلیت رکھتی ہے۔

کوٹلیہ کو مندرجہ بالا بیان سے اختلاف ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فوج کا اپنا انحصار بھی خزانہ پر ہی ہوتا ہے۔ خزانہ نہ ہو تو فوج دشمن سے مل سکتی ہے' اپنے ہی حکمران کو ہلاک کر سکتی ہے اور ہر طرح کی آفت نازل کر سکتی ہے۔ دولت ہی سے ہر خواہش کی تکمیل اور بڑے کاموں کی تنظیم ہوتی ہے۔ وقتی اعتبار سے کسی مخصوص صورتحال میں فوج یا خزانے میں سے کوئی ایک اہم ہو سکتا ہے۔ فوج کبھی کبھار ضرورت پڑنے پر خزانہ کی حفاظت کا فرض سرانجام دے سکتی ہے لیکن خزانہ ہمیشہ مزید دولت اور فوجی طاقت کے حصول میں معاون رہتا ہے۔ ہر قسم کی ریاستی کارروائی دولت ہونے کے سبب ہی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس لیے فوجی کمی کی مصیبت سے خزانہ کی قلت کی آفت زیادہ اہم' سنگین اور تشویشناک ہوتی ہے۔

دات ویادھی کے مطابق فوجی کمی کی مصیبت اور حلیف کے نہ ہونے کی پریشانی میں سے موخرالذکر اہم ہے کیونکہ حلیف مندرجہ ذیل حوالوں سے مفید ہوتا ہے۔

1- حلیف کو گو کچھ نہ دیا جائے اور وہ بہت دور ہو مگر پھر بھی تمہارے مفادات کے حصول میں معاون رہتا ہے۔

2- عقبی حریف کی سرکوبی کرتا ہے۔

3- دشمن کے حلیفوں سے بھی نبرد آزما ہوتا ہے۔

4- بعض اوقات مدمقابل لشکر کے خلاف بھی مدد کرتا ہے۔

5- خودسروحشی قبائلیوں کی سرکوبی کرتا ہے۔

6- اس سے فوج' دولت اور زمین بھی ملنی ممکن ہوتی ہے۔

مگر کوٹلیہ کو مندرجہ بالا بیان سے اختلاف ہے کیونکہ حلیف ہمیشہ ایسے حکمران سے دوستی کرتا ہے جس کے پاس مضبوط اور موثر فوجی طاقت ہو۔ فوجی اہلیت مضبوط ہونے سے دشمن بھی محتاج اور متفکر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی مہم درپیش ہو جس کے لیے اپنی فوجی قوت یا اپنے حلیف کی طاقت میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے۔ اس طرح کے حالات میں فیصلہ موقع و محل کی مناسبت اور مطلوبہ نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔ اگر ہنگامی حالات میں فوری فوجی کارروائی کرنا پڑے' کوئی دشمن جارحیت کرے' وحشی قبائل حملہ آور ہوں' یا اندرون ریاست بغاوت جنم لے تو ایسے میں حلیف پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ جب حلیف اور آپ خود ایک ہی طرح کی صورتحال کا شکار ہوں اور کوئی حریف بہت طاقتور ہوگیا ہو تو اس صورتحال میں حلیف کو چاہیے کہ وہ اپنے مالی مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے دوستی کا رویہ جاری رکھے۔ جب مصیبت دو حلیفوں میں سے کسی ایک پر ہو تو دوسرے کے وسائل سے مدد لیکر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔

لیکن جب دونوں مصائب و آفات میں گھرے ہوں تو یہ امر ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ مصائب سے پہلے کون نکلے گا یا مزید پریشانیوں کا شکار کون ہوگا۔ جب ایک کی مصیبت دوسرے کو بھی شدید متاثر کرسکتی ہو تو یہ ایک مخدوش' خطرناک اور قابل توجہ صورتحال ہوگی۔

باب: 2

حکمران اور حکومتی آفات

ملک کی سب سے اہم شخصیت حکمران ہوتا ہے۔ حکمران کو ملک کا نظم و نسق قائم رکھنے اور دیگر حکومتی امور کی انجام دہی کے سلسلے میں متعدد مصائب و آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مشکلات داخلی اور خارجی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ داخلی مشکلات زیادہ نقصان دہ اور سنگین ہوتی ہیں۔ بااعتماد وزراء کی طرف سے وارد ہونے والی مشکلات آستین کے سانپ کے حملہ کے مترادف ہوتی ہیں لہٰذا حکمران کو حتی الامکان وسائل دولت اور فوج پر اپنی گرفت مضبوط رکھنی چاہیے۔

ایک ہی ریاست پر دو حکمران آزادانہ طور پر اپنا اثر و رسوخ بیک وقت قائم نہیں رکھ سکتے کیونکہ اس بے عملی کی وجہ سے ریاست باہمی نفرت' تعصب اور دشمنی کی نذر ہو جاتی ہے لیکن رعایا کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والی بیرونی حکومت ہمیشہ دیرپا اور موثر ثابت ہوتی ہے۔

کوٹلیہ کی رائے اس سے مختلف ہے۔ باپ اور بیٹے یا دو بھائیوں کے درمیانی منقسم حکومت بھی کامیاب نہیں ہوتی اور ملک انجام کار وزیر سنبھال لیتا ہے۔ لیکن حملہ آور حکمران جس نے حکومت کسی سے ہتھیائی ہو' جو ابھی زندہ ہو' سمجھتا ہے کہ یہ ریاست اس کی ملکیت نہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مفتوحہ یا غصب کی ہوئی ریاست کی دولت لوٹ کر اسے انتہائی کمزور کر دیتا ہے۔ وہ اسے محض تجارتی مال ہی کی ایک چیز خیال کرتا ہے۔ ایسی ریاست سے حملہ آور حکمران وقتی طور پر فوائد حاصل کرتا ہے اور جب ریاست اسے ناپسند کرنے لگے تو واپس لوٹ جاتا ہے۔

اندھے (بے علم) حاکم اور علم (شاستروں کے احکامات) کے خلاف کام کرنے والے مردہ ضمیر حکمران میں سے کون بہتر ہے؟

میرے استاد اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ جاہل حکمران بے اصول' ہٹ دھرم اور دوسروں کے اشاروں پر ناچنے والا ہوتا ہے اس لیے ملک کی تباہی و بربادی کا سبب بنتا ہے۔ لیکن اسکے مقابلے میں گنہگار حکمران کو' جو کہ قواعد و ضوابط سے انحراف کررہا ہو' سیدھی راہ پر لانا ممکن ہوتا ہے۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ جاہل حکمران کو تو اس کے مشیر اور دیگر حکومتی رفقاء سیدھی راہ پر لاسکتے ہیں لیکن جو برائی کے متعلق علم رکھتے ہوئے بھی چشم پوشی اختیار کرے اور حکومت کے سلسلے میں مذہبی احکامات کو خاطر میں نہ لائے' ایسا حکمران اپنی ریاست پر تباہی و بربادی کے نزول کو دعوت دیتا ہے۔

نئے حکمران یا بیمار بادشاہ میں سے کون بہتر ہے؟ میرے استاد فرماتے ہیں کہ بیمار حکمران کے وزراء سازشوں کے تانے بانے تیار کرکے اسے ریاست سے محروم کردیتے ہیں یا وہ خود ہی اگلی دنیا میں پہنچ جاتا ہے' مگر نیا حکمران عوام کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتی حکمت عملی کا تعین کرکے' حکومتی محاصل میں تخفیف کرکے یا انعام و اعزاز دے کر اپنی پوزیشن مستحکم کرلے گا۔

کوٹلیہ کا مندرجہ بالا بیان سے اختلافی نقطہ نظر یہ ہے کہ پرانا مگر علیل حکمران ریاستی امور کو رائج دستور کے مطابق سرانجام دے گا مگر نیا حکمران من مانی کی حکمت عملی اختیار کرے گا کیونکہ اس کو یہ گھمنڈ ہوگا کہ یہ ریاست میں نے حاصل کی ہے اور میری ہے۔ نئے حکمران کے مددگار اسے مہرہ بنا کر ملک لوٹ لیتے ہیں یا وہ حکمرانی کے تقاضوں کو پورا نہ کرسکنے کی وجہ سے جلد ہی فارغ کردیا جاتا ہے اس لیے زیادہ موثر نہیں ہوتا۔

بیمار حکمران دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو جسمانی عوارض میں مبتلا ہیں اور دوسرے وہ جو اخلاقی بیماریوں کا شکار ہیں۔ اسی طرح نیا حکمران بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جس کا تعلق اعلیٰ ذات سے ہو اور دوسرا وہ جو گھٹیا طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک بہادر مگر نیچ ذات اور ایک بزدل مگر عالی نسب حکمران میں سے کون قابل ترجیح اور بہتر ہے؟

اس سوال کے جواب میں میرے استاد فرماتے ہیں کہ اگرچہ وزراء اور عوام کمزور مگر عالی نسب کو ہی حکمران کے طور پر پسند کریں مگر اس کے قابو باآسانی نہیں آتے لیکن اگر انہیں ریاست کو مضبوط اور طاقتور دیکھنے کی تمنا ہو تو نیچ ذات کے طاقتور اور بہادر حکمران

سے بھی دب جاتے ہیں۔

مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ لوگ عالی نسب حکمران ہی کی اطاعت کرنا پسند کریں گے گو وہ بزدل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ عوام اعلیٰ ذات سے ہی حکمران کے تعلق کو بہتر جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ گھٹیا برادری سے تعلق رکھنے والے حکمران کے مقاصد کو تکمیل یافتہ نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ "خوبیاں ہی دوستی کی ضمانت ہوتی ہیں۔" یہ ایک مشہور کہاوت ہے جبکہ حکمران کا نیچ ہونا اس کی خامی شمار ہوگا۔ تھوڑے سے اناج کے ضیاع کی نسبت تیار فصل کی بربادی زیادہ بڑا نقصان ہے کیونکہ اس طرح تمام محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ بارش کی زیادتی سے بڑا نقصان بارش کا نہ برسنا ہے۔ (57)

اقتدار کے جملہ عناصر کی نسبت سے حکمران اور حکومت کو پیش آنے والی آفات کا جائزہ لیکر اور ان کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ مدافعانہ طریقہ کار اختیار کرنا ہے یا جارحانہ حکمت عملی سے کام لینا ہے۔

باب:3

انسانی مشکلات کا بیان

غلط راہ اختیار کرنے یا جہالت سے جملہ انسانی آفات و مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

وہ مشکلات جو غصہ سے پیدا ہوتی ہیں تین قسم کی اور ہوس کے نتیجہ میں جنم لینے والی آفات چار طرح کی ہوتی ہے۔ ان دونوں (ہوس اور غصہ) میں سے غصہ زیادہ بدتر ہے کیونکہ غصہ ہر کسی کے خلاف عمل پر اکساتا ہے۔ بعض اوقات غصہ کی وجہ سے حکمران اپنی ہی رعایا کی مخالفت اور غیض و غضب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ کئی حاکم مہلک عارضوں کا شکار ہوکر زوال کی طرف بڑھتے ہوئے اپنی سطوت و قوت کھو دیتے ہیں۔ کچھ بیماری اور اس کے نتیجہ میں ہونے والا نقصان برداشت کرتے ہوئے دشمن کے ہاتھوں قتل ہو جاتے ہیں۔

بھردواج کے مطابق یہ کامل حقیقت نہیں کہ غصہ صرف منفی ہی ہوتا ہے بلکہ اس کے مطابق غصہ صاف دل اور نیک نیت افراد کو آتا ہے اور یہ جرات پر اپنی بنیاد رکھتا ہے۔ غصہ سے ہی برے لوگوں کو برباد کیا جاتا ہے' اسی کیفیت میں لوگوں پر رعب طاری ہوتا ہے۔ غصہ برائی کو روکنے کے لیے بہت اہم ہے۔ محنت کے بعد مسرت کے پھل سے لطف اندوز ہونے کے لیے عیش و آرام کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مقبولیت کے حصول اور دوستی و فیاضی کے اظہار کے مواقع میسر آتے ہیں۔ محنت کرکے کامیابی حاصل کرنے والے ہر انسان کا جائز حق ہے کہ اس کی خواہشات تشفی بخش انداز میں پوری ہوں۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ اس کا موقف ہے کہ غصہ دشمنی بڑھاتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو آپ کی راہ میں مشکلات کھڑی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ غصہ ہمیشہ تکلیف پہنچاتا ہے۔ نفسانی خواہشوں کی اندھا دھند پیروی کرنا رسوائی اور محتاجی کی طرف جانے کے مترادف ہے۔ اس سے انسان لٹیروں' قماربازوں' گلوکاروں' نٹوں' موسیقاروں

اور اسی طرح کے دیگر ناپسندیدہ لوگوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ دشمنی نفرت سے بھی زیادہ سنگین جذبہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسوا ہونے والا اپنوں یا غیروں کی سازشوں کا باآسانی شکار ہو جاتا ہے' لیکن جس سے ہر کوئی متنفر ہو وہ لازمی طور پر تباہ و برباد ہو کر رہتا ہے۔ دشمن جو مشکلات کھڑی کرے وہ مالی نقصانات سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں کیونکہ ان سے صرف مالی ہی نہیں بلکہ جانی نقصان کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ غیراخلاقی خصائل کی وجہ سے سختیوں میں مبتلا ہوتا بری صحبت سے بھی زیادہ ضرر رساں ہے کیونکہ برے لوگوں سے تو اچانک کنارہ کشی اختیار کی جا سکتی ہے لیکن غیراخلاقی حرکتوں کی وجہ سے درپیش مصائب کی تلافی مدت تک نہیں ہوتی۔ اس لیے غصہ ہوس سے زیادہ سنگین اور برا ہے۔ سزا میں تشدد' بدکلامی یا بلا ضرورت خرچ کرنا' ان تینوں میں سے بدترین چیز کیا ہے؟

وشالاکش کے بقول بدکلام شخص' فضول خرچ آدمی سے بدتر ہے کیونکہ کسی سے بدزبانی کی جائے تو وہ انتقام لیتا ہے اور تکلیف دہ الفاظ کو کبھی فراموش نہیں کرتا۔

کوٹلیہ کا خیال ہے کہ بدزبانی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا غصہ داد و دہش سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ دولت لوٹنا' لٹنے والے کو کنگال کر دیتا ہے۔ انعام و اکرام' چھوڑی ہوئی رقم' نقصان اور استحصال اسی کی مختلف صورتیں ہیں۔

پراشر مکتب فکر کے مطابق مالی نقصان' پرتشدد تعزیر سے برا ہے کیونکہ عیش و اکرام کے تصور کی بنیاد ہی دولت پر ہے۔ دنیا دولت مند افراد کی گرفت میں ہی زیادہ دیر رہتی ہے' اس لیے مالی دھچکا جسمانی دھچکے کے مقابلہ میں زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔

مگر کوٹلیہ کے مطابق ایسا نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی مال کو جان پر فوقیت نہیں دیتا۔ پرتشدد تعزیرات دینے والا بہت سے دشمن پیدا کرلیتا ہے اور پھر انہی دشمنوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔

غصہ سے پیدا ہونے والی تین برائیوں کے ذکر کے بعد اب خواہش نفسانی سے پھوٹنے والی چار بیماریوں یعنی شکار' قماربازی' زنا اور شراب نوشی کی تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

پشون فرماتے ہیں کہ قماربازی اور شکار میں سے شکار بدتر ہے کیونکہ اس سرگرمی میں حصہ لیتے ہوئے ہر وقت ڈاکوؤں' دشمنوں' ہاتھیوں یا جنگل کی آگ سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ شکاری کو اپنی جان کا خوف' راہ سے بھٹک جانے کا اندیشہ' بھوک

اور پیاس کی اذیت بھی لاحق ہو سکتی ہے۔ لیکن قماربازی میں اچھا کھلاڑی نل اور یدھشتر کی طرح فاتح ہو سکتا ہے۔

کوٹلیہ کو اس اصول سے اختلاف ہے کیونکہ قماربازی میں ہمیشہ ایک فریق ہی فاتح ٹھہرتا ہے اور دوسرے کو شکست ہوتی ہے جیساکہ نل اور یدھشٹر (58) کے قصص سے بھی ثابت ہے۔ قماربازی میں جیتی جانے والی رقم عداوت کی بنیاد بنتی ہے کیونکہ رقم ہارنے والا یہی محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم کے حصے نوچے جارہے ہیں۔ قماربازی کے ضرررساں نتائج میں سے چند حسب ذیل ہیں:

1- جائز دولت کی قدر نہ کرنا۔

2- ناجائز دولت کے حصول میں کوشاں رہنا۔

3- فضول خرچی۔

4- قضائے حاجت کے لیے بھی قماربازی چھوڑ کر نہ اٹھنا۔

5- بے وقت کھانے سے بیمار پڑ جانا۔

قماربازی کے برعکس شکار جسمانی مشقت کی ایک مشق بھی ہے جو بلغم، چربی اور پسینے سمیت دیگر مہلک مادوں کو انسانی جسم سے خارج کرنے کا سبب ہے۔ شکار سے جامد اور متحرک اہداف پر نشانہ لگانے کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔ شکار میں انسان متحرک رہتا ہے اور اسے جنگلی جانوروں کے مزاج سے واقفیت حاصل ہوتی ہے جو کئی ایک خطرات میں مثبت طور پر معاون ثابت ہوتی ہے۔

کون پدنت کے مطابق زنا اور قمار بازی میں سے آخرالذکر زیادہ سنگین برائی ہے کیونکہ جواری کسی بھی قسم کی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کھیلتا رہتا ہے اور جب مشکل وقت میں ہوتا ہے تو بات بے بات بھڑک اٹھتا ہے جبکہ زانی ایسا نہیں ہوتا۔ عورت کے رسیا شخص کے معاملے میں اصلاح کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔ زنا کے سلسلہ میں حکمران کی ساتھی عورت کو تو سزا سے خائف کر کے بھی (حکمران کی) اصلاح پر راغب کیا جا سکتا ہے، اس سے نجات بھی حاصل کی جا سکتی ہے اور اسے بیمار قرار دے کر بھی حکمران کو اس کے چنگل سے نکالا جانا ممکن ہے۔

مگر کوٹلیہ کہتا ہے کہ حکمران کو زنا کی نسبت قمار بازی سے بیزار کرنا آسان ہے کیونکہ

یہ عادت (زنا) آدمی کو اندھا کر دیتی ہے وہ اپنے فرائض کے معاملہ میں انتہائی غفلت کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ فوری نوعیت کے امور کو سرانجام دینے کی بجائے ملتوی کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ سیاسی معاملات سنبھالنے کے قابل نہیں رہتا اور زنا کے ساتھ ساتھ نشہ بھی استعمال کرنا شروع کر دیتا ہے۔

داتو یادھی کے بقول زنا اور نشہ میں سے اول الذکر زیادہ مہلک عادت ہے کیونکہ عورتوں میں کھلنڈرا پن ہوتا ہے۔ اس کے برعکس شراب نوشی سے تھکن دور ہوتی ہے' دوسروں سے پیار اور داد و دہش کی تحریک ملتی ہے اور حواس کا لطف و سرور بڑھ جاتا ہے۔ زنا ایسی کیفیات پیدا نہیں کرتا۔

کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں۔ گو عورتوں سے جسمانی تعلقات ضرر رساں ہیں' بچوں کی پیدائش' اپنا تحفظ اور حرم میں متعدد بیویوں کی موجودگی۔ لیکن غیر عورتوں سے اختلاط کا معاملہ الگ ہے۔ یہ دونوں بری عادتیں (قماربازی اور زنا) شراب نوشی سے تحریک پاتی ہیں۔ علاوہ ازیں شراب نوشی کے مندرجہ ذیل مزید سنگین اور نقصان دہ اثرات مسلمہ ہیں:

1- صحت کی بربادی
2- عریانی و فحاشی
3- رقم کا ضیاع
4- ہوش و حواس کی معطلی
5- مذہبی علوم سے بے اعتنائی
6- گانے بجانے کی طرف رغبت
7- جان' مال' احباب اور نیک اعمال کھو دینا۔

قماربازی میں صرف ایک فریق کو ہی نقصان اور ایک ہی کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جواء رعایا میں نفاق کا سبب بن کر مادی اشیاء کے حوالہ سے انہیں دو گروہوں میں منقسم کر دیتا ہے۔ قمار بازی ہی کے سبب بہت سے شاہی خاندان اور اتحاد انتشار کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہوگئے۔ ناجائز اشیاء ہتھیانے کے بے ترین گناہ سے سیاسی سوجھ بوجھ ختم ہو جاتی ہے۔

کسی کے حق کو غصب کرنا ہوس کہلاتا ہے۔ بھلائی اس وقت دبتی ہے جب غصہ آتا

ہے۔ غصہ اور ہوس دونوں بہت بری آفات ہیں۔

اس لیے عقل مند شخص پر لازم ہے کہ تجربہ کار، عمر رسیدہ اور اہل علم لوگوں سے میل جول رکھے، اپنی نفسانی خواہشات کی غلامی ترک کرکے غصہ اور ہوس پر قابو پانے کی کوشش کرے کیونکہ غصہ اور ہوس دونوں ایسی خباثتوں میں شامل ہیں، جن سے دیگر کئی سنگین اور مہلک برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہی برائیاں انسانی وقار، طاقت اور زندگی کی بدترین دشمن ہیں۔

باب: 4

قدرتی آفات کا بیان

میرے استاد فرماتے ہیں کہ ہر آفت کی کسی قدر تلافی ممکن ہے۔ سیلاب کی وجہ سے درپیش مشکلات پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے' لیکن آگ ایک ایسی آفت ہے کہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی تلافی ممکن نہیں۔

کوٹلیہ کا اس کے برعکس یہ موقف ہے کہ آگ کی نسبت سیلاب زیادہ خطرناک آفت ہے کیونکہ آگ تو ایک گاؤں یا اس کے کچھ علاقہ کو خاکستر کرے گی مگر سیلاب متعدد دیہات کو ملیامیٹ کر سکتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بیماری اور قحط میں اول الذکر زیادہ سنگین اور مہلک آفت ہے کیونکہ یہ نظام زندگی کے بہاؤ کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ وباء میں لوگ کام نہیں کرسکتے' ملازمین فرار ہو جاتے ہیں جبکہ قحط میں ایسی صورتحال نہیں ہوتی بلکہ قحط میں غلہ کے عوض رقم (زیادہ) ملنے سے سرکاری محاصل ادا کرنے میں سہولت رہتی ہے۔

کوٹلیہ کو اس بیان سے اختلاف ہے کیونکہ کوئی بھی وباء ریاست کے فقط ایک علاقے کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اور اس کا سدباب بھی ممکن ہے مگر قحط کو ایسی آفت ہے کہ پوری ریاست کو شدید متاثر کرتا ہے اور عوام کو غذا بھی نہیں ملتی۔

وبائی بیماریوں کے وسیع پیمانے پر پھیلنے کے بھی ایسے ہی اثرات ہوتے ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بڑے لوگوں کی نسبت ادنیٰ درجے کے لوگوں کا مرنا روزمرہ معاملات کے بہاؤ کو متاثر کرتا ہے۔

مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ گھٹیا اور کمتر افراد کی خاطر عالی نسب لوگوں کو نہیں مرنے دینا چاہیے کیونکہ کثرت میں ہونے کی وجہ سے چھوٹے طبقے کے لوگ تو بھرتی بھی کیے جا سکتے ہیں۔ عالی نسب آدمی گھٹیا ذات کے لوگوں کا سہارا ہوتے ہیں۔ ہزاروں میں سے ایک ہی

عالی نسب اور فہم و تدبر کی اہلیت کا حامل ہوتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ داخلی مشکلات خارجی آفات کی نسبت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے اور ان کا سدباب ناممکن ہوتا ہے۔ جبکہ خارجی حریفوں کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات کو جنگ، مصالحت یا صلح سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ مگر کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ داخلی مشکلات کو مزاحمتی کارروائی کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے اور اگر ان کے منفی اثرات موثر بھی ہوں تو ریاست کا کچھ ہی حصہ ان کی زد میں آئے گا لیکن خارجی دشمن ہر پہلو سے نقصان پہنچا کر وسیع پیمانے پر تباہی و بربادی پھیلائے گا۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ عوام کے درمیان باہمی بدامنی ملک کمزور کرنے کے ساتھ ساتھ بیرونی حملہ آوروں کے حوصلے بھی بڑھاتی ہے جبکہ حاکموں کے مابین لڑائی کی وجہ سے معاوضے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ریاستی محاصل میں بھی تخفیف ہوتی ہے۔

مگر کوٹلیہ کے بقول عوامی بدامنی پر تو لوگوں کے اہم اور متحرک قائدین گرفتار کر کے قابو پایا جا سکتا ہے اور اس کے اسباب کا خاتمہ بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسی لڑائی میں دونوں فریق مقابلے کے جوش میں حکمران کے لیے بھی اکثر اوقات مفید ثابت ہوتے ہیں لیکن حکمرانوں کے مابین شروع ہونے والی لڑائی سے عوام کا شدید نقصان ہوتا ہے اور اس پر قابو پانے کے لیے دگنی طاقت مطلوب ہوتی ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ تفریحات کے شوقین حکمران کی نسبت اسی مزاج کی رعیت ریاست کے کاموں میں زیادہ رکاوٹ ڈالتی ہے۔ کھیل تماشہ کا ذوق رکھنے والے حکمران سے ہنرمندوں، تاجروں اور فنکاروں کو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ اگر تفریحات سے لوگوں کی دلچسپی، کام کی تھکن اتارنے اور تازہ دم ہونے کے لیے ہو تو زیادہ نقصان دہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ خوش و خرم ہو کر کام کی طرف لوٹتے ہیں لیکن ایسے مزاج کا حکمران اپنے درباریوں کے لیے پرکشش اور قابل تقلید بن جاتا ہے اور نتیجہ کے طور پر وہ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کر کے خطرناک حد تک ریاستی امور کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ میرے استاد فرماتے ہیں کہ لاڈلی رانی اور لاڈلے شہزادے میں سے موخرالذکر زیادہ مصائب پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس کے مصاحب بھی اس کے انداز و اطوار سے بگڑ جاتے ہیں۔ نذرانوں اور اہم پیداواری امور میں رکاوٹیں کھڑی

کر کے نقصان کیا جاتا ہے جبکہ لاڈلی رانی کی تمام شوخیاں صرف اسی تک محدود ہوتی ہیں۔

کوٹلیہ کے مطابق لاڈلے شہزادے کی منہ زوری کو تو وزیر یا مذہبی رہنما کو درمیان میں لاکر لگام دی جا سکتی ہے لیکن بری صحبت میں رہنے والی چہیتی رانی کو اس کی نامناسب حرکات سے باز رکھنے کے لیے کوئی ایسا ذریعہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

میرے استاد کے بقول گروہ اور اس کے قائد میں سے اول الذکر زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس پر بآسانی قابو نہیں پایا جا سکتا۔ بہت سے افراد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے طاقتور ہوتا ہے اور کئی طرح کی پریشانیاں پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ گروہ کے مقابلے میں قائد زیادہ خطرناک ثابت نہیں ہوتا۔

کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ گروہ کی سرکوبی مشکل نہیں۔ اسے سرکردہ افراد حراست میں لیکر یا متعدد اراکین گرفتار کر کے ختم کرنا ممکن ہے۔ لیکن ایسا قائد کہ جس کے ساتھ کچھ لوگ بھی ہوں' بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مال گھر کی حفاظت کرنے والا' سرکاری محصولات وصول کرنے والے کی نسبت زیادہ جابر اور بدعنوان ہوتا ہے جبکہ مالیہ وصول کرنے والا اپنے محکمہ کا مصدقہ مالیہ کام میں لاتا ہے۔

کوٹلیہ کے مطابق ایسا نہیں ہے کیونکہ محافظ لائی گئی اشیاء خود ہتھیا لیتا ہے اور جمع نہیں کرتا جبکہ محصولات وصول کرنے والا پہلے اپنی جیب آباد کرتا ہے بعد میں خزانہ میں جمع کرتا ہے۔ وہ دوسروں کا مال ہضم کرتا ہے یا پھر حکمران کے واجبات میں سے خوردبرد کا مرتکب ہوتا ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ سرحدوں کے محافظ کی نسبت تاجر ملک کے لیے زیادہ مفید ہے کیونکہ سرحدی محافظ لٹیروں کی حوصلہ افزائی کرکے تجارتی گزرگاہوں کو غیر محفوظ بناتا ہے اور شرح سے بڑھ کر محصولات وصول کرتا ہے جبکہ تاجر اشیاء کے بدلے اشیاء موزوں قیمت پر برآمد کرکے ریاست کی معیشت کو مستحکم کرنے میں بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔

کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ سرحد کا محافظ ہی بیرونی تجارتی اسباب کو بخوشی ریاست میں آنے دیتا ہے جبکہ تاجر پیشہ لوگ آپس میں ملی بھگت کرکے اشیاء کی قیمتوں میں

ردوبدل کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ تھوڑے خرچ پر بہت زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ چراگاہ کی زمین کی نسبت کسی رئیس کی زیر ملکیت اراضی زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایسی زمین زیادہ زرخیز ہوگی اور وہاں سے فوج میں بھرتی کرنے کی غرض سے جوان بھی ملیں گے۔ مالک کی طرف سے فساد اٹھانے کا خدشہ پیش نظر رکھ کر اسے ضبط نہیں کرنا چاہیے۔ جہاں تک چراگاہ کی اراضی کا تعلق ہے اسے زراعت کے قابل بنایا جا سکتا ہے کیونکہ زرعی زمین چراگاہ کی اراضی پر فوقیت رکھتی ہے۔

مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ کسی نسلی رئیس کے پاس خواہ کتنی ہی فائدہ مند زمین کیوں نہ ہو' چھڑوا لینی چاہیے کیونکہ اسی (مفید زمین کی وجہ) سے وہ فساد کھڑا کرتا ہے۔ چراگاہ کی اراضی اس لیے مفید ہے کہ اس سے ذرائع دولت اور مویشیوں کا حصول ممکن ہے۔ حیوانات کی افزائش کے لیے بھی چراگاہ کی اہمیت مسلمہ ہے۔ فصلیں کاشت کرنے کے لیے زمین کم نہ پڑ جائے تو چراگاہ کی اراضی کو کسی اور استعمال میں نہیں لانا چاہیے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ وحشی قبائل کی نسبت ڈاکو ریاست کے لیے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ یہ قتل عام' عورتوں کے اغوا اور لوٹ مار جیسی سنگین کارروائیوں میں ملوث ہوتے ہیں جبکہ وحشی قبائل اپنے سردار کی قیادت میں زیادہ وقت جنگلوں میں بسر کرتے ہیں۔ ان کی کارروائی بھی ریاست کے کسی محدود حصے کو ہی متاثر کرتی ہے۔ لیکن کوٹلیہ کا خیال ہے کہ ڈاکو غافل لوگوں کو اپنا شکار بنانے کے بعد پکڑے جاتے ہیں اور ان کی سرکوبی بہت مشکل نہیں ہوتی جبکہ وحشی قبائل تعداد میں کثیر' بہادر' لڑنے مرنے پر ہمہ وقت تیار اور محفوظ پناہ گاہوں کے مالک ہوتے ہیں۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے وہ ریاستوں اور حکمرانوں کے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

دیگر جنگلی جانوروں اور ہاتھیوں میں سے اول الذکر گوشت بھی فراہم کرتے ہیں اور ان کی کھالیں بھی کام میں لائی جاتی ہیں' ان کو باآسانی پکڑا جا سکتا ہے۔ البتہ ہاتھی ایک تباہ کار جانور ہے۔ یہ وسیع و عریض علاقہ کو تباہ کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات تربیت یافتہ ہاتھی بھی موج میں آکر جو سامنے آئے تباہ و برباد کر ڈالتا ہے۔

داخلی پیداوار میں مویشی' سونا' غلہ اور خام مال اہم ہیں' انہی اشیاء پر آبادی کی کفالت

کا انحصار ہوتا ہے۔ کڑے وقت میں داخلی پیداوار ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔ درآمدی اشیاء اپنی نوعیت کے لحاظ سے اندرونی پیداوار سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ تھا آفات اور افتاد کا تذکرہ۔

کوئی سردار اگر راہداری میں روڑے اٹکائے تو اسے ہم داخلی رکاوٹ کہیں گے۔ کوئی خارجی حریف یا وحشی قبائلی اگر اسی نوعیت کی رکاوٹ کھڑی کریں تو یہ خارجی رکاوٹ کہلائے گی۔

مذکورہ بالا حالات میں جو مالی پریشانی لاحق ہو اسے ہم "جمود" (59) کہیں گے۔ جمود سے یہاں یہ مراد ہے کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے خزانہ میں آمدنی کا داخل نہ ہونا۔ ریاست کے محصولات میں چھوٹ، وصول شدہ محاصل میں گڑبڑ، حساب کتاب کی پیچیدگیوں کے ذریعہ سرکاری اہلکاروں کی بدعنوانی، کسی پڑوسی حکمران کی تحویل میں دیا ہوا مالیہ یا کسی وحشی قبیلے کو دیئے محصولات ہی مالی پریشانی کی بنیادی وجہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ریاستی خزانہ بڑھنے کی بجائے کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

جمود کی یہ حالت اچھے اچھے حکمرانوں کو عروج سے زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ اس لیے کسی بھی حاکم کے لیے جمود کا دور انتہائی صبر آزما اور کڑا ثابت ہوتا ہے۔

ریاست کی فلاح و بہبود کی غرض سے اہم تجارتی گزرگاہوں سے رکاوٹوں کو دور کرنا، مالی مشکلات پر قابو پانا اور عمومی نوعیت کی تکالیف کے اسباب کو دور کرنا ناگزیر اقدامات ہیں۔

باب:5

عسکری حلیف سے متعلقہ مسائل اور فوجی مشکلات

مشکلات زدہ فوج میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

1- جو ذلیل و خوار ہو۔

2- جسے رسوائی کا شدید احساس ہو۔

3- جس کی تنخواہ بند ہو۔

4- جس کے کثیر جوان بیمار ہوں۔

5- جو دشوار اور طویل سفر سے لوٹی ہو۔

6- جو تازہ وارد ہوئی ہو۔

7- جو منتشر کر دی گئی ہو۔

8- جو پسپا ہو چکی ہو۔

9- جس کا مرکزی حصہ برباد ہو جائے۔

10- جس کا سابقہ برے موسم سے پڑ جائے۔

11- جو پہلے ہی حملے میں بکھر جائے۔

12- جو نامناسب اور غیر موافق خطہ میں گھر جائے۔

13- جسے احساس ناکامی اور مایوسی نے گھیر رکھا ہو۔

14- جس کے جوان' بیویوں کے پہلو میں لوٹنے کی خواہش کریں۔

15- جو فرار ہو کر آئی ہو۔

16- جس میں غدار موجود ہوں۔

17- جس کے جوانوں کی کثیر تعداد اداس ہو۔

18- جن کے جوان برہم ہوں۔

19- جس میں نفاق ہو۔

20- جو کسی بیرونی ملک سے لوٹی ہو۔

21- جو صرف ایک مخصوص قسم کی لڑائی لڑ سکتی ہو۔

22- جو صرف ایک خاص رفتار سے پیش قدمی کر سکے۔

23- جس کے غلے کی رسد منقطع ہو چکی ہو۔

24- جس کی کمک اور سامان کا راستہ روکا جا چکا ہو۔

25- جو اپنے ہی ملک میں منتشر ہو چکی ہو۔

26- جس میں دشمن کے کارندے متحرک ہوں۔

27- جو اجنبی سرزمین پر اپنا اتحاد چھوڑ دے۔

28- جسے عقبی دشمن کے حملہ کا خوف ہو۔

29- جو غیر تعلیم یافتہ اور تربیت سے عاری ہو۔

30- جس کا سپہ سالار نہ ہو۔

31- جس کا اعلیٰ ترین سربراہ ختم ہو گیا ہو۔

32- جس کا پیغام رسانی کا نظام ختم ہو جائے۔

عزت سے محروم لشکر کو تو احترام اور وقار کے ساتھ پیش قدمی کی غرض سے بھیجا جا سکتا ہے۔ مگر جو فوج احساس رسوائی کو طاری کر کے بیٹھ رہی ہو اس سے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں پا سکتا۔ تنخواہ سے محروم فوج تنخواہ ادا کر کے مہم جوئی پر بھیجی جا سکتی ہے لیکن جس فوج کے بیشتر جوان بیمار ہوں وہ سردست کسی کام کی نہیں رہتی۔

تازہ وارد فوج جب دوسروں سے گھل مل کر ہر طرح کے ماحول سے ہم آہنگ ہو جائے تو اسے مہم جوئی کے لیے بھیجا جا سکتا ہے لیکن طویل اور دشوار سفر سے لوٹی فوج فوری طور پر مزید پیش قدمی کے قابل نہیں ہوتی۔

تھکی ہاری فوج کو دوبارہ تازہ دم کر کے حملہ کے لیے روانہ کیا جا سکتا ہے لیکن ایسی فوج جس کے کئی افسر اور جوان مارے جا چکے ہوں اور ان کی عددی برتری کم ہو چکی ہو فوراً مہم پر بھیجنے کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔

شکست کھا کر لوٹنے والے لشکر کو مزید نفری کے ساتھ حملہ کے لیے بھیجا جا سکتا ہے

لیکن جس فوج کا ہراول دستہ معرکے میں تباہ ہو گیا ہو وہ اس حوالہ سے موزوں نہیں ہوتی۔

برے موسم کا شکار فوج کو مناسب لباس اور سہولتیں دے کر مہم پر بھیجا جا سکتا ہے لیکن غیر موافق خطے میں پھنس جانے والا لشکر فوری طور پر بے کار ہو جاتا ہے۔

مایوس فوج کو ہمت افزائی کر کے دوبارہ محاذ پر بھیجا جا سکتا ہے لیکن مفرور فوج کسی کام کی نہیں رہتی۔

آزردہ فوج کو کسی نہ کسی طرح خوش کر کے مہم جوئی پر رضامند کیا جا سکتا ہے لیکن جس لشکر میں پھوٹ پڑ چکی ہو اس سے فوری طور پر استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔

ایک یا کئی ریاستوں کی خدمات سرانجام دینے والی افواج میں سے اس کو جو آپ کے ہاں کسی سازش یا ترغیب کے تحت نوکری چھوڑ کر نہ آئی ہو' اپنے افسروں اور جاسوسوں کی زیر نگرانی مہم پر بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن متعدد ریاستوں میں ملازمت کر کے چھوڑ چکی فوج پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ خطرناک ہوتی ہے۔

ان افواج میں سے جنہوں نے کسی ایک طریق جنگ کی تربیت پائی ہو یا جن کو کچھ مخصوص جنگی حربے سکھائے گئے ہوں یا جنہیں کسی مخصوص مقام پر جنگ کا تجربہ ہو' آخرالذکر کے علاوہ باقی دو کو جنگ کی غرض سے بھیجا جا سکتا ہے۔ گھری ہوئی فوج تو نقل و حرکت کے لائق نہیں ہوتی مگر جو ایک طرف سے روک دی گئی ہو اسے کسی اور طرف سے لے جا کر حریف پر چڑھائی کی جا سکتی ہے۔

جسے سامان اور کمک نہیں پہنچ سکتی وہ فوج لڑائی میں نہ جھونکی جائے بلکہ جس لشکر کے غلے کی رسد کا راستہ رکا ہوا ہے اسے کسی اور طرف سے غلہ پہنچا کر لڑایا جانا چاہیے' اگر غلہ کی فراہمی ممکن نہ ہو تو دیگر اشیائے خوردونوش فراہم کرنی چاہئیں۔

اپنے ہی ملک میں موجود فوج کڑا وقت آن پڑنے پر جمع کی جا سکتی ہے لیکن جو کسی اتحادی کی کمان میں ہوگی وہ دور از دست ہوگی۔

جس فوج کو عقبی حملے کا اندیشہ ہو اسے پیش قدمی کے لیے روانہ نہ کیا جائے لیکن اسی مقصد کے لیے وہ لشکر بھیجا جا سکتا ہے جس میں باغی سپاہی گھسے ہوئے ہوں بشرطیکہ کماندار معتبر اور بارسوخ ہو۔

سربراہ نہ رکھنے والی فوج کو جنگ پر آمادہ نہیں کیا جا سکتا لیکن جس فوج کا پیغام رسانی

کا نظام تباہ ہو چکا ہو اس کو مقامی لوگوں کا تحفظ دلا کر یا نظام پیغام رسانی بحال کر کے جنگ میں مصروف کیا جا سکتا ہے۔

غیر تربیت یافتہ فوج کو جنگ کی بھٹی میں نہیں جھونکا جا سکتا لیکن جس لشکر کا سربراہ کام آچکا ہو اسے کسی اور رہنما کی قیادت میں پیش قدمی کی غرض سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

عسکری مشکلات کو دور کرنے کے اہم طریقے درج ذیل ہیں۔

1- مشکلات اور برائیوں کو دور کرنا۔

2- نئے جوانوں کو فوج میں بھرتی کرنا۔

3- دشمن کی گھات سے اپنا بچاؤ کرنا۔

4- فوجی افسروں میں اتحاد اور یکجہتی کا ہونا۔

ایک اچھے حکمران کو چاہیے کہ اپنی فوج کو دشمن کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات سے بچاتا رہے اور جب دشمن کو مشکل میں دیکھے تو فوراً اسے نقصان پہنچانے کی فکر کرے۔ عسکری مشکلات کے جو اسباب سامنے آئیں انہیں بلاتاخیر دور کرنا چاہیے اور آئندہ کے لیے ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ ایسی وجوہ پیدا نہ ہو سکیں۔

فوجی اتحادی یا سیاسی حلیف مندرجہ ذیل صورتوں میں الگ ہو کر مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔

1- جب دوست دشمن کے ہاتھ بک جائے اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

2- جب اس کا حلیف خود یا دوسروں کے اشتراک سے کسی اور حکمران کے زیر اثر اس کے (یعنی اپنے ہی) دوست پر حملہ آور ہو جائے۔

3- جب کسی کو اتحاد نہ نبھا سکنے کی توقع پر چھوڑ دیا جائے۔

4- جب کوئی لالچ یا مایوسی کی وجہ سے ساتھ چھوڑ جائے۔

5- جب دو رخی حکمت عملی کے تحت کسی ایسے فریق سے عہد نامہ کر لیا جائے جو اپنے دوست پر خود یا دوسرے ممالک کی مدد سے حملہ آور ہو رہا ہو۔

6- جب خوف' نفرت یا غفلت کے سبب مشکل وقت میں مدد سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔

7- جب حلیف کو ناجائز طور پر زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہو۔

8- جب حلیف کو اس کا حق نہ مل رہا ہو۔

9- جب دوست حق ملنے کے باوجود بھی اپنی مخصوص لالچی طبیعت کی وجہ سے ناراض ہو۔

10- جب حلیف کو حقارت سے اس کا حق دیا جائے۔

11- جس سے خود' کسی دوسرے کی مدد سے یا کسی کو ذریعہ بنا کر دولت ہتھیائی جائے۔

12- جو معاہدہ ختم کر کے کسی اور کا حلیف بن جائے۔

13- جسے کمزور ہونے کی وجہ سے مسترد کردیا گیا ہو۔

14- جو اپنے حلیف کی درخواست کے باوجود حریف بن گیا ہو۔

15- وہ جس نے دوستی نبھائی ہو' عزت کا حقدار ہو اور اس کے ساتھ مناسب سلوک نہ کیا گیا ہو۔

16- جو مستعد ہونے کے باوجود ذمہ داری اٹھانے سے قاصر ہو۔

17- جو کسی دوسرے کے خوف کے سبب حلیف بنا ہو۔

18- جو کسی دوسرے کی تباہی دیکھ کر خائف ہو۔

19- جس کو اپنے حریفوں کے گٹھ جوڑ سے خطرات لاحق ہوں۔

20- جسے مکارانہ چالوں کے ذریعے فاتح سے الگ کروا دیا گیا ہو۔

- ایسے حلیفوں (15 تا 20) کی دوستی برقرار رہتی ہے اور انہیں حلیف بنانا آسان ہوتا ہے۔

- کسی سے اتحاد کو توڑنے والے عوامل کو پیدا ہونے سے روکنا چاہیے۔ اگر ایسی وجوہ موجود ہوں کہ جو حلیفوں کو دور کر رہی ہوں تو انہیں فوراً ختم کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ دوستانہ رویئے اور مصالحت پر مشتمل حکمت عملی سے نامناسب صورتحال کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

نواں حصہ

فوجی طاقت کا استعمال اور پیش قدمی

باب:1

پیش قدمی سے قبل جنگی لوازمات کا جائزہ

حملہ آور کو نہ صرف اپنی بلکہ اپنے حریف کی بابت بھی جزئیات کے ساتھ آگاہی حاصل ہونی چاہیے۔ پیش قدمی سے قبل مندرجہ ذیل امور پر خوب غوروفکر کرلینا چاہیے۔

1۔ اپنی اور حریف کی جنگی طاقت۔

2۔ موسمی صورتحال۔

3۔ حملہ کے لیے روانگی کا موزوں وقت۔

4۔ نئی بھرتی کے لیے فوج میں مطلوبہ حد تک توسیع۔

5۔ مجوزہ جنگی کارروائی کے ممکنہ نتائج و عواقب

6۔ جانی اور مالی نقصان۔

7۔ جنگ سے دشمن کو حاصل ہونے والے فوائد۔

8۔ جنگ سے دشمن کو متوقع خطرات۔

9۔ حملہ سے اپنے فوائد اور نقصانات۔

مذکورہ بالا جنگی پہلوؤں کا بغور تعین کرنے کے بعد (اگر ضروری ہو تو) پوری قوت سے پیش قدمی کرنی چاہیے' دوسری صورت میں لڑائی سے باز رہنا ہی بہتر ہے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ قوت پر جوش و جذبہ کو اولیت دی جانی چاہیے۔ ہتھیاروں کے متعلق جملہ معلومات رکھنے والا صحت مند' بہادر' قوی اور طاقتور حکمران ثانوی حیثیت رکھنے والی فوج کی مدد سے بھی اپنے مضبوط حریف کو مغلوب کرسکتا ہے۔ ایسے حکمران کی فوج حریف پر عددی برتری نہ رکھنے کے باوجود بھی نمایاں کارنامے انجام دینے کی اہل ہوتی ہے۔ مگر جوش و جذبہ اور ولولہ جیسی خوبیوں سے محروم حکمران تباہ ہو جاتا ہے۔ گو اس کے پاس زیادہ بڑی فوج ہو۔

مگر کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ جو صرف ولولہ رکھتا ہو اس پر طاقت کے ذریعے غالب آیا جا سکتا ہے۔ طاقتور حکمران جوش و جذبہ سے معمور طبع رکھنے والے حریف کو شکست سے دوچار کر کے دیگر حاکموں کو اپنا حلیف بنا سکتا ہے۔ نئی بھرتی کے ذریعہ فوج کو ممکن حد تک بڑھا لیتا ہے۔ ایسا حکمران بغیر کسی رکاوٹ کے جس طرف چاہے اپنے سواروں' رتھوں' ہاتھیوں اور جنگی سواریوں کا رخ موڑ کی طاقت رکھتا ہے۔ پرقوت حاکم ہمیشہ سے مفلوج اور جذباتی لوگوں کو حلیف بنا کر زمین خریدتے اور فتح کرتے رہے ہیں اور وہ ایسی کارروائیوں کی بہترین اہلیت رکھتے ہیں۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مہارت اور حکمت عملی پر طاقت کو فوقیت حاصل ہے کیونکہ جنگی حکمت عملی میں مہارت تامہ رکھنے والا حکمران بھی بغیر طاقت کے انتہائی کمزور ہوتا ہے۔ حکمت عملی تو ایک حد تک ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس حکمران کے پاس طاقت نہ ہو وہ حکومت کی باگ ڈور تادیر نہیں سنبھال سکتا۔ اس کی مثال ایسے بیج کی سی ہے جس میں سے کونپل نکلی مگر وہ خشک سالی کا شکار ہو کر سوکھ گیا۔

کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ حکمت عملی صرف طاقت' پر واضح برتری رکھتی ہے۔ سیاسی بصیرت کا حامل حکمران کچھ تردد کر کے اپنی حکمت عملی کے سبب کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسا حاکم سیاسی چالوں اور خفیہ منصوبوں سے اس دشمن کو مغلوب کر سکتا ہے جس کے پاس جوش و جذبہ اور طاقت ہو مگر لائحہ عمل نہ ہو۔ قوت' جوش و جذبہ اور حکمت عملی میں سے آخرالذکر ہی ترجیح کے قابل ہے۔ ہمالہ کے دامن سے سمندر کے ساحل تک پھیلی ہوئی ایک ہزار یوجن (60) زمین اپنے خصائص کے حوالہ سے بہت تنوع کی حامل ہے' اس میں سطح مرتفع' پہاڑ' جنگل' میدان اور دیہات وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔ مہم جوئی کا ارادہ ہو تو ایسی زمین کا انتخاب کیا جانا بہتر ہے جو فاتح (حملہ آور) کو دولت اور حکومت بڑھانے کے مفید مواقع اور ماحول فراہم کر سکتی ہو۔ جہاں اس کی فوج باآسانی پیش قدمی کر سکے اور اس کے برعکس حریف کی عسکری قوت کے مزاج سے (وہ زمین یا خطہ) ہم آہنگ نہ ہو۔ اگر پیش قدمی کرتے وقت ان خصوصیات کا حامل علاقہ مہیا ہو تو بہتر ہے اگر اس زمین کی خصوصیات اس کے الٹ ہوں تو فاتح (حملہ آور) نقصان اٹھائے گا۔ اگر موزوں اور ناموزوں خصوصیات پیش قدمی کے لیے منتخب کی گئی زمین میں متوازن ہوں تو

درمیانہ درجے کے نتائج برآمد ہوں گے۔ موسم سردی، گرمی یا برسات کا ہوگا۔ جو حکمران شاہی جاہ و جلال مسلسل بڑھاتے رہنے کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ اوقات کی تقسیم یعنی رات، دن، پندھرواڑہ، ماہ، رت، راس، (61) برس اور یگ (پانچ سال) میں ایسی سرگرمیاں اپنائے جو اس کی ریاست و حکومت کے لیے وسیع تر فوائد کی حامل ہوں۔

میرے استاد کہتے ہیں کہ طاقت، مدت اور وقت میں سے طاقت اولیت کی حامل ہے کیونکہ طاقت سے جملہ شدائد پر قابو پایا جا سکتا ہے جبکہ کچھ لوگوں کے بقول طاقت کی بجائے بنیادی اہمیت مدت رکھتی ہے کیونکہ موزوں جگہ پر بیٹھا کتا مگرمچھ کو شکار کر سکتا ہے لیکن گڑھے میں پھنسا مگرمچھ کتے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

دیگر ماہرین کہتے ہیں کہ اصل اہمیت مدت اور طاقت کی بجائے وقت کی ہے کیونکہ دن میں کوا الو کو مارنے کی اہلیت رکھتا ہے مگر رات کو اس کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔

کوٹلیہ کا خیال ہے کہ مدت کے ساتھ ساتھ قوت اور قوت کے علاوہ وقت کی بھی اپنی ایک مسلمہ اہمیت ہے اس لیے یہ تینوں پہلو ہی نہایت ضروری ہیں۔ جس حکمران کو ان تینوں حوالوں سے اطمینان حاصل ہو اسے چاہیے کہ اپنی فوج کا ایک تہائی یا ایک چوتھائی حصہ مرکز کی حفاظت، عقبی حریف کے انسداد اور جنگلی قبائل کی ممکنہ بغاوت کے تدارک کی غرض سے چھوڑ کر معقول ذرائع دولت اور فوج کے ساتھ دسمبر میں حریف کی طرف پیش قدمی کرے۔ اس موسم میں اسے حریف پر یہ برتری بھی حاصل ہوگی کہ مخالف فریق کی خوراک اور رسد پرانی اور بے مزہ ہو چکی ہوگی اور نئی رسد کا فی الفور حصول اس کے لیے ممکن نہیں ہو گا۔ قلعے مرمت طلب ہوں گے تو ایسے حالات میں حریف کی فصلوں کو بھی فاتح خاطر خواہ نقصان سے دوچار کر سکتا ہے۔ حریف کی خزاں اور بہار کی فصل تباہ کرنے کی غرض سے مارچ میں حملہ کرنا چاہیے۔ اگر دشمن کے چارے اور ایندھن کے ذخائر ختم ہونے کے قریب ہوں تو جیٹھ کے مہینے میں اس پر حملہ آور ہونا زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ دشمن کے قلعہ جات مرمت طلب ہوں گے، تو اس کی بہار اور برسات کی فصل فاتح (حملہ آور) آسانی سے تباہ کر سکے گا۔ فاتحانہ عزائم رکھنے والے حملہ آور کو مندرجہ ذیل حوالوں سے پیش قدمی کرنی چاہیے:

۱۔ گرم موسمی حالات کے حامل ملک پر اوس پڑنے کے موسم میں حملہ کرنا چاہیے جب

حریف کو پانی اور چارے کی قلت کا بھی سامنا ہوتا ہے۔

2- گرمیوں میں اسے ایسے ملک پر حملہ آور ہونا چاہیے جہاں سورج دھند میں اکثر چھپا رہتا ہو اور جہاں گہری گھاٹیاں اور گھنی جھاڑیاں بکثرت موجود ہوں۔

3- برسات کے موسم میں حملہ آور ایسے خطے کی طرف پیش قدمی کرے جو اس کی فوجی کارروائیوں کے لیے موزوں ہو اور دشمن کے لیے موثر جوابی کارروائی کرنا مشکل ہو۔

4- دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں لمبی جنگیں لڑنے کے لیے حالات زیادہ سازگار ہوتے ہیں۔

5- مارچ اور اپریل کے مہینوں میں درمیانی مدت کی جنگیں (حریف ملک کے حملہ آور ریاست سے فاصلہ کے تناظر میں) زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔

6- کم فاصلے پر واقع حریف کی سرکوبی کے لیے مئی اور جون میں پیش قدمی کرنا بہتر ہے جبکہ وہ کئی طرح کے شدائد میں گرفتار ہو۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ مشکلات میں گرفتار حریف پر حملہ کرنے سے ہچکچانا نہیں چاہیے۔

لیکن کوٹلیہ (مصنف کتاب ہذا) کو اس سے مکمل اتفاق نہیں ہیں۔ ایسی کارروائی صرف اس وقت کی جائے جب اپنے پاس وسائل کی فراوانی ہو' کیونکہ دشمن کے بارے میں حقیقی معلومات کا حصول آسان نہیں ہوتا۔ جب حملہ کرکے دشمن کو شکست دینا ممکن ہو تو ضرور پیش قدمی کی جائے۔

موسم شدید گرم نہ ہو تو ہاتھیوں کی زیادہ تعداد کے ساتھ حملہ کیا جائے۔ زیادہ پسینہ بہنے کے سبب اکثر اوقات ہاتھی جزام کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں' علاوہ ازیں پینے اور نہانے کے لیے پانی کی قلت درپیش ہو تو سست اور ضدی ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیے جس خطے میں پانی کی فراوانی ہو وہاں برسات کے موسم میں ہاتھیوں کی کثیر تعداد کے ساتھ حملہ کیا جانا چاہیے۔ اگر حریف ملک کے موسمی حالات سے اندازہ ہو کہ وہاں بارش کم ہوتی ہے' پانی کی قلت ہے اور زمین ریتلی ہے تو ہاتھیوں کی بجائے گدھوں اونٹوں اور گھوڑوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔

حریف ریاست ریگستانی خطہ میں واقع ہو تو برسات کے موسم میں اس پر چاروں افواج

(1- ہاتھی 2- گھوڑے 3- رتھ 4- پیدل) کے ساتھ حملہ کرنا چاہیے۔ دور اور نزدیک کی حریف طاقتوں کی سرکوبی کا لائحہ عمل وہاں کے موسمی حالات اور ارضی خصوصیات کو مدنظر رکھ کر اپنانا چاہیے۔ مختصر مہم جوئی کے لیے کسی بھی حریف کے خلاف محدود پیمانے پر جنگ کی جائے البتہ زیادہ بڑی لڑائی کا عرصہ طویل ہوتا ہے۔ بیرون ملک برسات کے موسم میں پڑاؤ بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہر قسم کے حالات کو سامنے رکھنا چاہیے۔

باب: 2

دفاعی فوجی دستوں کی ترتیب‘

حملہ کا وقت اور آلات جنگ کی دستیابی

قبائلیوں‘ غیر ملکیوں‘ حلیف فوج‘ خصوصی تربیت یافتہ دستوں‘ کرائے کے سپاہیوں اور عقبی دستوں سے ہی لڑائی لڑی جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں عقبی فوجی دستوں کو محاذ پر تعینات کرنا چاہیے

1- جب حملہ آور خیال کرے کہ اس کے عقبی فوجی دستے ضرورت سے زائد ہیں۔

2- جب عقبی دستوں میں باغی عناصر کی موجودگی کا یقین ہو۔

3- جب وفاداری میں مشہور حریف عقبی دستے تعداد میں زیادہ نظر آئیں جن سے مقابلہ کے لیے چوکسی و پھرتی کی ضرورت ہو۔

4- بے شک گزرگاہیں اور موسمی حالات سازگار ہوں اور کرائے کے فوجی اور دیگر سپاہی اچھی شہرت رکھتے ہو مگر پھر بھی ان پر مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا‘ کیا معلوم وہ کب دشمن کی چالوں کا شکار ہو جائیں اس لیے طویل المدت مہم جوئی میں بھی عقبی فوجی دستے ہی کام میں لانے چاہئیں۔

5- دیگر فوج کی تعداد کم ہو تو بھی انہیں استعمال کیا جائے۔

کرائے کی فوج کی جنگی خدمات فاتح (حملہ آور) کو صرف مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء ہی حاصل کرنی چاہئیں۔

1- جب کرائے کی فوج عقبی فوجی دستوں سے زیادہ ہو۔

2- جب حریف کی عقبی فوج مختصر اور اس سے ناراض ہو۔

3- جب دشمن کی کرائے کی فوج کم اور کمزور ہو۔

4- جب حقیقی جنگ سیاسی حربوں کی ہو اور فوج حرکت میں لانے کا امکان کم ہو۔

5- جب مختصر حملہ ہو، جس میں زیادہ نقصان کی توقع نہ ہو۔

6- جب اپنی فوج چوکس ہو اور اس میں کسی قسم کی بغاوت یا حکم عدولی کے رویہ کا شائبہ تک نہ ہو۔

7- جب مقابلہ نسبتاً کمزور حریف سے ہو۔

گوریلا جنگ کے تربیت یافتہ دستوں کی ضرورت مندرجہ ذیل حوالوں سے ہوتی ہے:

1- جب فاتح سمجھے کہ میرے پاس دفاع اور حملہ کے لیے بہت سے قابل اعتبار قبائلی جنگی دستے موجود ہیں۔

2- جب مختصر مدت کے لیے محاذ پر جانا ہو۔

3- دشمن اگر قبائلی فوج زیادہ ہونے کی وجہ سے کھلی کی جگہ خفیہ جنگ لڑنے کی سوچ رہا ہو۔

حلیف کی فوج کو درج ذیل حالتوں میں آزمایا جائے:

1- جب حلیف کی فوج اندرونی یا بیرونی لڑائیوں کے لیے موزوں ہو۔

2- جب اصل جنگ خفیہ حربوں کی ہو اور محاذ پر مختصر مدت کے لیے جانا پڑے۔

3- اگر حلیف کی فوج کو ویران علاقوں، شہروں، میدانوں اور دشمن کے حلیف سے لڑائی میں مصروف کر کے اپنی فوج کے ساتھ، دشمن کی سرکوبی کا ارادہ ہو۔

4- اگر یقین ہو کہ اس کے مقاصد حلیف کی فوج تکمیل کو پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

5- جب دوست کی فوجی طاقت کی مدد حاصل کرنا ناگزیر ہو جائے۔

دشمن فوج کو مندرجہ ذیل حوالوں سے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے:

1- جب فاتح (حملہ آور) یہ سمجھے کہ اسے کچھ وجوہات کی بنا پر اپنے طاقتور حریف کو کسی دوسری طاقت سے لڑوانا ہو گا اور لڑائی سے اسے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور حاصل ہو گا۔

2- جب دشمن کی دشمن سے لڑائی سے نتیجہ میں وہ اپنے حریف، حلیف یا وحشی قبائل کی شرانگیز طاقت کے خاتمہ کا خواہشمند ہو۔

3- اگر ایسا کرنے سے دشمن کی پیدا کردہ اندرونی بغاوت پر قابو پایا جانا ممکن ہو۔

4- جب حریفوں یا کمتر درجہ کے حکمرانوں سے نبرد آزما ہوتا ہو۔

یہی بیان قبائلی فوج کے حوالہ سے بھی قابل انطباق تصور کیا جائے۔

فاتح اگر خیال کرے کہ اس کی گزرگاہ میں قبائلی دشمن کی سرگرمیاں حائل ہیں' اس سبب رستہ دشوار گزار ثابت ہوگا اور حریف فوج میں بھی قبائلی عناصر بکثرت موجود ہیں تو اسے اپنی قبائلی فوج کو ہی سامنے لانا چاہیے۔ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے' قبائلی فوج حریف کے قبائلی دستوں سے زیادہ موثر انداز میں ٹکرا سکے گی۔

اوپر جن افواج کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ بھی ایک فوج ہوتی ہے جس میں یکساں تربیت و اہلیت کے لوگ نہیں ہوتے بلکہ یہ انتہائی جذباتی ہوتی ہے۔ ایسی فوج حکمران کی اجازت سے اور بعض اوقات بلااجازت ہی رسد وغیرہ کا انتظام کیے بغیر حریف پر حملہ کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ موسمی شدت سے تحفظ کا خود ہی بندوبست کرلیتی ہے۔ ایسی فوج کو جب جی چاہے برخاست کیا جانا ممکن ہوتا ہے۔ اس میں اگر ایک ہی علاقہ اور طبقہ کے لوگ شامل ہوں تو عموماً" دشمن کے لیے ناقابل تسخیر ثابت ہوتی ہے۔

یہاں تک، مختلف خصوصیات کی حامل افواج اور ان کی خدمات کے موزوں طریقہ سے حصول کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے قبائلی فوج کو اس کی جنگی خدمات کے عوض مال غنیمت کا مخصوص حصہ یا خام پیداوار دی جاتی ہے۔

دشمن کے حملہ کا فوری خطرہ ہو تو مندرجہ ذیل طریقوں سے اپنا تحفظ اور دفاع ممکن بنانا چاہیے:

1- دشمن کی بھرپور مزاحمت کی جائے۔

2- اسے دور دراز محاذ کی طرف لے جایا جائے۔

3- اس کی فوجی طاقت کی نقل و حرکت کا موثر ہونا مشکوک بنا دیا جائے یا کوئی جھوٹا وعدہ کرکے اسے حملہ سے باز رکھا جائے۔

جب دشمن کے حملہ کا وقت گزر جائے تو من مانی کرنی چاہیے۔ دشمن کے عزائم میں مزاحمت اور اپنی قوت و وسائل میں مسلسل اضافہ کا ہدف ہر وقت حکمران کے سامنے رہنا چاہیے۔

جو افواج اوپر مذکور ہوئیں ان میں بالترتیب مقدم موخر پر فوقیت رکھتی ہیں۔

عقبی فوجی طاقت کرائے کی فوج سے بہتر ہے کیونکہ وہ ہمیشہ مالک کے ساتھ رہی ہے اور مسلسل تربیت حاصل کرنے کے مواقع بھی اسے ملتے رہے ہیں۔

جنگجو گروہوں سے کرائے کی وہ فوج بہتر ہے جو قریبی علاقوں سے ضرورت کے وقت بلا تردد بھرتی کی جا سکے۔

دوست ملک کی فوجی طاقت کی نسبت جنگجو گروہ زیادہ بہتر ہیں بشرطیکہ وہ حکمران کے ساتھ جذباتی طور پر ہم آہنگ ہوں اور ان کی توقعات بھی ایک سی ہوں۔

آریہ کمانڈر کے تحت حریف فوج' قبائلی لشکر سے بہتر تصور ہوتی ہے۔ دونوں ہی دشمن کے علاقے تاخت و تاراج کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر لوٹ مار کے مواقع نہ ملیں یا شدائد درپیش ہوں تو غداری کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔

میرے استاد فرماتے ہیں کہ بہادری کی وجہ سے برہمن فوج کھتری' ویش یا شودر فوج پر اولیت رکھتی ہے۔

لیکن کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے کیونکہ حریف برہمن فوج کو ضرورت سے زیادہ عقیدت اور ادب و احترام کا مظاہرہ کر کے اپنے ساتھ ملا سکتا ہے۔ ہتھیاروں کے جملہ امور میں مہارت رکھنے کی وجہ سے چھتری فوج بہتر ہے یا ویش اور شودر کیونکہ یہ دونوں طبقے تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ بھرتی کے حوالہ سے اپنی فوج منظم کرتے وقت دشمن کی فوج کی اہلیت پیش نظر رکھ کر مقابلتا" زیادہ طاقتور عسکری قوت کا حصول ممکن بنانا چاہیے۔

اگر مدمقابل فوج ہاتھیوں کی ہو تو فاتح کے پاس ہاتھیوں کے علاوہ کلیں' شکنے' لکڑی کے ڈنڈے' لاٹھیاں' سریے اور پراس (تقریبا" تین فٹ لمبا ایک ہتھیار) ہونے چاہئیں۔ رتھوں کی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے پتھر' ڈنڈے' زرہ' انکس اور برچھے بڑی مقدار میں درکار ہوتے ہیں۔ یہی سامان حرب گھوڑوں کی فوج کا فاتحانہ انداز سے مقابلہ کرنے کے لیے بھی اشد ضروری ہے۔

زرہ بکتر سے لیس سپاہیوں کے خلاف گھوڑے موثر ثابت ہوتے ہیں۔ زرہ بکتر سے لیس' دفاعی ہتھیاروں سے مسلح اور رتھوں کی وسیع تعداد کی حامل پیدل فوج چاروں قسم کی افواج کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ (افواج کی چار اقسام کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے یعنی 1- ہاتھیوں کی فوج' 2- رتھوں کی فوج 3- سوار فوج اور 4- پیدل فوج)۔

ان چاروں افواج کی مطلوبہ طاقت کو سامنے رکھتے ہوئے فوجی بھرتی کا عمل شروع اور مکمل کرنا چاہیے تاکہ حریف کا فاتحانہ طریقے سے مقابلہ کیا جا سکے۔

باب:3

خارجی و داخلی فتنہ پرور عناصر کا انسداد اور عقبی دفاع

عقبی خطرہ کم اور مد مقابل کی طرف سے زیادہ فائدہ ہو تو دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عقبی خطرے کو ہی اہمیت دینی چاہیے اس کی وجہ یہ ہے کہ دشمن کے ایجنٹ' وحشی قبائلی اور غدار لوگ معمولی عقبی خطرے کو بہت بڑی مصیبت میں بدل سکتے ہیں۔ اپنے ہی ہم وطن فوراً" نظر آنے والے فوائد کے حصول کے لیے سرگرم ہو سکتے ہیں۔ جب اس طرح کی صورتحال پیدا ہو جائے تو ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے عقبی دشمن کو اپنے ملازمین اور حلیفوں کے حوالہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔ فائدہ ہزار میں ایک اور نقصان سو میں ایک نظر آئے تو پیش قدمی نہیں کرنی چاہیے۔ مصیبت کا سرا سوئی کی نوک کی طرح ہوتا ہے۔ اگر عقبی شورش سے نمٹنا پڑے تو مصالحت سمیت دیگر سیاسی چالوں سے کام لینا چاہیے۔ جبکہ سامنے سے حاصل ہونے والے فوائد کے حوالہ سے ولی عہد یا فوجی سربراہ سے کام لیا جائے۔ اگر حکمران عقبی شورش کو باآسانی ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو خود بھی پیش قدمی کر سکتا ہے۔ داخلی فسادات کا اندیشہ ہو تو حکمران کو چاہیے کہ فسادی عناصر کے رہنماؤں کو اپنے ساتھ لے جائے۔ اگر ایسا ہی خطرہ بیرونی علاقہ میں درپیش ہو تو مشکوک افراد کے بیٹوں اور بیویوں کو یرغمال بنا لینا چاہیے۔ غیر آباد علاقوں کی حفاظت پر مامور افواج کو مختلف ٹکڑیوں میں بانٹ کر انہیں کئی سربراہوں کے ماتحت کر دینا چاہیے۔ اندرونی خطرات خارجی شورش سے زیادہ مضر ثابت ہوتے ہیں اس لیے ان کے انسداد کی خاطر مہم جوئی کو ترک بھی کیا جا سکتا ہے۔ کسی وزیر' مذہبی رہنما' فوجی افسر یا ولی عہد کی سرکشی اندرونی شورش تصور کی جاتی ہے۔ حکمران اس پر مندرجہ ذیل طریقوں سے قابو پا سکتا ہے۔

1۔ اگر اس کی اپنی ہی کوئی غلطی اس صورتحال کا محرک ثابت ہوئی ہو تو وہ اس کا فی الفور ازالہ کرے۔

2- کسی خارجی خطرے کی طرف توجہ مبذول کرانے کی سعی کرے۔

3- سنگین نوعیت کی غداری کے مرتکب مذہبی رہنماؤں کو جلاوطن یا قید کردیا جائے۔

4- ولی عہد اگر کسی سازش میں ملوث پایا جائے تو قید کے علاوہ اسے موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کی جگہ لینے کے لیے اچھے خصائل کا حامل ولی عہد موجود ہو۔ وزراء اور فوجی افسران کی سرکشی کے امور بھی مندرجہ بالا بیان کے مطابق نمٹائے جائیں۔

جب شاہی خاندان میں سے کوئی ریاست غصب کرنے کی سوچ میں ہو تو اسے سبزباغ دکھا کر ٹھنڈا کردیا جائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس سے یوں مصالحت کرلی جائے کہ وہ اپنے زیر قبضہ علاقے پر پوری آزادی سے حکومت کرے۔ ایسے معاملے میں مصالحت کے مندرجہ ذیل مزید طریقے بھی ہیں:

1- اس سے کوئی سودمند معاہدہ کرلیا جائے۔

2- بیرونی دشمن کے ذریعے سازش تیار کی جائے۔

3- کسی دشمن کی عملداری میں سے اسے زمین دلائی جائے۔

4- کسی ناپسندیدہ شخص کا علاقہ اس کی تحویل میں دے دیا جائے۔

5- اسے سزا دینے کی غرض سے کسی مہم پر مخالف فوج کے ساتھ روانہ کردیا جائے۔

6- اس سے برگشتہ قبائلی لشکر یا سرحدی حکمران اگر ہوں تو اسے ان کے ساتھ مہم جوئی کے لیے بھیجا جائے تاکہ اس کا دماغ ٹھکانے آجائے۔

7- اس سلسلہ میں قید کیے ہوئے شہزادے کا مزاج درست کرنے یا دشمن کے دیہات پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں روا رکھے جانے والے رویے بھی اختیار کیے جا سکتے ہیں۔

وزیراعظم کے علاوہ دیگر وزراء جو فساد اٹھائیں اسے وزراء سے نسبت رکھنے والی داخلی شورش کہا جائے گا۔ اس کے تدارک کے لیے بھی ضروری سیاسی اقدامات عمل میں لانے چاہئیں۔

کسی اعلیٰ حکومتی عہدیدار' سرحدی محافظ' قبائلی سردار' یا شکست خوردہ حکمران کی سرکشی خارجی شورش تصور کی جاتی ہے ان عناصر کو ایک دوسرے سے لڑوا کر مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں درج ذیل تدابیر بھی افادی اور دوررس نتائج کی حامل ہیں:

1- ان میں سے اگر کوئی قلعہ بند ہو تو اسے کسی پڑوسی حکمران' قبائلی رہنما' اس کے خاندانی حریف یا قید کیے ہوئے شہزادے کے ذریعے شکست دی جا سکتی ہے۔

2- یا کسی حلیف سے اس کا اتحاد قائم کروا دینا چاہیے تاکہ بپھرا ہوا شورشی دشمن کی آغوش میں پناہ لیکر خطرناک نہ ہو جائے۔

3- یا کوئی جاسوس اسے دشمن کے ساتھ تعلقات استوار کرنے سے باز رکھے اور اسے یقین دلائے کہ یہ حریف تمہیں اپنا گماشتہ بنا کر تمہارے مالک کے خلاف اقدامات کرنا چاہتا ہے۔ جب اس کے مقاصد پورے ہو جائیں گے تو وہ تمہیں اپنے حریفوں یا وحشی قبائلی گروہوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے بھیجے گا۔ وہ تمہیں شورش زدہ علاقہ میں بیوی بچوں سے دور بھیج دے گا اور جب تم اس کے کام کے نہ رہو گے تو آخرکار تمہیں تمہارے موجودہ مالک ہی کے حوالے کردے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے صلح کرکے تمہارے مالک کو خوش کرے اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تم اپنے مالک کے حلیف کے پاس جاؤ۔

4- اگر شورشی جاسوس کی یہ تجویز مان لے تو اس کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جائے دوسری صورت میں جاسوس اس سے کہے: مجھے اس لیے بھیجا گیا تھا کہ تم کو دشمن سے دور رکھوں۔

5- ایسی صورتحال میں اس کے قتل کی غرض سے کچھ لوگوں کو مامور کیا جا سکتا ہے۔

6- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بالکل عدم تعاون کی صورت میں کچھ لوگ اس کے طرفدار بن کر کچھ عرصہ بہادری کے جوہر دکھائیں' اس کے ساتھ رہیں اور پھر موقع ملتے ہی اس کا کام تمام کر دیں۔

حریف کو داخلی اور خارجی فسادات میں مبتلا رکھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ خود جہاں تک ہو سکے ان حالات سے بچا جائے۔ تاہم اگر بدقسمتی سے ایسے حالات پیش آجائیں تو ان کے تدارک کا فوری انتظام ناگزیر تصور کرنا چاہیے۔

جو شخص فساد برپا کرنے اور انہیں دبانے کی اہلیت رکھتا ہو' اس کے خلاف خفیہ تدابیر عمل میں لائی جائیں۔ قابل اعتماد اور مفید آدمی کے ساتھ اتحاد ہی رکھنا چاہیے بشرطیکہ اس کے نیک نیت اور ضدی نہ ہونے کا یقین ہو۔

جب مرکزی علاقہ کے لوگوں کے ساتھ دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگ سازش

کرتے ہیں تو ان کے پیش نظر مندرجہ ذیل امور ہوتے ہیں:

1- اگر انہوں نے اپنے موجودہ حکمران کا خاتمہ کر کے مجھے حکمران تسلیم کرلیا تو دشمن کی موت اور اس کے علاقہ پر قبضہ کرنے سے میرے دو بڑے مقصد پورے ہو جائیں گے۔

2- اگر دشمن نے اسے قتل کردیا تو اس کے عزیز و اقارب اور دیگر ساتھی سمجھیں گے کہ ان کا بھی یہی حال ہوگا اس لیے وہ بھی دشمن کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

3- حکمران یہ تصور کرے گا کہ اسے قابل اعتماد لوگوں کا تعاون حاصل نہیں ہے۔ یوں اس کے اعتماد میں کمی واقع ہوگی۔

4- حکمران کو کسی پر شک نہ ہوا تو میں خود اس کی طرف سے جاری حکم کے (جعلی دستاویزات) ذریعے مفید افسران کا صفایا کردوں گا۔

مرکزی علاقہ جات کے لوگ جب دور دراز کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر فساد یا شورش پیدا کرنا چاہتے ہوں تو ان امور کو پیش نظر رکھتے ہیں:

1- ہم حکمران کی دولت پر قبضہ کرلیں گے۔

2- اس کی فوج کو تباہ کردیا جائے گا۔

3- فوج ہی کو استعمال کر کے حکمران کو ہلاک کردیں گے۔

4- حکمران کو اس کی مرضی سے بیرونی حریف یا قبائلی لشکر کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے لیے بھیج دیں گے۔

5- اگر حکمران کے دوست حلقوں میں چپقلش، دشمنی اور مخاصمت پیدا ہو جائے تو میں حکمران کو اپنی مٹھی میں کرلوں گا۔

6- ہم اس کی حکومت پر قبضہ کرلیں گے۔

7- حکمران کو قیدی بنالیں گے۔

8- ہم اپنے حکمران اور خارجی باغیوں دونوں کی دولت اور ملکیت پر قبضہ کرلیں گے۔

9- اپنے حکمران کے حریف کو باہر بھجوا کر مروا دیں گے۔

10- جب دشمن اپنے مرکز سے باہر ہوگا تو وہاں قبضہ کرلیں گے۔

کوئی شرپسند آدمی سازش میں شریک ہونا چاہے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے مگر بعد میں اسے دھوکا دینا چاہیے۔ اگر کوئی نیک نیتی اور باہمی فوائد کے حصول کی خاطر سازش

میں شرکت کرے تو اس کے ساتھ معقول قسم کا سمجھوتہ کر لینا ہی بہتر لائحہ عمل ہے۔

دشمن کو دشمنوں سے، رعایا کو رعایا سے، رعایا کو دشمنوں سے اور دشمنوں کو رعایا سے محفوظ رکھنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ عقلمند حکمران ہمیشہ اپنی رعایا اور حریف کو بچانے کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔

باب: 4

جانی اور مالی نقصانات کا تجزیہ

تربیت یافتہ افراد، قوت کی کمی بھی ایک طرح سے نقصانات میں شمار ہوتی ہے۔ دولت اور زرعی اجناس کی کمی کو خرچ قرار دیا جاتا ہے۔ متوقع نفع ان دونوں خساروں سے زائد ہو تو دشمن کے خلاف پیش قدمی کی جائے۔

وصول شدہ، عارضی طور پر اطمینان بخش، باعث عداوت، فوری، سستا، وافر، جاری، بے ضرر، اولین، بابرکت اور جائز، یہ سب متوقع نفع کی مختلف خصوصیات ہیں۔

مستقل اور آسانی سے حاصل ہونے والا فائدہ "وصول شدہ نفع" کہلائے گا۔ اس کے برعکس ہو تو عارضی، عارضی نفع مفید ثابت نہیں ہوتا لیکن اگر مندرجہ ذیل مقاصد کا حصول ممکن ہو تو عارضی نفع حاصل کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں:

1- دشمن کی فوج اور عسکری تنصیبات کو متاثر کیا جا سکے۔

2- حریف کی املاک اپنے استعمال میں لائی جائیں۔

3- اس کی رعایا کا مورال گرا دیا جائے حتیٰ کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر ہمارے ملک کی طرف راغب ہو جائیں۔

4- جب وہ ایسی صورتحال میں ہوں گے تو اپنے حکمران سے نفرت کریں گے۔

5- دشمن کی پیش قدمی کا رخ کسی اور حریف کی طرف موڑا جا سکے۔

6- دشمن مایوس ہو کر اپنے کسی قرابت دار کے پاس پناہ کی غرض سے چلا جائے۔

7- حریف کی زمین بہتر بنا کر اسے لوٹائی جائے تاکہ وہ مستقل حلیف بن جائے۔

برے حکمران سے حاصل ہونے والا فائدہ راجہ اور اس کی رعایا کے لیے اطمینان بخش نفع ہوتا ہے لیکن اس کے برعکس ہو تو نفرت پیدا کرتا ہے۔ وزراء کی توقع کے مطابق حاصل نہ ہونے والا نفع بددلی پیدا کرتا ہے۔ وزراء کے مشورے مسترد کر کے حاصل کیا گیا

نفع نفرت پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے اگر اس کے برعکس ہو تو وہ مناسب فائدہ کہلائے گا۔

فوری نفع وہ ہوتا ہے جو صرف پیش قدمی کرکے حاصل کیا جائے۔

سیاسی مذاکرات کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا فائدہ سستا نفع کہلاتا ہے۔ فوج پر صرف ہونے والے رسد کے نقصان کا حامل فائدہ بے ضرر نفع ہے کیونکہ اس میں جانی نقصان بہت کم ہوتا ہے۔

اچانک ہی بہت کچھ ہاتھ لگے تو یہ وافر نفع ہوگا۔ جس کے ثمرات کا حصول مستقبل میں بھی یقینی ہو وہ بابرکت نفع تصور ہوگا۔ بآسانی حاصل ہونے والا فائدہ بے ضرر ہوتا ہے۔

قابل تعریف اور قابل تقلید رویہ اختیار کرتے ہوئے حاصل کیا جانے والا فائدہ جائز نفع کہلائے گا۔

حلیف حکمرانوں سے جو فائدہ غیر مشروط طور پر حاصل ہو اسے اولین شمار کیا جاتا ہے۔

اگر دو محاذ درپیش ہوں اور متوقع فوائد دونوں کے یکساں ہوں تو مندرجہ ذیل پہلوؤں کا خیال رکھ کر کسی ایک کی افادیت تسلیم کرکے روانہ ہو جانا چاہیے۔

1- وقت اور موقع۔

2- طاقت اور وسائل۔

3- اس سے اطمینان پیدا ہوگا یا بے اطمینانی۔

4- اس سے عداوت پیدا ہوگی یا نہیں۔

5- اس سلسلہ میں کوئی سازش تیار کرنا پڑے گی یا سیاسی طور پر ہی کامیابی حاصل ہوگی۔

6- ہدف تک کا فاصلہ کیا ہے۔

7- فوری نتائج کیا ہوں گے اور دوررس نتائج کیا حاصل ہوں گے۔

8- فوائد وافر ہوں گے یا محدود۔

فوائد کے حصول میں ہمیشہ مندرجہ ذیل باتیں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ان کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مقاصد کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

1- جذبات۔

2- غصہ۔

3- بزدلی۔

4- نرم دلی۔

5- شرم و لحاظ یا وضعداری۔

6- غیر آریائی رویے۔

7- غرور۔

8- رحم۔

9- عاقبت سنوارنے کی فکر۔

10- نیکی ہی کی دھن میں رہنے کا میلان۔

11- فریب و مکاری۔

12- کسی کا محتاج ہونا۔

13- حسد۔

14- غفلت اور لاپروائی۔

15- موسم کی شدید صورتحال۔

16- سعد اور منحوس ایام کے چکر میں پڑ کر توہمات پر یقین کرنا۔

دولت اور وسائل اس کے ہاتھ سے پھسل جائیں گے جو بے وقوف ستاروں کی چال دیکھتا رہے گا۔ دولت کا مقدر خود دولت ہے۔ آسمان کے ستارے کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ (62)

اہل آدمی کو جدوجہد کے بعد وسائل ملتے ہیں۔ دولت ہی دولت کو بڑھاتی ہے۔ جیسے ایک ہاتھی کے ذریعے دوسرا ہاتھی قابو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

باب:5

داخلی اور خارجی خطرات کا بیان

فتنہ و فساد کے پیدا ہونے کا محرک بد معاملگی اور عہد ناموں سے انحراف ہوتا ہے۔

فساد کی درج ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

1- جس کا محرک داخلی ہو اور باہر سے بھی مدد ملے۔

2- جس کا محرک خارجی ہو اور اسے امداد بھی باہر سے مل رہی ہو۔

3- جس کا محرک داخلی ہو اور امداد بھی داخلی۔

جب اندرونی اور بیرونی لوگ باہم مل کر سازش کریں تو سنگین اور خطرناک نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ امدادیوں کی کامیابی کے امکانات ابتداء کرنے والوں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب فساد کا پیدا کرنے والا شکست کھائے گا تو وہ اور کسی کو ترغیب دینے کے قابل نہیں ہوگا۔ خارجی عناصر کا فساد کے حوالہ سے اندرونی لوگوں کو مشتعل کرنا آسان نہیں۔ اسی طرح داخلی لوگ بھی خارجی فسادی عناصر کو باآسانی نہیں بھڑکا سکتے۔ خارجی لوگ جب اپنی غیر معمولی تگ و دو میں ناکام ہوں گے تو نتیجہ کے طور پر اس حکمران کو مزید تقویت ملے گی جس کے خلاف وہ مصروف کار تھے۔

جب خارجی فسادی عناصر کو اندرونی لوگ شہہ دے رہے ہیں تو انہیں مصالحت اور انعام و اعزاز کے ذریعے ہی قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے کسی کا انتخاب اور حکومتی محاصل کی چھوٹ انعام و اعزاز' جبکہ اعلیٰ عہدے کی پیشکش مصالحت کہلائے گی۔

اگر کسی سازش میں اندرونی لوگوں کو بیرونی فسادی عناصر مدد فراہم کر رہے ہیں تو ان میں نفاق پیدا کر دیا جائے یا طاقت استعمال کی جائے۔ جاسوس ان سے یہ کہیں:

"یہ حکمران تم کو اپنے آلہ کاروں کے توسط سے برباد کرنے پر تل گیا ہے اس لیے وہ

باغیوں کے بھیس میں تمہارے ساتھی بنے ہوئے ہیں، تمہیں چاہیے کہ ان سے محتاط رہو۔" جاسوس فسادی عناصر میں داخل ہو کر ان میں نفاق اور نفرت پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔ تربیت یافتہ اور ذہین جاسوس سازشیوں کو ہلاک کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔ تربیت یافتہ اور زیرک جاسوس سازشیوں کو ہلاک کرنے کے لیے موقع پاکر زہریا ہتھیار بھی استعمال کر سکتے ہیں اور خارجی معاونوں کو کسی بہانے بلا کر بھی انہیں موت کی وادی میں دھکیل سکتے ہیں۔

مشترکہ مقصد کے لیے اندرونی اور بیرونی سازشی عناصر کی آپسی ملی بھگت بہت خوفناک اور ناقابل تصور حد تک سنگین نتائج پیدا کرتی ہے۔ فسادی لوگوں کی سرکوبی کے لیے فساد کی جڑ کو ختم کرنا ناگزیر ہوتا ہے، فسادی کی سرکوبی فساد کے خاتمہ کی ضمانت کبھی نہیں ہوتی۔ بیرونی سازشوں کے تدارک کے لیے خفیہ چالوں سے نفاق پیدا کیا جائے یا طاقت استعمال کی جائے۔ حکومتی جاسوس خارجی باغیوں کے دوست بن کر از... سے کہیں:

"تمہارا حکمران اپنی ہی بھلائی اور عظمت کا خواہاں ہے اسی لیے تمہارا مخالف ہے۔"

جاسوس ان لوگوں کو ہلاک کر کے الزام ان کے دیگر ساتھیوں پر لگائیں۔ اندرونی فسادی عناصر اگر دیگر اندرونی لوگوں کی معاونت سے سرکشی کا راستہ اختیار کریں تو حکمران کو چاہیے کہ مناسب سیاسی حکمت عملی اختیار کر کے ان کی سرگرمیوں پر قابو پائے۔ جو واضح طور پر باغی شمار نہ ہوتے ہوں حکمران ان کے ساتھ مصالحت کا رویہ اختیار کرے۔ انعامات مشکوک لوگوں کو بھی یہ کہہ کر دیئے جائیں کہ "ہم ان کی شرافت" شرم و لحاظ اور اطاعت و وفاداری سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ جاسوس دوست کے بھیس میں اندرونی فسادیوں سے کہیں:

"حکمران تمہارے دل کے چور کو جانتا ہے اس لیے تم خود ہی حقیقت اس پر ظاہر کر دو۔" داخلی فسادیوں میں یہ کہہ کر نفاق پیدا کیا جائے:

"فلاں آدمی تمہارے بارے میں حکمران کے کان بھرتا ہے۔" فتنہ و فساد کے خاتمہ کے لیے وہی تدابیر اختیار کی جائیں جو سزاؤں کے ضمن میں مذکور ہوئیں۔

داخلی خطرات کا تدارک کسی بھی حکمران کی اولین ترجیح ہونا چاہیے کیونکہ یہ بیرونی خدشات سے زیادہ شدید اور سنگین نتائج کا حامل ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا شورشوں میں بالترتیب جو پہلے مذکور ہوئیں زیادہ شدت کی حامل ہیں۔ فساد کے محرکات کس حد تک اثرانگیز اور پرقوت ہیں' اس پہلو پر سنجیدگی سے غوروفکر کرنا چاہیے۔ اگر یہ محرکات غیرمعمولی نہ ہوں تو ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورتحال کو بھی معمول کی کارروائی عمل میں لاکر ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

باب:6

حریفوں اور سرکشوں سے متعلقہ افراد

دشمنوں سے الگ رہنے والے اور باغیوں کے ساتھ سازباز ترک کر دینے والے لوگ بے گناہ تصور ہوتے ہیں۔

شہری اور مضافاتی لوگوں کا رابطہ ختم کرنے کے لیے تشدد کے علاوہ حکمران ہر طریقہ استعمال کر سکتا ہے۔ بڑے لوگوں کے خلاف تشدد نہیں کیا جا سکتا اور اگر کیا بھی جائے تو مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر اور خطرناک ہوتا ہے۔ البتہ باغیوں کے سرکردہ رہنماؤں کے خلاف "تعزیرات" کے ضمن میں مذکور اقدامات عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔

اپنے لوگوں کو خارجی فسادیوں سے دور رکھنے کے لیے مصالحتی رویئے اور دیگر سیاسی اقدامات سے کام لینا چاہیے تاکہ حریف کے مخصوص آلہ کار اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

زیرک اور پھرتیلے آلہ کاروں کے حصول میں کامیابی کا انحصار حکمران پر' مقاصد میں کامیابی کا انحصار وزراء پر اور آلہ کاروں کے ذریعے کامیابی کے حصول کا دارومدار دونوں پر ہوتا ہے۔

وفاداروں اور باغیوں کے اتحاد کے باوجود حاصل ہونے والی کامیابی مخلوط جیت تصور ہوتی ہے۔ جب لوگ ایسے متحد ہوں تو وفادار ہی کامیابی کا حقیقی ذریعہ ثابت ہوتے ہیں کیونکہ سہارا لینے والا سہارا ختم ہونے سے ہی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیف اور حریف کے اتحاد کے خلاف حاصل ہونے والی فتح بھی "مخلوط کامیابی" کہلاتی ہے۔ ایسی کامیابی کے حصول کے لیے دوست کی امداد حاصل کرنی چاہیے تاکہ فتح آسان ہو جائے' اس حوالے سے دشمن مزید مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ صلح نہ چاہنے والے حریف کے خلاف لگاتار سیاسی چالیں آزماتے رہنا چاہیے۔ جاسوسوں کے ذریعے اس کے حلیف کو اس

سے برگشتہ اور الگ کروانا چاہیے۔ علاقائی طور پر حریف حلقے کی سرحد پر واقع اتحادی کو اپنی مٹھی میں لیا جائے اور اس کے بعد وسطی حکمران کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دیگر حکمران خود ہی نفاق کا شکار ہو جائیں گے۔ غرضیکہ حریف کے اتحاد میں دراڑیں ڈالنے کے لیے جو تدبیر بھی ممکن ہو عمل میں ضرور لانی چاہیے۔

اچھے اور نیک اطوار حکمران کو اپنی طرف سے صلح کا یقین دلا کر' دوستی کے فوائد بیان کرکے' اس کے خاندانی پس منظر کی تعریف کرکے اس کے بڑوں سے اپنے قدیم تعلقات کا اظہار کرکے قابو کرنا چاہیے۔

مصالحت کے لیے درج ذیل خصائص کے حامل حکمرانوں کو ورغلانا چاہیے:

1- جو دوستی کی قدر کرتے ہوں۔
2- جن کو کسی دشمن کی طرف سے خطرہ درپیش ہو۔
3- جن کو کسی بہتر حلیف کی ضرورت ہو۔
4- جو لمبی مدت تک مہم جوئی میں مصروف رہے ہوں۔
5- جن کا شدید جانی و مالی نقصان ہو چکا ہو۔
6- جن کے وسائل لڑائیوں میں مسلسل شکست کھانے کے باعث ختم ہو چکے ہوں۔
7- جس کی ہمت جواب دے گئی ہو۔
8- جن کے ارادے نیک اور مقاصد اعلیٰ ہوں۔

فوجی نقصان اٹھا چکے لالچی حکمرانوں کو ان کے ملک میں پہلے سے مامور متقی افراد اور رہنماؤں کے توسط سے تحائف پیش کیے جائیں۔

تحائف کی پانچ بنیادی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1- کسی مطالبے سے دستبردار ہو جانا۔
2- جو ادا کیا جاتا رہا ہے اسے جاری رکھنا۔
3- جو وصول کیا گیا ہو اسے لوٹا دینا۔
4- اپنی دولت میں سے کچھ دینا۔
5- کسی کی دولت لوٹنے کے معاملہ میں مدد کرنا۔

دو حکمران ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں تو ان میں نفاق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو

نسبتاً" زیادہ بزدل ہو اس کو تباہی و بربادی سے خائف کر کے کہا جائے:

"یہ حکمران کسی دوسرے سے اتحاد بنا کر تم کو نیست و نابود کر دے گا کیونکہ ایک دوست کے توسط سے صلح کے مذاکرات جاری ہیں جن میں تمہیں شریک نہیں کیا گیا۔"

اپنی ریاست یا کسی دوسرے ملک سے جب تجارتی سامان حریف ریاست میں جائے تو جاسوس یہ افواہ پھیلا دیں کہ یہ سامان اس حکمران کے ملک سے آیا ہے جس پر حملہ کیا جانے والا ہے۔ جب بڑی مقدار میں سامان جمع ہو جائے اور افواہ پھیل جائے تو دشمن کو ایک خودساختہ خط مندرجہ ذیل مضمون کا بھیجا جائے:

"یہ سامان میں نے تم کو اس غرض سے دیا ہے کہ تم اتحاد کے خلاف جنگ میں مصروف ہو جاؤ یا اس سے علیحدگی اختیار کر لو۔ اسکے بعد بقیہ سازوسامان بھی پہنچ جائے گا۔"

اسکے بعد آلہ کار دیگر حکمرانوں کے کان بھریں کہ یہ سامان اسے آپ کے حریف نے فراہم کیا ہے۔

جاسوس تاجروں کے بھیس میں صرف حریف کی ریاست میں تیار ہونے والا کچھ سامان جمع کر کے دیگر اہم دشمنوں کے ہاتھ فروخت کر دیں اور ان سے کہیں کہ جس حکمران کے خلاف تم جنگ کرنے والے ہو دراصل یہ سامان تمہارے حلیف حکمرانوں نے اسی کو فراہم کیا تھا۔

حریف کے قریبی حلقے کے مستند سازشیوں کو دولت اور عزت کے لالچ میں پھنسا کر دشمن کے ہمراہ رہنے پر آمادہ کیا جائے۔ وہ ہتھیار' زہر اور آگ جلانے کا سامان اپنے ساتھ رکھیں۔ بعدازاں حکمران اپنے ایک وزیر کو فارغ کر دے اور اسکے اہل خانہ کو چھپا کر افواہ پھیلا دی جائے کہ وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ پھر دو امراء دیگر رئیسوں کو دشمن حکمران سے ملائیں۔ اگر وہ حسب ہدایت حریف حکمران کو قتل کر دیں تو انہیں آزاد کر دیا جائے۔ دوسری صورت میں گرفتار کروایا جانا ہی بہتر ہے۔ حریف حکمران کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والا اس سے کہے کہ فلاں فلاں امیروں سے محتاط رہا کریں۔ بعد میں دونوں ریاستوں کے لیے کام کرنے والے جاسوس یہ کہیں کہ فلاں امیر کو قتل کر دیا جائے۔

ایک طرف تو کسی باحوصلہ اور پرقوت حکمران سے یہ کہا جائے کہ تم فلاں ملک پر حملہ کر دو اس کے باوجود بھی ہمارا تمہارا صلح نامہ قائم رہے گا اور دوسری طرف مخالف فوجی

اتحاد میں شامل دیگر حکمرانوں کو اول الذکر حکمران کے عزائم سے آگاہ کردیا جائے۔ اتحاد ٹوٹنے کے بعد جاسوس پہلے حکمران کے کان بھریں کہ دیگر حکمران تمہاری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔

کسی حریف حکمران کا کوئی ہاتھی' گھوڑا یا بہادر سپاہی مرجائے یا جاسوسوں کے ذریعے مروا دیا جائے یا وہ اسے محبوس کرلیں تو دیگر آلہ کار دشمن کے کان بھریں گے کہ یہ نقصان اسکے آدمیوں کی آپسی چپقلش کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو آدمی اس کام پر مقرر ہو اسے دوبارہ یہی عمل دہرانے کی ہدایت کرکے لالچ دیا جائے کہ بقیہ رقم بھی جلد ادا کردی جائے گی (جو اس سے اس کام کے عوض طے کی گئی تھی) یہ رقم اسے دونوں ریاستوں کے آلہ کار ادا کریں گے۔ جب مخالف حکمران کے ہاں سنگین حالات پیدا ہو جائیں تو ان میں سے (جو دونوں ریاستوں کے لیے کام کرتے ہوں؟) کچھ کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔

فوجی سربراہوں' شہزادوں اور حریف کے فوجی افسران کے معاملہ میں بھی یہی تدابیر قابل عمل ہیں۔

اسی حکمت عملی سے حریف ریاستوں کے اتحاد میں بھی نفاق کی دراڑیں ڈالی جا سکتی ہیں۔

کمینے اور مشکلات کا شکار لیکن قلعہ بند حکمران کا قصہ پاک کرنے کے لیے خفیہ جاسوس ہتھیار' زہر یا دیگر تراکیب آزما سکتے ہیں۔ گھات میں رہنے والا ایک ہی جاسوس وہ کام سرانجام دے سکتا ہے جس کے لیے دوسروں کو وسیع پیمانے پر وسائل جنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

چار قسم کی مکاریوں (مصالحت' لالچ' راز اور طاقت) میں بالترتیب اول الذکر دیگر سے آسان ہے۔ مصالحت میں ایک۔ جبکہ لالچ میں دو' راز یا سازش میں تین اور طاقت یا تشدد میں چار خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

اندرونی سرکشوں کی سرکوبی کے لیے بھی یہی ذرائع مفید اور قابل عمل ہوسکتے ہیں۔ فرق فقط یہ ہے کہ اکابرین کو قیمتی تحائف دے کر مقامی سرکشوں میں سے کسی ایک کے پاس روانہ کیا جائے اور اسے دوسروں کے قتل پر آمادہ کرنیکی کوشش کی جائے۔ اگر وہ تیار ہو جائے تو قاصد حکمران کو باخبر کرے اگر نہ آمادہ ہو تب بھی معاملہ طے ہونے کی خبر اڑا دی

جائے۔ اس طرح وہ حمایت اور طاقت سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ مصائب میں بھی گرفتار ہو جائے گا۔

بیٹی دے کر یا لیکر دو فریقوں میں علیحدگی کی غرض سے نیا رشتہ کروا دیا جائے۔ دشمنوں کو اپنے ملک سے باہر ہی ختم کروانا ہو تو کسی ہمسایہ حکمران، قبائلی سردار، دشمن کے خاندان کے کسی فرد یا معتوب شہزادے کو ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی وحشی قبیلے یا قافلے کے ذریعے دشمن کو (اپنے ملک پر حملہ آور ہونے سے پہلے ہی) اس کی فوج کے ہمراہ مروا دیا جائے۔ یا دشمن ہی کے لوگ خود کو اس کا حمایتی ظاہر کرکے اسکا کام تمام کر دیں۔ جاسوسوں کا بھی فرض ہے کہ ضروری مہلک سامان سے لیس ہو کر حریف کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے چوکس رہیں۔

بڑھ رہے دشمنوں کو زہر دے کر ان کا خاتمہ کیا جائے۔ ہوشیار اور باخبر حریف کو آلہ کاروں کے ذریعے قتل کروا دیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جاسوس اس کا اعتماد حاصل کرکے اسے زہر کھلا دیں۔

باب: 7

نقصان کا اندیشہ اور دولت کا حصول

سیاسی اقدامات غلط ہوں تو بیرونی حریف پیدا ہو جاتے ہیں اور جذبات سے کام لیا جائے تو اپنی رعایا ناراض ہوتی ہے' یہ دونوں شیطانی عمل ہیں۔

جو فائدہ بعد از حصول دشمن کی طاقت اور خزانہ میں اضافہ کا سبب بنے' واپس لوٹانا پڑے یا جانی و مالی نقصان کے بعد حاصل ہو' وہ قبیح درجہ کا مفاد تصور ہوگا۔ اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

1- جو دولت کسی دوست کو تباہ و برباد کر کے حاصل کی جائے۔

2- کسی عہد نامے سے انحراف کر کے اور دیگر حکمرانوں کی نظروں سے گر کر حاصل ہونے والا فائدہ۔

3- جو دولت مد مقابل سے چھینی جائے اور عقبی دشمن کو پیش قدمی پر اکسائے۔

4- جو دولت پڑوسی حکمرانوں کے تعاون اور طاقت کی وجہ سے ملی ہو۔

5- جس دولت پر طاقتور دشمن کی نظر ہو۔

خارجی حریفوں یا داخلی لوگوں کی ناراضگی اور مخالفت کا سبب بننے والی دولت "آفت لانے والی" کہلائے گی۔ جب یہ سوالات اٹھیں کہ اس میں فوائد ہیں یا نہیں؟ کیا نقصان میں فوائد چھپے ہوئے ہیں؟ کیا فائدے کے پیچھے نقصان ہے؟ حریف کو لالچ دے کر اپنی طرف راغب کرنا سودمند ہے یا نہیں؟ اور کیا کسی حلیف یا حلیف کو بھڑکانا مفید ہے یا نہیں؟ تو یہ تمام استفسارات غیر یقینی اور مشکوک صورتحال کی غمازی کرتے ہیں۔ قطعی فوائد کی حامل محفوظ صورت قابل اختیار ہے۔

نقصان پہنچانے والی دولت کی چھ اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1- وہ دولت جو مزید دولت پیدا نہ کر سکے۔

2- وہ دولت جو مزید دولت کے حصول کا باعث ہو۔

3- وہ دولت جو مستقبل میں مضر ثابت ہو۔

4- وہ نقصان جس میں فوائد مضمر ہوں۔

5- وہ نقصان جس سے کوئی فائدہ حاصل ہونے کی توقع نہ ہو۔

6- وہ نقصان جو مزید خسارے کا پیش خیمہ ہو۔

مدمقابل حریف کی ہزیمت جس سے عقبی حریف کا ولولہ ماند پڑ جائے دولت پیدا کرنے والی دولت ہے۔ کسی غیرجانبدار حکمران کے تعاون سے حاصل ہونے والی دولت نتیجہ خیز دولت نہیں کہلاتی۔ حریف کی اندرونی طاقت کو نقصان پہنچانا' ضرر رساں دولت شمار ہوتی ہے۔ حریف کے پڑوسی حکمران کو افرادی قوت اور ذرائع دولت سے فیض یاب کرنا ایسا نقصان ہے جس میں فائدہ مستور ہے۔ کسی حکمران کو ترغیب' یا کمزور حاکم کو امداد دے کر کسی سے لڑا دینا ایسا نقصان ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ طاقتور حریف کو مشتعل کرنے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا ایسا نقصان ہے جو مزید نقصانات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

ان میں سے بالترتیب مقدم صورتیں موخر صورتوں پر عملی اقدامات کے حوالہ سے بہتر تصور ہوں گی۔

ہر طرف سے اکٹھی ہونے والی دولت اسے کہتے ہیں جس کے حصول کے لیے کی جانے والی کاوشوں کے وقت ہر طرح کے حالات موافق اور سازگار ہوں۔ اگر اس طرح کی دولت کے حصول میں عقبی حریف روڑے اٹکائے تو یہ مشکوک فائدہ تصور ہوگا۔ جب ہر طرف سے دولت کے حصول کے امکانات کے ساتھ چاروں طرف سے خطرات بھی درپیش ہوں تو یہ ناموزوں اور پرخطر صورتحال ہوگی۔ ایسے میں کوئی حلیف مدد کرے تو یہی صورتحال مشکوک صورتحال میں تبدیل ہو جائے گی۔ ان دونوں صورتوں میں عقبی حریف کے دشمن اور قبائلی فریق کی مدد سے کامیابی ممکن ہے۔

جب کسی طرف سے حریف فوائد کے حصول میں مانع ہو تو یہ خطرناک دولت کہلائے گی۔ ایسی صورتحال میں جس طرف سے زیادہ فوائد کی توقع ہو ادھر جھکاؤ رکھنا چاہیے۔ اگر دو طرف سے فائدے کی امید ہو تو اس طرف راغب ہونا چاہیے جو زیادہ آسان اور یقینی

ہو۔

دو طرف سے شدائد درپیش ہوں تو "دو طرفہ مشکلات والی دولت" کے حصول کے لیے دوستوں کی مدد سے کامیابی کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اگر دوست نہ مل سکیں تو حلیف کے ساتھ مل کر ایک طرف کے خطرے پر قابو پانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ البتہ کسی طاقتور حکمران کے ساتھ اتحاد کرکے دونوں طرف کے خطرے کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر چاروں طرف سے خطرات لاحق ہوں تو اپنے وسائل پر تکیہ کرکے صورتحال سنبھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر یہ ناممکن نظر آئے تو سب کچھ چھوڑ کر فرار ہو جانا ہی عقلمندی ہے کیونکہ اگر زندگی رہی تو حکومت دوبارہ بھی حاصل ہو سکتی ہے اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں۔

نفع و نقصان کی ملی جلی صورتحال تب پیدا ہوتی ہے جب ایک طرف سے فائدہ حاصل ہو رہا ہو اور دوسری طرف سے نقصان کا اندیشہ ہو۔ ایسے حالات میں خطرات کو ٹالنے میں معاون فوائد کے حصول کے لیے سعی کی جائے۔ یہ ممکن نہ ہو تو خطرے سے محفوظ رہنے کی تگ و دو کرنی چاہیے۔ چاروں طرف سے بیک وقت فوائد کے حصول اور خطرات کے اندیشوں کا سامنا ہو تو بھی مندرجہ بالا طرزِ عمل ہی مناسب اور بہتر ہوگا۔

نفع اور نقصان کی غیر واضح صورتحال تب پیدا ہوتی ہے جب ایک طرف سے خطرہ درپیش ہو اور دوسری طرف سے فوائد کا ملنا بھی مشکوک ہو۔ ایسی صورتحال میں ترجیحی طور پر خطرہ ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب اس میں کامیابی ہو تو پھر فائدے کی طرف راغب ہوا جائے۔ ہر طرف سے خطرے اور فوائد کی غیر تسلی بخش صورتحال میں بھی مذکورہ بالا تدابیر ہی کارگر ثابت ہوتی ہیں:۔

اگر ایک طرف سے فوائد کی توقع ہو اور دوسرے طرف سے مشکوک نقصان متوقع ہو تو اسے "دو طرفہ نفع و نقصان کی مشکوک صورتحال" تصور کریں گے۔ اسی پر ہمہ جہتی نفع و نقصان کی مشکوک صورتحال کو قیاس کرنا چاہیے۔ اس قسم کی صورتحال میں حکومت کو درپیش خطرات کا ترتیب وار انسداد ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لیے مشکوک خطرے کی صورت میں حلیف کا ساتھ تو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن عسکری قوت کا نہیں، اس کے بعد فوج کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن دولت نہیں چھوڑی جا سکتی۔ اگر تمام حکومتی لوازمات بیک وقت

خطرے میں ہوں تو کم از کم کچھ لوازمات کو ضرور بچا لینا چاہیے۔ ان میں سب سے پہلے جانداروں کا درجہ ہے جن میں وفادار جانثار سرفہرست ہیں ان کو بچاتے ہوئے یہ ملحوظ خاطر رہے کہ مفاد پرست اور لالچی عناصر اس آڑ میں اپنے بچاؤ کی کوشش نہ کر سکیں۔ بے جان اشیاء' میں سے زیادہ قیمتی اور افادی سامان ترجیحی طور پر بچا لیا جائے۔ ایک سے امن دوسرے سے جنگ کی حکمت عملی' غیرجانبداری اور صلح کے معاہدے کرکے بھی کچھ چیزوں کا تحفظ ممکن ہو سکتا ہے۔

تخفیف' ٹھہراؤ اور افزائش کی حکمت عملی پر الٹ ترتیب سے عمل کیا جائے جو بھی مقابلتاً" زیادہ سودمند دکھائی دے' اس پر مہم کے درمیان یا خاتمہ پر درپیش غیریقینی نفع و نقصان کو قیاس کرنا چاہیے۔

ہر مہم میں نفع یا نقصان کے امکانات ہوتے ہیں اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسا فائدہ حاصل کیا جائے جس سے عقبی حریف اور اس کے ساتھیوں کا ولولہ ختم ہو سکے' جانی و مالی نقصان کا ازالہ ممکن بن جائے' آئندہ مہم کے لیے وسائل فراہم ہوں' ادائیگی میں مدد ملے اور ریاست کا دفاع مضبوط ہو۔ اپنے ملک میں مشکوک فائدہ یا نقصان ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ اس پر دوران مہم جوئی حاصل ہونے والا فائدہ' نقصان اور غیرواضح حالات کو قیاس کرنا چاہیے۔ مہم کے خاتمہ پر کمتر دشمن کو شکست دے کر فائدہ حاصل کرنا بھی بہتر نتائج پیدا کرتا ہے کیونکہ خود کو غیریقینی صورتحال میں مبتلا کریں تو دشمن کے پاس مشکلات پیدا کرنے کا آسان موقع ہوتا ہے۔ جو حکمران کسی اتحاد کا سربراہ نہ ہو اس کے لیے بہتر ہوتا ہے کہ مہم کے اختتام پر غیریقینی نفع و نقصان کا داؤ لگا لے کیونکہ اس پر مہم جاری رکھنا لازم نہیں ہوتا۔

دنیاوی فوائد' مذہبی بھلائی اور نفسانی حظ کو مفاد یا تسکین کی تین صورتیں کہتے ہیں۔ پہلی کو دوسری اور دوسری کو تیسری پر فوقیت حاصل ہے۔

نقصان' گناہ اور رنج کو خسارے کی تین اقسام شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے تدارک کے لیے بھی اسی ترتیب کی مناسبت سے بتدریج بہت ہی اہم' بہت اہم اور اہم قدم اٹھانے چاہئیں۔

دولت اور ضرر' مذہب اور گناہ' حظ یا رنج اور ان میں یکساں شک کا ہونا غیریقینی

صورتحال کی تین صورتیں ہیں۔ ان میں پہلی صورت دوسری اور دوسری تیسری پر اولیت رکھتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے پہلی کا تحفظ اور دوسری کا تدارک کیا جانا چاہیے۔

بیٹے، بھائی یا کسی قرابت دار کی طرف سے پیدا کردہ فساد کو ختم کرنے کے لیے مصالحت اور رشوت کو ذریعہ بنانا ہی زیادہ بہتر نتائج کا ضامن ہوتا ہے۔ شہری آبادی، دیہاتی آبادی اور فوجی افسروں کی سرکشی کا خاتمہ رشوت اور نفاق کے ہتھکنڈے استعمال کرکے کیا جانا چاہیے۔ پڑوسی حکمران اور قبائلی سرداروں کی طرف سے پیدا کردہ بغاوت کو نفاق پیدا کرکے یا طاقت استعمال کرکے ختم کرنا چاہیے۔ یہ تو فطری سی تدابیر ہیں اس لیے مخصوص حالات میں غیر معمولی تدابیر بھی اختیار کی جا سکتی ہیں۔

حلیفوں اور حریفوں کو ان کی اوقات میں رکھنے کے لیے ہمیشہ گنجلک اور مشکل کارروائیاں ناگزیر ہوتی ہیں۔ ایک تدبیر دوسری کی طاقت ہوتی ہے۔ جن وزراء کے متعلق حریف کو شک ہو ان کے ساتھ مصالحانہ رویہ دیگر تدابیر کو ناقابل عمل بنا دیتا ہے۔ مکار اور دغا دینے والے وزراء کو رشوت سے قابو میں کرنا چاہیے، حریف اتحاد کو نفاق پیدا کرکے ختم کیا جا سکتا ہے جبکہ طاقتور حریف کے ساتھ پر تشدد کارروائیوں کے ذریعے نمٹنا ہوگا۔

سنگین اور عمومی خطرات میں موقع کی مناسبت سے خصوصی تدابیر، مخلوط تدابیر یا جملہ تدابیر سے کام لیا جا سکتا ہے۔

"صرف یہی تدبیر موثر ثابت ہو سکتی ہے، دیگر کوئی نہیں۔" یہ جبری صورت میں کہا جائے گا۔ یہ تدبیر یا وہ تدبیر قابل عمل ہے۔" یہ متبادل یا موقع و محل کی نسبت سے اختیار کی جانے والی تدابیر کے حوالہ سے کہا جاتا ہے۔ "یہ تدبیر بھی ضروری ہے اور وہ بھی ناگزیر ہے۔" یہ مخلوط تدبیر کی مثال ہے۔

اوپر مذکور تدابیر کو الگ الگ یا دیگر تین سے ملا کر پانچ صورتیں بنتی ہیں۔ دو دو کو ملا کر چار مزید صورتیں سامنے آتی ہیں اور چاروں کو ملا کر ایک۔ اس لیے ان تدابیر کو پندرہ متبادل صورتوں میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اگر فطری طریقہ کار کی بجائے الٹی ترتیب سے کام لیا جائے تب بھی اتنی ہی صورتیں ہوں گی۔ ایک تدبیر موثر ہونے کی صورت کو "یک اقدامی کاربرآری" کہا جائے گا۔ دو تدابیر کارگر ہوں تو دو اقدامی تین سے کام ہو تو سہ اقدامی، اسی طرح اگر چاروں تدابیر پر عمل ناگزیر ہو تو اسے "چہار اقدامی کاربرآری" کا نام

دیا جائے گا۔ چونکہ دولت کی بنیاد دین پر اور حظ اس کا بنیادی مقصد ہے۔ اس لئے دولت' حظ اور سرور میں ترقی کو "کامل تسکین" کہا جاتا ہے۔

خطرات میں آسمان سے نازل ہونے والی آفات مثلاً" آگ' امراض' سیلاب' وباء' قحط اور دیوتاؤں کی طرف سے بھیجی مصیبت بھی شمار ہوتی ہے۔ آفات سے دامن بچانے کے حوالہ سے اتھروید میں مذکور رسوم کا ادا کرنا اور رشیوں (63) کا مسلسل ریاضت میں مصروف رہنا ہی ان آفات کو ٹال اور ہمیں ان سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

دسواں حصہ

جنگی تنصیبات اور کاروائیاں

باب:1

فوجی چھاؤنی کا قیام

ہنرمندوں، ماہرین تعمیرات، نجومیوں اور فوجی سربراہ کی طرف سے منتخب کردہ مقام پر محل وقوع کے اعتبار سے موزوں شکل کا قطعہ اراضی چھاؤنی کے قیام کے لیے چنا جائے جس میں چار دروازے، چھ بڑی سڑکیں، نو اضلاع، خندق، دمدمے، فصیل اور چوکیاں تعمیر کی جائیں۔ چھاؤنی میں فوج نامساعد حالات میں پناہ لیتی ہے جبکہ عمومی صورتحال میں قیام کرتی ہے۔

نویں ضلع میں بطرف شمال ایک ہزار کمان لمبا اور پانچ سو کمان چوڑا حکمران کا مسکن ہوگا، اس کے مغربی جانب حاکم کا حرم جبکہ انتہائی کونے پر محل کے محافظوں کے لیے رہائش گاہیں تعمیر کی جائیں گی۔ سامنے کی طرف عبادت کے لیے مخصوص جگہ، اس کے دائیں طرف خزانہ اور احکامات جاری کرنے والا دفتر، بائیں جانب شاہی ہاتھی گھر، اصطبل اور رتھوں کی ذخیرہ گاہ واقع ہوگی۔

حکمران کے محل کے گرد ایک دوسرے سے 100 کمان کے فاصلے پر چار حصار قائم کیے جائیں ان میں سے پہلے میں گاڑیاں، دوسرے میں خاردار بیلیں، تیسرے میں لکڑی کے کھمبے اور چوتھے میں فصیل ہونی چاہیے۔ سامنے کے پہلے احاطہ میں مذہبی رہنما اور وزیراعظم کی رہائش ہوگی، اس کے دائیں طرف توشہ خانہ جبکہ بائیں سمت خام پیداوار کی ذخیرہ گاہ اور اسلحہ خانہ واقع ہوں گے۔ دوسرے ضلع میں عقبی فوج، گھوڑوں اور رتھوں کو ٹھہرانے کے لیے مخصوص مقامات اور فوجی سربراہ کی رہائش تعمیر کی جائے گی۔ تیسرے ضلع میں ہاتھی اور گروہی طور پر بھرتی ہونے والے سپاہیوں کے مساکن ہوں گے جبکہ چوتھے ضلع میں حلیف، اتحادی فوج اور اس کے جرنیل مقیم ہوں گے۔ تاجر اور طوائفوں کو شاہراہ کے ساتھ ساتھ آباد کیا جائے گا۔

فوجی چھاؤنی کی باہری طرف کتے پالنے والے، چڑی مار، کسانوں کے بھیس میں چوکیدار، جاسوس اور مختلف مخصوص اشاروں یا آوازوں سے دشمن کی طرف سے خبردار کرنے والے متعین ہوں گے۔

دشمن کی آمد کے راستے میں خفیہ کھائیاں، اندھے کنوئیں اور کانٹے دار بیلیں بکثرت ہونی چاہئیں۔

حکمران کے تحفظ کی خاطر باری باری پہرہ دینے کے لیے 18 دستے مخصوص ہوں جبکہ دن کے اوقات میں بھی دشمن کے جاسوسوں کی کارروائیوں سے محتاط رکھنے کی غرض سے چوکیاں قائم ہوں گی۔ چھاؤنی میں قماربازی، شراب نوشی اور آپس لڑائی جھگڑے کی سخت ممانعت ہوگی۔ آمدورفت کے لیے راہداری کا تصدیق شدہ اجازت نامہ پاس رکھنا لازمی ہوگا۔ چھاؤنی کی فیصل کی حفاظت پر مامور شخص فوجی سربراہ کی حرکات و سکنات کی بھی نگرانی کرنے کا پابند ہوگا۔ چھاؤنی کے عمومی انتظام کا ذمہ دار عہدیدار حکمران کی آمد سے قبل حفاظتی انتظامات کو حتمی شکل دینے، کنوئیں کھدوانے اور اپنے مخصوص دستے اور ہنرمندوں کے ہمراہ چھاؤنی کے راستے پر آگے جانے کا پابند ہوگا۔

باب: 2

شدائد یا حریف کی پیش قدمی کے وقت' فوج کا تحفظ

چھاؤنی کے راستہ میں آباد دیہات اور جنگلوں کی مکمل تفصیل ہر قسم کی ضروری معلومات کے ساتھ تیار کی جائے تاکہ بوقت ضرورت ان مقامات سے امداد حاصل کی جاسکے یا اگر اہل علاقہ بدقماش ہوں تو ان سے محتاط رہا جاسکے۔ چھاؤنی سے فوج کی روانگی اور قیام پہلے سے طے کردہ منصوبہ کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ خوراک اور روزمرہ ضروریات کی دیگر اشیاء ضرورت سے دگنی مقدار میں ساتھ رکھنی چاہئیں۔ تاکہ ہنگامی صورتحال میں کام آسکیں۔ غلہ لے جانے کے لیے باربرداری کے جانور میسر نہ ہوں تو سپاہی خود ہی تھوڑا تھوڑا کرکے لے جائیں یا راہ میں آنے والے کسی مرکزی مقام پر ذخیرہ کرکے بعد میں چھاؤنی پہنچادیں۔

حکمران کی سواری کے ساتھ اس کی محلات ہوں اور فوجی کمانڈر آگے آگے چلتا جائے۔ دونوں پہلوؤں پر سوار اور محافظ دستے' بیضوی قطار بندی کے انتہائی کونوں پر ہاتھی اور اضافی فوج جبکہ چاروں اطراف میں جنگل کی زندگی سے مانوس سپاہی ہونے چاہئیں۔ اتحادی فوجی لشکر اور اس کے معاون افراد اپنا راستہ خود مقرر کریں۔ فائدہ میں وہی فوج رہتی ہے جو جنگ کی غرض سے مناسب اور مساعد مقام پر مورچہ بند ہو جائے۔

کمتر درجہ کی فوج ایک دن میں ایک یوجن سفر کرسکتی ہے۔ درمیانہ درجہ کا لشکر ایک دن میں ڈیڑھ یوجن اور اعلیٰ فوج اتنے ہی عرصہ میں دو یوجن سفر طے کرلیتی ہے۔ فوجی سربراہ کو چاہیے کہ عقب میں رہے اور پڑاؤ آگے کرے۔

سامنے کی طرف سے مزاحمت ہو تو "گھڑیالی ترتیب" سے پیش قدمی کرنا بہتر ہوتا ہے۔ عقب سے حملہ ہو تو "چھکڑے کی ترتیب" سے جبکہ پہلوؤں پر حملہ ہو تو چار پانچ قطاروں میں تقسیم ہوکر آگے بڑھنا زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر حملہ چاروں طرف سے کیا گیا ہو

تو حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لیے "پیوستہ ترتیب" (ہر طرف سے چوکسی) اختیار کرنی چاہیے۔ غیر کشادہ گزرگاہ پر اس ترتیب سے چلنا چاہیے کہ سفر کرتی ہوئی فوج سوئے کی طرح نظر آئے آگے سے باریک مگر پیچھے کی طرف بتدریج موٹی ہوتی ہوئی۔

حریفوں کے خلاف کمک لیکر آنے والے دوستوں کو بچانے کے اقدامات تب کرنے چاہئیں۔ جب ایک فریق کے ساتھ صلح اور دوسرے کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ ہو۔ گزرگاہ کی رکاوٹوں کا اچھی طرح جائزہ لیکر انہیں ختم کرا دیا جائے۔ مندرجہ ذیل امور کا گہری بصیرت اور نظر سے تجزیہ کرنا ضروری ہے:

1- موسمی صورتحال۔

2- بارش کے امکانات۔

3- وحشی قبائل کے گروہ۔

4- حریف کی صورتحال۔

5- دوست کی حالت۔

6- عسکری اہلیت۔

7- مالی وسائل۔

اگر حریف کے قلعہ جات اور ذخائر (رسد و خوراک وغیرہ) خستہ اور تباہ ہوتے نظر آئیں' جب یہ خیال ہو کہ دشمن یا اس کے حلیف کی طرف سے جاری کرائے کے سپاہی بھرتی کرنے کی حکمت عملی مسائل کھڑے کر سکتی ہے' جب سازشی برق رفتاری سے آگے نہ بڑھیں یا حریف کے حملہ کرنے والے سے صلح کر لینے کے آثار نظر آئیں تو ان حالات میں پیش قدمی دھیمی رفتار سے کی جائے۔ اگر حالات برعکس ہوں تو حملہ تیزی سے کیا جانا ہی مفید تصور کیا جائے گا۔

کھال منڈھے ٹوکروں' بانسوں کے گٹھوں' لکڑی کے شہتیروں' کشتیوں' عارضی پلوں' ہاتھیوں اور دیگر ذرائع کے سہارے فوج کو دریا پار کروایا جائے۔

اگر دشمن دریا پار کرنے میں مزاحم ہو تو کسی اور مناسب جگہ سے عبور کرکے اس پر حملہ کر دینا چاہیے۔

گھاس' ایندھن اور پانی کی قلت والے صحرائی علاقے سے گزرنے والی فوج کا ہر طرح

سے یقینی تحفظ کیا جانا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل قسم کے حالات میں اپنی فوج کے حوالہ سے انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

1- جب دشوار گزار علاقہ سے گزر ہو۔ 2- جب طویل سفر سے بھوکی پیاسی فوج لوٹی ہو۔ 3- جب پہاڑی راستوں پر سفر درپیش ہو۔ 4- جب دریا' دلدل اور جھرنوں سے گزر ہو۔ 5- جب انتہائی تنگ اور دشوار راستہ میں پھنس جائے۔ 6- جب پڑاؤ کیا جائے۔ 7- جب کھانا کھایا جا رہا ہو۔ 8- جب بہت زیادہ تھکی ہو اور اسے نیند آ رہی ہو۔ 9- جب بیمار یا خوراک کی کمی کا شکار ہو۔ 10- شدائد کا شکار ہو یا جب اس کی نفری کم ہو۔

اگر مندرجہ بالا حالات سے دشمن کی فوج گزر رہی ہو تو اسے بلا تاخیر تباہ و برباد کر کے رکھ دینا چاہیے۔

حریف فوج جب تنگ راستوں سے گزر رہی ہو تو اس کے وسائل' افرادی قوت' اسلحہ' خوراک' ایندھن' چارے اور دیگر سامان کے متعلق اندازہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ انتہائی دشوار گزار راہ سے ایک وقت میں ایک ہی آدمی گزر سکتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اسے کچھ دور سے دیکھا جانا ممکن ہو گا۔ اپنے سامان اور وسائل کو ہمیشہ دشمن کی نظر سے چھپا کر ہی رکھنا چاہیے۔

حکمران جب مقابلے کے لیے پیش قدمی کرے یا پڑاؤ ڈالے تو اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی پشت پر کوئی پہاڑی یا دریائی قلعہ موجود ہو جس میں رسد وافر مقدار میں ذخیرہ کی گئی ہو تاکہ لمبے قیام کی صورت میں کام آ سکے۔

باب:3

خفیہ چالیں' فوجی حوصلہ افزائی اور حریف سے جنگ

سیاسی چالیں صرف اسی حکمران کی سودمند ثابت ہوتی ہیں جس کے پاس پر قوت لشکر ہو یا جس نے خطرات کے تدارک کی صلاحیت حاصل کرلی ہو۔ ایسا حاکم کھلی جنگ لڑنے کی اہلیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ میدان جنگ بھی مساعد اور موزوں ہو۔ اگر صورتحال برعکس ہو تو صرف مکاری سے کام لیا جاسکتا ہے۔

دشمن جب سخت دباؤ اور مشکلات میں گرفتار ہو یا نامساعد خطہ میں ہو تب اس پر بھرپور حملہ کیا جائے۔ حریف کے باغیوں' وحشی قبائل یا دشمنوں کے ذریعے اپنی شکست کی افواہ پھیلا دی جائے اور خودکو کسی موزوں اور محفوظ مقام پر مورچہ بند کرلیا جائے' اس حکمت عملی کے نتیجہ میں دشمن اپنا محفوظ مقام چھوڑ کر باہر آجائے گا' جسے شکست دینا آسان ہوگا۔ حریف لشکر گٹھا ہوا ہو تو ہاتھیوں کے ذریعہ اس میں بھگدڑ مچانے کی کوشش کی جائے۔ دشمن اگر پسپائی کی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر تعاقب کرے تو کچھ دیر اس کی اس غلط فہمی کو تقویت دینے کے بعد اچانک پلٹ کر حملہ کیا جائے اور اسے برباد کر دیا جائے۔ اس حوالہ سے خیال رہے کہ اپنی فوج متحد رہنی چاہیے اور حریف فوج کو زیادہ سے زیادہ منتشر کرنا ضروری ہے۔ سامنے سے حملہ کے بعد جب وہ پسپائی اختیار کرے گا تو عقب سے گھوڑے اور ہاتھی قیامت برپا کریں گے۔ سامنے سے حملہ موثر نہ ہو تو عقب سے وار کیا جائے۔ عقبی حملہ کارگر نہ ہو تو سامنے سے یلغار کرنی چاہیے۔ ایک طرف سے حملہ ناکام ہو تو دوسری طرف سے کوشش کرنی چاہیے۔

حریف اور اسکے باغیوں کے درمیان شورش برپا کروانے کے بعد اپنی تازہ دم فوج سے حملہ آور ہوا جائے' حریف خستہ حال اور منتشر ہونے کی وجہ سے جلد ہی میدان چھوڑ جائے گا۔ حریف کو اپنی پسپائی کی فرضی اطلاع دے کر بعدازاں مشتعل کرکے دوبارہ مقابلے کے

لیے للکارنا چاہیے۔ یوں وہ بہت زیادہ خود اعتمادی کا شکار ہو کر شکست کھائے گا۔ دشمن تک یہ جھوٹی خبریں پہنچائی جائیں کہ حملہ آور لشکر بکھر گیا ہے' ان کے وسائل تباہ و برباد ہونے کے قریب ہیں اور رسد کی فراہمی کے ذمہ دار تاجر ساتھ چھوڑ چکے ہیں' دشمن کی چوکسی اور احتیاط جیسے ہی ان اطلاعات کے باعث کم ہو فوراً" حملہ کر دیا جائے۔ اپنی فوج کے کمتر اور کمزور ہونے کا تاثر دے کر بھی حریف سے مردانہ وار مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ دشمن کے مویشی پکڑ کر' اس کے بہادروں کو مورچوں سے باہر لانے کے بعد ان پر دھاوا بول دینا چاہیے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حریف فوج کو رات کی نیند نہ لینے دی جائے۔ جب حریف لشکر پریشان' خستہ حال اور بوکھلایا ہوا ہو تو اچانک اس پر حملہ کر دیا جائے۔ حریف دھوپ سے جھلس رہا ہو تو سایہ دار مقامات سے اس کی طرف اچانک پیش قدمی مفید ثابت ہو گی۔ اپنے ہاتھیوں کو روئی اور کھال کی جھولوں سے ڈھانپ کر شب خون مارنا بھی مطلوبہ نتائج کے حصول میں بے حد معاون ثابت ہو گا۔ حریف فوج جب دن بھر کی چوکسی اور پھرتی سے تھک چکی ہو تو سہ پہر کے وقت اسے نشانہ بنانا زیادہ مشکل نہ ہو گا۔ حریف کے لشکر کے مخالف ہوا چل رہی ہو اور سامنے سورج ہو تب بھی اس پر دھاوا بول دینا چاہیے۔

رات کی تاریکی' دھند' چھکڑوں کی قطاریں' مویشیوں کا گلہ' کشتیاں' ناہموار زمین' پہاڑی وادی' دلدلی علاقہ اور صحرائی خطہ شب خون مارنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لڑائی کا آغاز مکارانہ جنگی چالوں اور سازشوں کے لیے موزوں وقت ہوتا ہے۔

کھلی لڑائی کا ارادہ اور اہلیت ہو تو حکمران اپنی فوج سے اس طرح مخاطب ہو:

"آپ لوگ مجھے بھی اپنی ہی طرح ایک تنخواہ دار خدمت گار تصور کریں۔ ہم سب نے اپنے وطن کو بچانا ہے جس کی بے شمار دولت سے ہم تسکین حاصل کرتے ہیں۔ میں جس حریف کا نام لے رہا ہوں' آپ نے اسے ضرور نیست و نابود کرنا ہے۔"

اس کے بعد وزیر اور مذہبی رہنماء فوج سے یوں خطاب کریں:

"مقدس ویدوں میں آیا ہے کہ مذہبی رہنما کی مالی خدمت کے بعد ادا کی جانے والی قربانی سے جو اجر ملتا ہے' وہی اس بہادر کو بھی عطا ہوتا ہے جو جنگ کے میدان میں بہادری کے جوہر دکھاتا ہوا' دشمن کا مقابلہ کرتا ہوا اور اپنے وطن کے دفاع کی خاطر مارا جاتا ہے۔ اس بارے میں دو اشلوک بھی ہیں۔ (جن کا ترجمہ یوں ہے:)

1- "وہ اعلیٰ و ارفع مقام جو برہمن کو لاتعداد قربانیوں اور انتہائی عبادت و ریاضت کے بعد ملتا ہے' بھلائی کی جنگ میں مرنے والا دلیر اس سے بھی اونچا مقام اچانک حاصل کر لیتا ہے"۔

2- "مقدس پانی سے لبریز اور دربھا گھاس سے ڈھکے کٹورے سے پیاس بجھانا اس آدمی کے مقدر میں نہ ہوگا اور وہ دوزخ کا ہی ایندھن بنے گا جو اپنے ان داتا مالک کی خاطر لڑنے سے فرار چاہے۔"

نجومی اور حکمران کے دیگر مقرب افراد فوج کو ہمت بھرے الفاظ و القاب سے مخاطب کریں اور یقین دلائیں کہ حکمران کی فوج کتنی مضبوط اور ناقابل شکست ہے اور یہ کہ وہ دیوتاؤں سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ ہر امر سے باخبر ہے۔ اسی نوعیت کے پرچار سے حریف کے سپاہیوں کو خائف اور کم ہمت کرنے کی سعی کی جائے۔

لڑائی سے ایک دن قبل حکمران برت (روزہ) رکھے اور اپنے ہتھیاروں سمیت رتھ میں جائے' اگنی پوجا کرے' اتھروید کے منتروں کا ورد کرے' ویدوں کے دیوتاؤں اور میدان جنگ میں سرخرو ہو کر جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے سے دعا کرے' بعدازاں خود کو برہمنوں کے حوالے کردے۔ حکمران اپنی فوج کے قلب یا مرکز میں اعلیٰ نسب' بہادر اور وفادار لوگوں کو مقرر کرے۔ جہاں خود حکمران ہو وہاں اس کے ہمراہ اس کے بیٹے' باپ' بھائی اور دیگر جنگی تربیت کے حامل افراد ہوں' ان کے سروں پر اس مرحلے پر امتیازی بناوٹ کی ٹوپیاں یا جھنڈے وغیرہ قطعاً" نہیں ہونے چاہئیں۔ حکمران ہاتھی یا رتھ پر سواری کرے گا' اگر فوج بکثرت سواروں اور ہاتھیوں پر مشتمل ہو ورنہ اسے ایسی سواری دی جائے جو کثیر تعداد میں فوج کے پاس بھی موجود ہو یا زیادہ آسان اور تربیت یافتہ ہو۔ حکمران کے روپ میں کوئی اور آدمی فوج کی تنظیم وصف بندی کے فرائض ادا کرے گا۔

نجومی اور شعراء فوج کو بتائیں کہ جنت بہادروں کی خاطر ہے اور بزدل لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہ مختلف فوجی دستوں کی ذات' خاندان' کارہائے نمایاں اور بلند کرداری کی تعریف کریں۔ مذہبی رہنماؤں کے زیرتربیت افراد بتائیں کہ کیا کیا جادو ٹونے عمل میں لائے گئے ہیں اور ان کے کیا اثرات ہمارے حق میں اور دشمن کے خلاف مرتب ہوں گے۔

جاسوس' ہنرمند اور نجومی بھی اپنی کامیابی اور حریف کی تباہی و بربادی کے متعلق وثوق سے

فوج کو یقین دلائیں۔

فوجیوں کو انعام و اعزاز سے مطمئن کرنے کے بعد سپہ سالار ان کو خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پیشکش کرے:

1- اگر کوئی حریف حکمران کو قتل کرے تو اسے ایک لاکھ پن انعام دیا جائے گا۔

2- دشمن سپہ سالار کو مارنے پر پچاس ہزار پن۔

3- نمایاں سرداروں کو موت کے گھاٹ اتارنے پر دس ہزار پن۔

4- ہاتھی ہلاک یا رتھ تباہ کرنے پر پانچ ہزار پن۔

5- گھوڑا مارنے پر ایک ہزار پن۔

6- دشمن کے پیدل دستوں کے سربراہ کے قتل پر سو پن۔

7- دشمن سپاہیوں کی سرکوبی پر فی سر سو پن۔

8- مال غنیمت جو ہاتھ لگے۔

9- تنخواہ دگنی ادا کی جائے گی۔

سپہ سالار اپنی فوج میں پرکشش پیشکش ہر دس آدمیوں کے گروہ کے سردار کے ذریعہ کرے۔

فوج کے عقب میں حوصلہ افزائی' کھانا پکانے اور مرہم پٹی کرنے کی غرض سے عورتیں اور وید (معالج) ہوں گے۔

لشکر کو مساعد اور موافق مقام پر صف بند کیا جائے۔ رخ جنوب (64) کی طرف نہیں ہونا چاہیے اور سورج سامنے نہ ہو۔ مقام کے انتخاب میں یہ پہلو مد نظر رکھا جائے کہ کیا یہاں سے ہم بروقت تیزی سے پیش قدمی کر سکیں گے۔ اگر میدان جنگ غیر موافق نظر آئے تو غیر متوقع طور پر اچانک یلغار کر کے دشمن کے محفوظ مورچوں کو تباہ و برباد کر دینا چاہیے۔ مورچہ غیر موافق ہونے کی صورت میں خواہ فوج پسپا ہو یا گھیرے میں آئے' دونوں صورتوں میں شکست کھائے گی۔ اگر مورچے موافق ہوں تو خواہ فوج وہیں سے لڑے یا حرکت کرے دونوں صورتوں میں فتح مند رہے گی۔ میدان جنگ کی زمین کے خصائص کا گہری نظر سے جائزہ لینا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ ہموار زمین پر فوجی ترتیب ڈنڈے کی شکل میں قائم کرنی چاہیے۔ جبکہ غیر ہموار زمین پر عسکری صف بندی کنڈلی کی صورت کرنی چاہیے یا کئی

گروہوں میں تقسیم ہو کر میدان سنبھالنا چاہیے۔

دشمن کی قوت کو غیر موثر کر کے حکمران اس سے صلح کے معاہدہ کی بابت مذاکرات کا آغاز کرے۔ اگر دونوں افواج (یعنی اپنی اور حریف کی) ہم پلہ ہوں تو حریف کی طرف سے صلح کی پیشکش کا انتظار کرنا چاہیے۔ حریف کی کمزور فوج کو مکمل تباہی سے دوچار کر دینا چاہیے مگر ایسی صورت میں نہیں جب اس نے محفوظ اور بہتر مورچہ سنبھال کر مرنے یا مار دینے کی قسم اٹھا لی ہو۔

"شکست خوردہ اور منتشر فوج کو عاجز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسی فوج جب اپنی جان کے خوف سے بے پروا ہو کر حملہ کرتی ہے تو اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔"

باب: 4

جنگ میں چاروں افواج کی ذمہ داریاں

پیدل، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کی افواج کے لیے چھاؤنی اور جنگی محاذ دونوں جگہ مناسب اور موافق مقام کا چناؤ اشد ضروری ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل جنگی عناصر کے لیے ان کے مزاج سے مطابقت رکھنے والے جنگی محاذ ہی منتخب کیے جانے چاہئیں:

1- صحرا، جنگل، وادیوں اور میدانی علاقوں میں جنگ کے لیے اعلیٰ تربیت کے حامل فوجی۔

2- بلند مقامات، کھائیوں، رات اور دن میں لڑنے کا تجربہ رکھنے والے سپاہی۔

3- دریائی، پہاڑی اور دلدلی علاقوں یا جھیلوں اور تالابوں کے خطہ سے پکڑے گئے ہاتھی۔

4- مخصوص نقل و حرکت کی تربیت پانے والے گھوڑے۔

گھوڑوں اور پیدل فوج کے لیے چھاؤنی یا محاذ پر ناہموار زمین بھی مناسب ہی ہوتی ہے لیکن رتھوں کی فوج کے لیے مندرجہ ذیل خصائص کی حامل زمین کا انتخاب کرنا چاہیے تاکہ جنگ میں مطلوبہ مقاصد کا حصول زیادہ بہتر انداز میں ممکن بنایا جا سکے:

1- زمین کشادہ ہو۔

2- سخت نہ ہو۔

3- ٹیلوں یا گڑھوں سے پاک ہو۔

4- جانوروں اور گاڑیوں کے گزرنے سے بننے والے نشانات سے مبرا ہو۔

5- جس پر رتھ کو جھٹکے نہ لگیں۔

6- جس میں رتھ کے پہیے نہ دھنسیں۔

7- جس پر درخت' پودے اور جھاڑیاں نہ ہوں۔

8- جس پر پانی سے بھرے یا نم آلود گڑھے نہ ہوں۔

9- جس پر چیونٹیوں کے بنائے ٹیلے نہ ہوں کیونکہ ایسی زمین اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے۔

10- جس پر کانٹے نہ ہو۔

جس زمین پر چھوٹے چھوٹے کنکر اور جھاڑیاں ہوں البتہ کانٹے بہت زیادہ نہ ہوں' وہ گھڑ سوار فوج کے لیے موزوں تصور کی جا سکتی ہے کیونکہ اسکے پھلانگنے میں زیادہ دقت پیش نہیں آئے گی۔ پیدل فوج کے لیے وہ زمین بہتر ہوتی ہے جہاں سوکھے اور سرسبز درخت' بڑے بڑے پتھر اور چیونٹیوں کے بنائے ٹیلے ہوں۔ ہاتھیوں کی فوج کے لیے مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل زمین کا انتخاب ضروری ہے:

1- جو ہموار نہ ہو۔

2- جہاں آسانی سے سر کی جا سکنے والی پہاڑیاں' وادیاں اور باآسانی اکھڑ جانے والے کانٹوں سے خالی درخت ہوں۔

3- جو نرم ہو۔

4- جو مرطوب ہو۔

پیدل فوج کے لیے کشادہ' کانٹوں سے مبرا اور کسی حد تک ہموار' زمین بھی موزوں تصور ہوگی۔

گھوڑوں کی فوج کے لیے مناسب ترین زمین میں درج ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں:

1- بہت کشادہ ہو۔

2- دلدلی نہ ہو۔

3- کیچڑ نہ ہو۔

4- درختوں کے جھنڈ نہ ہوں۔

5- پتھر کے بڑے ٹکڑے نہ بکھرے ہوئے ہوں۔

رتھوں کے لیے مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل زمین بھی چھاؤنی یا محاذ پر کام دے

سکتی ہے۔

1- جو ریتلی ہو۔

2- جس کی مٹی مرطوب ہو۔

3- جہاں گھاس اور ازخود اگنے والے پودے ہوں۔

4- جہاں کانٹے نہ ہوں۔

5- بڑے درختوں کے ذخیرے نہ ہوں۔

گھڑسوار فوج سے مندرجہ ذیل کام لیے جا سکتے ہیں:

1- زیرِقبضہ زمین' چھاؤنی اور جنگل کی دیکھ بھال تاکہ عسکری نقل و حرکت کے لیے موزوں مورچوں' میدان' پانی کے ذخائر' پانی کو عبور کرنے کے مناسب مقامات اور ہوا کے رخ کو مدنظر رکھ کر فوج کی تنظیم و ترتیب کی جا سکے۔

2- مخالف فوج کو مار بھگانا۔

3- کمک یا رسد کے لیے آنے والے دستوں کا تحفظ۔

4- فوج کی قطاروں کو پھیلانا۔

5- لشکر کے دونوں پہلوؤں کی حفاظت۔

6- پیش قدمی میں سرعت۔

7- دشمن کی فوج میں بھگدڑ مچانا اور اسے کچل دینا۔

8- قبضہ کرنے کے لیے حرکت میں آنا۔

9- کسی علاقے کو واگزار کروانا۔

10- فوج کا رخ بدلنا۔

11- خزانے اور شہزادوں کی آمدورفت۔

12- گھیرا ڈال کر دشمن کو پکڑنا۔

13- دشمن پر عقب سے وار کرنا۔

14- مفرور عناصر کا تعاقب کرنا۔

ہاتھیوں کی فوج مندرجہ ذیل امور بطریق احسن سرانجام دینے کی بہترین صلاحیتیں رکھتی ہے:

1- فوج کے آگے آگے چلنا۔
2- چھاؤنی کا میدان' راستے اور پانی لانے کی گزرگاہیں بنانا یا انہیں ہموار کرنا۔
3- لشکر کے پہلوؤں کی حفاظت۔
4- تیز بہتے پانی میں استقامت سے کھڑا ہونا۔
5- دریا کے تند بہاؤ کو عبور کرنا۔
6- ناقابل شکست اور دشوار گزار مقامات کی طرف یلغار۔
7- آتشزدگی میں مدد اور آگ بجھانے میں معاونت۔
8- منتشر فوج کا گھیراؤ کرنا۔
9- فوج کے چاروں شعبوں (65) میں سے ایک کو زیر کرلینا۔
10- متحدہ فوج کو روند کر منتشر کر دینا۔
11- خطرات سے بچاؤ۔
12- دشمن کی فوج کی پامالی۔
13- حریف کو خائف کرنا۔
14- دشمن کو فرار پر مجبور کر دینا۔
15- خزانہ کی منتقلی۔
16- تعمیرات کو برباد کرنا۔
17- مورچوں پر قبضہ کرنا یا انہیں چھوڑ دینا۔
18- فوج کے وقار اور آن بان میں اضافہ۔

رتھوں کی فوج کا کام' باقی تین اقسام کی فوج کی حفاظت کرنا' دشمن کی چاروں افواج کی پیش قدمی میں مزاحم ہونا' مورچوں کو چھوڑنا' مورچوں پر قبضہ کرنا' منتشر فوج کو یکجا کرنا' حریف کی متحدہ فوج کو انتشار کا شکار کرنا' حریف کو مرعوب کرنا' زوروشور اور ولولہ پیدا کرنا اور لشکر کی شان میں اضافہ کرنا ہے۔ ہر قسم کی صورتحال میں کسی بھی جگہ مسلح ہو کر جنگ کرنا پیدل فوج کا فرض ہے۔

اضافی فوجی دستوں کا کام چھاؤنی' گزرگاہوں' پلوں' کنوؤں' ندی نالوں اور دفاعی تنصیبات کی دیکھ بھال' سامان جنگ اور رسد کی فراہمی' زخمیوں کو اٹھا کر محفوظ جگہ منتقل کرنا

اور ہتھیاروں کو آبدار بناتا ہے۔

اگر کسی حکمران کے پاس ہاتھیوں کی کمی ہو تو وہ فوج کے صدر میں خچر، اونٹ اور چھکڑے بڑھا لے، جبکہ گھوڑے کم ہونے کی صورت میں بیلوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔

باب: 5

میدان جنگ کی سرگرمیاں

جنگ پانچ سو کمان کے فاصلہ پر قیام گاہ قائم کر کے شروع کی جائے۔ غیر معمولی سپاہیوں پر مشتمل کچھ دستوں کو خفیہ طور پر الگ کر کے کسی ایسے مقام پر تعینات کر دیا جائے جو حریف کی نظر میں نہ آسکے۔ برا وقت آن پڑے تو یہ منتخب دستے حالات کا رخ تبدیل کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد جرنیل فوج کی باقاعدہ قیادت سنبھال لیں۔ پیادہ فوج کے اراکین کو ایک دوسرے سے ایک شم (14 انگل) کے فاصلہ پر صف بند کیا جائے۔ سواروں کو تین شم (42 انگل) کے فاصلہ پر منظم کیا جائے۔ رتھوں کو چار شم (56 انگل) کے فاصلہ پر ترتیب دیا جائے اور ہاتھیوں کو اس سے دوگنا یا تین گنا زیادہ فاصلے (112 انگل یا 168 انگل) پر رکھا جائے۔ اس نوعیت کی تنظیم کے بعد آپسی گھمسان پیدا نہیں ہوتا اور لشکر باآسانی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

ایک کمان پانچ ارتنی کے برابر ہوتی ہے' ایک ارتنی چوبیس انگل کے مساوی ہے اس لیے ایک کمان کا مطلب 120 انگل فاصلہ ہوگا۔

تیراندازوں کی قطاریں ایک دوسرے سے پانچ پانچ کمان کے فاصلے پر منظم رہیں گی۔ سواروں کے دستے تین تین کمانوں کے فاصلہ پر جبکہ رتھوں اور ہاتھیوں کی صفیں پانچ پانچ کمانوں کی دوری پر مترتب کی جائیں گی۔ اگلے دستوں' عقبی دستوں اور وسطی دستوں کے مابین بھی پانچ پانچ کمان کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ سوار کے مقابل تین پیادے ہوں گے اور تین ہی اس کے خدمت گار ہوں گے۔ ہاتھی یا رتھ کے مقابل 15 پیادے یا پانچ سوار ہوں گے اور اتنے ہی اس کے خدمت گار۔

تین رتھوں کا ایک دستہ تشکیل دے کر ایسے تین دستے لشکر کے قلب میں اور تین تین آگے' پیچھے' دائیں اور بائیں مقرر کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر

کل 45 رتھ' 225 گھوڑے' 675 پیادے اور اتنی ہی تعداد میں خادم موجود ہوں گے۔ لشکر کی مذکورہ بالا ترتیب کو "ہموار" کہا جاتا ہے۔ رتھوں کی فوج کے دستوں میں دو دو رتھ بڑھا کر اس کی تعداد میں 21 تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ طاق عدد قائم رکھ کر اسی طرح دس مختلف طرح سے فوج کو منظم کیا جانا ممکن ہے۔ بقیہ فوج کو بھی ایسے ہی ترتیب دینا چاہیے۔ زائد رتھوں میں سے دو تہائی کو لشکر کے پہلوؤں پر مقرر کیا جا سکتا ہے جبکہ ایک تہائی آگے تعینات کیے جائیں۔ بڑھائے جانے والے رتھ بنیادی ترتیب سے ایک تہائی کم ہونے چاہئیں۔ گھوڑوں اور ہاتھیوں کو بھی میدان جنگ میں ایسے ہی مرتب کرنا چاہیے۔

فاضل فوج کو اواپ (66) جبکہ پیادہ فوج کی قلت کو پرتیاواپ (67) کہتے ہیں۔ چاروں افواج میں سے کسی ایک کی زائد تعداد کو "انو واپ" (68) اور باغی فوج کے اضافہ کو "اتیا واپ" (69) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اپنی فوج کو حریف کی زائد فوج یا پیدل فوج کی کمی کی نسبت چار سے آٹھ گنا زائد رکھنا چاہیے۔

ہاتھیوں کو بھی رتھوں ہی کی طرز پر منظم و مرتب کیا جا سکتا ہے البتہ ہاتھیوں اور رتھوں کی ملی جلی ترتیب یوں بھی ممکن ہے کہ ہاتھیوں کو دونوں کونوں پر مقرر کیا جائے جبکہ پہلوؤں پر خصوصی رتھوں اور گھوڑوں کو رکھا جائے۔ دشمن کے ہراول لشکر کو برباد کر دینے کی اہلیت رکھنے والے لشکر کی ترتیب میں سامنے ہاتھی' بازوؤں پر رتھ اور پہلوؤں میں گھوڑے ہوتے ہیں۔ اسکے برعکس قائم کردہ ترتیب حریف کے بازوؤں کو متاثر کرنے کی اہل ہوتی ہے۔

جنگ کے لیے خصوصی طور پر تربیت یافتہ ہاتھیوں کو آگے بھی رکھا جا سکتا ہے۔ عقب میں سواری کے لیے استعمال ہونے والے عام ہاتھی ہوں جبکہ پہلوؤں پر شرارتی اور چالاک ہاتھی مقرر کیے جائیں۔

گھوڑوں کو منظم کرتے وقت آگے بکتر بند گھوڑے جبکہ بازوؤں پر دیگر گھوڑے رکھے جا سکتے ہیں۔ پیدل فوج کی ترتیب و تنظیم کرتے وقت زرہ پوش دستہ آگے رکھا جائے' تیرانداز عقب میں ہوں' بغیر زرہ کے جنگ میں شامل پیدل سپاہی لشکر کے بازوؤں پر تعینات کیے جائیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سامنے رتھ' پہلوؤں پر ہاتھی اور بازوؤں پر گھوڑے مقرر کر

دیے جائیں۔

فوج کو ہمیشہ ایسی ترتیب دی جائے جو دشمن پر غلبہ پانے میں معاون ہو سکتی ہو۔

جس فوج کے پیدل سپاہی' ہاتھی اور گھوڑے اپنی نسل' طاقت' جوانی' دم خم' عمر رسیدہ ہونے پر بھی متحرک ہونے کی اہلیت' ثابت قدمی' ہنرمندی اور تند مزاجی کے سبب مزاجاً امتیازی حیثیت رکھتے ہوں' وہی بہترین ثابت ہوتی ہے۔

ایک تہائی بہترین پیادے' سوار اور ہاتھی آگے اور دو تہائی میمنے اور میسرے پر تعینات کرنے چاہئیں۔ ان کے عقب میں ان سے کمتر اور ان کے پیچھے تیسرے درجے کے اراکین فوج مقرر کیے جائیں۔

کمزور فوج کناروں پر ہو تو دشمن کو فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ منتخب دستوں کو آگے تعینات کرنے کے ساتھ ساتھ بازوؤں کو بھی طاقتور اور ناقابل تسخیر ہونا چاہیے۔ اعلیٰ درجے کی فوج کا ایک تہائی حصہ عقب میں رہنا چاہیے۔ جبکہ کمزور اور کمتر درجہ کی فوج کو لشکر کے وسط میں مصروف رکھنا بہتر ہے۔ مندرجہ بالا ترتیب دشمن کی طرف سے حملے کے خلاف بہتر موثر ثابت ہوتی ہے۔ فوج کی ترتیب کے بعد بازوؤں' صدر اور پہلوؤں کی ایک یا دو ٹکڑیوں کے ہمراہ دشمن پر حملہ کیا جانا چاہیے اور بقیہ فوج کی مدد سے بعد ازاں حریف کو گرفتار کرنا چاہیے۔

غداروں سے متاثرہ' ہاتھی گھوڑوں کی قلت کا شکار اور کمزور حریف فوج پر کچھ منتخب دستوں کے ساتھ حملہ آور ہونا بہتر ہے۔ اپنے لشکر کے کمزور حصوں کو تعداد میں اضافہ کر کے مستحکم اور مضبوط بنانا ممکن ہے۔ جس طرف سے حملے کا اندیشہ ہو یا جس جانب سے حریف کمزور نظر آئے ادھر زیادہ فوج مقرر کی جائے۔

گھوڑوں سے جنگ میں درج ذیل فوجی چالیں اختیار کی جا سکتی ہیں:

1- دشمن کی طرف برق رفتاری سے بڑھ کر حملہ کرنا اور اسے سنبھلنے کا موقع نہ دینا۔

2- حریف کو پہلو سے گھیرنا۔

3- پیچھے کی طرف بھاگنا۔

4- ٹھہر چکے حریف کو آرام نہ کرنے دینا۔

5- اپنی فوج کو گھیرنا۔

6- دائرہ بنانا۔

7- بے شمار انداز کی نقل و حرکت۔

8- عقب کو الگ کر دینا۔

9- صدر، بازوؤں، کناروں اور عقب سے سیدھا آگے بڑھنا۔

10- منتشر فوجی دستوں کی حفاظت۔

11- منتشر حریف فوج پر یلغار۔

"بے شمار انداز کی نقل و حرکت" کے علاوہ ہاتھیوں کی جنگی چالوں میں بازوؤں اور ہراول دستوں کو منتشر کرنا اور نیند میں مبتلا حریف فوج پر شب خون مارنا داخل ہیں۔ رتھوں کی فوج کی جنگی حکمت عملی (چالوں) میں دشمن سے لڑائی، اچانک حریف پر ٹوٹ پڑنا اور اسے بوکھلاہٹ میں مبتلا کر دینا اور اپنی جگہ قائم رہ کر جنگ کرنا شامل ہیں۔

پیدل فوج کی جنگی چالوں میں ہر وقت اور ہر طرف سے حملے کا جواب دینے کے لیے چوکس رہنا اور اچانک حملہ آور ہونا شامل ہیں۔

چاروں طرح کی افواج کو یکساں طور پر مضبوط اور طاق یا جفت ترتیب میں مربوط کرنے کے بعد حکمران 200 کمان کے فاصلہ پر اپنی محفوظ فوج کے درمیان رہے۔ محفوظ فوج ہی منتشر ہو چکے فوجی دستوں کو دوبارہ جمع کرتی ہے اس لیے اس کے بغیر جنگی مہم کے آغاز کا سوچنا بھی نہیں چاہیے۔

باب: 6

لشکری ترتیب کی مختلف اقسام میں حریف کا مقابلہ

دشمن پر حملہ کے لیے موثر بازو اور صدر ناگ ترتیب کہلاتی ہے جبکہ برہسپتی کے مقلدین کے مطابق فوج کی ایک ترتیب دو بازو' دو پہلو' ایک صدر اور محفوظ فوج کی صورت میں بھی ہوتی ہے۔ لشکری ترتیب کی خاص شکلیں ڈنڈا' پھیلواں' کنڈلی اور ناگ تصور کی جاتی ہیں۔

فوج کو مقابل کھڑا کرنے سے ڈنڈا ترتیب وجود میں آتی ہے۔ ایک صف کے پیچھے دوسری صف آگے بڑھے تو یہ صف بندی ناگ ترتیب کہلائے گی۔ لشکر کو الگ الگ گروہوں میں تقسیم کرکے اپنے اپنے طور پر مصروف عمل ہونے کا حکم دیا جائے تو یہ پھیلواں ترتیب کے زمرے میں شمار ہوگا۔

بازو' پہلو اور صدر ہم وزن ہوں تو ڈنڈا ترتیب مکمل ہوتی ہے۔ اس کے پہلوؤں کو آگے بڑھایا جائے تو اس عمل کو پردر یا دشمنوں کی صفیں الٹنا کہا جائے گا۔ بازوؤں اور پہلوؤں کو پیچھے ہٹانے کا عمل آرڈھک کہلاتا ہے۔ بازوؤں کو پھیلا دیا جائے تو اسے اسیہ یا ناقابل برداشت ترتیب کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ بازوؤں کی ترتیب کے بعد صدر کو آگے لایا جائے تو یہ عقابی ترتیب ہوگی۔ ان ترتیبوں کو اگر الٹ دیا جائے تو پھر یہ کمان' مرکز کمان' قبضہ اور قلعہ کہلائیں گی۔ بازوؤں کو کمان کی شکل دی جائے تو یہ "فاتح ترتیب" جبکہ اس میں صدر آگے نکلا ہونے کی صورت میں "فتح ترتیب" کہلائے گی۔ بڑکنی ترتیب میں بازو اور پہلو ایک ہی سمت میں ہوتے ہیں۔ جس ترتیب میں صدر "فتح ترتیب" سے دگنا ہو وہ وشال وجے (وسیع و عریض فتح) کہلاتی ہے۔ جس کے بازو آگے بڑھا دیئے جائیں وہ "فوج کا مکھڑا" کہلائے گی۔ اس ترتیب کو الٹ دیا جائے تو "مچھلی کا خم" نامی ترتیب قائم ہو جاتی ہے۔ ڈنڈا ترتیب کی بھی مندرجہ ذیل مزید اشکال ہیں:

1- اگر فوج کا ایک حصہ دوسرے کے عقب میں قائم رکھا جائے تو یہ ترتیب "زہریلی سوئی" کہی جائے گی۔

2- اسی ترتیب میں اگر دو قطاریں ہوں تو مجتمع ترتیب قائم ہوگی۔

ناگ ترتیب میں اگر بازو' پہلو اور صدر یکساں نہ ہوں تو اس کو سانپ کی چال کہتے ہیں یا گائے کے پیشاب کی دھار۔

جب اس ترتیب میں صدر دو قطاروں پر مشتمل ہو اور بازو ڈنڈا ترتیب کی مانند تو یہ چھکڑا ترتیب ہوگی۔ اگر فوج کو اس کے برعکس مرتب کیا جائے تو وہ "مگرمچھ ترتیب" میں منظم ہوگی۔ جس چھکڑا ترتیب میں رتھ' ہاتھی اور گھوڑے بھی شامل ہوں "واری پتن تک " کہلاتی ہے۔ یہ سب ناگ ترتیب ہی کی ضمنی صورتیں ہیں۔

کنڈل ترتیب میں جب صدر' میسرہ اور بازوؤں کا تخصص ختم ہو جائے تو سرب مکھ (ہر پہلو کی حامل) ترتیب قائم ہوتی ہے۔

پھیلواں ترتیب میں بازو' پہلو اور صدر کو الگ الگ قائم کیا جاتا ہے۔ اس میں پانچ ڈویژن مزید شامل ہوں تو وجر (ہیرا) کہلائے گی۔ جس میں آٹھ ڈویژن شامل ہو اسے وجے یا فتح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جبکہ چار ڈویژن ہونے کی صورت میں ادیانک یا گلستاں کے ساتھ ساتھ کاگ پدی یا کوے کی نشست نام دیا جاتا ہے۔ اسی ترتیب میں اگر تین ڈویژن ہوں تو اس شکل کا نام اردھ چندرکا یا نصف چاند ہوگا۔

ارشٹ یا مبارک (سعد) ترتیب میں رتھ آگے' بازوؤں میں ہاتھی اور عقب میں گھوڑے ہوتے ہیں۔ اپرتست یا پیچھے نہ ہٹنے والی ترتیب میں رتھ اور پیادے ایک دوسرے کے عقب میں منظم کیے جاتے ہیں۔

حکمران کو چاہیے کہ دشمن کی صفیں الٹنے والی (پردر) کے مقابلہ پر دردھک کو لائے جو موثر ثابت ہوتی ہے۔ میدان جنگ میں دردھک ترتیب میں منظم فوج کو شکست دینے کے لیے اسیہ یا ناقابل برداشت کو سامنے لانا چاہیے۔ شینہ یا عقابی ترتیب کی حامل فوج کو "کمان ترتیب" سے منظم فوج کے ذریعے شکست دی جا سکتی ہے۔ قبضہ کا مقابلہ قلعہ سے ہونا چاہیے۔ (قبضہ اور قلعہ بھی مخصوص لشکری ترتیب کے نام ہیں) بوکنی کے سامنے " وسیع و عریض فتح" (وشال وجے) کو لانا بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ہر لحاظ سے مضبوط اور "واری

پتن تک" ترتیب میں منظم لشکر کا موثر مقابلہ "ہر پہلو کی حامل" (سرب مکھ) فوج ہی بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔ جملہ جنگی چالوں کے خلاف "درجے" (بری ستائش) ترتیب میں منظم لشکر ہی موثر ثابت ہوتا ہے۔

حکمران کو چاہیے کہ پیادہ فوج' سوار فوج' رتھ فوج اور ہاتھی فوج میں سے اسی ترتیب کے ساتھ پہلی کا مقابلہ اس کے بعد والی فوج سے کرے۔ چھوٹی' کمزور اور کمتر درجے کی فوج کا مقابلہ بڑے' طاقتور اور اعلیٰ اوصاف کے حامل لشکر کے ساتھ کرنا چاہیے۔

ہر دس فوجی دستوں کا سربراہ ایک افسر ہوتا ہے۔ جس کو پدک (عہدیدار) کہتے ہیں۔ دس عہدیدار ایک فوجی سربراہ (سینا پتی) کے ماتحت ہوتے ہیں جبکہ دس فوج سربراہان ایک سپہ سالار اعلیٰ (نایک) کی سربراہی میں اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔

فوج کے مختلف دستوں کی شناخت ان کے طبل کی متنوع آوازوں' پرچموں اور پھریروں سے ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل امور میں کامیابی کا دارومدار فوجی نقل و حرکت کے وقت اور مقام پر ہوتا ہے:

1- فوجی ترتیب۔
2- نقل و حرکت۔
3- پڑاؤ۔
4- مارچ۔
5- پیچھے لوٹنا۔
6- پیش قدمی اور حملہ۔
7- برابر کی طاقت کا حصول۔

حریف کی فوج کو مندرجہ ذیل طریقوں سے خائف کرکے اپنی فتح کا راستہ ہموار کیا جا سکتا ہے:

1- خفیہ کارروائیاں۔
2- ذہین جاسوسوں کی سرگرمیاں۔
3- دشمن کی توجہ دوسری طرف مبذول کروانا۔
4- طلسمی ہتھکنڈے۔

5- فوجی شکوہ و سطوت کا موقع' بے موقع اظہار۔

6- حکمران کا دیوتاؤں سے تعلق بیان کرنا۔

7- رتھوں اور ہاتھیوں کی بہترین حالت۔

8- باغیوں کو اکسانا۔

9- حریف کے کیمپ کو آگ لگا دینا۔

10- اس کے بازوؤں اور عقب کو نیست و نابود کرنا۔

11- حریف کے ملازمین کو استعمال کرکے اس کے ہاں نفاق کے بیج بونا۔

12- مویشیوں کے گلوں کو استعمال کرنا۔

علاوہ ازیں دشمن کو ہراساں کرنے کے لیے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس کا قلعہ جل کر خاکستر ہوگیا ہے یا لوٹ لیا گیا ہے۔ اسے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس کے خاندان ہی کا کوئی رکن' اس کا دشمن یا وحشی قبائلیوں کا فلاں سردار اس کے خلاف برسرپیکار ہو چکا ہے۔

کسی ماہر تیرانداز کے چلائے تیر سے کوئی موت کے گھاٹ اترے یا نہ اترے لیکن ماں کے پیٹ میں چھپا ہوا بچہ بھی دانش ور لوگوں کی اخاذ اور ذہین طبائع کی تیار کردہ حکمت عملی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

گیارہواں حصہ

مختلف گروہ اور ان کے ساتھ ریاستی رویہ

باب:1

نفاق اور خفیہ تعزیرات

فوج، دولت اور حلیف حاصل کرنے سے زیادہ مفید یہ ہے کہ کسی گروہ (سنگھ) کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔ ان گروہوں کو اپنا ہمدم بنانے کے لیے حکمران کو چاہیے کہ مصالحت اور تحائف کو ذریعہ بنائے کیونکہ اگر ان کے حکمران کے ساتھ اچھے تعلقات استوار ہو جائیں گے تو پھر دشمن انہیں اپنے مفاد میں استعمال نہیں کر سکے گا۔ حکمران کے شدید مخالف گروہوں کو خفیہ سزاؤں کے ذریعہ اور آپس میں لڑوا کر راہ راست پر لایا جائے۔

سوراشٹر اور کمبوج جیسے علاقوں کے کھتری زراعت اور تجارت پیشہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہتھیاروں کو بھی مہارت سے استعمال کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ لچھوک، درجک، ملک، مدرک، ککر، کرو اور پانچال وغیرہ حکمران کہلاتے ہیں۔

ریاست کے جاسوس ان تمام گروہوں میں گھس کر ان کے باہمی اختلافات، جھگڑوں، حسد اور نفرت کے علاوہ دیگر ایسے اسباب معلوم کریں جو ان کے خلاف کارروائی میں معاون ثابت ہوں۔ اس کے بعد وہی جاسوس نہایت راز داری اور ذہانت سے ان گروہوں کے مابین دشمنی اور نفاق پیدا کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔ استاد کے بھیس میں ان کے درمیان غیر عقلی اور معمولی وجوہات کی بنیاد پر لڑائی جھگڑا کروانے کی کوشش کریں اور ایک گروہ کے سردار سے کہیں کہ فلاں فلاں تمہارے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ تعلیم، فن، قماربازی اور کھیلوں کے شعبوں میں پیدا ہونے والے مسائل پر نظر رکھ کر فساد برپا کرنا جاسوسوں کی اولین ذمہ داری ہوگی۔ ذہین اور چوکس جاسوس گروہی اکابرین کے درمیان دشمنی پیدا کریں۔ وہ تفریح گاہوں اور شراب خانوں میں کمتر حیثیت کے حامل سرداروں کی خوشامد کریں یا نوجوان لوگوں کے حسب نسب کو بڑھا چڑھا کر بیان کریں اور بعدازاں انہیں مہم جوئی کی ترغیب دیں۔ عالی نسب لوگوں کو عام طبقہ سے تعلق استوار نہ کرنے دیں تاکہ

طبقاتی خلیج بڑھتے بڑھتے نفرت کے آتش فشاں کی شکل اختیار کرلے۔ جو عالی نسب شخص گھٹیا طبقہ سے کوئی تعلق رکھے جاسوسوں کو چاہیے کہ اسے ذلیل کر دیں اور کہیں کہ یہ تو اپنے خاندانی وقار' اعلیٰ مرتبے اور برتری کا خود ہی دشمن ہوگیا ہے۔ انتہائی ذہین جاسوس قانونی جھگڑوں میں ملوث فریقوں کے مویشی چوری کرکے یا جائیداد تباہ کرکے ان کے مابین خونی تصادم کی راہ ہموار کریں۔ ان معاملات میں حکمران کو چاہیے کہ کمزور فریق کو تقویت پہنچائے تاکہ وہ طاقتور حریفوں کے ساتھ نبرد آزما ہوسکے۔ جب ان میں اتحاد نہ رہے تو انہیں ان کے اپنے علاقے سے باہر قابل کاشت زمین پر پانچ پانچ دس دس گھروں کی مختصر بستیوں کی صورت میں منتشر کرکے آباد کر دیا جائے۔ کیونکہ متحد رہ کر وہ ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت حاصل کرسکتے ہیں۔

حکمران کسی گروہ کے نمایاں نوجوان (سردار' شہزادے) کو جو عالی نسب ہو مگر بے دخل کردیا گیا ہو' گدی کا وارث مقرر کردے۔ اس کے بعد حکومتی جاسوس نجومیوں اور عالموں کا بھیس بدل کر دیگر گروہوں میں اس کی اعلیٰ اور قابل تعریف و تقلید خصوصیات اور خوبیوں کا ڈھنڈورا پیٹیں اور عام لوگوں کو اس بات پر قائل کریں کہ وہ اس کی اطاعت اور تعریف کریں۔ اس طریقہ سے اگر کچھ لوگ ساتھ مل جائیں تو حکمران فوراً امداد دے تاکہ اس گروہ کو بڑھایا جاسکے۔ اگر کوئی جھڑپ ہو تو جاسوس حلیہ بدل کر کسی مرحوم رشتہ دار کو نذر کرنے کے بہانے ان لوگوں میں بے ہوشی کی دوا ملی شراب کے لاتعداد مٹکے تقسیم کردیں۔ قربانی گھروں کے باہر' مندروں کے دروازے پر اور دیگر اہم مقامات پر تعینات محافظ دستوں کے سامنے حکومتی جاسوس یہ من گھڑت اعلان کریں' کہ انہوں نے گروہ کے حریفوں کے ساتھ عہدنامہ کرلیا ہے۔ جاسوس اس عہدنامہ کے مقاصد اور معاوضہ بھی اپنی طرف سے بیان کریں اور حریف کی سونے کی مہروں کی تھیلیاں بطور ثبوت دکھائیں۔ جب گروہوں سے سامنا ہو تو جاسوس ان سے کہیں کہ انہوں نے خود کو حریف کے ہاتھ فروخت کردیا ہے اور انہیں برسرپیکار ہونے کی دعوت دیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گروہوں کے مویشیوں یا دیگر جائیداد پر قبضہ کرکے' قیمتی اشیاء گروہ کے سردار کو سونپ دی جائیں اور گروہ سے کہا جائے کہ یہ رقم (اور اشیاء) سردار کو گروہوں کے مابین فساد برپا کروانے کی خدمت کے عوض دی گئی تھیں۔ فوجی چھاؤنیوں اور وحشی قبائل کے سرداروں کے مابین نفاق اور دشمنی پیدا

کرنے کے لیے بھی مذکورہ تدابیر ہی موثر ثابت ہوں گی۔

جاسوس کسی گروہ کے سربراہ کے مفرور بیٹے سے کہے:

"تم تو فلاں حکمران کے بیٹے ہو' تمہیں اس نے دشمنوں کے ڈر سے یہاں رکھا ہوا ہے۔" جب وہ لڑکا اس چال میں آجائے تو حکمران اس کی امداد کرے اور اسے گروہوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کرے۔ مقاصد کے حصول کے بعد حکمران کو چاہیے کہ اس مہرے (لڑکے) کو موت کے گھاٹ اتار دے۔

رقاصاؤں اور طوائفوں کے سرپرست گروہی سرداروں کو خوبصورت عورتوں سے آشنا کریں۔ پھر ان میں سے کسی ایک سردار کی چہیتی عورت کو دوسرے سردار کے حوالے کر دیا جائے اور پہلے کے کان بھرے جائیں کہ فلاں سردار تمہاری محبوبہ کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔ اس طرح وہ مرنے مارنے پر تیار ہو جائے گا۔ مقصد پورا ہونے کے بعد ذہین جاسوس اچھی طرح یہ بات لوگوں میں مشہور کریں کہ فلاں سردار محبت میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہوا ہے۔

اپنے عاشق کو مایوس کرنے والی خوبصورت عورت جسے بعد میں معافی دے دی گئی ہو' اس سردار کے پاس جاکر کہے "فلاں گروہ کا سردار میرے اور تمہارے وصل کا دشمن ہے۔ حالانکہ میں تو صرف تمہاری ہو لیکن جب تک اس کا وجود ہے میں تمہارے پاس کیسے قیام کرسکتی ہوں۔" اس طرح ایک گروہ کا سردار دوسرے کو قتل کر دے گا اور خون خرابہ ان کی طاقت کو مزید کمزور کرنے کا باعث بنے گا۔

زبردستی اغوا کی گئی عورت اس شخص کو (اغوا کرنے والے کو) کسی باغ کے آس پاس یا عیش گاہ میں جاسوسوں کے ہاتھوں قتل کروا دے یا خود موت کے گھاٹ اتار دے اور بعد میں یہ جھوٹی خبر پھیلائے کہ میرے عاشق اور محبوب کا خون تو فلاں شخص نے کیا ہے۔

ریاستی جاسوس حکیم کے بھیس میں جائے اور کسی طوائف پر عاشق ہونے والے گروہی سردار کو "محبوبہ رام کرنے کی دوا" میں زہر ملا کر کھلا دے۔ حکیم جاسوس اپنا کام مکمل کر کے چلا جائے اور سردار کے مرنے کے بعد دیگر جاسوس اس کے قتل کا مجرم کسی اور سردار کو ٹھہرائیں۔

تربیت یافتہ عورتیں اور بیوائیں ان گروہی سرداروں کے خلاف حکمران کے دربار میں

"رقم کی وصولی کے مطالبہ" کا جھوٹا مقدمہ دائر کریں۔ حکمران ان سرداروں کو اس الزام کا جواب دینے کے لیے دربار میں طلب کرے تو یہی عورتیں انہیں اپنے حسن کے جال میں پھانسنے کی کوشش کریں۔

رقاصہ، گلوکارہ یا طوائف اپنے کسی عاشق گروہی سردار کو ملاقات کے لیے کسی خفیہ جگہ طلب کرے وہاں جاسوس پہلے سے گھات لگائے بیٹھے ہوں، جب سردار اپنی محبوبہ سے ملنے آئے تو اسے ٹھکانے لگا دیں یا حراست میں لے لیں۔ جاسوس خوبصورت عورتوں کے شوقین کسی گروہی سردار سے کہیں کہ فلاں گاؤں میں ایک شخص مر گیا ہے، اس کی بیوی اتنی خوبصورت ہے کہ کسی حکمران کے محل میں رہنے کے قابل ہے، اسے حاصل کرلو۔ پھر جاسوس خود ہی ایک خوبصورت لڑکی اسے پیش کردیں۔ کچھ دنوں بعد ایک جاسوس برہمن رشی کے بھیس میں آکر لوگوں کے سامنے سردار پر الزام لگائے کہ اس نے اس کی بیوی، بہن، بیٹی یا سالی کو جبری طور پر اغوا کرکے اپنی ہوس مٹانے کی خاطر گھر میں رکھا ہوا ہے۔ اگر گروہ کے لوگ سردار کے لیے سزا تجویز کریں تو حکمران ان کی حمایت کرے اور انہیں بدقماش لوگوں کے خلاف کارروائی کی ترغیب دے۔ چالاک جاسوس برہمن رشی کو روپوش کروا کر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سردار نے اس برہمن کو ٹھکانے لگا دیا ہے تاکہ بے خوف ہوکر ایک برہمن عورت کی عصمت کو پامال کرسکے۔ یہ سب کارروائی بہت احتیاط اور راز داری سے عمل میں آنی چاہیے۔

نجومی کا روپ دھار کر کوئی جاسوس کسی سردار سے کہے: "فلاں عورت کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہے۔ اس کی جلد ہی شادی ہونے والی ہے، اپنے حسن اور خوبیوں کے سبب تو وہ رانی بننے کے قابل ہے، وہ ایسے بیٹے کی ماں ہوگی جو حکمران بنے گا۔ تم اپنی ساری دولت دیکر بھی اسے خرید سکو تو خرید لاؤ یا اغوا کرلو۔" جب اس کو حاصل کرنا ممکن ہوگا تو ریاستی آلہ کار ان کا رشتہ کرا دیں گے۔ اس کے بعد خونریزی کو نہیں ٹالا جا سکے گا۔

جاسوس عورت گداگر کے روپ میں کسی سردار کے پاس جائے جو اپنی رفیقہ حیات کو بہت چاہتا ہو اور اس سے یوں کہے:

"مجھے فلاں سردار نے جسے اپنی جوانی اور طاقت پر بہت غرور ہے، تمہاری بیوی کو بہلانے پھسلانے کی غرض سے بھیجا ہے کیونکہ وہ تمہاری بیوی کو حاصل کرنا چاہتا ہے، میں

اس کے خوف سے اس کی طرف سے تمہاری بیوی کے نام لکھا خط اور یہ زیور (تمہاری بیوی کے لیے) لے آئی ہوں۔ تمہاری بیوی کا اس معاملے میں بالکل کچھ گناہ نہیں ہے۔ اس سردار کے خلاف خفیہ کارروائی کرواؤ کیونکہ میں تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتی ہوں۔"

جاسوسوں کے پیدا کردہ اور ازخود کھڑے ہونے والے تنازعات میں حکمران کو ہمیشہ طاقتور کے مقابلہ میں کمزور کی حمایت کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ خود اپنے حریفوں کے خلاف جنگ کرکے ان کا وجود مٹائیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکمران انہیں علاقہ بدر کر دے۔

ان تدابیر پر کامیابی سے عمل پیرا ہونے والا' جنگجو گروہوں کا واحد حکمران بن جائے گا۔ ان گروہوں کو بھی چاہیے کہ ایسے حکمران کی اطاعت قبول کرنے کے بعد اس نوعیت کی مکارانہ کارروائیوں سے باخبر رہیں۔

گروہی سربراہ کے لیے نیک نیت اور باکردار لوگوں میں مقبولیت اور ہردلعزیزی حاصل کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ نفسانی خواہشات کو بے لگام نہ ہونے دے اور اپنے تابعدار لوگوں کی پسندیدہ راہ اختیار کرے۔ اسی میں اس کی بھلائی مضمر ہوگی۔

بارہواں حصہ

غالب حریف کے خلاف موثر اقدامات

باب :1

سفارت کار کے فرائض

اگر کوئی پرقوت حریف حکمران پر حملہ کرے تو اپنے بیٹوں سمیت خود کو اس کے حوالے کردے اور بیت کی طرح جھک جائے۔

بھاردواج کے مطابق طاقتور کے سامنے جھکنا بارش کے دیوتا اندر کے سامنے سر جھکانے کے مترادف ہے۔

وشالاکش کے بقول بہادری سے چونکہ ہر مشکل پر قابو پانا ممکن ہے' اس لیے کمزور حکمران اپنے تمام تر وسائل و ذرائع استعمال کرکے مقابلہ کی راہ اختیار کرے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ جنگ میں فتح یا شکست کے حوالے سے متوقع نتیجہ بالائے طاق رکھ کر لڑنا کھتری کا فرض ہے۔

لیکن کوٹلیہ کا خیال ہے کہ جو کیکڑے کی طرح دریا کے کنارے جھک جائے وہ مصیبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ اسی طرح تھوڑی فوج کے ساتھ طاقتور لشکر کا مقابلہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بغیر کشتی کے سمندر عبور کرنا چاہتا ہو۔ اس لیے کمزور حکمران یا کسی مضبوط قلعہ میں سے مزاحمت کرے یا پھر اپنے آپ کو کسی طاقتور حکمران کی پناہ میں دے دے۔

طبع اور خصوصیات کے حوالے سے حملہ آور تین طرح کے ہوتے ہیں:

1- منصف فاتح۔

2- شیطانی اوصاف کے حامل فاتح۔

3- لالچی فاتح۔

انصاف پسند فاتح اطاعت سے مطمئن ہو جاتا ہے اس لیے کمزور کو اس کا مطیع بن جانا چاہیے۔

لالچی فاتح اپنے دشمنوں کی طرف سے ہمیشہ چوکس رہتا ہے اور جو کچھ بھی ہاتھ لگے وصول کرنے میں نہیں ہچکچاتا' اس لیے اسے ذرائع دولت سے خوش کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

بدقماش اور شیطان صفت حکمران کو دولت اور زمین دے کر خود سے جتنا دور رکھا جائے بہتر ہے کیونکہ وہ نہ صرف شکست خوردہ کی زمین' دولت' بیویاں اور بیٹیاں حاصل کرتا ہے بلکہ اس کی جان کا بھی دشمن ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تینوں قسم کے فاتحین میں سے جب کوئی کمزور حکمران پر چڑھائی کرنے والا ہو تو صلح کے معاہدے سے اسے ٹالا جائے بصورت دیگر سازش کی جنگ کا سہارا مفید ہوگا۔ میدان جنگ میں مکارانہ حکمت عملی سے کام لیا جائے۔ حریف کے سرکردہ افراد کو لالچ اور دیگر اسی نوعیت کی ترغیبات کے ذریعے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ اپنے آدمیوں کی طرف سے سازش کا خدشہ ہو تو ان میں نفاق پیدا کر کے یا خفیہ تعزیرات کے استعمال سے صورتحال پر قابو پایا جائے۔ جاسوس ہتھیار' زہر اور آگ کے ذریعہ اپنی سرگرمیاں تیز کردیں۔ حریف پر عقبی دباؤ ہر طرح سے بڑھانا چاہیے۔ اس کے علاقہ میں قبائلی لوگوں کے ذریعے تخریب کاری کی وارداتیں کروا کر تباہی پھیلائی جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دشمن کے خاندانی حریف یا رقیب کو اس کی ریاست پر قبضہ کرنے کے لیے آمادہ کر کے اسے بھرپور مدد دی جائے۔ اگر دشمن کا حملہ کسی بھی طرح ملتوی ہوتا دکھائی نہ دے تو کمزور حکمران اس کی طرف دوستی اور صلح کا ہاتھ بڑھائے' اپنے سفیر روانہ کرے اور طاقتور کو ناراض کیے بغیر اس کے ساتھ دوستی کرلے۔ اگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے منفی ارادوں سے باز نہ آئے تو کمزور حکمران اسے پرامن رہنے کے عوض اپنی ایک چوتھائی فوج اور دولت دینے کی پیشکش کرے لیکن ادائیگی کے لیے چوبیس گھنٹہ بعد کا وقت مقرر کیا جائے۔

حملہ آور یہ پیشکش قبول کرلے تو ایسے گھوڑے اور ہاتھی اس کے سپرد کیے جائیں جو سرکش ہوں یا انہیں زہر آلود خوراک کھلا کر بھیجا جائے۔ (تاکہ وعدہ بھی پورا ہو جائے اور دوسرے حکمران کے پاس جاتے ہی وہ جانور مرجائیں' یعنی اس کے کام بھی نہ آسکیں) اگر طاقتور حریف اس معاہدہ کے تحت فوج کے مخصوص افسران کا مطالبہ کرے تو ایسے لوگ اس کے حوالے کیے جائیں جن کی وفاداری مشکوک ہو۔ ایسے لوگوں میں اندرونی دشمن اور

وحشی قبائلی بھی شامل کیے جا سکتے ہیں جو اپنے کسی سرکردہ سربراہ کی قیادت میں ہوں۔ اس حوالہ سے کمزور حکمران ایسی حکمت عملی اختیار کرے کہ اس کا حریف اور اس کی فوجی قوت کے ناپسندیدہ عناصر دونوں تباہ ہو جائیں۔ انتہائی ذہین اور چوکس جاسوسوں پر مشتمل فوج بھی طاقتور حکمران کے مطالبہ پر بھیجی جا سکتی ہے جو موقع ملتے ہی دشمن کو شدید نقصانات سے دوچار کرنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ تندخو اور غصیلے لوگوں کو بھی بھیجا جا سکتا ہے جو کسی بات پر بھڑک کر دشمن کی بربادی کا باعث بن سکیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عقبی فوجی دستوں کے وفادار ترین لوگوں کو اس مقصد کے لیے حریف کے حوالے کیا جائے کہ وہ موقع ملنے پر اسے برباد کر دیں۔

ناقابل فروخت اشیاء اس صورت میں دشمن کے سپرد کی جائیں جبکہ وہ دولت کا مطالبہ کرے۔ زمین کے مطالبہ پر حریف کو ایسا علاقہ دیا جائے جو بعد میں بآسانی واپس لینا ممکن ہو۔ ایسا علاقہ کسی طاقتور دشمن کی سرحد کے پاس ہونا چاہیے' وہاں دفاع آسان نہیں ہونا چاہیے اور اسے آباد کرنے میں شدید مسائل موجود ہونے چاہئیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کمزور حکمران دارالحکومت کے علاوہ پورا ملک طاقتور حملہ آور کے سپرد کر کے اس سے صلح کا معاہدہ کر لے۔ کمزور حکمران کو طاقتور دشمن کے مطالبے پورے کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ میری جان قیمتی ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ دولت' حکومت اور زمین سے بڑھ کر اپنی جان کی حفاظت کرے۔ سب کچھ موجود ہوتے ہوئے بھی اگر وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تو کیا فائدہ۔ کمزور حکمران طاقتور حملہ آور کو ایسا سامان' علاقہ اور دولت پیش کرے جو کوئی دوسرا لالچ میں اس سے چھین کر لے جانے کو فوراً تیار ہو جائے۔

باب:2

سازشیں' مکاریاں' عیاریاں

حریف صلح کے عہدنامہ سے انحراف کرے تو اس کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرائی جائے:

"بہت سے بے وقوف حکمران حریفوں کے ساتھ مقابلہ میں پسپا ہوتے ہیں تم ان کا خیال نہ رکھو' مگر اپنے فرائض اور دولت کا خیال ضرور کرو۔ تمہیں خطرات میں کودنے' جرائم میں ملوث ہونے اور دولت ضائع کرنے کی تجویز دینے والے تمہارے حلیف نہیں حریف ہیں۔ سر پر کفن باندھ کر تیار بیٹھے بہادروں سے لڑائی مول لینا عقلمندی نہیں۔ جس لڑائی میں فریقین کا بھاری جانی نقصان ہو وہ گناہ کہلاتی ہے۔ حاصل شدہ دولت کو برباد کرنا اور اچھے حلیف سے جنگ مفید نہیں مضر ہوتی ہے۔ تمہیں اکسانے والے حکمران کے بھی کچھ حلیف ہیں' جنہیں وہ تمہارے خلاف' اسی دولت کی وجہ سے استعمال کرے گا' جو تمہاری مدد سے مجھے نقصان پہنچا کر وہ حاصل کرنا چاہتا ہے' یاد رکھو' وہ اپنا مقصد پورا کر کے ہر طرف سے تم پر حملہ آور ہوں گے' تم اپنا اثر و رسوخ ختم کر بیٹھے ہو اس لیے اب وہ اس انتظار میں ہیں کہ موقع ملنے پر تمہیں بھی ہڑپ کر جائیں۔ اس لیے صبر کے ساتھ مزید نقصان برداشت کرو' وقت آنے پر ہم اکسانے والے کو اس کے پر امن اور ناقابل شکست قلعے سے باہر گھسیٹ لائیں گے جس پر وہ اپنی گرفت کھو چکا ہے۔ یہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ ان بدقماش لوگوں کی بات مانو جو دوست کے روپ میں بربادی کی کھائیوں میں دھکا دیتے اور بھکاتے ہیں تاکہ تمہارے حقیقی اور فطری حلیف تم سے الگ ہو جائیں۔ ایسا کر کے تمہارے' وہ دشمن اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے خواہشمند ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم بلاوجہ مشکلات کو دعوت دے کر بوجھ تلے دب جاؤ' لیکن ہم نہیں چاہتے۔"

حریف اگر اس مشورہ کو تسلیم نہ کرے اور اپنے جارحانہ عزائم کے تحت نامناسب

کارروائیاں جاری رکھے تو کمزور حکمران کو اس کے ملک میں بدامنی اور داخلی انتشار پیدا کرنے کے لیے' انہی حربوں سے کام لینا چاہیے جو گزشتہ صفحات میں گروہوں پر قابو پانے کے ضمن میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ کمزور حکمران کو چاہیے کہ وہ ذہین آلہ کاروں اور زہر دینے والوں کو بھی استعمال کرے۔ دشمن کو اس کے اپنے ہی ملک اور ٹھکانے میں عدم تحفظ کا شکار کرنے کے لیے جاسوس ان اقدامات کے برعکس کارروائیاں کریں جو حکمران کے تحفظ کے سلسلہ میں گزشتہ اوراق میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ طوائفوں کے سرپرست حریف کی فوج کے نمایاں افسران کو خوبصورت عورت کی زلفوں کا اسیر بنا کر ان میں نفاق اور لڑائی جھگڑا پیدا کریں۔ ان جھگڑوں میں شکست کھانے والے فریق کو جاسوس علاقہ چھوڑ جانے' اپنے حکمران کی پناہ لینے اور اس کا ساتھ دینے کی ترغیب غیرمحسوس انداز میں دیں۔ جو فوجی رہنماء پیشہ ور عورتوں کے چنگل میں پھنس جائے جاسوس وید (حکیم) کے روپ میں اسے زہریلی دوا دے کر موت کے گھاٹ اتار دیں۔

سوداگر بن کر ایک جاسوس دشمن حکمران کی رانی کی خاص کنیز سے عشق کا اظہار کرے' اس پر خوب خرچ کرے' پھر اسے کچھ عرصہ بعد بھول جائے۔ سوداگر (جاسوس) کا ملازم (جاسوس) رانی کے محل میں مقرر کسی دوسری جاسوس عورت کے ذریعے ناراض عاشق منانے کی دوا رانی کی خاص کنیز تک پہنچائے۔ سوداگر (جاسوس) مان کر دوبارہ کنیز سے تعلقات استوار کر لے۔ خاص کنیز رانی سے اس دوا کا ذکر کرے اور اسے ترغیب دے کہ راجہ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے وہ اس دوائی کو آزمائے۔ اب کی بار دوائی میں زہر ملا دیا جائے۔

نجومی کے روپ میں کوئی جاسوس دشمن کے اہم وزیر کو یہ یقین دلائے کہ اس کے ہاتھ میں حکمرانی کی لکیریں ہیں۔ جاسوس عورت گداگر بن کر اس وزیر کی بیوی کو قائل کرے کہ وہ مستقل کی ملکہ ہے اور اس کی کوکھ سے پیدا ہونے والا بچہ بھی عظیم حکمران ثابت ہوگا۔

جاسوس عورت کسی اعلیٰ عہدیدار (جس کا تعلق دشمن ملک سے ہو) کے ساتھ منصوبہ بندی کے ساتھ شادی کرے اور بعد میں اسے بھڑکائے کہ حکمران میری جان نہیں چھوڑتا' وہ مجھے تم سے جدا کر دے گا۔ ثبوت کے طور پر وہ اعلیٰ عہدیدار کو کچھ زیور اور ایک خط

(من گھڑت تحریر کا) دکھا کر بتائے کہ یہ ایک گداگر عورت حکمران کی طرف سے یہ اشیاء لیکر آئی تھی۔

کھانا پکانے والوں کے بھیس میں کچھ جاسوس بہت سی دولت وزیر کے پاس لے جائیں اور کہیں کہ یہ حکمران کی مرضی سے کسی فوری مہم کے سلسلہ میں آئی ہے۔ کوئی اور جاسوس تاجر کے بھیس میں وزیر کو اس بات پر قائل کرے کہ ہر طرح کی تیاری مکمل ہے اور اس دولت کو وزیر سے ہتھیا لے۔ اس طرح کے حربوں سے کام لیکر مشترکہ حریفوں کے وزراء کو (ان کے حکمرانوں سے) الگ کرنے کے لیے مہم جوئی کی ترغیب دی جائے۔

حریف کے علاقوں میں جاسوس یہ جھوٹی خبر پھیلائیں کہ حکمران سخت مصائب میں گرفتار ہے اور اس کی جان کو بھی شدید خطرہ لاحق ہے۔ اس لیے علاقہ کے حاکم نے ریاستی اہلکاروں سے کہا ہے کہ جتنا کسی سے وصول کرسکتے ہو زبردستی کرلو۔ بعدازاں جاسوس ہی رات کی تاریکی میں لوٹ مار شروع کر دیں اور خون آلود ہتھیار اور دیگر ایسی اشیاء مقامی حاکم کے گھر پھینک دیں۔ اس طرح ٹیکس کی وصولی کے ذمہ دار اور دیگر عہدیداران کے خلاف لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب عوام پوری طرح ان ریاستی عہدیداروں کے خلاف مشتعل ہو جائے تو ان میں سے وصولیوں کے ذمہ دار افسر کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ بعدازاں اس کی جگہ اس کے خاندان کے کسی فرد یا کسی نظر بند رہ چکے آدمی کو مقرر کردیا جائے۔

جاسوس شاہی حرم' فصیل کے دروازوں اور غلے کے گوداموں کو نذر آتش کروانے کے علاوہ ان مقامات کے محافظ دستوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں' قبل ازیں وہ یہ افواہ پھیلائیں کہ دشمن کی طرف سے خطرہ درپیش ہے۔

باب: 3

عسکری قائدین کو قتل اور ریاستوں کو مشتعل کرنا

حریف حکمران اور اس کے رازداران کے قریب رہنے والے جاسوس، خفیہ طور پر پیادہ، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کی افواج کے قائدین کے دوستوں سے ان کے ہمدرد بن کر کہیں کہ حکمران ان سے خوش نہیں ہے۔ جب ان کے آدمی جمع ہوں تو یہ جاسوس محافظ دستوں کی نظروں سے پوشیدہ رہ کر احتیاط کے ساتھ عسکری قائدین کو حکمران کی طرف سے طلب کرنے کا بہانہ کرکے کسی جگہ لے جائیں اور موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اس کے بعد افواہ پھیلائی جائے کہ یہ قتل حکمران کی مرضی سے ہوئے ہیں۔ پھر جاسوس دیگر فوجی و غیر فوجی اہم افراد سے مل کر غیر محسوس انداز میں انہیں احساس دلائیں کہ ان کا اس ملک میں، اس حکمران کے ہاں رہنا کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ (یعنی وہ بھی اسی طرح قتل کیے جا سکتے ہیں) یوں دشمن حکمران کی فوج اور حکومت کمزور ہو جائے گی۔

جن افراد نے حکومت (دشمن) کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دی ہوں اور انہیں مناسب انعام یا معاوضہ نہ ملا ہو، جاسوس ان سے رابطہ کرکے کہیں کہ حکمران نے سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ یہ لوگ (جن سے جاسوس مخاطب ہو) دشمن کے لیے کام کرتے ہیں کیونکہ ہم سے خوش نہیں ہیں، اس لیے ان کو قتل کردو۔ اس کے بعد جاسوس اپنی مخصوص کارروائی شروع کردیں۔

جن لوگوں کو حکمران نے ان کی حسب منشاء خوش کر دیا ہو، ان کو جاسوس یہ کہہ کر اپنے جال میں پھانس لیں کہ حکمران نے ان کے بارے میں سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ اگرچہ ہم نے ان کے مطالبات تسلیم کرکے انہیں نواز دیا ہے تاکہ مطمئن رہیں، لیکن وہ دشمن کے آلہ کار ہیں اس لیے انہیں ختم کردو۔ اس کے بعد جاسوس اپنی کارروائی شروع کر دیں۔

جو لوگ کسی خوف سے حکمران سے اپنا حق طلب نہ کرتے ہوں' جاسوس ان سے کہیں کہ حکمران نے سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ یہ لوگ (جن سے جاسوس مخاطب ہو) اپنا جائز حق بھی مجھ سے طلب نہیں کرتے' ان کی اس بے نیازی اور لاپروائی کا سبب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن کے لیے کام کر رہے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ مجھے اس امر کی خبر ہے' اس لیے ان کو پہلی فرصت میں ختم کردو۔ ازیں بعد جاسوس مخصوص کارروائی کو عمل میں لائیں۔

ایک جاسوس حکمران کے ذاتی خدمت گاروں میں شامل ہو جائے اور حکمران (دشمن) کے کان بھرے کہ فلاں فلاں وزیر سے دشمن کے آدمی میل جول رکھتے ہیں جس وقت حکمران اس بات کا یقین کرلے تو کسی سرکردہ شخص کے بارے میں حکمران سے کہا جائے کہ یہی دشمن کا جاسوس ہے۔

حریف حکمران سے اس کے وزراء' اعلیٰ عہدیداران اور دیگر افسران کو الگ کرنے کے لیے انہیں دولت اور زمین کا لالچ دیا جائے۔

اگر کوئی سپہ سالار اعلیٰ یا شہزادہ قلعے کے پاس یا اس کے اندر مقیم ہو تو جاسوس اس سے مخاطب ہو کر مندرجہ ذیل جملے کہیں:

"تم ہی سب سے قابل' لائق' ذہین اور اہل ہو مگر ہمت سے کام کیوں نہیں لیتے' اپنا حق اپنے بازوؤں کی طاقت سے حاصل کرو دوسری صورت میں حکمران کا جانشین تم کو کہیں کا نہ چھوڑے گا۔"

دشمن فوج کے سپہ سالار اعلیٰ کے خاندان کے کسی فرد یا معتوب ریاستی عہدیدار کو بھاری مقدار میں سونا پیش کر کے اسے دشمن حکمران کی داخلی یا سرحدی افواج کی تباہی پر آمادہ کیا جائے۔ وحشی اور جنگلی قبیلوں کو دولت اور جاہ و حشمت کا لالچ دے کر دشمن کا علاقہ تاخت و تاراج کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

حریف کے عقبی دشمن سے کہا جائے:

"میں تمہارے لیے چھٹکارے کا واحد راستہ ہوں۔ اگر میں ختم ہو گیا تو یہ حکمران تم سب کو غرق کر دے گا۔ آؤ اتفاق و اتحاد کی حکمت عملی اختیار کریں اور دشمن کے حملہ کا منہ توڑ جواب دیں۔"

اسی طرح ریاستوں کے حلقہ کے تمام یا کچھ خاص ممبر ملکوں کے سربراہان کو یہ پیغام دیا جائے۔

"میری بربادی کے بعد یہ حکمران تمہاری سرکوبی کے لیے مصروف عمل میں ہو جائے گا۔ اس حوالہ سے محتاط رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں آپ مجھ پر آنکھیں بند کرکے اعتماد کرسکتے ہیں۔"

ہمسایہ ملک کی طرف سے خطرہ کی پیش بندی اس طرح کی جائے کہ غیرجانبدار یا وسطی حکمرانوں کو عمدہ اور پسندیدہ تحائف بھیجے جائیں۔ انتہائی مشکل حالات میں ان کی مدد حاصل کرنے کے عوض اپنی جملہ املاک بھی ان کے سپرد کی جاسکتی ہیں۔

باب: 4

زہر' آگ اور ہتھیاروں کے استعمال میں ماہر آلہ کار

حریف حکمران کے مختلف علاقوں میں جاسوس مختلف حیثیتوں سے رہیں جیسے:

1- حریف کے قلعوں میں تاجروں کے طور پر۔

2- دشمن کے دیہات میں کسانوں کے روپ میں۔

3- عمومی مقامات پر گوالوں کے بھیس میں۔

4- سرحدوں پر گداگر بن کر۔

یہ لوگ اپنے حریف کے قریبی دشمن' قبائلی سردار' دشمن حکمران کے تاج و تخت کے دعویدار یا کسی معتوب رہنما کو بیوپاریوں کے توسط سے خفیہ طور پر پیغام دیں کہ وہ باآسانی اس علاقہ پر قبضہ کرسکتے ہیں۔ جب ان کے نمائندے آئیں تو انہیں مقامی ریاست کے تمام کمزور پہلو بتانے کے بعد مشترکہ کارروائی کی جائے۔

کسی ملک بدر شہزادے کو حریف کے کیمپ میں پہنچانے کے بعد کوئی آلہ کار جو حریف حکمران کے ہاں شراب بیچنے والے کے طور پر ملازم ہو چکا ہو' سینکڑوں برتن شراب سے بھر کر ان میں مدن بوٹی کا رس (نشہ آور عرق) ملانے کے بعد جشن منانے کی غرض سے مہیا کردے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس موقع پر پہلے دن عام شراب جبکہ دوسرے روز زہریلی شراب فراہم کی جائے۔ یہ بھی قابل عمل حربہ ہے کہ حریف افسران کو ایک ہی دن پہلے سادہ شراب پینے کے لیے دی جائے اور جب وہ نشہ میں جھوم رہے ہوں تو زہریلی شراب سے ان کی "تواضع" کی جائے۔

حریف فوج کے اعلیٰ افسر کے طور پر اپنی جگہ بنا چکا جاسوس بھی "شراب والی ترکیب" اختیار کر سکتا ہے۔ کچھ جاسوس تاجروں کے بھیس میں تیار شدہ گوشت' چاول اور شراب بازار سے بارعایت فروخت کرنے کا اعلان کریں اور حریف کے آدمیوں کے ہاتھ زہریلی

اشیاء فروخت کرنے کی تدبیر کو عملی جامہ پہنائیں۔ جاسوس عورتیں دشمن ملک کے تجار سے شراب، دودھ، دہی، تیل اور مکھن وغیرہ خرید کر اپنے زہر بھرے برتنوں میں ڈال لیں اور فوراً بعد قیمت پر جھگڑا کھڑا کرکے یہ اشیاء واپس دکانداروں کے برتنوں میں انڈیل دیں۔ جاسوس یہ تمام مال خرید کر کسی طریقے سے ان لوگوں کے ہاتھ فروخت کردیں جو دشمن کے گھوڑوں اور ہاتھیوں کو خوراک دینے کے ذمہ دار ہوں۔ اسی نوعیت کی تدبیر سے دشمن کے جانوروں کے لیے بھی زہریلی خوراک فروخت کرنے کا کام سرانجام دیا جائے۔ حریف کے کیمپ کے قریب مویشیوں کے تاجروں کے بھیس میں موجود جاسوس جانوروں کو کھلا چھوڑ دیں تاکہ فوج کی توجہ بٹ جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شدید اور حملہ کرنے کے عادی جانوروں کی آنکھوں میں چھچھوندر کا خون ٹپکا کر انہیں دشمن کے کیمپ کے قریب چھوڑ دیں۔ اسی طرح کچھ جاسوس شکاری، سپیرے اور تاجروں کے روپ میں دشمن کے کیمپ کے قریب مست ہاتھیوں، زہریلے سانپوں اور درندگی کے عادی جانوروں کو چھوڑ دیں۔ بعدازاں ذہین اور چوکس جاسوس عقبی حملہ کرکے پیادوں، سواروں، ہاتھیوں اور رتھوں کو جس قدر ممکن ہو نقصان پہنچائیں اور ان کی رہائش گاہوں کو جلا کر راکھ کر دیں۔ اس کارروائی کی بنیادی شرط سرعت اور چوکسی ہے۔ حریف کے باغیوں، مخالفوں یا قبائلیوں کو اس کی رسد اور کمک کا راستہ منقطع کرنے یا عقبی رکاوٹیں قائم کرنے کے لیے استعمال کیاجائے۔ جنگل میں پناہ گزیں جاسوس دشمن کے سرحدی علاقوں کو تباہ و برباد کرنے میں کوشاں رہیں اور دشمن کی تنگ گزرگاہوں سے آنے والی رسد برباد کردیں۔

جنگ اگر رات کو ہو رہی ہو تو جاسوس حریف حکمران کے دارالحکومت میں پہلے سے خفیہ طور پر نصب کیے ہوئے بھونپو وغیرہ کے ذریعہ یہ اعلان کردیں کہ ہم فاتح کی حیثیت سے دارالحکومت میں آگئے ہیں اور یہ ملک اب ہمارا ہے۔ یہی جاسوس حکمران کو اس کے محل میں گھس کر موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اگر وہ فرار ہونے کی کوشش کرے تو پہلے سے گھات لگا کر بیٹھے وحشی قبائلی، ملیچھ اور فوجی افسر حملہ کرکے اسے ختم کردیں۔ جاسوس حریف حکمران کو شکاریوں کا بھیس بدل کر اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیں جب وہ اپنے فوجیوں کو حملہ کی بابت ہدایات دینے میں مصروف ہو۔ دوران جنگ خفیہ جنگی مکاری سے کام لیکر حریف حکمران کو اس وقت ہلاک کر دیا جائے جب وہ کسی تنگ راستے سے گزر رہا ہو اور یہ

کام وہاں پہلے سے گھات لگا کر بیٹھے ہوئے آدمی کریں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہاڑی پر سے، درخت کی اوٹ سے، بڑ کے سائے سے نکل کر یا پانی میں اس پر مہلک وار کیا جائے۔ حریف حکمران دریا کے قریب ہو تو بند توڑ دیں تاکہ وہ پانی کے تیز ریلے میں بہہ کر ہلاک ہو جائے۔ اگر حریف حکمران جنگل یا قلعہ میں روپوش ہو جائے تو آگ کے گولے اور زہریلے سانپوں سے کام لیا جائے۔ اگر دشمن جھاڑیوں کے جھنڈ میں پناہ لے تو انہیں چاروں طرف سے آگ لگا دیں، صحرائی علاقہ میں ہو تو دھواں چھوڑ دیں۔ قلعے میں چھپے تو زہر بھی دیا جا سکتا ہے، پانی میں موجود ہو تو مگرمچھ یا کسی اور جانور کا شکار کروا دیں۔ حریف حکمران کی قیام گاہ کو آگ لگائیں۔ اگر وہ جلتے ہوئے مسکن سے باہر نکلنے کی کوشش کرے تو وہیں ڈھیر کر دیں۔ دشمن فوج اور حکمران کے خلاف موثر ان تمام جنگی عیاریوں، مکاریوں، سازشوں، ترکیبوں اور تدبیروں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اعلیٰ تربیت یافتہ جاسوس متحرک رہتے ہیں۔ ایسی ہی تراکیب سے دشمن حکمران کو اس کی پناہ گاہ سے بھاگنے پر مجبور کرکے بعد ازاں گھیرا ڈال کر حراست میں لے لیا جائے۔

باب: 5

حملہ اور مخفی تدابیر سے دشمن پر غلبہ

دشمن کو خفیہ تدبیروں کے ذریعے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس حکمت عملی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات موزوں ہوتے ہیں:

1- دشمن کو مذہبی مقامات اور اسفار پر ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے جہاں وہ مذہبی اجتماعات میں شرکت یا قربانی کی رسم ادا کرنے جاتا ہو۔

2- وزنی پتھر اس انداز میں لٹکایا جائے کہ جب حریف مندر میں داخل ہو تو رسی کے جھٹکے سے اس پر آن گرے۔

3- بلندی سے دشمن پر وزنی پتھر لڑھکا کر بھی مطلوبہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

4- دوران عبادت دیوی کا بھاری سنگی مجسمہ اور اس کے وزنی آہنی ہتھیار دشمن پر گرا کر بھی مقصد پورا کیا جا سکتا ہے۔

5- دشمن جس فرش پر چہل قدمی کرنے یا کھڑا ہونے کا عادی ہو وہاں گوبر یا پانی میں زہر ملا کر چھڑکا جائے۔

6- سفوف، دھونی یا پھولوں کو زہر آلود کر دیا جائے۔

7- دشمن کی نشست کے بند کھول کر اسے، پہلے سے نیچے کھدوائے جا چکے گڑھے میں گرایا جائے جس میں سیدھے رخ برچھیاں لگائی گئی ہوں۔

8- دشمن فرار ہو تو اس کا ایسے انداز میں گھیراؤ کیا جائے کہ وہ خود ہی دشمن علاقے یا جنگلی قبائلیوں کے مساکن کی طرف بھاگنے پر موجود ہو، وہاں سے اس کے بچنے کی کوئی امید نہ ہوگی۔

9- قلعے سے بھاگے دشمن کو حریف ریاست کی طرف دھکیل دیا جائے جو بعد میں مفتوحہ ہونے والی ہو۔

10- حریف کے وفاداروں کو بھی اپنے بیٹوں یا بھائیوں کے ہمراہ کسی ایسے پہاڑی، جنگلی یا دریائی قلعہ میں قید کیا جائے جو حریف کے علاقہ سے دور واقع ہو۔

قلعہ کے گرد پانچ مربع میل سے بھی وسیع علاقہ میں چاروں طرف آگ لگا دی جائے، ذخیرہ شدہ پانی ناقابل استعمال کر دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ قلعہ کے آس پاس واقع ٹیلے، کنوئیں اور گڑھے ختم کر دیئے جائیں۔ حریف کے قلعہ میں جانے والے زمین دوز راستے کے ذریعے سامان، رسد اور سرکردہ افراد کے ساتھ ساتھ حریف حکمران کو بھی نکال لیا جائے۔ (یعنی حراست میں لے لیا جائے۔) ایسے قلعہ کے باہر موجود خندق میں جمع شدہ پانی چھوڑ کر زمین دوز راستہ ناقابل استعمال بنا دیا جائے۔ حریف کے قلعہ کی فصیل کے پاس مشکوک مقامات پر اور بیرونی مکان میں جہاں کنواں ہو جست کے خالی برتن زمین دوز راستے سے آنے والی ہوا کا رخ معلوم کرنے کی غرض سے رکھ دیئے جائیں۔ جب سرنگ کی سمت کا تعین ہو جائے تو اس کے مخالف سمت ایک دوسری سرنگ کھودی جائے یا پہلی سرنگ میں پانی اور دھواں بھر کر اسے مہلک اور ناقابل استعمال بنا دیا جائے۔

قلعہ اپنے کسی خاندانی عزیز کے حوالے کر کے اور اس کے دفاع کے لیے خاطر خواہ انتظامات کرنے کے بعد حریف حکمران ہو سکتا ہے کہ مخالف سمت (غالباً" جس طرف حملہ آور موجود ہوں اس کی مخالف سمت مراد ہے۔) سے فرار ہو کر وہاں جائے جہاں اسے حلیفوں، ساتھیوں اور اقارب کی امداد ملنے کی امید ہوں یا وحشی قبائل اور دشمن کے باغیوں سے رسد کی بھاری مقدار حاصل ہونے کی توقع ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس علاقے میں جائے جہاں امداد اور رسد کے ساتھ ساتھ دشمن کے عقب یا اس کے علاقہ پر حملہ کرنے کے مواقع بھی موجود ہوں۔ علاوہ ازیں جہاں سے حریف کو گھات لگا کر نقصان پہنچانے کے علاوہ مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل بھی ممکن ہو۔

1- دشمن پر درختوں کے بھاری تنے اونچائی سے پھینک کر اسے ہلاک کیا جا سکے۔
2- اپنی عقبی فوج کے لیے مدد کا حصول ممکن ہو۔
3- دشمن کی فوج کو متاثر کیا جا سکتا ہو۔
4- وفادار فوجیوں کے لیے وسائل حاصل ہو سکتے ہو۔

اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو قلعہ سے بھاگنے والا آپ کا حریف حکمران کسی موزوں اور

موافق ریاست میں جا سکتا ہے جس کے ساتھ پسندیدہ شرائط پر صلح کرنا اس کے لیے ناممکن نہ ہو۔

مفرور حکمران کے ساتھیوں کی طرف سے (جنگی چال کے طور پر) حملہ آور حکمران کو پیغام بھیجا جائے جو اس طرح ہو:

"آپ کا حریف ہمارے پاس ہے۔ ہمیں تحائف کے طور پر تجارتی مال' دولت اور فوج دو۔ ہم اسے تمہارے سپرد کردیں گے یا یہاں سے نکال باہر کریں گے۔"

جب یہ بات مان لی جائے تو آنے والی فوج اور سازوسامان پر قبضہ کرکے محصور لوگ اپنی قوت میں اضافہ کریں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قلعے کی حفاظت کرنے والا قلعہ سپرد کرنے کا پیغام بھیجے۔ جب محاصرہ کرنے والی فوج کا کچھ حصہ قلعہ میں آجائے تو اسے اعتماد میں لینے کے بعد قتل کردیا جائے۔ حملہ آور ایسے ہی ورغلا کر حریف لشکر کو قلعہ سے باہر ایسے مقام پر لے آئیں جہاں اسے گھیرا ڈال کر تباہ کرنا ممکن ہو۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی خیرخواہ بن کر محاصرہ کرنے والے حکمران کو خفیہ اطلاع دے کر قلعہ میں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں ختم ہوگئیں ہیں۔ مزید رسد فلاں ذریعے اور راستے سے آرہی ہے اس کو تباہ و برباد کردو۔ پہلے سے مامور باغی' غیرملکی' قبائلی اور موت کی سزا پانے والے مجرم زہر ملی رسد لیکر اس جگہ پہنچ جائیں جس کا خفیہ اطلاع میں ذکر کیا گیا ہو۔ اگر حملہ آور صلح کے عوض بھاری رقم کا مطالبہ کرے تو اسے مطلوبہ رقم کا کچھ حصہ ادا کردیا جائے اور بقیہ رقم چھوٹی چھوٹی اقساط میں فراہم کی جاتی رہے۔ اس دوران دشمن کا لشکر بہت کاہل اور لاپروا ہو جائے گا۔ موقع مناسب دیکھ کر ان پر زہر' آگ اور ہتھیاروں سے حملہ کرکے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ایسے لشکر کے کچھ لوگوں کو مختلف ترغیبات کے ذریعے اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر استعمال کرنا بھی ناممکن نہیں ہوتا۔ ان سے لشکر کے سرکردہ لوگوں کو ختم کروایا جا سکتا ہے۔

محصور فریق کے پاس وسائل نہ ہوں تو وہ کسی خفیہ زمین دوز راستے یا دیوار میں شگاف بنا کر چپکے سے فرار ہو جائے۔

محصور فریق حریف پر رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دھاوا بول دے۔ ناکامی کی

صورت میں بھیس بدل کر فرار ہونے کی کوشش کی جائے۔ حملہ آور اپنے حکمران کو ارتھی (جنازے) کی صورت اٹھا لیں۔ باقی لوگ عورتوں کا بھیس بنا کر سوگوار چہروں کے ساتھ عقب میں چلتے رہیں۔ یہاں تک کہ خطرہ کی حدود سے نکل کر محفوظ علاقہ میں داخل ہو جائیں۔

مذہبی عبادات اور قربانی کی رسم کی ادائیگی کے مواقع پر اجتماع کے لیے ذخیرہ کردہ چاولوں اور پانی کو زہر آلود کردیا جائے۔ گھات لگاکر حکمران کو قتل کردیا جائے۔ اگر حکمران کو قلعہ میں ہی روپوش ہونا پڑے تو اسے چاہیے کہ کھانے پینے کا سامان لیکر مندر کی مورتی قربان گاہ یا کسی کھوکھلی دیوار میں بیٹھ رہے' جب لوگ اس کی طرف سے غفلت کا مظاہرہ کریں تو خفیہ راستے سے باہر آئے اور دشمن حکمران کو اس کے محل میں داخل ہوکر موت کے گھاٹ اتار دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن پر کسی ترکیب سے چھت یا بھاری بوجھ گرا دے جس کے نتیجہ میں وہ دب کر ہلاک ہو جائے۔ اگر محصور حکمران کے آلہ کاروں نے دشمن حکمران کے کمرے میں پہلے سے ہی زہریلے آتش گیر مواد کو پھیلا دیا ہو تو اسے آگ لگا دی جائے۔ اس کے علاوہ دشمن کی ہلاکت کے حوالہ سے مندرجہ ذیل تدابیر بھی موثر ثابت ہوتی ہیں:

1- جب وہ باغ یا کسی اور تفریحی مقام پر موجود ہو تو پہلے سے وہاں موجود جاسوس اس کا کام تمام کر دیں۔

2- تفریحی مقام پر موجود جاسوس عورتیں دشمن کے وہاں آنے پر اس پر زہریلے سانپ یا زہر پھینک دیں۔

3- حریف حکمران کے گردوپیش موجود ذہین جاسوس اس کی خوراک میں زہر ملا دیں۔

مقصد پورا ہونے کے بعد مخصوص آوازوں اور اشاروں پر عمل کرتے ہوئے محصور حکمران کے تمام جاسوس' آلہ کار اور وفادار جو دشمن راجہ کے محل میں موجود ہوں ایک جگہ اکٹھے ہوکر چپکے سے نکل بھاگیں۔

تیرہواں حصہ

قلعہ جات فتح کرنے کی حکمت عملی

باب:1

مخالف کے اتحاد و یکجہتی کا خاتمہ کرنا

حریف کا کوئی علاقہ فتح کرنے کا ارادہ کرنے کے بعد حکمران کے لیے ضروری ہے کہ اپنے وفاداروں کی جس قدر ہو سکے ہمت افزائی کرے اور دشمنوں کو جتنا ممکن ہو خائف کرے۔ وہ اپنے ہر بات سے باخبر اور دیوتاؤں سے تعلق ہونے کا ڈھنڈورا پیٹے۔

ہر بات سے آگاہ ہونے کو حکمران ان طریقوں سے ثابت کرے:

سردار کے انتہائی نجی معاملات معلوم کرکے اسے بتائے' غدار لوگوں کے نام اپنے خفیہ آلہ کاروں کے ذریعے معلوم کرکے ظاہر کرے' مشیروں کے غلط مشورے جو مخالف کو دیئے جائیں ان پر تنقید کرے اور علاوہ ازیں دوسرے ممالک کے ان حقائق کو جاننے کا دعویٰ کرے جن کی کسی کو بھی خبر نہیں' لیکن اصلیت میں وہ معلومات اسے قاصد کبوتر کے ذریعہ پہنچائی گئی ہوں۔

حکمران دیوتاؤں سے اپنے تعلق کو یوں ظاہر کرے:

خفیہ راستے سے مندر کی مورتی میں چھپے جاسوس سے گفتگو کرے' لوگ خیال کریں گے کہ مورتی سے ہمکلام ہے۔ ندی سے ورونا دیوتا (70) کے بھیس میں ظاہر ہونے والے (غوطہ خور) جاسوس کو مذہبی عقیدت سے سلام پیش کرے۔ سمندر جھاگ کو ایندھن میں ملا کر پانی میں رکھنے کے بعد پانی کے نیچے آگ جلا کر دکھا دے۔ پانی پر ڈوبے بغیر چلنے کا مظاہرہ کرے' لوگ حیران رہ جائیں گے لیکن اصلیت یہ ہوگی کہ ایک لمبا چوڑا تختہ پانی کی سطح سے کچھ نیچے موجود ہوگا جس پر حکمران کھڑا ہو کر چند قدم ادھر ادھر چلے گا' وہ تختہ مضبوط رسوں سے کسی نزدیکی چٹان کے ساتھ بندھا ہوگا۔ پانی کے ایسے ہی کچھ اور شعبدے وہ دکھائے جیسے کہ جادوگر پیش کرتے ہیں۔ وہ ان میں آبی جانداروں کے پیٹ کی جھلی کو سر اور منہ چھپانے کے لیے استعمال کرتے ہیں جبکہ ناک پر چیتل ہرن کی آنتوں' کیکڑے' مگرمچھ

اور اود بلاؤں کی چربی سے تیار کیا ہوا انتہائی چکنا تیل لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح ورون (71) کی کنیائیں دریا کے پانی میں تیرتی اور حکمران سے باتیں کرتی ہوئی پیش کی جائیں۔ جب حکمران انتہائی غضبناک ہو کر بولے گا تو اس کے منہ سے دھواں نکلتا دکھائی دے گا' جس کا سبب کوئی خاص دوا ہوگی۔ (جو حکمران نے پہلے سے منہ کے اندر لگا رکھی ہوگی۔)

ہاتھ کی لکیریں دیکھنے والے' ستارہ شناس' زائچہ نویس' قصے سننے والے' شگون لینے والے' جاسوس' ان کے معاونین اور خصوصاً" وہ لوگ جو حکمران کے ان حیرت انگیز کمالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہوں' ہر طرف حکمران کی ان خداداد اور غیر معمولی قوتوں کا ذکر چھیڑ دیں۔ اس کے علاوہ وہ دیوتاؤں سے حکمران کی گفتگو اور تعلق کو بھی خوب بڑھا چڑھا کر بیان کریں۔ دیگر ممالک میں یہ بات اچھی طرح پھیلا دیں کہ حکمران کے سامنے دیوتا ظاہر ہوتے ہیں اور آسمان سے اس پر ہتھیاروں کے علاوہ دولت بھی نازل ہوتی ہے۔ لوگوں کی قسمت کا حال بتانے والے اور نجومی ہر طرح یہ مشہور کردیں کہ حکمران خوابوں کی تعبیر بتانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس علم میں بھی وہ دیگر علوم اور غیر معمولی صلاحیتوں کی طرح کمال کو پہنچ چکا ہے۔ وہ یہ بھی مشہور کریں کہ حکمران جانوروں کی زبان خوب سمجھتا ہے۔ ان تمام باتوں کی خوب تشہیر کی جائے۔

حکمران کے خاص آدمی حریف کے وفاداروں کے ساتھ تعلقات استوار کریں' ان کے دوست بن جائیں اور بعدازاں ان سے حکمران کی اخلاقی خوبیاں اور فوجی طاقتوں کا ذکر کریں۔ وہ انہیں بتائیں کہ حکمران اپنے خدمت گزاروں کے ساتھ ویسا ہی رویہ اختیار کرتا ہے جو ایک باپ کا اپنے بیٹوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ وزیر سے لیکر سپاہی اور سپاہی سے لیکر عام آدمی تک ہر کوئی اس سے خوش ہے۔ وہ برے وقت میں امداد دیتا ہے اور مشکل میں ہر کسی کی لاٹھی بن جاتا ہے۔ اس طرح کے تذکروں سے وہ حریف کی مفید افرادی قوت کے دل میں اپنے حکمران کے لیے محبت' عقیدت اور ستائش کے جذبات پیدا کرکے انہیں ان کے حکمران سے بدظن کرنے کی کوشش کریں۔

وہ دشمن کے ملک میں خوب محنت کرنے والوں سے کہیں کہ تم تو گدھے ہو صرف کام کرتے ہو' فائدہ حکمران اٹھاتا ہے۔ سپاہیوں سے کہیں کہ تم تو اپنے حکمران کے ہاتھ کی چھڑی جتنی اہمیت کے حامل ہو' تمہیں وہ اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرتا ہے' پھر تمہارا کیا

وجود ہے۔ جو مفلوک الحال اور پریشان ہوں انہیں یہ لوگ قربانی کا بکرا قرار دیں۔ جن کی توہین کی گئی ہو ان سے کہا جائے کہ تمہارا حکمران تمہاری پناہ نہیں بلکہ تمہارے سر پر چمکنے والی بجلی اور برسنے والا بادل ہے۔ دشمن ملک کے مایوس اور ناامید طبقہ سے کہا جائے کہ حکمران بے ثمر درخت کی طرح ہے جتنی بھی اسکی خدمت کرو گے وہ ویسا ہی رہے گا جیسا کہ ہے۔ جن لوگوں کی سخت وفاداری' محنت اور خلوص کو خاطر میں نہ لایا جاتا ہو انہیں کہا جائے کہ حکمران بدصورت عورت کا زیور ہے۔ جن کو عزت دی گئی ہو' ان کے بارے میں کہا جائے کہ بدچلن عورت کو زیورات سے لادنے والی بات ہے۔ بادشاہ کے انتہائی مقربین سے کہا جائے کہ حکمران موت کے کنوئیں کی طرح ہے جس میں تم رہ رہے ہو جن لوگوں کے ساتھ حریف حکمران نے کوئی زیادتی یا ناانصافی کی ہو ان سے کہا جائے کہ حکمران جعلی شیر اور اسکا ملک موت کا گھر ہے۔ جو لوگ حکمران کے لیے انتہائی مفید' ضروری اور محنت طلب خدمات سرانجام دے رہے ہوں ان سے کہا جائے کہ گدھی کا دودھ مکھن نکالنے کی غرض سے بلونے کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں سے کہا جائے کہ تمہیں تو پیلو (72) کا پھل کھلا کر بے فائدہ اور مشکل کام پر لگا دیا گیا ہے۔ (یعنی کام بے مقصد اور مشکل ہونے کے علاوہ اس کا معاوضہ بھی گھٹیا اور غیر تسلی بخش ہے) یہ تمام کارروائیاں دشمن ملک کے لوگوں کے دلوں میں حملہ آور حکمران سے عزت اور اپنے حکمران سے نفرت کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی بنیادی محرک ہوں گی۔

مندرجہ بالا تشہیر اور کارروائیوں کے بعد اگر حریف کے آدمی اپنی رضامندی سے فیصلہ کریں تو حکمران کے پاس بھیج کر دولت اور عزت عطا کی جانی چاہیے۔ ان کی خوراک یا دولت کی طلب کھلے دل سے پوری کی جائے' جو یہ چیزیں قبول نہ کریں ان کے اہل خانہ کے لیے دیگر تحائف اور زیورات دینے چاہئیں۔

حریف کے آدمی جب کسی مشکل میں گرفتار ہوں' جیسے قحط کا شکار ہوں' ڈاکوؤں سے تنگ ہوں یا وحشی قبائل کی زیادتیوں سے عاجز آچکے ہوں تو جاسوس ان سے یوں مخاطب ہوں:

"آؤ' حکمران سے امداد اور معاونت کی استدعا کرتے ہیں' اگر وہ انکار کرے گا تو کسی دوسرے کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔" اس انداز سے حریف کے آدمیوں کو

اس سے متنفر کرکے اپنا ہمنوا بنایا جانا چاہیے۔ اگر متاثرین جاسوسوں کی بات سے اتفاق کریں تو ان کی جس قدر ہو سکے مدد کی جائے' ان کو رقم' اناج اور ضروریات زندگی کی دیگر اشیاء ہر قیمت پر وسیع مقدار میں فراہم کردی جائیں۔ مذکورہ بالا حکمت عملی اپنا کر حریف ملک کے اتحاد اور یکجہتی کو نفاق اور انتشار میں بدل کر بہت سے فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

باب: 2

مخفی تراکیب سے حریف حکمران کو بھکانا

پہاڑ کی غار میں رہنے والا ایک درویش (سرمنڈا یا جٹا دھاری بال بڑھائے رکھنے والا سادھو) مشہور کر دے کہ وہ چار سو سال کا ہو چکا ہے۔ وہ اپنے عقیدت مند شاگردوں کی کثیر تعداد کے ساتھ حریف حکمران کے دارالحکومت کے قریب ٹھکانہ بنائے۔ اس کے عقیدت مند شاگرد پھولوں کا تحفہ لیکر حکمران کے پاس جائیں اور اسے اس خدا رسیدہ بزرگ سے ملنے کی باضابطہ دعوت دیں۔ حکمران اس ملاقات پر آمادہ ہو جائے تو وہ درویش اسے قدیم حکمرانوں کے واقعات سنا کر کہے کہ میں اپنی عمر کی ایک صدی پوری کر کے الاؤ میں کود کر پھر سے ایک بچے کی شکل میں پیدا ہوتا ہوں اور اب چوتھی بار آگ میں اترنے والا ہوں۔ اس موقع پر اگر آپ تشریف لائیں تو میں آپ کی تین خواہشات پوری کردوں گا۔ اگر حکمران درویش کی بات مان جائے تو وہ اس سے مزید یہ مطالبہ کرے کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ یہاں سات دن اور سات راتیں رنگارنگ تفریح سے دل بہلانے کی غرض سے بسر کریں' خدا کی قدرت دیکھیں اگر حکمران یہ بات مان کر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں مقیم ہو جائے تو درویش (انتہائی ذہین اور مکار جاسوس) اور اس کے دیگر عقیدت مند (دوسرے جاسوس) موقع ملتے ہی خاموشی سے اسے حراست میں لے لیں یا اگر انہیں اجازت دی گئی ہو تو قتل کردیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جاسوس درویش کے روپ میں اپنے متعدد شاگردوں کے ہمراہ حریف حکمران کے ملک میں دارالحکومت کے قریب ڈیرا جمالے۔ پھر درویش کے شاگرد تشہیر کریں کہ وہ زیرزمین پوشیدہ خزانوں کی بابت کامل علم رکھتا ہے۔ وہ چیونٹیوں کے کسی ٹیلے کے اندر بکرے کے خون میں بھگوئے کپڑے میں لپیٹ کر بانس کا ایک ٹکڑا رکھ دیں اور اس پر سونے کے لاتعداد ذرات چھڑک دیں۔ بانس کے ٹکڑے کی جگہ طلائی نلکی بھی

استعمال جا سکتی ہے جس کے سوراخ سے سانپ کی آمدورفت ممکن ہو۔ یہ انتظامات کرنے کے بعد درویش کے شاگرد حریف حکمران سے خصوصی ملاقات کرکے اسے بتائیں کہ ان کا گرو زمین میں پوشیدہ خزانوں کے متعلق غیر معمولی صلاحیتوں کے بل پر بہت کچھ جانتا ہے۔ اس لیے آپ اسے مل لیں' اس میں آپ ہی کی بہتری ہے۔ حریف حکمران اگر ثبوت طلب کرے تو سونے کی نلکی یا ٹیلے میں پہلے سے چھپایا سونا برآمد کرکے اسے مطمئن کیا جائے۔ درویش حکمران سے ملاقات کے وقت اسے بتائے کہ اس دفینے کا محافظ ایک بے حد خطرناک سانپ ہے' لیکن چند مخصوص قربانیوں کی ادائیگی کے بعد من کی مراد پائی جاسکتی ہے' اس کے لیے آپ کو اس مقام پر سات دن اور سات رات قیام کرنا ہوگا۔ حکمران اس بات پر رضامند ہو جائے تو موقع ملتے ہی اسے قتل یا گرفتار کیا جائے۔

کوئی جاسوس درویش کے روپ میں دفینے تلاش کرنے کے حوالہ سے اپنی تشہیر کروائے۔ وہ اپنے جسم پر ایسی دوا استعمال کرے کہ آگ کی طرح دہکتا ہوا نظر آئے۔ درویش کے چیلے (معاون جاسوس) حریف حکمران کو یہ منظر دکھانے کے لیے اپنے ساتھ لائیں۔ دشمن حکمران اور درویش کی گفتگو ہو۔ درویش حکمران کی ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرکے اسے سات دن اور سات رات اپنے ساتھ قیام پر آمادہ کرے۔ مان جانے کی صورت میں اس کی موت یا گرفتاری کو یقینی بنانے کے اقدامات کیے جائیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی انتہائی چالاک اور چوکس جاسوس درویش کا روپ دھار کر جادوئی کرشموں یا دشمن ملک کے نگران دیوتا کو اپنے بس میں کر لینے کی تشہیر کروانے کے بعد حریف حکمران کی مناسب انداز میں موت یا گرفتاری کو یقینی بنائے۔

درویش کا بھیس بنا کر جاسوس سطح آب سے نیچے رہنے کا جھوٹا کرتب دکھائے یا مخفی گزرگاہ سے کسی دیوتا کے مجسمے میں روپوش ہوجائے۔ اس کے بعد اس کے شاگرد تشہیر کریں کہ یہ ناگ دیوتا ہے اور حریف حکمران کو اس کے درشن کے لیے آنے کی دعوت دیں۔ جب حکمران اپنے من کی مراد بیان کرے تو اسے سات دن اور سات رات قیام کی دعوت دی جائے۔ حکمران اگر یہ بات مان لے تو موقع ملتے ہی اس کا کام تمام کر دیا جائے۔

باکمال درویش کے روپ میں ایک انتہائی ذہین جاسوس اپنے دیگر آلہ کاروں کے ہمراہ حریف ملک کے دارالحکومت کے قریب مسکن بنائے اور مشہور کروے کہ وہ اس ملک کے

دشمن کو یہاں بلا کر دکھانے کی قدرت رکھتا ہے۔ حریف حکمران جب ان باتوں میں آجائے تو اس کے دشمن کا انتہائی مہارت سے مجسمہ تیار کیا جائے۔ حکمران جب اپنے دشمن حکمران (کی مورتی) کو دیکھنے کے لیے آئے تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

کچھ جاسوس گھوڑوں کے بیوپاریوں کے بھیس میں دشمن ملک کے اندر گھس جائیں اور حریف حکمران سے گھوڑوں کی خریداری اور معائنہ کے لیے آنے کی درخواست کریں۔ جب دشمن حکمران گھوڑے دیکھنے میں مگن ہو تو بھگدڑ مچا کر اسے قتل کر دیا جائے یا بے قابو گھوڑوں سے کچلوا دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے وسیع پیمانہ پر افراتفری پیدا کرنی چاہیے۔

رات کو دشمن ملک کے کسی شہر کے باہر واقع قربان گاہ میں جاسوس اپنا قیام رکھیں۔ یہ کھوکھلے بانسوں یا نلکیوں کے ذریعہ ہانڈیوں میں سلگ رہی آگ کو بھڑکائیں اور یوں کہیں:

"ہم حکمران اور اس کے وزراء کے خون اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرنا چاہتے ہیں۔ دیوتاؤں کی عبادت کی جائے۔" دیگر آلہ کار اس بات کی تشہیر کریں۔

ناگ دیوتا کا بھیس بنانے کے بعد جسم پر جلنے والا محلول لگا کر کسی مذہبی اہمیت کی حامل ندی یا تالاب میں کچھ جاسوس کھڑے ہو جائیں۔ وہ تلواروں اور آہنی نیزوں کو آبدار کرتے ہوئے چلا چلا کر کہیں:

"ہم حکمران اور اس کے وزراء کے خون اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرنا چاہتے ہیں۔"

ریچھ کی کھال اوڑھ کر منہ سے دھواں خارج کرتے ہوئے کچھ جاسوس شہر کے گرد دائیں سے بائیں تین چکر لگائیں اور خود کو شیطان یا بد قوتیں ظاہر کریں۔ اس کے بعد وہ کسی ایسی جگہ' جہاں ہرن اور گیدڑ خوفناک آوازیں نکالتے ہوں' کھڑے ہو کر یہی بات دہرائیں۔

"ہم حکمران اور اس کے معاونین کے خون کے پیاسے ہیں۔"

جاسوس حریف ملک میں موجود کسی قربان گاہ یا دیوتا کے مجسمے کو جس پر ابرک چڑھی ہوئی ہو' جلنے والا تیل چھڑک کر نذر آتش کر دیں اور وہی فقرے دہرائیں' جن میں حکمران اور اسکے وزراء کی موت کا ذکر ہو۔ ان خبروں کو ہر طرف خوب بڑھا چڑھا کر پھیلانے کی کوشش کرنا معاون درویشوں کا کام ہوگا۔ جس طرح بھی ممکن ہو جاسوس دیوتاؤں کے بتوں سے بہتا ہوا خون لوگوں کو دکھائیں اور کہیں کہ یہ تو حکمران کی شکست کی علامت ہے۔ چاند

کی پہلی یا پھر چاند رات کو ایک نوچی گھسیٹی ہوئی ادھ کھائی لاش کسی درخت سے لٹکا دی جائے اور ایک جاسوس اس کے پاس کھڑا ہو کر نحوست زدہ آواز میں پکارے کہ اسے کھانے کے لیے ایک آدمی درکار ہے' اگر کوئی بہادری کے زعم میں اس طرف صورتحال معلوم کرنے کی غرض سے آئے تو جاسوس اسے آہنی سلاخوں سے حملہ کرکے قتل کردیں' لاش کی حالت ایسی کردیں کہ لوگوں کو یقین ہو جائے کہ بدقوتوں نے ہی اس بہادر نوجوان کو قتل کیا ہے۔ ان تمام کارروائیوں کی اطلاع بڑھا چڑھا کر حریف ملک کے حکمران کو دی جائے۔ یقینی طور پر دشمن حاکم خوفزدہ اور پریشان ہو جائے گا۔ اس کی اس حالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ جاسوس نجومیوں اور جادوگروں کے بھیس میں اس سے ملاقات کریں۔ وہ حکمران کو کچھ مخصوص قسم کی قربانیوں اور پوجا پاٹھ پر آمادہ کریں تاکہ اس کے ملک کو بدروحوں سے آزادی مل جائے۔ حکمران آمادہ ہو جائے تو سات دن اور سات راتوں کے قیام کے لیے اسے ورغلایا جائے۔ اسی دوران حکمران کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

یہ حکمران خود بھی اپنے ملک کے لوگوں کی سلامتی اور حفاظت کی غرض سے ایسی ریاضتیں کرکے مثالی شخصیت بنے تاکہ حریف حکمران کو بھکانا ممکن ہو سکے۔

ہنگامی حالات اور آفات کے تدارک کی غرض سے غیر معمولی واقعات کو وجہ بنا کر حکمران لوگوں سے مخصوص ٹیکس یا دان بھی وصول کرے۔

دشمن حاکم اگر ہاتھیوں کا شوقین ہو تو ہاتھیوں کے جنگل میں اسے نایاب اور انتہائی خوبصورت ہاتھیوں کا نظارہ کروانے کے بہانے بلا کر موقع ملتے ہی قتل کردیا جائے۔ یہی سلوک اور تدبیر شکار کے دلدادہ حکمران کے معاملے میں بھی مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے معاون اور مفید ہے۔

حریف حکمران اگر عورتوں سے دلچسپی رکھنے والا اور حسن پرست واقع ہوا ہو تو اسے ایک حسین و جمیل بیوہ کے درشن کروائے جائیں جو اپنی امانت کی کسی ظالم سے واپسی کا مطالبہ لیکر حاضر ہوئی ہو۔ (اصل میں یہ عورت جاسوس یا آلہ کار ہوگی) حکمران اس کی طرف راغب ہو تو اس عورت کو چاہیے کہ اسے مایوس کرنے کی بجائے کسی پرسکون علاقہ میں ملاقات کے لیے آمادہ کرے۔ مقررہ جگہ اور وقت پر جب حریف حکمران اس حسینہ سے ملنے آئے تو زہریلی خوراک یا ہتھیاروں کو استعمال کرکے اسے موت کی وادی کا مسافر بنا دیا

جائے۔

دشمن حاکم اگر مقدس مقامات کی زیارت کا شوقین ہو تو ان مقامات کی طرف جانے والے راستوں میں جابجا گھات لگا کر بیٹھے لوگ موقع ملتے ہی اسے قتل کردیں۔

دشمن حکمران کو ٹھکانے لگانے کے لیے ایسے وقت کا انتظار کیا جائے جب وہ درج ذیل سرگرمیوں میں مصروف ہوں:

1- جب وہ کسی تفریح گاہ میں ہو۔
2- پانی میں تیر رہا ہو۔
3- بدزبانی کررہا ہو۔
4- مذہبی اجتماعات میں شریک ہو۔
5- عورتوں سے ملتا ہو۔
6- کسی رشتہ دار کی تعزیتی رسومات میں شریک ہو۔
7- مریض کی عیادت کو جارہا ہو۔
8- کسی تہنیتی تقریب میں شریک ہو۔
9- کسی کی موت کی رسوم میں شامل ہو۔
10- عوامی تہواروں میں شمولیت کرتا ہو۔
11- کسی غیر محفوظ جگہ ہو۔
12- غافل ہو۔
13- گھنے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہوں اور وہ تنہا ہو۔
14- انتہائی بھیڑ اور ہجوم میں ہو۔
15- اچانک کسی جگہ بھڑک اٹھنے والی آگ دیکھنے کے لیے نکلا ہو۔
16- کھانے پینے میں مصروف ہو۔
17- بستر پر دراز ہو۔
18- اپنی آرائش میں مشغول ہو۔
19- لباس تبدیل کررہا ہو۔

مندرجہ بالا اور ان سے ملتے جلتے مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اور جاسوس

ایسے وقت میں فوراً" دشمن حکمران کا خاتمہ کردیں۔ اس وقت وہ روزمرہ معمول کی آوازیں (ڈھول اور بگل وغیرہ بجانا) بھی حریف کے وفاداروں کو لاعلم رکھنے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ مقصد پورا ہونے کے بعد جاسوس اور دیگر معاونین انتہائی رازداری سے فرار ہو جائیں۔ یہ وہ سنہری چالیں اور تدابیر تھیں جن پر عمل کرکے دشمن کو اس کی پناہ گاہ سے باہر لاکر حراست میں لیا' یا موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے۔

باب: 3

خفیہ اہلکاروں کا محاصرہ میں کردار

فاتح (فتوحات کا ارادہ کرنے والا مراد ہے) اپنے نہایت اہم اور مقرب ساتھی کو اسکے عہدے سے ہٹا دے۔ وہ معزول سردار حریف حکمران کی پناہ حاصل کرے اور بعد ازاں وہاں اپنی اچھی ساکھ اور وقار بنانے کے بعد دشمن حاکم کو پیشکش کرے کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنے ملک سے فوج اور دیگر امداد حاصل کرکے آپ کی طاقت بڑھانے میں اپنا کردار ادا کروں۔ اس کے بعد وہ اپنے جاسوسوں کے ہمراہ اپنے حکمران کے کسی باغی گاؤں یا اپنے حلیف ملک کے ناپسندیدہ علاقہ یا باغی فوجی دستے پر حملہ کرکے ہاتھی، گھوڑوں اور افرادی قوت سمیت جو ہاتھ آئے دشمن ملک کے حکمران کو پیش کرکے اس کا منظور نظر (73) بن جائے۔

حکمران کے اس خاص آدمی کو چاہیے کہ وہ ریاست کے کسی ایک علاقے، گروہ یا قبیلے کو اپنے آقا (پناہ دینے والے) کی مدد کے لیے رضامند کرکے پھر انکے ساتھ خفیہ مذاکرات کرے۔ جب وہ لوگ حقیقی صورتحال سے آگاہ ہو جائیں تو انہیں اپنے حقیقی آقا کی مدد کی غرض سے اس کے ہاں بھیج دے۔ اس کے بعد ہاتھی پکڑنے یا جنگل صاف کرنے کے بہانے اپنے غافل دشمن پر حملہ آور ہوکر اسے برباد کرنے کی کوشش کرے۔

کسی بڑے عہدیدار یا قبائلی رہنما کو بھی اسی تدبیر کے تحت اپنا آلہ کار بنا کر دشمن ملک میں متحرک کیا جانا ممکن ہے۔ حریف سے صلح کے معاہدہ کے بعد حکمران اپنے بڑے بڑے اور بھروسے کے لائق افسران سے ان کے عہدے چھین لے۔ وہ حریف سے کہیں کہ حکمران سے ان کے تعلقات بحال کروائے۔ جب وہ اس غرض سے اپنے سفیر روانہ کرے تو حکمران ان کو تنبیہہ کرے کہ تمہارا حکمران ہم میں نفاق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اب میں دوبارہ تمہیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتا۔ اس کے بعد برطرف افسران میں سے کوئی ایک حریف سے

مل جائے اور اپنے ہمراہ متعدد جاسوس، حکومت سے ناراض افراد، جرائم پیشہ گروہ اور وحشی قبائل کا لشکر لے جائے، یہ عناصر اپنے بیگانے کی پہچان نہیں رکھتے۔ حریف حکمران کے دل میں اپنی عزت پیدا کر کے یہ اعلیٰ عہدیدار اسے سرحدی محافظوں، قبائلی سرداروں، فوجی سربراہوں اور دیگر اعلیٰ افسران کے خلاف بھڑکانے میں لگا رہے۔ یہ اسے باور کروائے کہ تمہارے سرکردہ ساتھی دشمن کے آلہ کار ہیں۔ بعدازاں حکمران کے حکم سے یہ ان اہم لوگوں کو مروانے کی کوشش کرے۔

یہ عہدیدار حریف کا خیرخواہ بن کر اسے اپنے حکمران سے جنگ پر آمادہ کرے اور بھرپور مدد فراہم کرنے کا وعدہ کر کے عین موقع پر ساتھ چھوڑ جائے۔ اس طرح حریف حکمران کو راستے سے ہٹانے اور اس کے لشکر و ریاست کو برباد کرنے کا آسان موقع ہاتھ آئے گا۔

یہ بظاہر برطرف مگر درپردہ آلہ کار (عہدیدار) حریف سے کہے کہ ایک حکمران ہماری جان کے درپے ہے۔ کیوں نہ ہم مل کر اسے مزہ چکھائیں، اس کی دولت اور زمین پر بے شک تمہارا حق ہوگا۔ جب حریف اس بہکاوے اور لالچ کا شکار ہو کر دھوم دھام کے ساتھ ملاقات کے لیے آئے تو کھلی لڑائی یا کوئی ہنگامہ پیدا کر کے اسے اس کے اہم ترین افراد کے ساتھ قتل کر دیا جائے جو اس کے ہمراہ آئے ہوں۔

یہ عہدیدار حریف حکمران کو زمین کا تحفہ پیش کرنے کے لیے ایک شاندار تقریب کا اہتمام کر کے بلائے اور قید کر لے۔ جو حکمران اس طرح کی تراکیب میں نہ آئے اسے خفیہ کارروائی کے ذریعے راہ سے ہٹا دیا جائے۔ اگر دشمن اس تقریب (یا اسی نوعیت کے دیگر اجتماعات) میں خود شریک ہونے سے گریز کرے اور اپنی فوج کو بھیج دے تو اس کی فوج کو اس کے حریف کے ہاتھوں تباہ کروا دیا جائے۔ اگر وہ حکمران کی فوج کی بجائے اپنی الگ فوج لیکر چلے تو اسے دونوں افواج کے درمیان پھنسا کر تباہ کر دیا جائے۔ اگر وہ توسیع پسندانہ عزائم لیکر کسی کمزور دشمن کی طرف پیش قدمی کرے تو اس کے حریف کو تقویت دے کر اسے مروا دیا جائے۔ اور اگر وہ مفتوحہ علاقہ پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے روانہ ہو تو اس کے دارالحکومت پر فوراً حملہ کر دیا جائے۔

حریف اگر آپ کے ساتھ اتحاد بنا کر کسی تیسرے کو شکست دینے کی حکمت عملی

اپنائے تو آپ کا حکمران اپنے حلیف کو اعتماد میں لیکر اس کی مصنوعی ہتک کرے جس کے جواب میں حلیف آپ کے حکمران پر حملہ آور ہو کر لڑائی کے دوران آپکے حریف کو قتل کر دے۔

اگر حریف فاتح کے حلیف کا ملک فتح کرنے کی غرض سے فاتح کے ساتھ اتحاد بنا کر حملہ کرے تو فاتح کو ظاہری طور پر اپنی فوج اس کی مدد کے لیے روانہ کر دینی چاہیے۔ مگر کچھ دنوں بعد حلیف کو اعتماد میں لیکر داخلی مشکلات کا جواز پیش کر کے حریف کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ لیکن جب حریف کی تمہارے حلیف کے ساتھ جنگ شروع ہو جائے تو تمہاری فوج حلیف کے ساتھ ہو جائے اور دونوں فوجیں دشمن کو محاصرہ کر کے تباہ و برباد یا گرفتار کر لیں۔ اس کے بعد اس کا ملک آپس میں بانٹ لیا جائے۔

حریف اپنے حلیف کی مدد سے کسی محفوظ قلعہ میں چلا جائے تو اس کے ہمسایہ حریفوں کو اس کا علاقہ تباہ و برباد کرنے کے لیے اکسایا جائے۔ حریف کا اس کے حلیف کے ساتھ اتحاد ختم کرنے کے لیے دونوں کو الگ الگ پیشکش کی جائے کہ آؤ ہم مل کر دوسرے کے علاقہ کو اپنا بنالیں۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کو یقینی طور پر سفیروں کے ذریعے پیغام بھیجیں گے کہ یہ حکمران میری عسکری قوت کو استعمال کر کے تمہارا علاقہ ہتھیانا چاہتا ہے۔ یہ سفیر دراصل دونوں ریاستوں کے لیے خدمات بجا لانے والے آلہ کار ہوں گے۔ اس کارروائی کے بعد دونوں میں سے ایک حکمران شک کا شکار ہونے کے بعد مشتعل ہو کر پیش قدمی کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فاتح دوسرے فریق سے مل کر اسے کچلنے کے بعد وسائل پر قبضہ کر کے مضبوط ہوگا۔

حکمران اپنے کچھ عہدیداران سے، جیسے کہ جنگلات کا نگران، فوجی سالار یا مخصوص علاقوں کے ناظم، دشمن کے ساتھ تعلقات رکھنے کا الزام لگا کر ان کے منصب واپس لے لے۔ یہ لوگ حریف کی ہمدردی حاصل کر کے غیر محسوس انداز میں وہاں تخریبی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ لوگوں کے اتحاد کو ختم کرنے کے لیے نفاق پیدا کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔ ہنگامے کروائیں اور جیسے ہی موقع ملے دشمن حکمران کا کام تمام کر دیں۔ اس حوالہ سے مخصوص پیغام رساں افراد کی خدمات سے استفادہ کیا جانا چاہیے۔

کچھ آلہ کار شکار کرنے والوں کے حلیہ میں حریف حکمران کے قلعہ کے محافظوں کے

پاس گوشت فروخت کرنے کے بہانے جائیں اور ان سے اچھے تعلقات استوار کریں۔ بعدازاں چند بار انہیں چوروں کی آمد کی قبل از وقت اطلاع دے کر حریف حکمران کے دل میں جگہ بنائیں اور اسے تجویز دیں کہ وہ اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرکے دو الگ الگ علاقوں میں تعینات کرے۔ جب اس کے دیہات زیادہ خطرات میں گھرے ہوں تو حکمران سے کہا جائے کہ لوٹ مار کرنے والے مضبوط گروہ سر پر آن پہنچے ہیں۔ شدید خطرہ درپیش ہے اس لیے زیادہ فوج کی ضرورت ہے۔ جب حریف حکمران اس مطالبہ پر فوج روانہ کرے تو اس فوج کو آتے ہی حراست میں لے لیا جائے۔ اس کے بعد جاسوس اپنے حکمران کی فوج کے ساتھ جو پہلے سے ہی اس مقصد کے لیے تیار کی جا چکی ہو' رات کے اندھیرے میں قلعہ پہنچ جائیں اور پرجوش نعروں کے ساتھ اعلان کریں کہ سماج دشمن عناصر کے خاتمہ کے بعد فوج کامیاب لوٹی ہے۔ یہ لوگ قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لیے بھی کہیں۔ جب حریف حکمران غلط فہمی کا شکار ہوکر قلعہ کا دروازہ کھولنے کا حکم دے یا اندر چھپے ہوئے آلہ کاروں کی تجویز سے کھول دیا جائے تو یہ لوگ دشمنوں پر ٹوٹ پڑیں اور انہیں تباہ کرکے قلعہ پر اپنا قبضہ جمالیں۔

خفیہ آلہ کار حریف کے قلعہ میں ہنرمندوں' تاجروں اور تماشا کرنے والوں کے بھیس میں موجود رہیں۔ ایندھن' چارہ اور خوراک فراہم کرنے کے ذمہ دار دیہاتی اپنے چھکڑوں میں چھپا کر ان کو ہتھیار پہنچاتے رہیں۔ درویشوں کے بھیس میں جاسوس ڈھول یا سنکھ بجاکر آگاہ کریں کہ ایک بہت بڑی فوج آرہی ہے جو یقیناً" ہر چیز تباہ کرنے کی استعداد رکھتی ہے۔ ان اعلانات کے نتیجہ میں دشمن کے قلعہ میں ہر طرف بھگدڑ مچ جائے گی۔ اسی صورتحال کا فائدہ اٹھا کر اپنے حکمران کی فوج کے داخلہ کے لیے قلعہ کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ اچانک حملہ ہونے پر حریف کی فوج منتشر ہوکر بھاگ نکلے گی اور وہ خود تمہارے رحم و کرم پر ہوگا۔

حریف سے صلح کے معاہدہ کے ذریعے تعلقات استوار کرکے تاجروں کے بھیس میں متحرک جاسوسوں وغیرہ کے ذریعے اپنے سپاہی اور اسلحہ اس کے قلعہ میں پہنچا دیا جائے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد حریف حکمران کو موت کے گھاٹ اتارنا ہوگا۔

جاسوس درویشوں کا روپ دھار کر یا پجاری بن کر قلعہ میں ہونے والی مذہبی تقریب

کے دوران اشیائے خوردونوش میں نشہ آور محلول ملا دیں اور مویشیوں کے گلوں کو لیکر فرار ہو جائیں۔

شراب فروخت کرنے والوں کے بھیس میں متحرک جاسوس دشمن ملک میں منعقد ہونے والی بڑی بڑی مذہبی یا غیرمذہبی تقریبات کے شرکاء کو شراب فراہم کریں اور شراب میں نشہ آور محلول (مدن بوٹی کا رس) ملا دیں۔ گلہ بانوں کی بے ہوشی کے دوران ان (جاسوسوں) کے دیگر معاونین بھی آجائیں اور یہ زیادہ سے زیادہ مویشیوں پر ہاتھ صاف کریں۔

حریف ریاست کے بے آباد خطوں میں موجود آبادیوں کو تباہ کرنے کی غرض سے جانے والے آلہ کار جب یہ مقصد ترک کر کے دشمن کو نیست و نابود کرنے پر کمربستہ ہو جائیں تو انھیں ایسے جاسوس کہا جائے گا جو چوروں کے روپ میں متحرک اور سرگرم ہیں۔

باب: 4

محصور حریف کے خلاف لائحہ عمل

حریف کو اس کا محاصرہ کرنے سے قبل ہر لحاظ سے کمزور کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ فتح کیے گئے خطوں میں امن و امان کی حالت کو قائم رکھنا چاہیے تاکہ وہاں کے مکین ہر طرح کے خطرات سے بے پروا زندگی بسر کرکے فاتح کے تاحیات وفادار بن جائیں۔ رعایا میں نافرمانی اور من مانی کی علامات نظر آئیں تو محاصل میں کمی اور مراعات کے ذریعہ انہیں ختم کیا جانا چاہیے۔ بشرطیکہ اس خطہ سے واپسی کی خواہش نہ ہو۔ جنگی محاذ حریف کے زیر قبضہ اور زیر اثر آبادیوں سے دور مقرر کیا جانا چاہیے۔ کوٹلیہ کے مطابق کم آبادی والا خطہ کی ملک کی حیثیت سے تعریف ناممکن ہے۔ مقامی آبادی مزاحمت سے باز نہ آئے تو ان کا کاروبار تباہ اور جملہ املاک برباد کر دینے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

زرعی اور کاروباری تخریب کی وجہ سے لوگ انتہائی بددلی کے عالم میں منتشر ہو جائیں گے۔ نتیجہ کے طور پر سرکردہ افراد کے قتل کے بعد دشمن ملک پر قبضہ بہت آسان ہو جائے گا۔

حریف کے قلعہ کا محاصرہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کا یقین ہونا چاہیے۔

1- حریف کے حلیف کی فوج۔ بے عملی کا شکار ہے۔

2- دشمن کی کرائے کی فوج مقابلہ نہیں کرسکے گی۔

3- مخالف حکمران کی دفاعی صلاحیت میں کمی واقع ہوئی ہے۔

4- حریف کے ذخائر تباہ ہو چکے ہیں۔

5- دشمن قحط کی سی صورتحال کا شکار ہے۔

6- مخالف ریاست میں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

7- حریف کے لیے موسم سازگار نہیں ہے۔

ان کے علاوہ محاصرہ کرنے والے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ اس کے پاس اپنی فوج کے لیے خوراک کے وسیع ذخائر موجود ہیں اور موسمی حالات بھی موافق ہیں۔

محاصرہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے فاتح (محاصرہ کرنے والا) اپنے پڑاؤ کی حصار بندی کو اولیت دے۔ رسد کی وصولی اور آمدورفت کے راستے کی حفاظت کا معقول بندوبست کرے۔ حریف کے قلعہ کی بیرونی خندق کا پانی ناقابل استعمال کردے یا بہا دے۔ اگر خندق پہلے سے خالی ہو تو اسے بھروانے کا انتظام کرے۔ اس کے بعد قلعہ کی فصیل اور دیگر اہم تعمیرات پر زمین دوز راستوں کے ذریعہ چڑھائی کرے۔ قلعہ بہت زیادہ مضبوط ہونے کی صورت میں اسے مشینوں سے تباہ کرنے کی حکمت عملی اپنائی جائے۔ سوار دستے دروازہ سے قلعہ میں داخل ہونے کے لیے جدوجہد کریں۔ اس کارروائی کے دوران محصور حکمران کو مناسب وقفوں کے بعد صلح کی پیشکش بھی کی جاتی رہے۔ صلح کے حوالہ سے مذاکرات کرتے ہوئے تمام متعلقہ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

قلعہ میں گھونسلے بنا کر رہنے والے پرندوں کو پکڑ کر ان کی دموں سے آتش گیر مواد باندھ کر انھیں رہا کر دیا جائے۔ محاصرہ کرنے والوں کے کیمپ سے قلعہ دور ہو اور وہاں تیراندازوں اور پرچم تھامنے والوں کے لیے بلند مقامات پر مورچے تعمیر کیے گئے ہوں تو قلعہ کو نذر آتش بھی کیا جا سکتا ہے۔ قلعہ میں پہلے سے موجود خفیہ آلہ کار وہاں موجود جانوروں کے جسم سے آتش گیر مواد باندھ دیں۔ آگ لگانے کے لیے سوکھی ہوئی مچھلی کے پیٹ میں چنگاری رکھ کر اسے کسی پرندے کے ذریعے قلعہ میں گرایا جا سکتا ہے۔ آگ لگنے سے چونکہ قلعہ میں ہنگامی صورتحال پیدا ہو جائے گی اور حریف بھگدڑ کا شکار ہو جائے گا اس لیے محاصرہ کرنے والوں کے حق میں یہ مفید حکمت عملی ثابت ہوگی۔

گوگل، بنفشہ کے پھول، تارپین، لاکھ اور چند دیگر اجزاء اگر گدھے، اونٹ یا بکری کے فضلے میں ملا دیں تو ایک خاص قسم کا آگ پیدا کرنے والا مواد وجود میں آتا ہے۔

قلعے کے اندر پھینکا جانے والا آتش گیر مواد چرونجی، کٹی ہوئی باگوچی اور موم کو گھوڑے، گدھے یا اونٹ کے فضلہ میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

آگ لگانے والے مواد کی ایک اور قسم متنوع دھاتوں کے باریک ذرات، کھبی، سیسہ، دیودار، پلاسا اور بالوں کو چند دیگر اجزاء کے ساتھ تارپین میں حل کر کے بھی تیار کی جاتی

ہے۔

وشواس گھاتی (74) کی ایک ڈنڈی اس محلول میں رنگ کر اسے جست اور سیسے کے پتروں میں لپیٹ دیا جائے تو آتشی تیر تیار ہو جاتا ہے۔

آتش زدگی انتہائی اقدام ہے' اگر اس کے علاوہ دیگر حربوں اور تدابیر سے دشمن کا قلعہ ہاتھ آسکتا ہو تو ہرگز آگ نہ لگانی چاہیے۔ آگ سے جانداروں' دولت اور وسائل کا نقصان ہوتا ہے اور دیوتا بھی اسے پسند نہیں کرتے کیونکہ اس کا کچھ بھروسا نہیں۔ جس قلعہ کی دولت اور قوت آگ کی نذر ہو چکی ہو' اسے حاصل کرکے خاطرخواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

دشمن پر ٹوٹ پڑنے کا بہترین وقت وہ ہے جب اس کے قلعہ جات کمزور' فوج بیمار' عہدیدار غدار' ذخائر ناکافی' حلیف بدخواہ اور ذاتی وسائل محدود ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حملہ آور کے پاس ضروری وسائل و ذرائع اور حوصلہ مند افرادی قوت کا ہونا اشد ضروری ہے۔

قلعہ پر چڑھائی کے حوالہ سے حملہ آور کے لیے ضروری ہے کہ حملہ اس وقت کرے جب:

1- قلعہ کو ارادی یا غیرارادی طور پر نذر آتش کیا گیا ہو۔
2- دشمن کسی مذہبی تقریب یا فوجی مشق میں محو ہو۔
3- حریف نشے کی حالت میں ایک دوسرے سے الجھ رہے ہوں۔
4- مخالف فوج تھک چکی ہو۔
5- دشمن کی فوج نیند کی کمی کا شکار ہو اور کافی دن بعد گہری نیند سوئی ہوئی ہو۔
6- گھنے سیاہ بادل امڈ آئے ہوں۔
7- سیلاب آگیا ہو۔
8- برف باری ہو رہی ہو۔
9- بہت زیادہ دھند ہو۔

یہ بھی ایک حکمت عملی ہے کہ حملہ آور اچانک محاصرہ چھوڑ کر قریبی جنگل میں چھپ جائیں اور قلعہ سے باہر نکلنے والے دشمن کو اچانک حملہ کرکے زیر کرلیں۔

دوران محاصرہ کوئی حکمران، دشمن کا خیرخواہ بن کر اس سے دوستی کا ارادہ ظاہر کرے اور اسے یہ پیغام بھیجے:

"اندرونی مخالفین ہی تمہاری اور محاصرہ کرنے والے کی اصل کمزوری ہیں۔ حملہ آور سے الگ ہونے والا آدمی تمہارے پاس ایک حامی اور مددگار کے طور پر آرہا ہے۔" یہ آدمی جب قلعہ میں مقیم دشمن کے سفیر کے ساتھ جارہا ہو تو حملہ آور حکمران اسے حراست میں لیکر غداری کے جرم کا مرتکب قرار دینے کے بعد برطرف کردے۔ برطرف آدمی محصور حکمران کا دوست بن کر اسے قلعہ سے باہر آنے کی ترغیب دے اور یوں کہے:

"میری مدد کے لیے باہر آؤ' میں تمہاری مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہوں' باہمی اتحاد سے محاصرہ کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دینا چاہیے۔" جب محصور دشمن اس کی بات مان کر قلعہ سے نکلے تو ترغیب دینے والے اور حملہ آور دونوں اس کی خبرلیں۔ اسے موقع پر قتل یا گرفتار کیا جانا چاہیے۔ اس کا ملک قبضہ میں کرکے حملہ آور اور ترغیب دینے والے آلہ کار بانٹ لیں۔ دارالحکومت کو تاخت و تاراج کرنے کے بعد حریف کے بہترین سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں۔

قبائلی سردار اور شکست کھا چکے حکمران کی بابت بھی مذکورہ بالا تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

باج گزار حکمران یا کسی قبیلے کا سربراہ محاصرہ کرنے والے حکمران کا آلہ کار بن کر محصور حاکم کو اس خوش فہمی میں مبتلا کرے کہ محاصرہ کرنے والے مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر جاری مہم ختم کرکے جارہا ہے:

1- عقبی دشمن کی طرف سے حملہ کی وجہ سے۔

2- بیماری کے پیش نظر۔

3- فوجی سرکشی کے سبب۔

جب محصورین کو اس امر کا یقین ہو جائے تو محاصرہ کرنے والا حکمران اپنے پڑاؤ کو آگ کے حوالے کرکے پیچھے ہٹ جائے۔ محصورین قلعہ سے باہر آئیں تو فاتح اپنے آلہ کار گروہوں کے ساتھ پیش قدمی کرکے انہیں تباہ کردے۔

تاجر لوگوں کے ساتھ ملی بھگت کرکے قلعہ میں زہریلی اشیائے خوردونوش فراہم کی

جائیں۔

محصور کا حلیف (جو بظاہر اس کا دوست ہو مگر فاتح سے ملا ہوا ہو) اسے پیغام دے کہ ہم مل کر محاصرہ کرنے والوں کی خبر لیتے ہیں۔ اس خوشگوار پیغام کے نتیجہ میں جب محصور دشمن قلعہ سے باہر نکلے تو اس پر بھرپور حملہ کردیا جائے۔

فاتح کے آلہ کار محصور حاکم کے دوست یا رشتہ دار کے بھیس میں جعلی اجازت ناموں کے ذریعے قلعہ میں داخل ہو کر فاتح کی مدد کریں۔

گھرے ہوئے حکمران کو کوئی اس کا خیر خواہ بن کر کہے کہ فلاں دن اور فلاں وقت میں محاصرہ کرنے والوں کے ٹھکانے پر حملہ آور ہو جاؤں گا' عین اس وقت تم بھی پیش قدمی کرنا' مقررہ وقت پر محاصرہ کرنے والا حکمران اپنے کیمپ میں بھگدڑ کی سی صورتحال پیدا کرے۔ یہ شوروغل سن کر جب محصور قلعہ سے باہر آئے تو اسے دبوچ لیا جائے۔

اتحادی حکمران یا وحشی قبائلیوں کے سربراہ سے کہا جائے کہ جب فاتح کی طرف سے محاصرہ کرلیا جائے تو دشمن کے کسی علاقہ کو فتح کرلے۔ جب ان میں سے کوئی اس فاتحانہ مہم کے لیے سرگرم ہو جائے تو حریف یا اس سے برگشتہ افراد کو مٹھی میں کرکے قائل کیا جائے کہ وہ حملہ آور کو قتل کردیں۔ یہ ممکن نہ ہو تو فاتح حملہ آور کو زہر دے کر یا کسی اور طریقہ سے ہلاک کردے۔ اس کارروائی کے مکمل ہونے کے بعد کوئی جاسوس محصور حکمران سے کہے کہ مرنے والا احسان فراموش تھا کیونکہ اس نے تمہارے محصور ہونے کا فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس طرح حریف کی نظروں میں اپنی وقعت بڑھا کر فاتح کے آلہ کار اس کی یکجہتی کو نفاق میں بدلیں اور اہم فوجی افسران پر جھوٹے الزامات عائد کرکے انہیں موت کی سزائیں دلوا کر راہ سے ہٹائیں۔ حکمران کے خلاف آمادہ پیکار پرامن لوگوں کو بھی اس کی بے خبری میں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اس کے بعد فاتح کے آلہ کار وحشی قبائل پر مشتمل فوج کے ہمراہ قلعہ میں داخل ہو کر فتح کا اعلان کردیں۔

قلعہ فتح ہو جائے تو فاتح حکمران کو چاہیے کہ حریف کے تمام سپاہیوں میں امن اور تحفظ کا احساس پیدا کرے' خصوصاً" ایسے لوگوں میں جو میدان میں شکست کھا چکے ہو' فاتح کی طرف سے برگشتہ ہوں' پریشان ہو' ہتھیار پھینک چکے ہوں' زخمی ہوں یا خائف ہوں اور رضاکارانہ طور پر اس کی (فاتح) طرف آئے ہوں۔ جب محصور حریف کے وفاداروں سے

قلعہ خالی ہو جائے تو فاتح ہر قسم کے تحفظات کا یقین کرنے کے بعد حاکمانہ دھوم دھام سے قلعہ میں داخل ہو۔

ہمسایہ حکمران کی سرکوبی کے بعد فاتح کو وسطی حکمران کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ اگر وسطی حاکم کو شکست سے دوچار کر دیا جائے تو غیرجانبدار حاکموں کا مزاج درست کرنا چاہیے۔ یہ عظیم تر فتوحات کا تدریجی مرحلہ ہے۔ وسطی اور غیرجانبدار حکمرانوں کی سرکوبی کے بعد فاتح ان کی سابق رعایا میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہو جائے۔ اس سلسلہ میں اس کی وجاہت اور غیر معمولی صلاحیتیں ہی بہتر اور موثر حربہ ہو سکتی ہیں۔ یہ مرحلہ مکمل ہو جائے تو فاتح کو پیش قدمی کا دائرہ مزید وسیع کر دینا چاہیے۔ یہ فتوحات کے تسلسل کا ثانوی دور ہو گا۔ ممالک کا حلقہ فتح کرنے کے بعد فاتح مفتوحین میں سے اپنے دشمنوں اور دوستوں کا انتخاب کرے اور ان میں سے دشمنوں کو مختلف اوقات میں مختلف قسم کی مشکلات کا شکار کر کے اطاعت گزار بنا لیا جائے۔ توسیع پسندی کی خواہش کی تسکین کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ فاتح پہلے اپنے ناقابل شکست ہمسایہ ملک کے دانت کھٹے کرے۔ اس فتح کے نتیجہ میں جب اس کی عسکری اور مالی قوت بڑھ جائے تو دوسرے دشمن کو شکست دے کر مزید طاقت حاصل کرے۔ رفتہ رفتہ اس کی فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

"حکمران کے فرائض" کے سلسلہ میں جو اصول اور قوانین (گزشتہ صفحات میں) مذکور ہوئے، فاتح ان کو ہمیشہ ملحوظ رکھے تاکہ مختلف مذاہب، فرقوں، طبائع اور خیالات کے حامل افراد کو تابع کر سکے۔

خفیہ جوڑتوڑ، آلہ کاروں کے ذریعہ معلومات کا حصول، حریف کی افرادی قوت کو تباہ کرنا، محاصرہ اور پیش قدمی ——— یہی وہ پانچ بنیادی اصول ہیں جن پر عمل کر کے ناقابل تسخیر قلعہ جات تک کا حصول بھی ممکن ہے۔

باب: 5

تاراج شدہ خطوں میں امن کی بحالی

ویران یا آباد' دونوں طرح کے خطوں کے حصول کی غرض سے مہم جوئی کی جا سکتی ہے۔ ایسے خطے درج ذیل اقسام میں منقسم کیے جا سکتے ہیں۔

1- نومفتوحہ۔

2- دوبارہ حاصل کیے گئے۔

3- ورثہ میں ملنے والے۔

جو حکمران کسی نئے خطہ کو فتح کر لے' اسے چاہیے کہ وہاں کے سابقہ حاکم کی خامیوں کی تشہیر کر کے مقابلتاً" اپنی خوبیاں ظاہر کرے اور اس کی خوبیوں کے مقابلہ میں اپنی دگنی اعلیٰ صفات کا ذکر کرے۔ اسے چاہیے کہ نئے خطہ کے لوگوں کو اپنا اطاعت گزار اور عقیدت مند بنانے کے لیے اپنے اندر درج ذیل اوصاف پیدا کرے۔

1- فرائض کی ادائیگی میں غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔

2- اپنے جملہ امور کو نہایت محنت اور یکسوئی سے انجام دے۔

3- انعامات کا سلسلہ جاری کرے۔

4- ریاستی محاصل میں رعایت کا اعلان کرے۔

5- تحائف دے کر لوگوں کی حمایت حاصل کرے۔

6- سرکردہ افراد کی عزت افزائی کرے۔

7- اپنے حامیوں اور رعایا میں نمایاں مقام کے حامل افراد کی تجاویز کو اہمیت دے۔

8- دشمن کے آدمی اگر اس کی طرف رجوع کریں تو انہیں پرکشش انعامات دیکر خوش کرے۔

9- انعام کیا ہے؟ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ خدمت کتنی اور کیسی ہے؟

10- وعدہ کرے تو پورا کرے۔ کیونکہ بدعہدی کرنے والے جھوٹوں کا کوئی بھی احترام نہیں کرتا۔

11- لوگوں کی رائے کا احترام کرے اور ان کی خواہشات کو ہمیشہ مدنظر رکھے۔

12- عوام کے پسندیدہ طور طریقے اور رویئے اختیار کرے' اگر ایسا نہ کرے گا تو مقبول نہیں ہوسکے گا۔

13- نئے علاقہ کا فاتح مقامی لوگوں جیسا رہن سہن اپنائے' وہی زبان بولے اور وہی لباس پہنے جس کا مفتوحہ علاقہ سے مضبوط تعلق ہو۔

علاوہ ازیں فاتح حکمران کو چاہیے کہ مفتوح لوگوں کے مذہبی اجتماعات' موسمی تہواروں اور دیگر تقریبات میں بھرپور دلچسپی ظاہر کرے۔ حکومت کی وفادار مقامی آبادی کو سابق حکمران کی زیادتیاں یاد دلا کر فاتح کی فیاضیوں کا تذکرہ کریں۔ لوگوں کو یقین دلا دیا جائے کہ حکمران ان کی خوشحال زندگی کی وجہ سے مطمئن ہے۔ فاتح مختلف مکاتب فکر اور علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے ممتاز لوگوں کو مراعات اور انعامات سے نوازے۔ (وہ اپنے مخالف عناصر کا اپنی طرح جھکاؤ دیکھتے ہوئے) عام معافی کا اعلان کرے اور مقامی لوگوں میں تحفظ کا احساس پیدا کرنے کی سعی کرے۔ مذہبی امور میں فاتح کو کبھی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

مذہبی حوالہ سے مخصوص ایام میں جانور ذبح کرنے پر پابندی لگا دی جائے۔ مادہ جانوروں اور ان کے بچوں کو ذبح کرنے پر مکمل پابندی عائد ہونی چاہیے۔ نر جانوروں میں افزائش نسل کی صلاحیت ختم کرنے کے رجحان کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جائے۔ حکمران کے لیے لازم ہے کہ وہ نو مفتوحہ علاقہ میں مذہب سے متصادم اور عسکری و معاشی ذرائع کے لیے مضر سرگرمیوں کو پنپنے سے روکے۔ سماج دشمن عناصر اور مجرم گروہوں کو ہمیشہ منتشر رکھے۔ وفاداریاں بدلنے والوں کا آپس میں رابطہ ناممکن بنا کر انہیں دور دراز علاقوں میں آباد کیا جائے۔ جو حکمران کے مخالف لیکن اسکی قوت سے خائف ہوں انہیں راہ راست پر آنے کے لیے کہا جائے (تنبیہہ کی جائے)۔ باغیوں کا قبضہ ختم کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے علاقوں میں دشمن کی مخالفین یا اپنے حامی آباد کیے جائیں۔

مغلوب دشمن کا کوئی طرف دار اگر مفتوحہ علاقہ کے کسی خاص حصہ کو حاصل کرنے کی

غرض سے اکثر سرحدی علاقوں پر دھاوا بول کر جنگلوں اور ویران مقامات میں چھپ جاتا ہو تو اسے زرخیز زمین کا ایک چوتھائی یا کوئی ویران علاقہ اس شرط پر سونپ دیا جائے کہ بوقت ضرورت وہ حکمران کی فوجی و مالی امداد کا پابند ہوگا۔ ایسا معاہدہ کرکے وہ مقامی لوگوں کی نفرت کا ہدف بن کر انہی کے ہاتھوں برباد ہو جائے گا۔

عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے یا انھیں مشتعل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کو ویرانوں اور جنگلوں میں چھوڑ دیا جائے۔

ہاتھ سے نکلا ہوا علاقہ دوبرہ حاصل ہونے کے بعد حکمران پر لازم ہے کہ اپنی ان خوبیوں کو بڑھائے جن کے سبب وہ دوبارہ حاصل ہوا اور ان خامیوں کو دور کرے جن کی وجہ سے وہ خطہ اس سے چھن گیا تھا۔

جو وراثتی ملک پر حکومت کرتا ہو اس حکمران کو چاہیے کہ اپنے باپ کی خامیوں کو چھپانے کے ساتھ ساتھ اپنی خوبیوں کو نمایاں انداز میں عوام کے سامنے پیش کرتا رہے۔ علاوہ ازیں ایسے حکمران کی حکمت عملی یہ ہونی چاہیے کہ اپنی عملداری میں رائج ناپسندیدہ رسوم و روایات کو نہ صرف ختم کرنے کی سعی کرے بلکہ دیگر ممالک میں مروج اچھی روایات کو اپنے ہاں فروغ دینے کے لیے بھی عملی اقدامات کرتا رہے۔

چودھواں حصہ

حریف کو تباہ کرنے کی تدابیر

باب:1

دشمن کو نقصانات سے دوچار کرنا

بدقماش لوگوں کی سرکوبی کے لیے مخفی حربے استعمال کر کے چار ذاتوں (برہمن، کھتری، ویش اور شودر) کے نظام کو قائم رکھنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

گھٹیا ذات سے تعلق رکھنے والے لوگ جو کئی طرح کے پیشوں سے وابستہ ہوں یا وہ مختلف پیشوں سے منسلک افراد کا بھیس بدلنے میں مہارت رکھتے ہوں، خفیہ کارروائیوں کے لیے آلہ کار بنائے جاسکتے ہیں۔

دشمن کو تفریحی مقامات، عوامی اجتماعات اور محافل رقص و موسیقی کے دوران ٹھکانے لگانے کے لیے محل کے اندر کام کرنے والے خدمت گزار اور جاسوس عمدہ ہتھیاروں کا استعمال بھی کرسکتے ہیں۔

سماج دشمن عناصر کی املاک کو بعد از شام گھومنے یا آگ جلا کر کام کرنے والے افراد نذر آتش کرسکتے ہیں۔

کچھ جانداروں کی ہڈیوں کا برادہ۔ جیسے کہ چڑا، مینڈک، کنکھجورا، کیکڑا، گرگٹ وغیرہ۔ شات کنڈ کی چھال سے تیار کردہ سفوف میں ملا دیا جائے تو اس مواد کو آگ پر ڈالنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا دھواں انتہائی مہلک ہوتا ہے۔

نابینا سانپ، چھپکلی، چکور، ایک بدبودار کیڑے پوتی کیٹ اور گومار کا کو پیس کر بھلاتکا اور و لنگ کے عرق میں ملا دیا جائے۔ اس مرکب کے جلنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا دھواں سریع الاثر اور مہلک ہوتا ہے۔

اوپر بیان کیے گئے اجزاء میں سے کسی کو بھی کالے سانپ اور پرینگو (ایک طرح کا بیج) کے ساتھ جلا کر سفوف تیار کرلیا جائے۔ یہ سفوف انتہائی مہلک اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

یا تو دھان اور دھا مارگو (LUFFA FOCTIDA) کی جڑیں پیس کر بھلاواں کے

پھولوں کے سفوف میں ملا دی جائیں تو ایک مہلک دوا بنتی ہے جو جاندار ہدف کو پندرہ یوم میں ختم کردیتی ہے۔ بھلاواں کے پھولوں اور املتاس کی جڑوں کے سفوف میں "کیٹ" (ایک کیڑا) کا اضافہ کرلیا جائے تو استعمال کے ایک ماہ بعد مہلک اثر ظاہر کرنے والی دوا تیار ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا مہلک دواؤں کے سلسلہ میں یہ امور مدنظر رہنے ضروری ہیں۔

1- انسان کی ہلاکت کے لیے ایک چٹکی۔

2- خچر اور گھوڑے کے لیے ایک تولہ سفوف کا آٹھواں حصہ۔

3- ہاتھی اور اونٹ کے لیے ایک تولہ سفوف کا چوتھا حصہ۔

مچھلی، شت کردم، کیڑے اور کچھ دیگر اجزاء کو ارنڈی کے بیجوں کے چھلکے اور ڈھاک کے ساتھ ملا کر سفوف تیار کیا جائے۔ اس سفوف کو سلگانے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا دھواں جہاں تک جائے گا، ہر جاندار کو ابدی نیند سلا دے گا۔

مچھلی، شت کردم کی چھال، کڑوی تونبی، بدبودار کیڑے پوتی کیٹ اور بیر بہوٹی کو پیس کر تیار ہونے والے سفوف کا دھواں حریف کو اندھا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

پوتی کیٹ، ایک خاص پودے کا گوند، ہیم و داری، بکرے کے کھر اور سینگ ملا کر پیس لیں تو آنکھوں کی بینائی ضائع کرنے کی موثر استعداد رکھنے والا سفوف تیار ہو جائے گا۔

خاردار کرنج کے پتے، سرخ روئی کے بیجوں کے چھلکے، گانجے کے بیج، ہڑتال اور کھاج کے سفوف کو گائے کے بول و براز میں ملا کر دھونی دینے سے آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔

گوشت کھانے والے جانوروں یا ہاتھی، سور اور انسان کا فضلہ، جو کی بھوسی، لوہے کا ہرا سلفیٹ، مینڈک، کبوتروں کا بول و براز، کوشاتکی، بھانڈی، نیم، شیگرو، تلسی کی ایک قسم بھنرجک، کشیب پیلوکا، بھنگ، سانپ کی کینچلی، مچھلی، ہاتھی کے ناخن اور دانتوں کا سفوف، دھتورا، کو ورد، ارنڈی کے بیج اور پلاش کو ملا کر تیار ہونے والے مرکب کا دھواں جس طرف بھی پھیلے گا، جانداروں کا صفایا کرتا چلا جائے گا۔

کالی، کوٹ (COSTUS)، نرکل اور شتاوری کو ملا کر جلایا جائے، یا مور کی دم، سانپ کی کینچلی، دھتورا اور جنگلی تیتر کو بھوسی میں ملا کر تیار ہونے والا سفوف دھواں پیدا کرنے کے لیے آگ پر پھینک دیا جائے۔ ایسا کرنے سے ہر اس جاندار کی آنکھیں پھوٹ جائیں گی

جو اس دھوئیں سے متاثر ہو گا۔ آنکھیں بچانے والی ادویہ اور عرقیات اس سلسلہ میں موثر نہیں رہیں گے۔

چھوٹا بگلا' کبوتر اور مینا کی بیٹ کو آک یا پیلو کے دودھ میں ملانے سے تیار ہونے والے مرکب کو پانی زہریلا اور بینائی ضائع کرنے کے لیے موثر سمجھا جاتا ہے۔

کسی کو پاگل یا بے ہوش کرنا ہو تو جو' شال کی جڑ' دھتورا اور جا نفل کو انسانی پیشاب میں ملانے سے تیار ہونے والا مرکب اس مقصد کی تکمیل کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

ایک خاص قسم کے زہر' مخصوص خصوصیات کے حامل انجیر اور کودارادا یا ارنڈی کے جوش دیئے ہوئے عرق کو پلاش (BUTEA FRONDOSA) میں ملانے سے بھی پاگل یا بے ہوش کرنے کی دوا تیار ہوتی ہے۔ اس دوا کو مدن رس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

مرگ مارنی' (75) آک' انگکی' شرنکی (ایک خاص قسم کی مچھلی) کے اجزاء' کنٹ کار' لانگولی' میوریڈ' وش مول' گنج کے بیج اور کچھ دیگر زہریلی جڑی بوٹیوں کو مدن (دھتورا) کے عرق میں ملانے سے انتہائی خالص زہر تیار ہوتا ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے دونوں مرکبات اگر اکٹھے کر لیے جائیں تو پانی اور گھاس کو ناقابل استعمال بنانے میں موثر ثابت ہوتے ہیں۔

چھپکلی' چکور' اندھے سانپ اور گرگٹ کا دھواں متاثر ہونے والے جاندار میں دیوانگی پیدا کر دیتا ہے۔ گرگٹ اور چھپکلی کا مشترکہ دھواں کوڑھ پیدا کرنے کی خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کو اگر چنکبرے مینڈک کی آنتوں اور شہد میں ملایا جائے تو سوزاک پیدا کرتا ہے۔ اسے انسانی خون میں ملایا جائے تو دق کی بیماری پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔

کودوں کا سفوف قوت گویائی کو متاثر کرتا ہے۔ جونک' مور کی دم' مینڈک کی آنکھ اور کچھ دیگر اجزاء ملانے سے ایسا مرکب تیار ہوتا ہے جو ہیضہ کی پیدائش و افزائش کرتا ہے۔

کوند نیک' مدھوجشپ' راج ورکش' پانچ کشتہ اور شہد کو ملا کر تیار ہونے والا مرکب استعمال کرنے والا ' بخار کی لپیٹ میں آئے گا۔

گدھی کے دودھ میں گھونس اور بھاس پرندے کی زبان ملا کر تیار ہونے والے مرکب کو استعمال کرنے والا قوت گویائی و سماعت سے محروم ہو جاتا ہے ------ ان مرکبات وغیرہ کی مقدار زیر نظر باب ہی کے ابتدائی صفحات میں دی گئی ہے۔ ادویات کو جوش دے کر اور

اجزاء کو پیس کر بنائے جانے کی صورت میں یہ مرکبات زیادہ پر اثر ہو جاتے ہیں۔

پداری اور شال بالی کے سفوف کو زہر کی ایک قسم وت شتابھ کے ساتھ ملا کر تیار ہونے والے مرکب پر بعدازاں چھچھوندر کا خون چھڑک دیا جائے تو ایک سریع الاثر زہر تیار ہوتا ہے۔ اس زہر سے بجھا ہوا تیر جس شخص کو لگے گا' وہ دس آدمیوں کو کاٹے گا' اور وہ دس' دیگر افراد کو کاٹیں گے۔

بکری اور آدمی کا خون' بھلاواں کے پھول' یا تو دھان' ہلاہل' دھامارگ اور سال کے درخت کی لڑکی یا چھال' الایچی کلاں' لال ایلومینیم ملی مٹی اور گوگل کا تیار شدہ محلول دیوانگی پیدا کرتا ہے۔ اس کی شدت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ ایک تولہ محلول اگر سوکمان لمبے تالاب میں ڈال دیا جائے تو نہ صرف پانی زہریلا ہو جائے گا بلکہ جو کوئی اسے پینے کی غلطی کرے گا وہ بھی زہر کے اثرات سے بچ نہیں سکے گا۔

کسی ناگ' گوہ یا مگرمچھ کو تین یا پانچ مٹھی لال یا سفید سرسوں کے ساتھ زمین میں دبا دیا جائے۔ جس شخص کی موت مطلوب ہو' اسے ورغلا کر اسی جگہ کی کھدائی کی ترغیب دی جائے۔ جونہی وہ کھود کر ان چیزوں کو دیکھے گا' ہلاک ہو جائے گا۔

آسمانی بجلی گرنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے کوئلے کو بجلی ہی سے جلی اور سلگتی ہوئی لکڑی سے سلگایا جائے۔ یہ آگ کبھی نہیں بجھے گی۔ اس آگ سے کرتک (76) یا بھرنی (77) نچھتروں کی رات میں ردر دیو (78) کی عبادت کے لیے ہون (79) کیا جائے۔

ہون کی آگ میں گھی نذر کیا جائے' لوہار کے گھر کی آگ میں شہد جبکہ شراب تیار کرنے والے کے ٹھکانے سے حاصل ہوئی آگ میں شراب ہی نذر کرنی چاہیے۔

بیوہ کے گھر کی آگ میں پھولوں کا ہار' بچے کی ولادت کے وقت جلائی آگ میں دہی' بدکردار عورت کے گھر کی آگ میں سرسوں جبکہ قربانی کے لیے آگ جلانے والوں کے گھر کی آگ میں چاول کی نذر مستحسن ہے۔

شمشان کی آگ میں انسانی گوشت' چنڈال کی جلائی آگ میں کسی بھی طرح کا گوشت اور ان سب اگنیوں کو ملا کر جلائی جانے والی آگ میں بکری اور انسان کی چربی بطور نذر ڈالی جائے۔

آگ کے دیوتا کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے جلائی جانے والی آگ میں املتاس کے

درخت کی شاخیں ڈالی جائیں۔ ایسی آگ دیکھنے والوں کی نظریں اس نظارہ کی تاب نہ لاسکیں گی۔ یہ مقدس آگ ہمیشہ جلتی رہے گی۔

"آدتی (80) کو نمستے! (81) انومتی کو نمستے! سرسوتی (82) کو نمستے! سوتر دیو نمستے! اگنی (83) کو پرنام! سوم (84) کو پرنام! دھرتی کو پرنام! سما کو پرنام!" (85)

یہ حریف کو نقصان سے دوچار کرنے کے لیے اختیار کی جانے والی تدابیر کے بیان پر مشتمل باب تھا جو اپنے انجام کو پہنچا۔

باب: 2

ناقابل یقین نتائج کی حامل تراکیب

چھونکر، گولر اور سرس کا سفوف گھی میں ملا کر کھانے سے انسان دو ہفتہ تک باآسانی بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتا ہے۔ کیسر، کنول کی جڑ اور ایکھ کی جڑ کو اگر دروا گاس، کنول ڈنڈی، دودھ اور گھی کے ساتھ کھایا جائے تو ایک ماہ تک باآسانی فاقہ کشی کی جا سکتی ہے۔

جو، کلتھی، ماش اور دربھاگھاس کی جڑ کو دودھ اور گھی میں ملائیں۔ یہ مرکب کھانے سے بھی 30 یوم تک فاقہ کرنا ممکن ہے۔ اسی مقصد کے لیے جنگلی بیل (ولی) کا دودھ اور اس دودھ سے نکالا ہوا مکھن مساوی مقدار میں لیں اس کو شال اور پرش پرنی کی جڑ کے ساتھ ملا کر دودھ کا اضافہ کریں۔ دودھ کی جگہ پوجا میں استعمال ہونے والا گھی یا شراب بھی شامل کی جا سکتی ہے۔

سفید بکرے کے پیشاب میں سات راتوں تک رکھی گئی سرسوں کے تیل کو ایک ماہ (86) تونبی میں رکھیں۔ تیار ہونے کے بعد اس محلول کا بیرونی استعمال جلد کا رنگ بدل دیتا ہے۔

سفید گدھے کے فضلے میں رکھے جو کے دانوں میں سفید سرسوں کا تیل ملایا جائے۔ جس گدھے کا فضلہ حاصل کیا جائے ضروری ہے کہ اسے گزشتہ سات راتوں سے مکھن، دودھ اور جو کی خوراک دی جا رہی ہو۔ اس مرکب سے جانداروں کی جلد کی رنگت پلٹ جاتی ہے۔

سفید گدھے یا سفید بکرے میں سے کسی ایک کے بول و براز میں مخصوص مدت تک رکھے گئے سرسوں کے بیجوں سے تیار کیا جانے والا تیل جلد کو انتہائی سفید کر دیتا ہے۔

سفید بکرے کے پیشاب میں سات راتوں تک رکھے گئے سفید سرسوں کے بیجوں کا تیل نکالا جائے۔ اس تیل کو نمک، ملائی والے دودھ، آک کے دودھ اور دھان میں ملا کر

استعمال کرنے سے جلد ملائم، چکنی، شاداب اور رنگ گورا ہو جاتا ہے۔

سفید سرسوں کے بیج مخصوص مدت تک تونبی میں بند رکھے جائیں پھر ان سے تیل تیار کیا جائے۔ اس تیل کو ولی کی بیل کے دودھ سے نکالے گھی میں ملا کر دو ہفتوں تک رکھا جائے۔ اس مرکب کے استعمال سے بال سفید ہو جاتے ہیں۔

کدو، سفید چھپکلی اور ایک بدبودار کیڑے (پوتی کیٹ یا پوتی کتیا) کو ملا کر سفوف بنا لیں۔ یہ سفوف بھی بالوں کو سفید کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

کسی کے جسم پر ارشھا، تندک اور گائے کے گوبر سے تیار ہونے والے آمیزہ کو لیپ کر بعد ازاں بھلاتک کا عرق چھڑک دیا جائے تو 30 یوم کے اندر کوڑھ پیدا ہو جاتا ہے۔

سفید ناگ یا چھپکلی کے منہ میں سات راتوں تک رکھے گئے گانجے کے بیجوں سے تیار کردہ مرکب کا لیپ بھی کوڑھ پیدا کرتا ہے۔

طوطے اور گلو کے انڈے کی زردی سفیدی کی مالش بھی کوڑھ پیدا کرتی ہے۔

کوڑھ کا علاج چرونجی کے عرق کا کاڑھا ہے۔

بڑ کے درخت سے نکالے جانے والے عرق سے غسل کے بعد کوئی سہچر (BARLERIA) کی مالش کرے تو کالا ہو جائے گا۔

سنکھیا اور سرخ سنکھیا کی کچھ مقدار گدھ اور کانگنی کے تیل میں ملا کر استعمال کرنے سے بھی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔

سرسوں کے تیل میں جگنوؤں کا چوراں ملا کر رات کی تاریکی میں جسم پر ملا جائے تو روشنی دیتا ہے۔

سمندری جانوروں، کینچوے اور جگنوؤں کے چورا سے بھی رات کو روشنی حاصل کی جا سکتی ہے۔

کرنی کارا، کھدیرا، کپال، بھرنگ، سکونا نامی چڑیا اور گدھ کا چورا بھی رات کی تاریکی میں جگمگاتا ہے۔

مینڈک کا گوشت پری بھدرک (نیم) کی لکڑی کے کوئلے میں ملا کر جسم پر لگا لیا جائے تو رات کی تاریکی میں جسم جگمگاتا محسوس ہوگا۔

جسم کو روشن کرنے کے لیے تلوں اور نیم کی چھال کا لیپ کر دیا جائے۔

ایک گولا' جو پیلو (CAREYA ARBORIA) کی چھال کے کوئلے سے بنا ہو' ہاتھ میں لیں تو جلنے لگتا ہے۔

رات کو جسم آگ کی طرح دہکتا ظاہر کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مزید تدابیر بھی اختیار کی جا سکتی ہیں:

1- جسم پر مینڈک کی چربی کی مالش۔

2- کوسا پھل اور آم کی گٹھلی کا تیل جسم پر لگانا۔

3- سرجارس (VATICA ROBUSTA) کا عرق' سمندر بھاگ اور سمندری مینڈک کے اجزاء ملا کر تیار ہونے والا مرکب جسم پر لگانا۔

مینڈک یا کیکڑے کے گوشت کو تلوں کے تیل کے ساتھ ایک مخصوص ترکیب سے ملا کر جسم پر مالش کرنے سے آگ کی تپش اثر نہیں کرتی۔ اگر کوئی شخص مینڈک کی چربی' ایک سمندری پودے سیوالا اور بانس کی جڑوں کا مرکب جسم پر لگا لے تو وہ آگ کے قریب جاتے ہی جل اٹھے گا مگر تپش کا احساس تک نہ ہوگا۔ نیم اور کھرینٹی کی جڑوں' تھوہر اور کیلے کے کاڑھے کو مینڈک کی چربی میں ملا کر پاؤں پر مل لیا جائے تو سلگتی یا بھڑکتی ہوئی آگ پر بغیر تکلیف کے چلا جا سکتا ہے۔ اس مرکب میں مینڈک کی چربی لازمی جز کی حیثیت رکھتی ہے۔ دم سے جلتا ہوا نرکل باندھ کر ہنس' کونج' مور اور پانی کے دیگر جانور رات کو اڑائے جائیں تو آسمان سے شہابیے گرنے کا سا منظر پیدا ہو جائے گا۔ آگ کو بجھانے کے لیے آسمانی بجلی سے جلی ہوئی کسی شے کی راکھ بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔

مخصوص ایام کے دوران عورت کے اندام نہانی سے خارج ہونے والے خون میں ماش کی دال بھگو کر کسی چولہے میں رکھ دی جائے اور اس کے علاوہ تھوہر اور کیلے کی جڑ مینڈک کی چربی میں بھگو کر ڈالی جائے تو جب تک مکمل صفائی نہ ہو' اس پر اناج پکانا ممکن نہیں ہوتا۔ السی کی جڑ یا دھاگے سے باندھ کر پیلو کا گولہ منہ میں رکھنے سے منہ سے دھوئیں کے بادل نکلتے نظر آئیں گے۔ جلتی ہوئی آگ پر کوسا پھل اور آم کی گٹھلی کا تیل ڈال دیا جائے وہ تو آندھی اور بارش کے باوجود بھی جلتی رہے گی۔

تیل ملا کر سمندری جھاگ کو آگ لگائی جائے تو وہ پانی میں جلتی ہوئی تیرتی رہے گی۔

درج ذیل اقسام کی آگ کے گرد اگر کوئی آدمی دائیں سے بائیں تین چکر کاٹے تو

وہاں (جہاں آگ کی یہ قسمیں ہوں گی) مزید آگ نہیں جل سکے گی۔

1- چتکبرے بانس کی شاخ سے بندر کی ہڈیوں کو رگڑ کر پیدا کی گئی آگ۔

2- ہتھیار سے قتل کیے ہوئے آدمی یا پھانسی پا کر مرنے والے شخص کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئی آگ۔

3- کسی مرد یا عورت کی پسلیوں کو کسی اور مرد کی پسلیوں سے رگڑ کر پیدا کی گئی آگ۔

گھوڑے کے پیشاب میں کھار کیٹ، کھنجن اور چھچھوندر کے اجزاء پیس کر ملانے سے جو مرکب تیار ہوتا ہے اس کے اثرات سے پابہ زنجیر شخص آزاد ہو جاتا ہے۔

آفتابی پتھر یا اسی نوعیت کے کسی اور پتھر کو بھی کھار کیٹ اور دردرا کے گوشت کے عرق میں بھگو کر زنجیر توڑنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جانوروں کو سفر کی تھکن سے بچانے کے لیے ان کے پیروں پر نارک، گدھے، گدھ (87) اور بھاسا چڑیا کی پسلیوں کو کنول کے عرق میں ملا کر تیار کیا ہوا مرکب لیپا جا سکتا ہے۔

بڑ کے پتوں سے ڈھانپے اور اونٹ کے چمڑے کو گدھ کی چربی میں تر کر کے بنائے جوتے پہن کر مسافر پچاس یوجن فاصلہ بغیر دم لیے طے کر سکتا ہے۔

سو یوجن تک بلا تکان چلنے کے لیے جوتوں پر عقاب، بگلے، کوے، گدھ، بطخ، شیر، چیتے یا الو کی ہڈیوں کا گودا یا مادہ منویہ لگانا چاہیے۔

سپت پرن (LECHITIS SCHOLARIS) میں گھابھن اونٹنی کو آگ پر بھوننے کے نتیجہ میں نکلنے والی چربی ملا کر تیار ہونے والا مرکب جوتوں پر لگانے سے بھی سو یوجن فاصلہ تک باآسانی پیدل چلنا ممکن ہے۔

اس مقصد کے لیے مردہ بچوں (88) کو شمشان گھاٹ پر جلا کر حاصل کی جانے والی چربی بھی کارآمد ہوتی ہے۔

غصہ تو ہر کوئی ظاہر کر سکتا ہے، اس لیے غصہ میں آکر کوئی جذباتی فیصلہ کرنا ایک عمومی طرز عمل کہلائے گا جبکہ مذکورہ بالا تراکیب پر عمل کر کے ریاستی نظم و ضبط، معاہدوں پر عمل درآمد اور حکومتی فوائد کا حصول بہت آسانی سے ممکن ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کے عجیب و غریب اور ناقابل یقین کرشمے دکھا کر حریف کو دھوکے میں ڈالنا چاہیے کیونکہ دشمن جتنا آپ سے مرعوب ہوگا، اتنا ہی کمزور بھی ہو جائے گا۔

باب :3

جادو ٹونے اور ادویات کے اثرات

بلی، اونٹ، بھیڑیا، سور، کوا اور الو رات کو سرگرم رہنے والے جانور ہیں۔ ان میں سے کسی ایک، دو یا زیادہ جانوروں کی دائیں اور بائیں آنکھیں نکال کر انہیں الگ الگ پیس لیں۔ اتنا پیسا جائے کہ سرمہ بن جائے۔ ان جانوروں کی دائیں آنکھوں کا سرمہ اپنی بائیں آنکھ میں اور بائیں آنکھوں کا سرمہ دائیں آنکھ میں لگانے والا تاریکی میں دور تک دیکھنے کی صلاحیت حاصل کرلے گا۔

رات کو واضح طور پر دیکھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے ایک اور مرکب بھی لاثانی ہے، جو سور کی ایک آنکھ اور دوسری جگنو کی یا کوے اور مینا کی دونوں آنکھوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

دوسروں کی نظروں سے اوجھل ہونے کے موثر عمل کے درج ذیل مراحل ہیں:

1- خواہشمند شخص تین دن تک فاقہ کرے۔

2- پشیہ ستارے (89) کے طلوع ہونے والے دن کسی ایسے آدمی کی کھوپڑی حاصل کرے جسے پھانسی ہو چکی ہو۔

3- پھانسی پانے والے کی جگہ مقتول کی کھوپڑی بھی کام دے سکتی ہے۔

4- اس کھوپڑی میں ایک مٹھی جو کے دانے بوئے۔

5- بوئے ہوئے دانوں کو بکری اور بھیڑ کے دودھ سے سینچے۔

6- جب یہ دانے پھوٹ آئیں تو ان کی مالا تیار کرکے پہن لے۔ یہ مالا پہن کر وہ کسی کو دکھائی نہیں دے گا البتہ خود سب کو دیکھ رہا ہوگا۔

اس مقصد کے لیے ایک اور موثر ترکیب پر درج ذیل مراحل میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

1- تین دن کا فاقہ کریں۔

2- پشیہ ستارے کے طلوع ہونے والے دن کسی کتے' بلی' الو اور بگلی کی دونوں آنکھیں نکال کر الگ الگ پیس لیں۔

3- ان جانوروں کی پسی ہوئی دائیں آنکھوں کا سفوف (سرمہ) اپنی بائیں آنکھ میں اور بائیں آنکھوں کا سرمہ دائیں آنکھ میں ڈالیں۔

72 گھنٹوں تک فاقہ کرکے' پشیہ ستارے کے طلوع ہونے والے دن پرش گھاس کے درخت کی شاخ سے ایک گول سروں والی سلائی تیار کی جائے۔ اس کے بعد رات کو سرگرم رہنے والے کسی جانور کی کھوپڑی میں انجن بھر کر اسے مردہ عورت کے اندام نہانی میں رکھ کر پھونک دیا جائے۔ پشیہ ستارہ طلوع ہو تو اسے نکالکر آنکھوں میں لگایا جائے۔ یہ عمل کرنے والا دوسروں کو دکھائی نہ دے گا۔

مقدس آگ (اگنی ہوتر) جلائے رکھنے والے برہمن کی لاش کو جس جگہ آگ کے حوالے کیاجائے' وہاں بیٹھ کر تین دن اور تین رات کا فاقہ کیا جائے۔ پشیہ ستارے کے طلوع کے دن کسی قدرتی موت مرنے والے شخص کے کپڑوں سے تھیلا تیار کرکے برہمن کی راکھ اس میں بھر دی جائے۔ اس تھیلے کو کاندھے پر لادنے والا دوسروں کودکھائی نہیں دے گا۔

کسی برہمن کی آخری رسومات کے موقع پر قربان کی گئی گائے کی ہڈیوں کا گودا سانپ کی کینچلی میں بھر دیا جائے۔ یہ کینچلی جس کی کمر پر ہوگی وہ سب کو دیکھے گا مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔

سانپ کے ڈسنے سے مرنے والے شخص کی راکھ پرچالک (پرندے) کی کھال میں بھر دی جائے تو ہرن اس سے غیر مرئی ہو جائے گا۔

پرندے اس طرح غیر مرئی ہوتے ہیں کہ الو اور بگلی کے گھٹنے' دم اور فضلے کو پیس کر سانپ کی کینچلی میں بھر دیا جائے۔

○ میں بھندر پاک' زکا' نکمبھا' کن بھاکو' شامبر اور وروچن کے فرزند پالی کو پرنام کرتا ہوں جو لاتعداد اقسام کے جادو جانتے ہیں۔

○ میں دنگالو' دیول (90) اور نارد (91) کو پرنام کرتا اور ان کی رضامندی سے تمہیں

گہری نیند دیتا ہوں۔

○ اجگر (92) کی طرح بستیوں کی کڑی نگرانی کرنے کے خواہشمند فوجی بھی گہری نیند سو جائیں۔ ان کے گدھے' لال بطخیں' اور کتے (93) ہزاروں کی تعداد میں گہری نیند کی وادی میں اتریں گے اور میں اطمینان کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاؤں گا۔ کتوں کو سونے دو۔

○ شرارتی کتوں کو زنجیر کے حوالے کرنے' منو کے سامنے جھکنے' آسمان پر موجود تمام دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان زمین پر موجود برہمنوں (94) کو پرنام کرنے کے بعد۔

○ اور مقدس مذہبی علوم پر حاوی' عظیم عابدوں' جو اپنی ریاضت کے باعث شو دیوتا (95) سے نسبت رکھنے والے کیلاش پہاڑ (96) تک پہنچ گئے ہیں' کو پرنام کرنے کے بعد میں تم کو گہری نیند کی گود میں اتارتا ہوں۔

پنکھا باہر آتا ہے۔ سب گروہ چلے جائیں۔ منو کی نذر او ال تے ! او دل تے!

مذکورہ بالا منتر کا عمل درج ذیل مراحل سے گزرنے کے بعد مکمل ہوتا ہے

1- 72 گھنٹوں کا روزہ رکھنے کے بعد' ڈھلتے چاند کی چودھویں کو' جو پشیہ ستارے سے نسبت رکھتی ہے' کسی کم ذات عورت سے ناخن خریدے جائیں۔

2- ان کو ماش کے دانوں کے ساتھ' ایک ٹوکری میں رکھ کر الگ الگ دبا دیا جائے۔

3- ٹوکری شمشان گھاٹ پر دبائی جائے۔

4- چودھویں دن نکال کر کماری یا ایلوے کے ساتھ ملا کر پیس لیا جائے۔

5- پیسنے کے بعد اس مرکب سے گولیاں تیار کی جائیں۔

6- مذکورہ بالا منتر پڑھ کر جب بھی اس قسم کی کوئی گولی پھینکی جائے گی' تمام جاندار نتیجہ کے طور پر گہری نیند کا شکار ہو جائیں گے۔

سیہ (خار پشت) کے تین کانٹے مذکورہ بالا طریقے کے مطابق الگ الگ شمشان گھاٹ میں دبا دیئے جائیں۔ چودھویں دن انہیں جلائے جانے والے مردہ کی راکھ کے ساتھ وہی منتر (جو گزشتہ عمل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے) پڑھ کر ایک ساتھ پھینکا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں یہ کانٹے پھینکے جائیں گے وہاں موجود تمام ذی روح ہستیاں گہری نیند کی وادی میں اتر جائیں گی۔

○ میں برہمنی اور سورن پشپی دیوی کو' برہما دیو (97) کو' کشا دھوج کو' تمام تپسویوں

کو' دیویوں کو اور تمام سانپوں (98) کو پرنام کرتا ہوں۔

○ تمام برہمن اور کھتری میرے حکم کے تابع ہو جائیں' سارے ویش اور شودر میرے قبضہ میں ہوں۔

○ او املے! او کملے! تم کو نمستے' اوویو جارے! پھاکے' کویشوے' وہالے اور دنت کٹا کے تم کو نمسکار!

○ سب سدھ (99) گہری نیند سو گئے۔ میں سورج کے طلوع ہونے تک تمام آبادی کو اس کی آخری حد تک گہری نیند کے حوالے کرتا ہوں۔ پرنام!

اس منتر کو عمل میں لانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

1- عمل کرنے والا سات دن اور سات رات کا فاقہ کرے۔

2- سیہہ (خار پشت) کے تین سفید کانٹے حاصل کرے۔

3- چاند کے اندھیرے پندرھواڑے کی چودھویں رات کو کھیر اور دیگر اقسام کی لکڑی کے ایک سو آٹھ ٹکڑوں' شہد اور گھی سے مذکورہ بالا منتر پڑھتے ہوئے ہون کرے۔

4- اس کے بعد عمل کرنے والا تینوں میں سے ایک کانٹا کسی گھر یا بستی کے دروازے پر گاڑ دے تو وہاں کے تمام جاندار مکین گہری نیند کا شکار ہو جائیں گے۔

○ میں ویروجن کے بیٹے شام کو پرنام کرتا ہوں اور شام بر کو جو سو طرح کے جادوئی اعمال پر دسترس رکھتا ہے اور نکمبھا' نرک' کمبھ اور مہان راکشس تانتو پکھ کو۔

○ اور گھتوبل' مندھولکا' پرمیلا' ارمالو اور کرشن (100) کو اور اس کے سب عابدوں کو' شہرۂ آفاق استری پولومی کو!

○ ان تقدیس یافتہ منتروں کو پڑھ کر میں لاش کی ہڈی یا گودے کو اپنے مقاصد کی تکمیل کی غرض سے استعمال میں لاتا ہوں۔ سلک کے راکششوں کی مدح ہو۔ ان سب کو پرنام' گاؤں' بستی یا گھر کی حفاظت کرتے ہوئے تمام کتے سو جائیں اور شام سے طلوع آفتاب تک' جب تک میرے مقصد کی تکمیل نہ ہو' گہری نیند میں رہیں۔ پرنام!

عامل اس منتر کو عملی روپ اس طرح دے گا:

1- چار دن اور چار رات فاقہ کشی کرے۔

2- بعدازاں چاند کے اندھیرے پندرھواڑے کی چودھویں شب کو شمشان گھاٹ پر کسی

جانور کی قربانی ادا کرے۔

3- اس کے بعد مندرجہ بالا منتر پڑھتے ہوئے کسی لاش کی ہڈیوں کا گودا حاصل کرکے پتوں سے بنی ٹوکری میں ڈالے۔

4- اس کے بعد عامل لاش کی ہڈیوں کے گودے والی ٹوکری کو سیہہ (خار پشت) کے نوکدار کانٹے سے چھید کر مطلوبہ جگہ گاڑ دے۔ نتیجہ اس عمل کا یہ ہوگا کہ وہاں کی تمام ذی روح ہستیاں گہری نیند میں چلی جائیں گی۔

○ میں دسوں کھونٹ کی تمام دیویوں اور اگنی دیوتا کی پناہ کا طلب گار ہوں۔ تمام مشکلات رفع ہو جائیں اور جملہ اشیاء پر میری دسترس ہو!

مندرجہ بالا منتر کے عملی مراحل درج ذیل ہیں:

1- تین دن اور تین رات کا فاقہ کریں۔

2- پشیہ ستارے کے طلوع کے دن مصری کے 21 ٹکڑے بنا کر شہد اور گھی سے آگ میں ہون کریں۔

3- مصری کے ٹکڑوں کی ہار پھول کے ساتھ پوجا کرکے ان کو گاڑ دیں۔

4- پھر پشیہ ستارے کے اگلی بار طلوع ہونے کے دن ان کو نکالیں اور اوپر بیان کیا منتر پڑھتے ہوئے کسی مکان کواڑ پر ایک ٹکڑا پھینکیں۔ مکان کے صحن میں چار ٹکڑے پھینکیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دروازہ آپکے لیے کھل جائے گا۔

عامل کے لیے لازم ہے کہ چار دن اور چار رات تک فاقہ کشی کرے۔ پھر چاند کے تاریک پندرھواڑے کے چودھویں دن انسانی ہڈیوں کی مدد سے بیل کی ایک مورت بنانے کے بعد اسکی پوجا کا اہتمام کرے۔ اس موقع پر بھی وہی منتر پڑھا جانا چاہیے جو مذکورہ بالا عمل کے سلسلہ میں موثر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک گاڑی عامل کے سامنے ظاہر ہوگی جس کو دو بیل کھینچ رہے ہوں گے۔ اس پر سوار ہو کر عامل چاند' سورج اور سیاروں سے بھی اوپر جا سکتا ہے۔ اس گاڑی کی اڑان آسمانوں پر ہوگی۔

○ او چنڈالی' کنبھی' تونبا' گنگا اور سارگھا تیرے قبضہ میں عورت کا حصہ ہے۔

مذکورہ بالا منتر پڑھنے سے عامل کے مطلوبہ گھر کا دروازہ اس پر کھل جائے گا اور مکین

گہری نیند کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

عامل تین دن اور تین رات فاقہ کشی کرے۔ پشیہ ستارے کے طلوع پر کسی مقتول یا پھانسی چڑھائے گئے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھر کر اس میں ارہر بو دیں۔ بوئے ہوئے ارہر کو باقاعدگی سے پانی دیں۔ پشیہ ستارے کے اگلے ظہور پر ان پودوں سے' جو اس کھوپڑی میں اگے ہوں' ایک رسی تیار کریں ایسی رسی جس کھنچی ہوئی کمان کے آگے کاٹی جائے گی۔ وہ کمان خود بخود کٹ جائے گی۔ عامل کے لیے ضروری ہے کہ احتیاط سے ان عملوں سے متعلقہ تمام مراحل طے کرے۔

آبی سانپ کی کینچلی میں کسی مرد یا عورت کی چتا کی راکھ بھر کر اسے دشمن کے منہ یا ناک کے سامنے لائیں گے تو دونوں پر شدید ورم آ جائے گا حتیٰ کہ معمول کا سانس لینا ناممکن ہو جائے گا۔

مرد یا عورت کی چتا کی راکھ کتے کی اوجھڑی میں بھر کر اسے بندر کی آنتوں سے باندھ دیا جائے تو حریف کا پاخانہ اور پیشاب بند ہو جاتا ہے' جس کے نتیجہ میں اسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور وہ اذیت میں مبتلا ہوتا ہے۔

راج روکھ (CASSIA FISIULA) کی لکڑی سے دشمن کا بت بنائیں۔ اس بت پر کسی ایسی بھوری گائے کے پت پھیر دیں جو چاند کے ڈھلتے پہرے کی چودھویں کو کسی ہتھیار سے ہلاک کی گئی ہو۔ اس عمل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن کی بینائی جاتی رہے گی۔

عامل چار دن اور چار رات تک نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔ پھر چاند کے ڈھلتے پہرے کی چودھویں کو بجلی (آسمانی) سے جلے درخت کی لکڑی سے کچھ کیلیں تیار کرے۔ یہ کیلیں کسی ایسے آدمی کی ہڈیوں سے بھی بنائی جا سکتی ہیں جسے پھانسی دے دی گئی ہو۔ ان کیلوں کا استعمال اور فوائد درج ذیل ہیں:

1- دشمن کے پاخانہ میں گاڑ دیں تو اس کا پاخانہ بند ہو جائے گا۔

2- حریف کے پیشاب سے تر جگہ گاڑیں تو اسکا پیشاب رک جائے گا' اور پیٹ پھولنے سے وہ اذیت میں مبتلا ہوگا۔

3- یہ کیلیں دشمن کے پاؤں یا نشست کے نیچے رکھیں تو وہ دق کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

4- دکان میں گاڑیں تو کاروبار جاتا رہے گا۔
5- گھر میں گاڑیں تو روزی سے محروم ہو جائے گا۔
6- کھیت میں گاڑیں تو فصل تباہ ہوگی۔

بندر کا بال' آدمی کی ہڈی' نیم' کاما' مدھو اور چھوٹی انگلی کا ناخن کسی مرے ہوئے شخص کے کپڑے میں باندھ دیا جائے۔

اس پوٹلی کو دشمن کے گھر میں دبا دیں۔ جو کوئی اس جگہ کو پھلانگے گا' جہاں یہ پوٹلی دفن ہوگی وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ پینتالیس دن کے اندر گھل گھل کر موت کا شکار ہو جائے گا۔

یہی چیزیں مردہ کے کپڑے میں باندھے بغیر دشمن کے گھر میں' حریف ملک کے فوجی کیمپ کے قریب یا ناپسندیدہ افراد کی بستی میں دبا دیں تو مخالفین اپنے اہل خانہ اور جائیداد سمیت ڈیڑھ ماہ کے اندر نیست و نابود ہو جائیں گے۔

الو' گائے' گھٹیا ذات کے آدمی' برہمن' نیولے' بلی' بندر اور بھیڑ کے بالوں میں حریف کا پاخانہ ملا دیا جائے تو وہ (دشمن) فوراً ہلاک ہو جائے گا۔

نیولے کا بال' میت پر ڈالا پھولوں کا ہار' جلتے ہوئے مردے کی چربی' بچھو کی کھال' مہال کی مکھی اور ایک سانپ اگر دشمن کے پاؤں کے نیچے دبا دیے جائیں تو اس کی انسانی جون تبدیلی ہو جائے گی اور تب تک نہ پلٹے گی جب تک یہ دفن شدہ چیزیں اکھاڑ نہ پھینکی جائیں۔

تین دن اور تین رات کا برت (روزہ) رکھنے کے بعد پشیہ ستارے کے طلوع کے دن ہتھیار سے قتل ہونے یا پھانسی چڑھنے والے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھری جائے۔ بعدازاں عامل اس کھوپڑی میں رتی کے بیج بو کر باقاعدگی سے انہیں پانی دے۔ آئندہ چاند رات کو جب پشیہ ستارا پھر طلوع ہو تو کھوپڑی میں اگنے والے پودوں کو نکال لیا جائے۔ ان پودوں کو برتن رکھنے کے لیے تیار کیے جانیوالے سانچوں میں استعمال کریں۔ ان پر جو برتن رکھے جائیں گے' ان میں موجود کھانا یا پانی ختم نہ ہوگا۔ یہ اس عمل کا موثر نتیجہ ہے۔

شب کی تاریکی میں ہونے والے جشن یا تفریحی تقریب کے دوران مردہ گائے کے تھن قطع کر کے انہیں مشعل کی آگ سے جلا کر بیل کے پیشاب میں ملا دیا جائے۔ اس

عمل سے تیار ہونے والے مرکب کو مٹی کے کورے برتن کی اندرونی سطح پر اچھی طرح لیپ دیں۔ عامل یہ برتن لیکر گاؤں میں بائیں سے دائیں گھومے گا تو ہر گھر میں تیار ہونے والا مکھن اس برتن میں بھر جائے گا۔ یہ مذکورہ بالا عمل کے سبب سے ہو گا۔

پشیہ۔ ستارے کے طلوع کے روز گھٹتے چاند کی چودھویں کو ایک آہنی چھلہ کسی کتے کے عضو تناسل یا کتیا کی فرج میں چڑھا دیا جائے' یہ چھلہ جب از خود گرے تو ہاتھ میں لیکر عامل جس پھل کا نام لے گا وہ پھل اس کے پاس حاضر ہو گا۔

دشمن کو ضرر پہنچانے' تباہ کرنے اور اپنے حلیفوں یا دوستوں کو محفوظ رکھنے کے لیے منتروں کا ورد' ادویات کا استعمال اور جادوئی تراکیب پر عمل مفید نتائج کے حصول میں حد درجہ معاون اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ ان تدبیروں کو اختیار کرنے سے حریف کے لیے بے شمار مشکلات پیدا کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح ان عملیات کی مدد سے اپنی اور حلیفوں کی مشکلات آسانیوں میں تبدیل کی جا سکتی ہیں۔

باب: 4

عسکری نقصانات کے تدارک کی تراکیب

حریف کسی بھی وقت آپ کی فوج کو ضرر پہنچانے کی غرض سے زہر اور زہریلی اشیاء کو وسیلہ بنا سکتا ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ ہمیشہ یہ پہلو مد نظر رکھیں اور محتاط رہیں۔ دشمن کے اس وار سے محفوظ رہنے کے لیے درج ذیل مدافعتی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔

لسوہڑے' کیتھا' کالی پاڈری' کھریٹی' سونا پاٹھا' پنزوا' ورنا ورکش' شراب' کتیا کے خون اور بانس کا عرق ملا کر تیار کیے آمیزے کو گرم پانی میں ملائیں۔ اس پانی سے حکمران کے استعمال کی اشیاء اور رانیوں کے جسم کے مخصوص حصے دھوئیں اس عمل سے زہر کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔

پاگل بنا دینے والے زہروں کے توڑ کے لیے سرخ چتی دار ہرن' نیولے' نیل کنٹھ اور گوہ کے پت کو ئلے کے چورے میں ملا کر تیار کیا گیا مرکب انتہائی موثر ثابت ہوتا ہے۔

بہت شدت کی حامل نشہ آور اشیاء جیسے مدن بوٹی کے اثرات کے خلاف سنبھالو' برنا' اگربھاگ' مین پھل' دوب اور چولائی کا آمیزہ انتہائی مفید ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے لیے تگر' مدن' سینہ ور' سرگال ونتا بوٹی' ورن اور ولی کی بیل کو دودھ میں ملا کر تیار کیا جانے والا نسخہ بھی بے حد موثر ہے۔

دیوانگی' جو زہر کے اثرات کے باعث ہو' کو دور کرنے کے لیے کیڈریہ کا عرق (تیل) بہت مفید ہوتا ہے۔

لودھ' کوٹ (COSTUS) نکت مال اور پتر ینگو سے تیار کردہ مرکب دق کے مریضوں کے لئے بہت مفید اثرات کا حامل ہے۔

باوبڑنگ' درونتی اور جائفل ناک سے چڑھایا جائے تو سر کی جملہ امراض بشمول درد دور ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ اس نسخہ کے تمام اجزاء کا سفوف استعمال کیا جاتا ہے۔

شہد' ہلدی' لاکھ کا شیرہ' پرینگو' مجیٹھ' تگر اور مہوہ کا مرکب مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے موثر ہے:

1- کوڑوں سے تشدد کیا گیا ہو تو مضروب کی توانائی بحال کرنے کے لیے۔

2- پانی میں ڈوبے شخص کی طبیعت کی بحالی کی غرض سے۔

3- بلندی سے گر کر زخمی ہونے والے میں قوت مدافعت پیدا کرنے کے لیے۔

ان مرکبات کی مقدار کچھ اس طرح متعین کی گئی ہے:

1- آدمی کے لیے 16 ماشے کی ایک خوراک۔

2- گائے اور گھوڑے وغیرہ کے لیے 32 ماشے کی ایک خوراک۔

3- ہاتھی اور اونٹ کے لیے گائے اور گھوڑے کی خوراک سے دگنی مقدار میں۔

مندرجہ بالا مقداروں سے پہلے ذکر کیے گئے نسخہ کی گولیاں بنا کر اوپر طلائی پتر پلیٹ دیے جائیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے زہر کے اثرات کے خلاف انتہائی موثر اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔

زہر کی جملہ اقسام کے اثرات کے خلاف نیم میں اگے پیپل کا پتہ شامل کرکے جیونی' سفید سنبھالو' کالی پاڈری' پشپ اور امر بیل سے بنایا تعویز بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

ان مرکبات کے محلول سے بھگوئے کپڑے یا پرچم کو دیکھنے والا بھی زہر کے اثرات سے نجات پا لیتا ہے۔ ڈھول پر اگر ان مرکبات کو لیپ دیا جائے تو اس کی آواز بھی زہر کے اثرات کا شکار ہونے والے شخص پر موثر ہو کر طبیعت کو بحال کرتی ہے۔

حریف کے خلاف زہریلا دھواں چھوڑنے اور دیگر مہلک مرکبات استعمال کرنے سے قبل حکمران پر لازم ہے کہ مندرجہ بالا تدابیر اختیار کرکے خود کو اپنے اہل خانہ اور افواج سمیت محفوظ کرے۔

پندرہواں حصہ

متن کے حصص واجزاء

باب :1

اس کتاب کی ترتیب

دولت کے بغیر انسان معیشت کا تصور نہیں کرسکتا۔ زمین اور دولت کو ارتھ کہتے ہیں۔ شاستر کے عمومی معانی ہیں علم و حکمت کا مجموعہ۔ اس لیے ارتھ شاستر وہ علم ہے جو ذرائع دولت و سلطنت کو حاصل کرنے اور ان پر گرفت مضبوط رکھنے کی تربیت دیتا ہے۔

کلام کے جن اجزاء اور اقسام پر اس متن کی تشکیل ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- موضوع 2- مندرجات 3- جملہ 4- لغت 5- استدلال 6- اختصار 7- توضیح 8- نصیحت 9- اقتباس 10- نفاذ 11- پیش بندی 12- تشبیہہ 13- اشارہ 14- شک 15- مثال 16- استنباط 17- حذف 18- توثیق 19- شرح 20- اشتقاق 21- تمثیل 22- استثنا 23- اصطلاح 24- مفروضہ 25- رد 26- فائدہ 27- تعلیق 28- ماسبق کا حوالہ 29- تجدید 30- فرق 31- امتیاز 32- اتصال 33- قیاس۔

تحریر کا مقصد موضوع کہلائے گا۔ مثال کے طور پر یہ کتاب اس موضوع پر نامور اساتذہ کی طرف سے لکھی جانے والی جملہ تحریروں اور تالیفوں کے خلاصہ کے طور پر ترتیب دی گئی۔ (باب 1' حصہ اول)

مندرجات کی تفصیل میں کتاب کے حصص و ابواب کا بالترتیب ذکر ہوتا ہے۔ (باب: 1' حصہ اول)

الفاظ کی مخصوص ترتیب جو پیش نظر مفہوم کے ابلاغ کے لیے قائم کی جائے جملہ کہلاتی ہیں۔ (باب 3' حصہ اول)

رائج اور معلوم مطالب کے تحت تحریر میں استعمال کیا گیا لفظ لغت کہلاتی ہے۔

جو بات کسی دوسری بات کی سچائی کی وجہ ہو وہ دلیل یا استدلال کہلاتی ہے۔ مثلاً" دولت نہ ہو تو فیاضی یا آسائش کا تصور محال ہے' اس لیے دولت اہم ہے۔ (باب 7' حصہ

اول)

اجمالی بیان اختصار کی مثال ہے۔ جیسے حصول علم سے حواس پر قابو اور ضبط و تنظیم کی طرف ترغیب ملتی ہے۔ (باب 6 حصہ اول)

کسی بات کو کھول کر بیان کر دینا شرح کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ بالا فقرے کی شرح یوں ہوگی: بو' لمس' ذائقے' رنگ اور سماعت سے کان' جلد' آنکھ' زبان اور ناک کے ذریعہ جن کا احساس ہوتا ہے' بے نیاز ہو جانا حواس پر گرفت اور قابو ہونے کی دلیل ہے۔ جملہ احساسات سے بے نیازی ہی حکمت کے احکام کی پابندی کا تقاضا ہے۔ (باب 6' حصہ اول)۔

عمل کی نوعیت بیان کرنا نصیحت ہے۔ مثلاً" وہ روحانی بہتری اور مادی فوائد میں فتور ڈالے بغیر جسمانی لذتیں حاصل کر سکتا ہے۔ (باب 7' حصہ اول)

کسی کی کہی بات کو بغرض تائید یا تردید بیان کرنا اقتباس کہلاتا ہے۔ مثلاً" منو کے مقلد کہتے ہیں کہ 12 افراد پر مشتمل کونسل بنائے۔ (باب 15' حصہ اول)

بیان کیے گئے اصول کو نئی مگر مماثلت کی حامل صورتحال پر لاگو کرنا تطبیق کہلاتا ہے۔ مثلاً" دین کی عدم ادائیگی کے متعلق جو ضوابط ہیں وہ دان یا خیرات کے معاملہ میں بھی عائد ہوں گے۔ (باب 15' حصہ اول)

آئندہ مذکور ہونے والی بات کی تمہید پیش بندی کہلاتی ہے۔ مثال کے طور پر: ان میں سے کسی کا بھی اعتماد مصالحت کے مختلف طریقوں سے حاصل کیا جائے' جیسے کہ تحائف' یہ بھی ممکن ہے کہ دھمکی اور نفاق کے حربے آزمائے جائیں جیساکہ ہم مشکلات کے تحت بیان کریں گے۔ (باب 14' حصہ ہفتم)

کسی مانوس چیز کو مثال کے طور پر پیش کرنا تشبیہہ ہے۔ جیسے: وہ ان کے ساتھ باپ کی طرح پیش آئے۔ (باب 1' حصہ دوم)

بلا بیان ظاہر ہونے والی بات اشارہ یا کنایہ کہلاتی ہے۔ اس کی مثال کے لیے دیکھیں (باب 4' حصہ پنجم)

دو مختلف باتوں کے حق میں یکساں دلائل میسر ہوں تو یہ مشکوک صورتحال ہوگی۔

پہلے وقوع پذیر ہو چکے مماثل واقعہ کا بیان مثال کہلاتا ہے۔

مثلاً" اسے زمین بغرض زراعت دی جائے گی اور یہ اپنے ساتھ دیگر لوگوں کو بطور معاون رکھے گا جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔ (باب 10، حصہ اول)

مثبت بیان سے برعکس معاملہ کے متعلق نتیجہ اخذ کرنے کو استنباط کہتے ہیں۔ مثلاً" ان امور سے خلوص ظاہر ہوتا ہے اور اس کے الٹ ہو تو خفگی۔ (باب 16، حصہ اول)

جملہ کے چند الفاظ شعوری طور پر تحریر نہ کیے جائیں تو یہ عمل حذف کہلاتا ہے۔ مثلاً" وزراء کے بغیر حکمران اپنے بازوؤں کے بغیر ہوتا ہے۔ (باب 1، حصہ ہشتم) اس فقرہ میں "پرندے کی مانند" حذف کی مثال ہے۔

بغیر تردید کے کسی قول کو دہرا دینا، توثیق کہلاتا ہے۔ مثلاً": میمنہ، میسرہ اور صدر۔ اشنا کے مطابق یہ ہے محاذ پر عسکری ترتیب۔

کسی بیان کو تفصیل سے آسانی کے ساتھ سمجھانا تشریح کہلاتی ہے۔ مثلاً": خصوصاً" قماربازی کے سبب فوجی اتحاد اور شاہی خاندان تباہ ہو گئے، کسی کا حق دبانا بہت بڑا گناہ ہے جس سے سیاسی سوجھ بوجھ ختم ہو جاتی ہے۔ (باب 3، حصہ ہشتم)

مشتق مصدر کی حرفی صورت ہوتی ہے۔ اس کی اصل کی جانب توجہ مبذول کرانا اشتقاق کہلاتا ہے۔ مثلاً" جو بات انسان سے اس کی راحت چھین لے، اسی سبب سے اسے آفت کہتے ہیں۔ (باب 1، حصہ ہشتم)

نظیر سے کسی بیان کی تفہیم کا طریقہ تمثیل کہلاتا ہے۔ مثلاً": اپنے سے زیادہ طاقتور حکمران سے لڑنے جانے والے کی وہ حالت ہوگی جو پیادے کی ہاتھی کے مقابل ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ (باب 3، حصہ ہفتم)

کسی امر کا قاعدہ میں سے اخراج استثنا کہلائے گا مثلاً" حکمران بیرونی لشکر کو ہمیشہ اپنے ہمراہ رکھے، سوائے داخلی انتشار کے خطرہ کے۔ (باب 2، حصہ نہم)

خاص مفہوم ادا کرنے والا لفظ اصطلاح کہلاتا ہے۔ مثلاً" اچھے کردار اور حکومتی لوازمات کا حامل حکمران جو مختلف اوقات کے تقاضوں کے مطابق حکمت عملی وضع کرنے کی استعداد رکھتا ہو "فاتح" کہلائے گا۔ (باب 2، حصہ ششم)

زیر بحث بات دعویٰ یا قضیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً" بھردواج کے مطابق حکمران کے مقابلہ میں وزیر پر نازل ہونے والی آفت زیادہ مشکلات پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے۔ (باب 1،

حصہ ہشتم)

حکم ناطق کسی معاملہ میں حتمی فیصلہ کو کہا جاتا ہے۔ مثلاً" حکمران کی سلامتی دیگر تمام معاملات کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ حکمران کی ذات پر ہی عوام کی فلاح یا تباہی کا دارومدار ہوتا ہے۔ عوام کی اجتماعی زندگی کی نمایاں خصوصیات کا اندازہ حکمران کی ذاتی شخصیت سے ہوتا ہے۔ (باب 1' حصہ ہشتم)

ہر وقت' ہر جگہ اور ہر صورتحال میں درست بات کلیہ یا قاعدہ کہلاتی ہے۔ مثلاً" حکمران کا ہر وقت خبردار اور چوکس رہنا ضروری ہے۔ (باب 19' حصہ اول)

تحریر کے کسی آئندہ مذکور ہونے والے حصہ کی بابت خبر دینا تعلق کہلاتا ہے۔ مثلاً" ہم ترازوں اور باٹ کے متعلق ان کے مقام پر ہی تفصیل بیان کریں گے۔ (باب 19' حصہ دوم)

تحریر کے گزشتہ حصے کا حوالہ دینا گزر چکے سبق کا حوالہ یا حوالہ ماسبق کہلاتا ہے۔ مثلاً" وزراء کی خصوصیات کتاب کے آغاز' وسط اور اختتامی حصہ میں نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (باب 1' حصہ ششم)

حکم واجب العمل یا تجدید یہ ہے کہ کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے۔ مثلاً" پس اسے اچھی باتوں کی نصیحت اور درست رویوں کی تعلیم کی جائے۔ (باب 17' حصہ اول)

متبادلات کی مثالیں یہ ہیں : اس طرح' اس طرح' یہ' وہ' اسی سے' اسی سے' ادھر' ادھر وغیرہ۔ مثلاً" اگر صرف بیٹیاں ہو تو جو پہلی چار طرح کی شادیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہوں گی' وہ ترکہ کی مالک قرار پائیں گی۔ (باب 5' حصہ سوم)

یہ اور وہ' ایسے بھی اور ویسے بھی۔ یہ اتصال کی نظیریں ہیں۔ مثلاً" اپنا پیدا کیا ہوا فرزند والد اور اس کے اقارب کا بھی وارث قرار پاتا ہے۔ (باب 7' حصہ سوم)

قیاس' وقوع پذیر نہ ہونے والی باتوں کی نسبت توقعات کے اظہار کو کہتے ہیں۔ مثلاً" اس نوعیت کے معاملات کے متعلق ثالث اس طرح فیصلہ کریں گے کہ فریقین کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ (باب 16' حصہ سوم)

○ دولت اور ذرائع دولت و حکومت کے متعلق جملہ قوانین و ضوابط کی تعلیم دینے والی یہ کتاب مذکورہ بالا صفات و خصوصیات تحریر کے ساتھ حال اور مستقبل میں بہتری کی

توقع کی غرض سے مرتب ہوئی۔

○ یہ کتاب آسائش و مسرت' دولت اور مقدس قوانین کے حصول اور حفاظت کا وسیلہ اور آفات' بدحالی و بے راہروی کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔

○ ذرائع دولت و حکومت کے حصول اور حفاظت کے علم پر مشتمل یہ کتاب اپنے جذبے سے عسکری علوم کو نئی زندگی عطا کر کے سرزمین کو نندا (101) حکمرانوں کے تسلط سے نکالنے والے کے ہاتھ سے لکھی گئی۔

حواشی

حواشی

(1) اوم:

اوم تخلیق کا لفظ سمجھا جاتا ہے اور تمام مذہبی رسومات اور مستحسن کام شروع کرنے سے پہلے بولا جاتا ہے۔ اسے اتنا متبرک سمجھا جاتا ہے کہ حکم ہے کہ جب یہ لفظ بولا جائے تو بولنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اسے نہ سن پائے۔ ابتداء میں اس کے تین حروف ا، و اور م سے تین وید مراد لیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں انہیں تین بڑے دیوتاؤں یعنی برہما، وشنو اور شوا کی علامت سمجھا گیا۔

(2) شنکر:

ہندوؤں کی مستند اور بنیادی کتب جو ان کے مذہب کی فقہ، کلام، زہد، نجات اور الٰہی اسرار کے موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں، مختلف ہستیوں نے تحریر کیں۔ انہی میں سے ایک بیاس کا شاگرد شنکر تھا۔ اس کے استاد بیاس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے برہما کے بیٹے اور اپنے بھائی بنایک کو مہابھارت لکھوائی تھی۔

(3) برہسپت:

ہندو مذہب کی صدیوں پرانی کتابوں میں ایک کتاب کا نام "سمرتی" یا "سمرت" ہے۔ اس میں ویدوں کے حوالہ سے احکامات درج ہیں۔ اس کو برہما کے بیس بیٹوں نے تالیف کیا، جن میں سے ایک مولف برہسپت بھی تھا۔

(4) منو:

(i) برہما کا بیٹا اور بیاس کا شاگرد۔ (ii) تاریخی تذکروں میں منو دھرم شاستر نام کی ایک کتاب کا ذکر ملتا ہے، جسے منو نے تحریر کیا تھا۔ (iii) منو ہی کے بارے میں تاریخی کتب بتاتی

ہیں کہ وہ ہندوستان کا نامور مفکر تھا جس نے پہلی بار ریاست کے لیے قوانین وضع کیے۔
"(iv) علاوہ ازیں طویل عرصہ تک حکومت کرنے والے کو بھی منو کہا جاتا ہے۔

(5) برہسپتی:

برہما کا بیٹا اور بیاس کا شاگرد۔ البیرونی کے مطابق اس نے ہندو مذہب کی تفہیمی اور تشریحی کتب لکھیں۔

(6) اشن:

برہما کا بیٹا۔ یہ بھی کتاب "سمرتی" کے مولفین میں شامل ہے۔

(7) لوکایت:

البیرونی اس بارے میں لکھتا ہے: "کتاب لوکایت۔ مشتری نے اس مضمون پر تصنیف کی کہ مباحث میں صرف حس سے استدلال کرنا چاہیے۔"

(8) ورنوں:

ہندو مذہب کے ماننے والے (برہمن' کھتری' ویش' شودر اور ان چاروں ذاتوں سے خارج گھٹیا ترین گروہوں میں) طبقاتی تقسیم کے نظام کو "ورن ونڈ" کہتے ہیں۔ یہاں ورنوں سے مراد طبقات یا مقام ہیں۔

(9) غنودگی:

یہاں غفلت کے معنی میں لفظ "غنودگی" استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ حکمران کی سستی' تساہل اور غفلت ہی قوم' ریاست اور دولت کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

(10) پراشر:

برہما کے ان بیس بیٹوں میں سے ایک پراشر بھی ہے جنہوں نے ویدوں کی روشنی میں احکامات کا تعین کر کے انہیں کتاب "سمرت" کی صورت میں ترتیب دیا۔

(11) شاستروں:

شاستروں سے مراد مذہبی احکامات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر لکھی گئی غیر معمولی اہمیت کی حامل کتب ہیں' جن پر عمل کرنا ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

(12) تپسوی:

تارک الدنیا درویش کو جو ویرانوں' صحراؤں اور جنگلوں وغیرہ میں سخت عبادت و ریاضت میں مشغول رہے تپسوی کہتے ہیں۔

(13) اندر:

آریائی مہم جوئی اور جنگ بازی کے اعتبار سے عظیم ترین دیوتا "اندر" ہے۔ کوٹلیہ کے بقول بھردواج نے اسے "بارش کا دیوتا" بتایا ہے لیکن اندر بیک وقت جنگ کا دیوتا بھی ہے اور موسم کا بھی۔ اندر اپنی بہت سی خصوصیات میں یونانی دیوتا "زیوس" اور البانی دیوتا "تھور" سے مطابقت رکھتا ہے۔ اندر ایک آوارہ گرد اور تعیش پسند دیوتا کی حیثیت رکھتا ہے جو شراب کا حد درجہ شائق تھا۔



اِندرا

(14) یم:

مردوں کا آقا "یم" آدم کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ پہلا مرنے والا انسان تھا جو "آباء و اجداد کی دنیا" کا سرپرست ہوا۔ یہ وہ دنیا ہے جہاں وہ خوش بخت افراد دائمی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے جاتے ہیں' جنہوں نے اپنی زندگی میں آریائی رسم کی ادائیگی کی ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ "یم" سے موت کا تصور اتنا گہرا ہوگیا کہ موت کے فرشتہ کو "یم دوت" کہا گیا۔ دوت کے معنی سفیر ہیں۔



(15) سرادھا:

بزرگوں کو نذر کیا جانے والا "سرادھا" نام کا یہ کھانا عموماً برہمن ہی کھاتے ہیں کیونکہ وہ ویدوں سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں اور ان کے لیے ویسے بھی نذر نیاز اور صدقات کی اشیاء لینا اور استعمال کرنا مذہبی طور پر روا ہے۔

(16) تیرتھوں:

ہندوؤں کے لیے مختلف مقدس مذہبی مقامات کی طرف سفر کرنا بھی عقائد کی رو سے لازمی خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ فرض ہرگز نہیں۔ ہندوؤں کے مذہبی مقامات میں تیرتھ بھی

شامل ہیں جن کی طرف سفر کرنے کو وہ "تیرتھ یاترا" کہتے ہیں۔

(17) دھرمیوں ' ادھرمیوں:

دھرمیوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو مذہب اور اس کے احکامات پر بلا حیل و حجت مضبوط ایمان رکھتے ہیں' اس معاملہ میں اس کے برعکس خیالات کے مالک افراد ادھرمی کہلاتے ہیں۔ ہندی گرامر کے ضوابط کے تحت کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کے شروع میں الف بڑھایا جائے تو متضاد بن جاتا ہے۔ مثلاً جیت (فتح) اجیت (ناقابل فتح) وغیرہ۔ اسی اصول کے تحت دھرمی (مذہبی) کے ساتھ الفؔ بڑھا کر متضاد لفظ ادھرمی (غیرمذہبی) وجود میں آیا ہے۔

(18) ستھانیہ:

آٹھ سو گاؤں کے لیے ایک صدر مقام ہوتا تھا جو اپنے علاقہ میں نظم و ضبط اور سرکاری احکامات کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے انتظامی نوعیت کے اقدامات عمل میں لانے کے لیے قائم کیا جاتا تھا۔ اسے ستھانیہ کہا جاتا تھا۔

(19) ستھانکوں:

مخصوص علاقہ کے صدر مقام (ستھانیہ) کے ذمہ دار سرکاری اہلکاروں کو یہاں "ستھانکوں" کہا گیا ہے۔

(20) پن:

ایک خاص مالیت کے سکے کا نام جو کوٹلیہ چانکیہ کے عہد میں یقیناً رائج رہا ہوگا۔

(21) سوم:

چاند کو بھی سوم کہا جاتا ہے اور سوم ایک مخصوص کردار کے دیوتا کا نام بھی ہے۔ علاوہ ازیں البیرونی نے سوم نام کے ایک مقدس پہاڑ کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن ابتداء میں سوم ایک پودا تھا جس کی شناخت پہلے قطعی طور پر نہیں ہو سکتی تھی۔ اس پودے سے ایک طاقتور مشروب تیار کیا جاتا تھا جس کو صرف قربانیوں کے موقعوں پر پیا جاتا تھا۔ اس مشروب کے اثرات بہت ہی قوت انگیز ہوتے تھے۔ فارس کے زرتشتیوں کا بھی ایسا ہی ایک مشروب

تھا جس کو وہ "ہاوم" کہتے تھے جو "سوم" کی تفریس تھی۔ عہد حاضر کے پارسی جس کو "ہاوم" کہتے ہیں وہ ایک کڑوا پودا ہے جو اپنے اندر خاص طور پر نشہ آور کیفیات نہیں رکھتا اور یہ پودا یقیناً ویدوں کا سوم نہ رہا ہوگا جس کا ارتھ شاستر میں ذکر ہے۔ کیونکہ اس پودے سے جو مشروب تیار کیا جاتا تھا وہ مشکل ہی سے نشہ آور رہا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی تیاری قربانی کے دوران ایک بڑے جشن میں ہوتی تھی جب اس پودے کو دو پتھروں کے درمیان کچلا جاتا تھا۔ بعد ازاں اس کے عرق میں دودھ ملایا جاتا تھا۔ اس کی کشید ہوتی تھی اور پھر اسی روز اس کو پیا جاتا تھا۔ شکر اور شہد جو ہیجان خیز اجزاء ہیں عام طور سے نہیں ملائے



جاتے تھے اور وہ مختصر سا وقفہ جو اس کی کشید اور استعمال کے درمیان گزرتا تھا بہت زیادہ مقدار میں نشہ آور مشروبات کی پیداوار کے لیے ناکافی تھا۔ اس کے اثرات واضح قسم کے

فریب نظر اور غیر معمولی پھیلاؤ کے شعور کے ساتھ کچھ اس طرح کے تھے جس کو حشیش جیسی ادویات کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ سوم وہ جڑی بوٹی بھی ہو سکتی ہے جو ہندوستان کے بہت سے حصوں' وسط ایشیا اور جنوبی روس میں جنگلی پودے کی صورت میں اگتی ہے اور موجودہ عہد میں جس سے "بھنگ" تیار کی جاتی ہے جو ایک نشہ آور مشروب ہے۔ بھنگ کو صرف بوٹی بھی کہا جاتا ہے۔

(22) 30 ڈانڈ:

ایک ڈانڈ چھ فٹ کے برابر ہوتا ہے' اس لیے 30 ڈانڈ کا فاصلہ 180 فٹ کے مساوی شمار ہوگا۔

(23) 24 انگل:

ایک انگل کی لمبائی تین چوتھائی انچ کے برابر ہوتی ہے اس لیے 24 انگل سے مراد اٹھارہ انچ یا ڈیڑھ فٹ ہے۔

(24) استھان:

استھان جگہ یا مقام کو کہتے ہیں۔

(25) لوند کا مہینہ:

ہندو ماہرین ریاضی اور نجومی ایک خاص مدت کے بعد موسمی تغیر و تبدل اور حرکت سیارگاں کے باعث جب ضرورت محسوس کرتے تھے تقسیم اوقات میں لوند کا مہینہ شامل کرکے موسموں کو متوازن رکھتے تھے لیکن اس اضافی مہینہ کو شمار نہیں کیا جاتا تھا' لکھا ضرور جاتا تھا۔

(26) مطالعے:

اپنی تصنیف کے بارے میں کوٹلیہ کا یہ بیان شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ کوٹلیہ نے "ارتھ شاستر" لکھتے ہوئے متعلقہ موضوعات پر پہلے سے لکھے گئے تقریباً تمام مواد سے استفادہ کیا ہے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ کوٹلیہ اپنی تحریر میں جابجا پرانے اساتذہ کے قول

اور حوالے دے کر ان پر تنقید کرتا ہے۔

(27) پرمانو:

پرمانو ٹاتبے' ایٹم یا باریک ترین ذرے کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ پرمانو کی مثال کھڑکی سے اندر آتی سورج کی دھوپ میں تیرتے گردوغبار کے بہت مہین ذروں سے دیتے ہیں۔

(28) یگ:

اوقات کی تقسیم کے نظام کے قدیم ہندوستانی معیارات کے مطابق پانچ سال تک کے عرصہ کو یگ کہا جاتا ہے۔

(29) جنیو:

مضبوط دھاگے کے نو عدد تاروں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ مقدس رسی ایسی چیز ہے' جس کو برہمن کبھی بھی اور کسی بھی حال میں خود سے جدا نہیں کر سکتا۔ وہ اگر اس کو نہانے یا رفع حاجت کے وقت بھی اتارے تو ایسا گناہگار ہو جاتا ہے کہ بغیر روزہ رکھے یا کفارہ ادا کیے پاک نہیں ہو سکتا۔

(30) روپا:

روپا چاندی کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہاں روپا سے غالبا ایک خاص مالیت کی رقم یا قیمتی اجناس کی مخصوص مقدار مراد ہے۔

(31) یوجن:

البیرونی کے مطابق ہندوؤں کے ہاں فاصلے کی پیمائش کا ایک پیمانہ یوجن بھی ہے۔ ایک یوجن آٹھ میل یا 32 ہزار گز کا ہوتا ہے۔

(32) دھرم کے مسلمہ طریقوں:

ہندو مذہب میں شادی کی آٹھ اقسام ہیں جو نمایاں اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں سے شادی کے چار طریقے ایسے ہیں جو مذہبی زاویہ نگاہ سے مستحسن' جائز اور مسلمہ ہیں۔ شادی

کی یہ چار اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) براہم بیاہ

(ii) پراجت بیاہ

(iii) آرس بیاہ

(iv) دیو بیاہ

لڑکی کی شادی دھوم دھام سے بخوشی کرنا براہم بیاہ کہلاتا ہے۔ اگر میاں بیوی اشتراک سے شادی کی رسومات ادا کریں تو یہ پراجت بیاہ ہوگا۔ دو گائیں بطور معاوضہ لیکر لڑکی کی شادی کردی جائے تو یہ آرس بیاہ کہلائے گا۔ جبکہ دیوبیاہ میں لڑکی کو اس طرح کسی دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے کہ پجاری دیوتا کا قائم مقام بنالیا جاتا ہے۔ دھرم کے ان چاروں مسلمہ طریقوں کی شادی میں والدین کی رضامندی بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

(33) خادموں کے حقوق:

ان اصولوں سے واضح ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستانی معاشرہ غلاموں کے جائز حقوق سے آگاہ تھا جبکہ دنیا کے دیگر خطوں میں غلامی کی رسم اس وقت اپنی بدترین صورت میں رائج تھی -غلاموں سے انسانی بنیادوں پر حسن سلوک کی یہ ہدایات قدیم ہندوستانی تمدن کے تہذیب یافتہ اور باشعور ہونے کی واضح دلیل ہیں -

(34) اگنی ہوتر:

اگنی ہوتر ہندوؤں کے ان پانچ فرائض میں سے ایک ہے جو وہ روزانہ ادا کرنے کے پابند ہیں۔ ان فرائض کو وہ "پنچ مہا یگیہ" کہتے ہیں۔ اگنی ہوتر کا فرض صبح و شام ادا کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں تانبے یا مٹی سے ایک خاص قسم کی بھٹی بنائی جاتی ہے جسے ویدی کہتے ہیں۔ اس میں ڈھاک یا آم وغیرہ کی لکڑی سے آگ جلاتے ہیں۔ ایک تھال اور ایک چمچہ بھی ضروری سامان میں شامل ہوتے ہیں۔ تھال میں موجود اجناس اور دیگر اشیاء ویدی میں جلنے والی آگ کی نذر کرکے مخصوص منتر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ منتر ویدوں کا حصہ ہیں۔

(35) ساہنس:

جبری طور پر کسی سے دولت' مویشی' زمین یا کوئی دیگر افادی و مادی چیز ہتھیانے کا عمل

سائنس کہلاتا ہے۔ آسان لفظوں میں ڈکیتی کو سائنس کہہ لیں ----- قدیم ہندوستان میں بھی ڈکیتی کو انتہائی سنگین جرم تصور کیا جاتا تھا' اور اس کی سخت سزا مقرر تھی۔

(36) راکھشوں:

آٹھ اقسام کی روحانی مخلوقات کے وجود کو ہندو اپنے مذہب کی رو سے تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں ہی راکھشوں کا شمار ہوتا ہے۔ راکھشس کریہہ المنظر شیاطین کو کہا جاتا ہے جن سے خیر کے کام سرزد نہیں ہو سکتے۔

(37) نوچندی:

چاند کی پہلی تاریخ کو "نوچندی" کہا جاتا ہے۔ یہ موقع بھی مذہبی' ساحرانہ اور توہم پرستانہ ہندوستانی ذہن سے مطابقت رکھنے والی بہت سی سرگرمیاں کو اپنے دامن میں لیے آتا ہے۔

(38) خشک موسم میں:

اس فقرہ میں سمندر' پربتوں اور گنگا کے ساتھ ساتھ خشک موسم میں اندر کی پوجا کرنے کی ہدایت اس لیے کی گئی ہے کہ اندر کی صفات میں بارش کا دیوتا ہونا بھی شامل ہے۔

(39) گنگا:

البیرونی کے مطابق گنگا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں اس کا سرچشمہ جنت میں تھا۔ ایک دوسرے عقیدے کے مطابق یہ شیو جی کے پاؤں (ایک جگہ جٹاؤں (لمبے الجھے بالوں) کا ذکر ہے) سے نکلی ہے اور آسمان پر (آکاش گنگا) بہتی ہے۔ زمین پر دھرت گنگا ہے اور زمین کے بہت نیچے پاتال گنگا رواں ہے۔ گنگا دریا کو ہندو دیوی کا درجہ دیتے ہیں۔

(40) ہوا کی ستھرائی:

ہندو اگنی ہوتر کرتے ہوئے آگ میں کئی طرح کی اشیائے خوردونوش ڈالتے ہیں۔ ان کا

عقیدہ ہے کہ اس عمل کے دوران اٹھنے والا دھواں ہوا اور بارش کی صفائی کا باعث بنتا ہے۔ چونکہ آگ کی نذر کی جانے والی اشیاء خوشبودار، مقوی اور شیریں ہونے کے علاوہ عقل، شجاعت، استقلال اور قوت بخش بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے جلنے کے نتیجہ میں فضا میں بلند ہونے والا دھواں آب و ہوا پر مثبت انداز سے موثر ثابت ہوتا ہے۔



گنگا

(41) مہا پچھ وردھن:

یہ ایک خصوصی رسم ہے۔ کوئی بادشاہ جب ناانصافی کرکے کسی بے گناہ کو سزا دے تو وہ اس کے کفارہ کے طور پر مخصوص رقم کسی اعلیٰ روحانی ہستی (برہمن) کو ادا کرتا ہے اور پھر برہمن بادشاہ کے گناہ کا کفارہ ادا کرتا ہے۔

(42) گھرانوں کے دیوتا:

ہندوستان میں خاندانی اور گروہی دیوتاؤں کی پوجا کا شدید رجحان موجود تھا۔ قدیم عہد

کے اس مذہبی میلان کا ایک پہلو یہ ہے کہ جیسے گوالوں کا دیوتا کرشن گوند تھا ویسے ہی مختلف خاندانوں اور گھرانوں کے بھی الگ الگ دیوتا رہے ہوں گے۔ تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ قدیم ہندوستانی گاؤں مختلف خاندانوں کا مجموعہ ہوتا تھا اور ہر خاندان یا گھرانے کا الگ دیوتا تھا جو اہل خاندان کی عقیدت اور عبادات و عقائد کا محور و مرکز ہوا کرتا تھا۔ گھرانوں کے دیوتاؤں کا ہونا اگنی دیوتا سے بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگنی کو ہر چولہے میں رہنے کی وجہ سے گھریلو دیوتا قرار دیا جاتا ہے۔

(43) اتھروید:

کہا جاتا ہے کہ لفظ وید کا مادہ "ود" ہے۔ جس کے معنی جاننا ہیں۔ اس لیے وید کے معنی ہوئے علم۔ البیرونی کا بیان جزوی طور پر مختلف ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وید کے معنی اس چیز کو جان لینا ہے جو پہلے کبھی معلوم نہ تھی۔

روایت کے مطابق وید چار ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(i) رگ وید

(ii) یجروید

(iii) سام وید

(iv) اتھروید

اتھروید میں آگ کی قربانیوں کے علاوہ میت اور میت کے متعلق جو احکامات ہیں ان کو بیان کیا گای ہے۔ یہ ناک سے آواز نکالنے کے سے انداز میں پڑھا جاتا ہے۔ دوسرے ویدوں کے مقابلہ میں اس کی طرف ہندوؤں کی توجہ کم ہے۔

(44) مدن بوٹی:

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مدن بوٹی "دھتورا" کا ہی نام ہے۔ مدن بوٹی کا رس پینے والے کو لگاتار تے اور دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہوش و حواس اور لباس تک سے بیگانہ ہوکر موت کی وادی میں پہنچ جاتا ہے۔ کوٹلیہ کے عہد میں یقیناً مدن بوٹی دشمن کو نقصان سے دوچار کرنے میں بہت معاون ہتھیار اور حربہ کا درجہ رکھتی تھی' کیونکہ اس کی قلیل مقدار کا استعمال بھی پینے والے کو بے ہوش کر دیتا ہے۔

(45) پورن ماشی:

پورن ماشی چاند کے پورا ہونے کو کہتے ہیں۔ اس موقع پر مذہبی میلان رکھنے والے طبقات مختلف عقائد کے تحت کئی طرح کی رسوم ادا کرتے ہیں، علاوہ ازیں ہندو ساحر اپنے عملیات کی تکمیل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(46) چنڈیلے:

چنڈیلے یا چنڈال ایسے گروہوں میں شامل ہیں جو چاروں طبقوں سے خارج اور شودروں سے بھی کمتر ہیں۔ کسی طبقے میں شمار نہ ہونے کے باعث یہ اپنے پیشہ کی طرف منسوب ہیں۔ چنڈال ناپسندیدہ کاموں مثلاً گاؤں کی صفائی اور اسی طرح کی دیگر خدمات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ سب ایک ہی جنس میں شمار ہوتے ہیں، اور وہ ہے گھٹیا ترین لوگوں کا گروہ۔ اس گروہ کے مختلف البیشہ لوگوں میں باہمی امتیاز ان کاموں کی نسبت سے ہوتا ہے، جن میں وہ مصروف رہتے ہیں۔ چاروں ذاتوں کے لوگ چنڈالوں کو اپنی آبادی میں سکونت پذیر نہیں ہونے دیتے، وہ انہیں گاؤں کے قریب لیکن گاؤں سے باہر آباد کرتے ہیں۔

(47) کائنی:

یہ کسی خاص مالیت کا سکہ یا قیمتی دھات کی مخصوص مقدار ہوگی جو پیمانہ قرار دی جاتی تھی جیسا کہ سونے کے تول کا پیمانہ سورن تھا۔

(48) آچاریوں:

آچاریہ استاد کو کہا جاتا ہے۔ جو کسی خاص یا متعدد علوم پر دسترس رکھتا ہو، آچاریہ اس کے نام کے ساتھ بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے۔

(49) جوتشی:

ہندی میں علم نجوم کو جیوتش اور اس علم کے ماہر کو جوتشی (نجومی) کہا جاتا ہے۔

(50) سندھی دنوں:

سندھی دن وہ ایام ہوتے ہیں جب دو ستاروں کا قران ہوتا ہے۔

(51) پرانوں:

پرانوں کے متعلق سب سے پہلے یہ بتا دینا چاہیے کہ لفظ "پران" کے معنی قدیم یا ابدی ہیں۔ پرانوں کی تعداد اٹھارہ ہے اور ان میں سے اکثر کے نام انسانوں' جانوروں اور فرشتوں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں یا تو ان ہی انواع کے حالات بیان کیے گئے ہیں یا کتاب کے مضمون کا اس نوع سے کوئی تعلق ہے یا پھر ان کا دیا ہوا کسی سوال کا جواب اس میں موجود ہے۔ پران ان انسانوں کی تصانیف ہیں' جو رشی کہلاتے ہیں۔

(52) پہیے کا مرکز:

کوٹلیہ نے یہاں ریاستوں کے حلقے میں شامل ممالک کے باہمی اشتراک عمل کے نظام کو پہیہ قرار دیا ہے۔ پہیے کے مرکز سے مراد ایسا بادشاہ ہے جس پر ریاستی حلقہ کے دیگر حاکم انحصار کریں۔

(53) راج نیتی:

راج حکومت یا سیاست کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور نیتی کے عمومی معنی لائحہ عمل کے ہیں۔ بطور دو لفظی مرکب اصطلاح کے راج نیتی کا مطلب سیاسی یا حکومتی حکمت عملی ہے۔

(54) صلح بلاقید اشخاص:

کوٹلیہ نے صلح کے اس عہدنامہ کے لیے "اورشٹ پرش سندھی" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اس اصطلاح کا اصطلاح میں ترجمہ مشکل ہے' البتہ مفہوم یہ ہے کہ ایسی صلح جس میں اشخاص کا تعین نہ کیا گیا ہو۔

(55) زمین کی مختلف خصوصیات:

کوٹلیہ کا یہ فقرہ مبہم ہے مختلف شارحین نے اس کی الگ الگ جہات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان آراء کا تجزیہ کریں تو اس فقرہ کا یہ مفہوم سامنے آتا ہے کہ زمین کو زرخیز بنانا

انسان کا کام ہے۔ زمین قبضہ میں ہو تو انسان اسے بہت سے کاموں کے لیے استعمال کر سکتا ہے کیونکہ بے آباد زمینوں کو انسان نے ہی آباد کیا' اس لیے ثابت ہوا کہ زمین اپنی ذات میں غیر معمولی یا مستقل خصوصیات کی حامل نہیں بلکہ اس کی خصوصیات مصنوعی ہیں کیونکہ وہ انسانی کاوشوں سے پیدا ہوئیں۔

(56) کوٹلیہ کا خیال:

کوٹلیہ کی یہ بات تو درست ہے مگر گزشتہ متعدد اختلافی نقطہ ہائے نظر کے برعکس یہاں وہ شاید اختلاف کرنے کے باوجود بھی اختلاف نہیں کر سکا اور اختلاف کرنے کے لیے کوٹلیہ کے پاس کوئی منطقی سبب بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں وہ اختلافی لب و لہجہ اپنانے کے باوجود سابقہ موقف کی تائید کرتا محسوس ہوتا ہے۔

(57) برسنا ہے:

یہ دو فقرے کوٹلیہ پر تحقیق کرنے والے متعدد سکالروں نے الحاقی بتائے ہیں کیونکہ سیاق و سباق سے ان کی عدم مطابقت بالکل واضح ہے۔ اسی سبب کہا جاتا ہے کہ یہ جملے کوٹلیہ کے نہیں بلکہ کسی اور نے اضافہ کیے ہیں۔

(58) نل اور یدھشٹر

ہندو میتھالوجی کے دو قمار باز کردار۔

(59) جمود:

کوٹلیہ نے حکومت و سلطنت کے ارتقائی سفر کی تین حالتیں متعین کی ہیں۔

(i) زوال

(ii) جمود

(iii) عروج یا ترقی

رموز سیاست کے قدیم ہندوستانی اساتذہ کے بقول جمود ایک ایسا وسطی مقام ہے کہ حکمران اگر صبر آزما مدت گزار کر اپنی ہمت اور کوشش سے اس حالت کو ختم کر دیں تو عروج

کی طرف سفر کرتے ہیں ورنہ مائل بہ زوال ہو جاتے ہیں۔

(60) ایک ہزار یوجن:

ایک یوجن بقول البیرونی آٹھ میل کا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک ہزار یوجن آٹھ ہزار میل شمار ہوگا۔

(61) راس:

وقت کی تقسیم کا ایک پیمانہ راس بھی ہے۔

(62) ستاروں کی چال:

آج کے ہندوستانی بھی بڑی حد تک سعد اور منحوس ایام پر یقین رکھتے ہیں اور اپنی سرگرمیاں سعد ایام کی مطابقت سے انجام دیتے ہیں۔ قدیم ہندوستان تو ان توہمات کے طلسم میں مکمل طور پر جکڑا ہوا تھا' لیکن یہ کوٹلیہ کا منطقی اور عقلی انداز فکر ہے کہ وہ ستاروں کی چال سے بے نیاز ہوکر وسائل اور حالات کی مطابقت سے عملی قدم اٹھانے کا مشورہ دیتا ہے۔

(63) رشیوں:

بدن سے مجرد ہوئے بغیر نجات کی منزل تک رسائی پانے والوں میں رشی بھی شامل ہیں۔ یہ وہ حکماء ہیں جو انسان ہونے کے باوجود اپنے علم کے سبب فرشتوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اسی باعث فرشتے ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔ برہمن ترقی کرکے اس درجہ تک پہنچتا ہے تو برہم رشی کہلاتا ہے۔ کھتری اس مرتبہ کو پہنچے تو وہ راج رشی کہلاتا ہے۔ ان دونوں طبقوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے یہ مقام قابل حصول نہیں ہے۔ رشی کے اوپر برہما کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔

(64) جنوب:

ہندو موت کے دیوتا یم کو جنوب کا حاکم خیال کرتے ہیں اس لیے وہ اس سمت کو منحوس سمجھتے ہیں۔

(65) چاروں شعبوں:

فوج کے چاروں شعبوں سے مراد (i) رتھ فوج (ii) ہاتھی فوج (iii) سوار فوج اور (iv) پیدل فوج ہے۔

(66) اواپ:

اواپ یعنی فاضل فوج ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار رکھی جاتی ہے اور جیسے ہی ضرورت محسوس ہو یہ میدان جنگ میں دوسری فوج کے شانہ بشانہ اپنا کردار موثر انداز سے ادا کرتی ہے۔

(67) پرتیا واپ:

اس لفظ سے مراد پیادہ فوج میں ایک خاص تعداد کی کمی ہے۔ مخالف لشکر اس تعداد سے آٹھ گنا زائد پیادہ فوج کے ساتھ مدمقابل سے نبرد آزما ہوتا تھا۔

(68) انوواپ:

ہاتھی فوج، رتھ فوج، سوار فوج یا پیدل فوج میں کسی ایک کی مخصوص تعداد میں زیادتی کو انوواپ کہا جاتا ہے حریف کی کوشش ہوتی ہے کہ اس زیادہ تعداد سے چار گنا زائد فوج کے ساتھ میدان میں اترے۔

(69) اتیا واپ:

باغی فوج کے اضافہ کو اتیاواپ کہا جاتا ہے اور اس سے مراد ناراض عناصر اور وحشی قبائل کو جنگ میں اپنی مدد کے لیے آمادہ کرنا ہے۔

(70) ورونا دیوتا:

بھجنوں میں ورونا دیوتا کو جابجا مخاطب کیا جاتا ہے۔ شارحین کے مطابق ورونا رات کا حکمران دیوتا ہے۔ ورونا بعض اوقات پجاریوں کو دکھائی بھی دے جاتا ہے۔ وہ ایسے گھر میں رہتا ہے جس کے ہزار دروازے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس تک انسان ہر وقت پہنچ سکتے ہیں۔ انسانی دلوں کے بھید جاننے والا یہ طاقتور دیوتا انسانوں اور دیوتاؤں دونوں کا حاکم

ہے۔ ورونا ایک خوفناک دیوتا کی حیثیت سے کائنات کا مختار کل بادشاہ ہے کیونکہ آسمان میں سورج کو یہی روشن کرتا ہے۔ تیز و تند ہوائیں اس دیوتا کی سانسیں ہیں۔ یہ سمندر کی



گہرائیوں کا خالق اور دریاؤں کی روانی کا باعث ہے۔ دریائی گزرگاہیں بھی اس کی کھودی ہوئی ہیں۔ ویدک ادب میں ورونا کو سمندر کے دیوتا کی خصوصی حیثیت نہیں دی گئی بلکہ اسے روشنی کے دیوتاؤں میں شمار کیا گیا ہے۔ آجکل اس کی پوجا کا رجحان کم ہے۔

(71) ورون:

ناگ دیوتا کا ایک نام ورون بھی بتایا جاتا ہے۔

(72) پیلو:

ایک درخت کا نام ہے جس کی لکڑی بے حد خستہ اور تنا اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کا پھل بھی خاطر خواہ اہمیت نہیں رکھتا۔

(73) منظور نظر:

دراصل یہ اپنے ملک کے مفاد میں کام کررہا ہوگا۔ کیونکہ اپنے حکمران کے مخالف ملک کے باسیوں کو قتل و غارت گری کا نشانہ بنا کر ایک طرف تو وہ اپنے حکمران کے لیے آسانیاں پیدا کرے گا اور دوسری طرف قتل و غارت کا نشانہ بننے والے لوگوں کو مخالف حکمران کا دشمن ظاہر کرکے اس کے دل میں گھر کرلے گا تاکہ آئندہ اس اعتماد کا سہارا لیکر اپنے ملک کے مفاد میں کوئی بڑی کارروائی کرسکے۔

(74) وشواس گھاتی:

وشواس گھاتی کے لفظی معنی تو اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والی (یا والا) ہیں۔ لیکن یہ غالباً کسی جنگلی پودے کا نام ہے۔

(75) مرگ مارنی:

مرگ مارنی کے لفظی معنی "ہرنوں یا چوپائیوں کو ہلاک کرنے والی" ہیں لیکن یہ کسی کانٹے دار زہریلی جھاڑی یا جڑی بوٹی کا نام ہوگا۔

(76) کرتک:

ایک مخصوص ستارے کا نام ہے - جادو ٹونے سے متعلقہ عملیات اس کے ایک خاص قمری منزل میں پہنچنے پر تکمیل پاتے تھے۔

(77) ایضاً:

(78) رودردیو:

رودر کے کردار کا ایک پہلو خطرناکی اور دوسرا عیش پسندی ہے۔ یہ ایک تیرانداز دیوتا تھا

جس کے تیر امراض کا سبب ہوتے تھے' ان خصوصیات کے ساتھ وہ یونانی دیوتا اپالو سے مشابہہ تھا۔ اندر کی طرح اس کی نسبت بھی طوفان سے تھی لیکن اس کے کردار میں اندر دیوتا کی سی مقبولیت اور خوش مذاقی نہیں تھی۔ رودر دیو ایک ایسا دیوتا تھا جو پہاڑوں میں رہتا تھا اور لوگ بالعموم اس سے ڈرتے تھے۔ یہ خوف اس لیے پیدا ہوتا تھا کہ اس کے ان تیروں سے محفوظ رہا جا سکے جو مصائب و آلام اور امراض کا باعث ہیں۔ اس کے کردار کا ایک پہلو مروت اور ہمدردی بھی تھا کیونکہ وہ ان جڑی بوٹیوں کا بھی نگران اور محافظ تصور کیا جاتا تھا جن سے ادویات تیار ہوتی تھیں۔ وہ اپنے محبوب بندوں کو صحت و تندرستی بخشنے کی قوت کا حامل سمجھا جاتا تھا۔

(79) ہون:

آگ میں مختلف اشیائے خوردونوش ڈالتے ہوئے مخصوص منتر پڑھنے کا عمل ہون کہلاتا ہے۔

(80) آدتی:

آدتی وہ واحد دیوی ہے جسے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا ذکر رگ وید میں نام کے ساتھ آیا ہے اور اسے بہت سے دیوتاؤں کی ماں کہا گیا ہے۔ آدتی کے کردار کا ایک پہلو شفاعت بھی ہے۔ ہندو مذہب کی بنیادی کتب میں متعدد مقامات پر ایسے جملے ملتے ہیں جن میں گناہوں کی معافی کے حوالہ سے آدتی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مثلاً "اے کاش! آدتی ہمیں بے گناہ بنا دے۔" یا "اے آدتی! اگر ہم سے کوئی گناہ تمہارے خلاف سرزد ہو جائے تو تم مہربان ہو کر درگزر کر جانا۔" یہ تصورات اور خصوصیات آدتی کو ہندو دیویوں میں ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔

(81) نمستے:

یہاں آدتی دیوی کو منتر کے بالکل آغاز میں نمستے کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ منتر دوسرے کو تکلیف پہنچانے والے طلسمی عمل کا حصہ ہے اور کسی کو ایذا دینا یا جادو ٹونے کی مدد سے برباد کرنا ہمیشہ سے مذہبی طور پر ناپسندیدہ فعل رہا ہے۔ آدتی چونکہ شفاعت کی

دیوی بھی ہے اس لیے اس منتر کے شروع ہی میں اسے عقیدت اور احترام سے مخاطب کیا گیا ہے۔

(82) سرسوتی:

برہما کی بیوی کا نام سرسوتی ہے۔ یہ دانائی اور علم و فن کی دیوی ہے۔ ویدوں کی ماں اور دیوناگری حروف کی موجد بھی یہی تصور کی جاتی ہے۔ یہ زمین پر انسانوں کے ساتھ رہتی ہے لیکن اس کا خاص مسکن اپنے خاوند کے ساتھ برہمالوکا (برہما کی دنیا یا مقام) میں ہے۔ سرسوتی



کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ برہما سے پیدا ہوئی۔ اس لیے اسے برہما کی بیٹی سمجھا گیا۔ جب اس کے ساتھ برہما نے جنسی اختلاط کیا تو دوسرے دیوتاؤں نے اسے جرم کہا۔ بعد کی ہندوستانی دیو مالا میں سرسوتی کو "وچ" کا نام دینے کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سے اسماء کے ساتھ برہما کی بیوی بنا دیا گیا۔ بعد ازاں یہ دانائی، فصاحت اور بلاغت کی دیوی قرار دی گئی۔

(83) اگنی:

اگنی کا عمومی مطلب ہے آگ اور یہ لاطینی لفظ اگنس سے مشتق ہے۔ آگ کی قربانی کے موقع پر پرستش کی مختلف رسوم ادا کرنے والے درویش طبقہ کا یہ دیوتا قدیم صوفیانہ فکر کا موضوع رہا ہے۔ آگ کا یہ دیوتا ویدوں کے سب سے زیادہ اہم دیوتاؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اندر کے سوا اور کوئی دیوتا ایسا نہیں جس کی شان میں اگنی سے زیادہ بھجن لکھے گئے ہوں۔ اگنی کی پیدائش کے بارے میں بہت سی تفاصیل ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں مذکور



ہیں۔ لیکن حواشی کا اختصار ان تفصیلات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اجمالی طور پر جان لیں کہ کبھی اسے آوتی کا بیٹا کہا گیا اور کبھی پرتھوی کا۔ اسے برہما کا بیٹا بھی تصور کیا گیا ہے۔ اگنی کو گھر کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ خانگی چولہے میں رہتا ہے اور دیوتاؤں کے انسانوں کے ساتھ تعلق میں رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگنی گھر کا مالک' انسانوں کا محافظ' آقا اور بادشاہ ہونے علاوہ غیرفانی بھی ہے۔

(84) سوم:

حاشیہ نمبر21 کے آغاز میں ضمناً" یہ مذکور ہوا ہے کہ سوم ایک دیوتا کا نام بھی ہے۔ اس دیوتا کے خصائص و خصائل میں عیش کوشی' سرور و کیف اور مستی و سرشاری شامل ہیں۔ ان خصوصیات کے ساتھ یہ یونانی دیوتا "بے کس" کے ساتھ مطابقت پاجاتا ہے۔ رگ وید' کتاب نہم کے جملہ بھجن جن کی تعداد 114 ہے اسی دیوتا کی تعریف و توصیف اور حمد و ثناء میں ہیں۔

(85):

ارتھ شاستر کے بعض شارحین کے مطابق یہ جملے اگنی منتر نہیں ہیں بلکہ اگنی ہوتر (مقدس آتشی فریضہ) کے بعد کہے جانے والے مخصوص الفاظ ہیں۔

(86):

ایک ماہ پندرہ دن اور صرف پندرہ دن بھی مذکور ہے۔

(87) گدھ:

گدھ سے یہاں ایک خاص قسم کا گدھ "کانک" مراد ہے۔

(88) مردہ بچوں:

ہندو تین سال تک کی عمر کے بچوں کو مرنے کی صورت میں نہیں جلاتے جبکہ کوٹلیہ نے یہاں مردہ بچوں کو شمشان پر جلا کر حاصل ہونے والی چربی کا ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوٹلیہ کے عہد میں بچوں کی چتا جلانے کی رسم ہو جو بعد میں ممنوع قرار پا گئی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں بچے سے مراد تین سال سے بڑا بچہ ہو لیکن تصریح نہیں ہے۔

(89) پشیہ ستارے:

ڈھلتے چاند کی چودھویں رات کو طلوع ہونے والا ایک خاص ستارہ پشیہ کہلاتا ہے۔ نجوم

و سحر اور تعویزات و عملیات کے حوالہ سے اس موقع کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔

(90) دیول:

ہندوؤں کے دینی ضابطے جن کتب کے بغیر مکمل نہیں ہوتے ان میں بیاس کے چھ شاگردوں کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ انہی شاگردوں میں دیول کو شمار کیا جاتا ہے۔

(91) نارد:

نارد کو برہما کا بیٹا ہی تسلیم کیا جاتا ہے گوکہ وشنو پران میں برہما کے بیٹوں کی جو فہرست ہے' اس میں اس کا نام شامل نہیں۔ بھاگوت پران کے مطابق یہ وشنو کا تیسرا اوتار تھا۔ اس کے اوصاف و کمالات ایک پران کا موضوع بھی بنے ہیں۔ یہ ایک دانا اور قانون ساز ہونے کے ساتھ ساتھ تمام فنون میں طاق تھا اور آلات حرب و ضرب کے استعمال میں بھی مہارت رکھتا تھا۔ نارد کو دیوتاؤں کا فصیح البیان قاصد بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی معرفت بھیجے جانے والے پیغامات دیوتاؤں کے اپنے درمیان ہوتے تھے یا پھر وہ' جو دیوتا اپنے خاص اور محبوب انسانوں کو بھیجتے تھے۔ نارد موسیقی کے علم میں بھی دستگاہ رکھتا تھا اس لیے کرشن کا دوست اور ساتھی تھا۔ نارد کا اس وجہ سے بہت احترام کیا جاتا ہے کہ اس نے والمیکی کو رامائن القا کی۔ جب نارد نے رام کی زندگی کے حالات والمیکی کو سنانا شروع کیے تو والمیکی نے محسوس کیا کہ جو کچھ اسے بتایا جارہا ہے اس کا ضبط تحریر میں لانا اس کی طاقت سے باہر ہے۔ اس پر برہما کا ظہور ہوا اور اس نے ان الفاظ میں والمیکی کی ہمت افزائی کرکے اسے اس اہم اور مقدس کام پر آمادہ کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

"اب آؤ۔ اے بہترین دانا بینا انسان اور رام کے سوانح حیات بیان کرو۔ اعلیٰ اور عظیم حالات۔ یعنی وہ کہانی لکھو جو زاہد اور عابد نارد نے تمہیں سنائی ہے' اسے شاندار پیرائے میں کھول کر ظاہر کرو۔"

یاد رہے کہ رامائن بھی ہندوؤں کی مقدس ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے اور والمیکی کو اس کا مصنف سمجھا جاتا ہے۔ والمیکی کو بالمیکی یا بالمیک بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور اور

عظیم رشی ہو گزرا ہے۔

(92) اجگر:

اجگر سے یہاں ایک خاص قسم کا زہریلا اور چوکس سانپ مراد ہے۔

(93) کتے:

کتے کو محافظت کے حوالہ سے ہمیشہ بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے اور اس امر کا واضح ثبوت یہ منتر ہے جس میں بہت شدت کے ساتھ بستی یا گھر کے نگران کتے کے سو جانے کی خواہش کا اظہار ملتا ہے۔

(94) برہمنوں:

برہمن ایک تقدیس یافتہ ہندو مذہبی طبقہ ہے۔ عام ہندو ہر امر میں برہمنوں کی خوشنودی کا خاص خیال رکھتے رہے ہیں۔ ایک جادوئی عمل میں معاون اس منتر میں عامل کا برہمنوں کو پرنام کرنا اس طبقہ کی سماجی و مذہبی برتری اور عام ذہن پر اس برتری کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے اثرات کی واضح دلیل ہے۔

(95) شو دیوتا:

شو یا شوا ہندو مذہب کا تیسرا اہم ترین دیوتا ہے۔ جب برہما (تخلیق کرنے والا) اور وشنو (حفاظت کرنے والا) پیدا ہو گیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ نظام کو مکمل کرنے کے لیے ایک خدائے مرگ و فنا بھی ہونا چاہیے کیونکہ ہر چیز زوال و انحطاط پذیر ہے۔ چنانچہ تباہ کاری کو شوا کا بنیادی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ ویدوں کے بعد کے ہندو مت میں' جیسا کہ اس عہد کی رزمیہ نظموں اور پرانوں سے ظاہر ہوتا ہے' شو بہت اہم کردار ادا کرتا نظر آتا ہے۔ شو کے معنی ہیں مسرور' روشن اور خدمت گزار۔ اس کا کام ہے تباہ کاری۔ یہ تضادیوں سمجھا جا سکتا ہے کہ ہندوؤں کے مطابق جو تباہ کرتا ہے وہ درحقیقت ہستیوں کو وجود کی نئی صورتیں عطا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ ان معنوں میں تباہ کرنے والا تخلیق نو کرنے والا تصور ہو گا۔ یہ

عقیدہ شو کے عملاً" منفی کردار کو تصوراتی طور پر مثبت پہلو عطا کر دیتا ہے۔



(96) کیلاش پہاڑ:

کیلاش پہاڑ کے قریب واقع شہر الکا میں کبیر دیوتا یا ویشروں کا رہنا بھی روایات میں ملتا ہے۔ یہ دیوتا کائنات کے شمالی علاقوں کا حاکم تھا اس لیے اس کا الکا ایک خوبصورت اور مرصع شہر تھا۔ لیکن کیلاش پہاڑ کو شو کا پہاڑ سمجھ کر اسے مرکزی ہمالہ کی ایک چوٹی تصور کیا گیا جہاں لوگ زیارت کے لیے بہت زمانے سے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شو دیوتا کا آسمانی گھر ہمالیہ میں کیلاش پہاڑ پر واقع تھا۔

(97) برہما:

ہندوؤں کی قدیم مذہبی کتب کے شارحین کی فکر اور عام روایات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو زندہ اجسام کو تین انواع میں تقسیم کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) روحانی مخلوقات (اعلیٰ ترین درجہ)۔

(ii) انسان (وسطی مرتبہ)

(iii) حیوانات (گھٹیا مقام)

برہما روحانی مخلوقات میں سرفہرست ہے۔ مذہبی کتب اور میتھالوجی میں اس کے متعدد اور نام بھی ملتے ہیں۔ نتیجہ کے اعتبار سے برہما کا مفہوم وہی ہو جاتا ہے جو طبیعت کا اس کے فعل کے آغاز میں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ہندو مذہب کے مفکرین کے نزدیک ایجاد کرنا یہاں تک کہ دنیا کا پیدا کرنا بھی برہما کی طرف نسبت رکھتا ہے۔ ہندو برہما کے وہی اوصاف بیان کرتے ہیں جن کو یونانی زیوس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایک مشہور روایت



برہما

کے مطابق جب کائنات کا تخلیقی عمل جاری ہوا تو پانی پر تیرتے نیلوفر----- کنول کے پھول سے برہما کا ظہور ہوا۔ ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کے بعد برہما کے سر سے برہمن پیدا ہوئے۔ سب سے اعلیٰ طبقہ برہمنوں کا ہے۔ سر قوت' فکر' تصور' علم' حکمت اور ارادہ کی قوت کا بھی منبع ہے۔ علاوہ ازیں سر ہی جانداروں کے اجسام کا سب سے بلند حصہ ہے۔ برہمن چونکہ اس حصہ کے جوہر سے پیدا ہوئے' اسی لیے سب سے بہتر انسان تصور کیے جاتے ہیں۔ کھتری برہما کے کاندھوں اور دونوں ہاتھوں سے پیدا ہوئے۔ برہمن طبقہ کے بعد کھتری قابل تعظیم سمجھے جاتے ہیں - ویش برہما کی ٹانگوں اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے۔ یہ کھتری اور برہمن سے کمتر ہیں لیکن ویش کو شودر پر فوقیت حاصل ہے۔ برہمن کا کام تعلیم و تدریس' کھتری کا حکمرانی' ویش کا زراعت و تجارت اور شودر کا ان تینوں کی خدمت بجالانا ہے' کیونکہ وہ برہما کے پاؤں سے بنا ہے۔ برہما کے بت میں چاروں طرف چار منہ ہوتے ہیں۔ وہ نیلوفر کے اوپر بیٹھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں گھڑا ہوتا ہے۔

(98) سانپوں:

قدیم ہندوستان میں گائے کے بعد سانپ ہی سب سے زیادہ مقدس تصور کیا جاتا تھا۔ شیش ناگ اور دیگر مخصوص قسم کے افسانوی سانپوں نے اس مخلوق کو ایک وقار بخش دیا لیکن بے شک یہ عقیدہ بہت ہی ابتدائی تمدنی مدارج سے ابھرا' کیونکہ مہلک قسم کے سانپ کی پرستش آج بھی ساری دنیا میں غیر متمدن اقوام موت اور زرخیزی کی علامت کی حیثیت سے کرتی ہیں۔ ہندو مذہب کی روزمرہ کی خانگی رسومات میں برسات کے آغاز میں سانپ کو نذر پیش کی جاتی تھی اور سانپوں کے مساکن کو تقدس حاصل تھا۔

(99) سدھ:

ہندو مذہب کے شارحین خدا رسیدہ لوگوں کی تقسیم تین گروہوں میں کرتے ہیں۔ یہ تین طرح کے عابد رشی' سدھ اور منی کہلاتے ہیں۔ سدھ وہ ہے جس نے اپنے عمل سے

دنیا کی ہر چیز پر جس کو وہ چاہے قدرت حاصل کر لی ہے اور اسی پر ٹھہر گیا ہے۔ وہ آزادی یا نجات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ سدھ کی روحانی ترقی رشی کے مرتبہ تک ہو سکتی ہے۔

(100) کرشن:

کرشن کو ہندو وشنو کا اوتار کہتے ہیں۔ وشنو کا کام برہما کی تخلیق کی حفاظت ہے۔ وشنو کی پرستش اس کے اوتاروں کے ذریعہ بھی کی جاتی ہے اور کرشن اس کا اہم ترین اوتار ہونے کا درجہ رکھتا ہے۔ کرشن متھرا میں پیدا ہوا۔ اس کی پرورش ایک گوالے نند اور اس کی بیوی یشودھا نے کی۔ بچپن میں اس سے بہت سے محیر العقول کارنامے سرزد ہوئے مثلاً



عفریتوں کو قتل کرنا وغیرہ۔ یشودھا کا مکھن چرا کر کھا لینا اس کی شرارتوں کا حصہ تھا۔ پھر جوانی میں اس نے گلہ بانوں کی لڑکیوں اور بیویوں (گوپیوں) سے محبت کے رشتے استوار رکھے۔ وہ اپنی بانسری کے ساتھ ان کے رقص میں شریک ہوتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی 16 ہزار بیویاں تھیں جن سے 80 ہزار بیٹے پیدا ہوئے۔ اس نے اپنی جنگی مہمات کے دوران ہندوستان کے تمام شرپسند حکمرانوں کا صفایا کر دیا۔ مہابھارت کی جنگ کی کہانی میں وہ پانڈوؤں کا مستقل دوست (پانڈو مہابھارت کی کہانی کے مطابق کوروؤں سے لڑے تھے۔) اور خاص مشیر نظر آتا ہے۔ اس جنگ سے قبل اس نے مہا بھارت کے ایک اہم کردار ارجن کو جو وعظ دیا وہ سنسکرت کے سات سو شلوکوں پر مشتمل ہے اور انہیں شلوکوں کے مجموعہ کا نام گیتا ہے جو دنیا کی قدیم ترین روحانی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں انسان' روح' بے لوث عمل' عبادت اور فرائض کو موضوع بنایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز کرشن جنگل میں بیٹھا تھا۔ وہ مغموم اور غور و فکر میں مستغرق تھا۔ ایک شکاری نے کرشن کو ہرن سمجھ کر دور سے تیر چلایا جو اس کی ایڑھی میں لگا ------ اور کرشن مر گیا۔

(101) نندا:

ہندوستان کے قدیم تاریخی ذرائع اس بات پر متفق ہیں کہ چندر گپت نے نندا خاندان کے آخری بادشاہ پر فتح پائی۔ نندا خاندان کا عروج 362 قبل مسیح سے 327 قبل مسیح تک رہا۔ اس وقت سکندر حملہ آور ہوا۔ اس کے واپس جانے کے بعد چندر گپت موریہ نے قدیم ہندوستان کی عظیم ترین حکومت کے معمار کے طور پر عروج اور طاقت حاصل کی۔ موریہ عہد حکومت 322 قبل مسیح سے 183 قبل مسیح تک کا ہے۔ یہ شواہد بھی تاریخی کتب میں موجود ہیں کہ نندا خاندان کے حکمران نااہل تھے اور اسی سبب ان کو رعایا ناپسند کرتی تھی۔ چندر گپت موریہ کی فتوحات میں سب سے نمایاں ہاتھ کوٹلیہ کا ہے' اس امر کو سبھی روایات تسلیم کرتی ہیں۔ یہاں کوٹلیہ نے نندا حکمرانوں کی شکست کی طرف اشارہ کیا ہے۔

حواشی کے لئے ان کتابوں سے مدد لی گئی

1. اردو انسائیکلو پیڈیا' جلد اول
قومی کونسل برائے ترقی اردو' بھارت
2. ہندوستانی فلسفہ' موہن لال ماتھر
3. ہندوستان کا شاندار ماضی' کے ایل باشم
4. کتاب الہند' البیرونی
5. رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا
از پنڈت دیانند سرسوتی
مترجم' نہال سنگھ
6. ہندوستانی سماج' ٹھاکر وکرم داس
مطبوعہ دہلی 1960
7. ہندو صنمیات' ڈاکٹر مہر عبدالحق
مطبوعہ ملتان 1993
8. کوٹلیہ کا ارتھ شاستر' شام شاستری
9. کوٹلیہ اور ارتھ شاستر' سوم ناتھ
10. قدیم ہندوستانی قوانین' گیانی شو نارائن سندر

دھرم پرکاشن کلکتہ' 1967

11. بھگوت گیتا

تشریح و وضاحت رائے روشن لال ایم اے

مطبوعہ لاہور 1996

12. بھارت (بھولی بسری کہانیاں) ابن حنیف

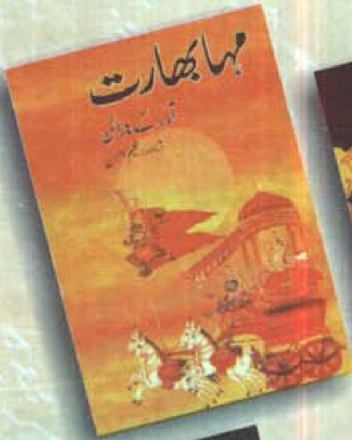
13. تاریخ تمدن ہند' محمد مجیب

14. تاریخ ادبیات عالم' جلد اول' دوم

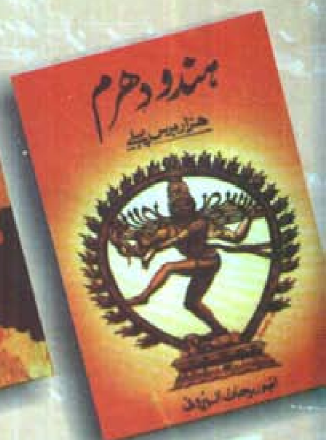
مطبوعہ بہار

15. متعدد رسائل و جرائد

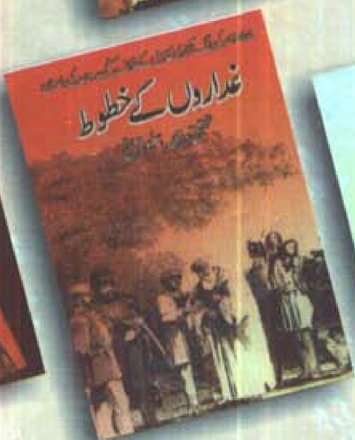


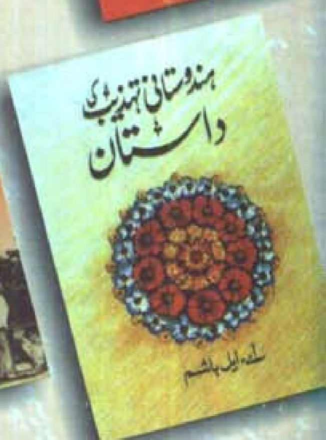


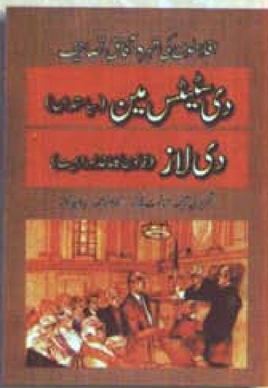


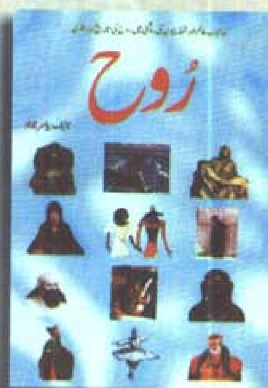


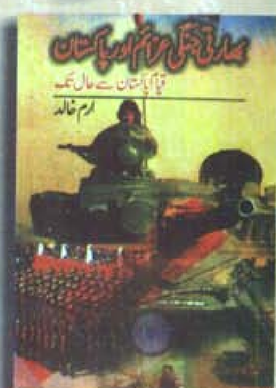












Designed by
(Angles Communications)
Khawaja Afzal

